226200

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226200

UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صنائع مکین و مکان و بفضل خلائق زمین و آسمان

رسالہ نادر عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار حق اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مطلق سمی بہ

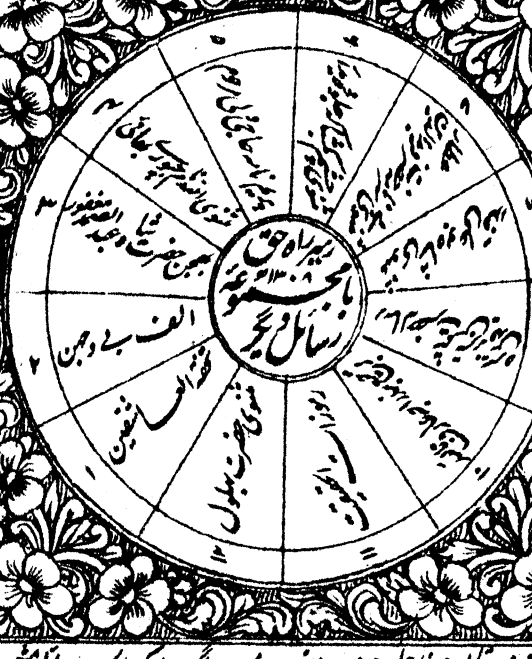

رہبر راہ حق تالیف جناب حاجی محمد زمان خان صاحب مرحوم جاگیردار اجگرولی کا مع رسائل مشمولہ لاکر

مطبع نامی منشی نول کشور میں مزین بطبع مقبول جہان ہوا

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطبوع ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے تین ٹریچ کے تین نوجوان ہیں مصنفین کتب اخلاق و تصوف اُردو و فارسی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اخلاق و تصوف اُردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اُردو اخلاق جلالی مترجمۂ مولوی امانت اللہ

نکات احسانی - دو جلد میں ایک جلد میں نکات اُردو کا بیان دوسری میں نکات فارسی کا مصنفۂ مولوی حکیم احسان علی وکیل -

ذخیرۂ سعادت - یہ بھامنی بلاس پیٹاکہ کی دو فصل اول آخر کا ترجمہ ہے تہذیب و اخلاق میں مترجمۂ لالہ لالجی کا کردی -

دائرہ علم حصہ اول انگریزی سے چند معلومات مرتبہ مولوی محمد کریم بخش امیر منشی -

ترجمۂ ریاض رضوان - شرح گلستان فارسی مترجمۂ مولانا ابوالحسن فرید آبادی

پند نامہ وحید - مصنفۂ منشی محمد واحد علی -

طلسم اخلاق - مولفہ پنڈت سریکرشن وکیل -

لال چندر کا - مشتمل بر مضامین پند سودمند مولفہ منشی لال سنگھ -

منہاج السالکین - ترجمہ جوگ بشسٹ مترجمۂ مولانا ابوالحسن فرید آبادی

بودھ پرکاش - مصنفۂ منشی شیو دیال سنگھ -

منبہات منظوم - مرسوم بہ منبہات یکتا عربی ترجمۂ اُردو از شیخ احمد بن علی

نصیحت نامہ ہندی - مصنفۂ رائے بہادر کنہیا لال -

گلستان جنان - اُردو شرح بسیط گلستان سعدی از سید رزاق بخش

کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ - مصنفۂ شیخ فتح علی -

کنز الاسرار - ترجمۂ اُردو نظم مثنوی شاہ بوعلی قلندر -

تحفہ سروری - از مفتی غلام سرور لاہوری -

اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان -

بستان تہذیب - مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علیخان بہادر فیروز جنگ -

آبجیات - اخلاق و موعظت میں از منشی کاما پرشاد متخلص بہ نادان

اکسیر ہدایت - ترجمہ اُردو کیمیائے سعادت فارسی - مترجمۂ مولوی فخر الدین -

مذاق العارفین - ترجمہ اُردو احیاء العلوم عربی کا ۱۵ در چار جلد - مترجمۂ حاجی مولوی محمد احسن -

نجات المومنین - ذکر کرامات حضرت شاہ نجات اللہ مولفہ حافظ سراج الیقین -

تہذیب النفوس - از سید فخر الدین حسین متخلص بہ سخن -

تہذیب الاخلاق - مولفہ مولوی نجم الحق -

مثنوی سرحق - رموز تصوف میں از سید شاہ عطا حسین -

پند نامہ حبیبی - تصنیف منذر - از محمد حبیب علیخان

کیمیائے حکمت حصہ اول شرائف علم و آداب و راست گوئی کے فوائد حکمیہ و حکایات مصنفۂ مولوی اوحد الدین احمد مدرس -

بحر الحقیقۃ - اندرز و نصائح و اسطے اصلاح نفس کے - مصنفہ حسن بخش

چشمۂ فیض - ترجمہ پند نامہ عطار - مترجمۂ مولوی عبد الغفور خان -

گلدستہ اخلاق - معروف بہ تالیف ہرگوبند مولفہ بابو ہرگوبند سہائے

گلشن سروری - نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -

تہذیب احسانی - در ترتیب اخلاق انسانی مواعظ حکیم احسان علی -

ترجمہ اُردو عوارف المعارف - کامل دو جلد میں مترجمۂ مولانا ابوالحسن فرید آبادی

پیر امین یوسفی محشی - ترجمۂ اُردو نظم شعر بہ شعر ہر ششم دفتر مثنوی مولانا روم کامل دو جلد میں مترجمۂ مولوی محمد یوسف علی شاہ معروف بہ بانکے میاں چشتی نظامی گلشن آبادی ملک - لاہور -

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ نادر عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار حق اشغال و مراقبہ و کاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مطلق مسمی بہ

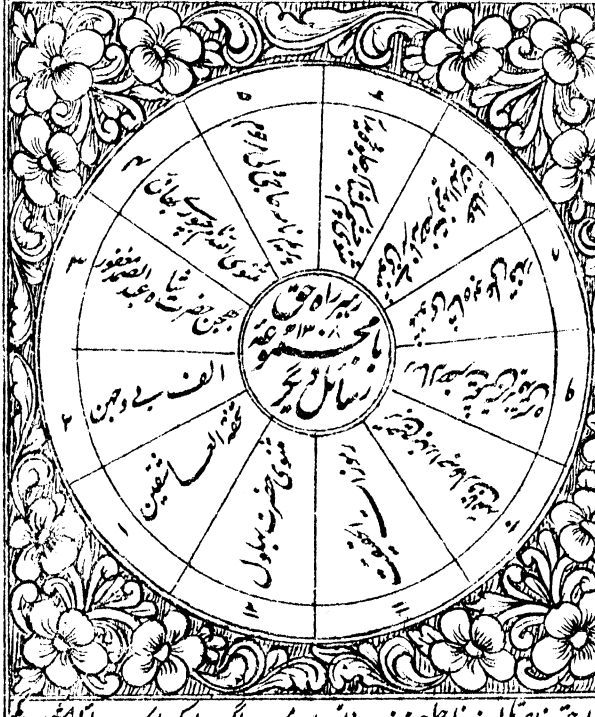

رہبر راہ حق خاص تالیف جناب حاجی محمد زردار خانصاحب مرحوم جاگیردار راجکردی کا مع رسائل مشمولہ ہدیہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں مزین بہ طبع مقبول جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر بنی آدم و فرد انسان کو چاہیے کہ اس کلمہ واجب التعظیم و لازم التکریم کو دل کی آنکھ مین مثل مردمک یعنے پتلی کے نگاہ رکھے اور خطرات توہمات کو دل حق منزل سے مثاکر نظر اعتباہ کی رکھے تاکہ نزدیکان خدا اور سیدگان قادر بیہمتا سے ہو اور راہ حاصل ہونے اس رتبۂ عالی کی یہ ہے رہائی ستان جام عشق کہ لاف از فنا زنند + جان سید ہند و خیمۂ بملک بقا زنند + مردان راہ فقر زمیخانۂ الست + جامی چو در کشند دم از مصطفا زنند + ترجمہ اصل قطعہ فارسی مندرجۂ کتاب جو مست جام عشق کے مارین فنا سے لاف + دے کر کے جان جاتے ہین ملک بقا کو صاف + دو مرد راہ عشق کی بھٹی پاک سے + پی پیالہ کرتے ہین بسر مصطفےٰ طواف + پس اگر ذوق ہی تجھے ایسے عمل مشکل سے تو کلمۂ جلیلہ کو پڑھ اور سن نہ دل سے اے بھائی زبان سے صرف کلمہ پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہی بطور عادت بلکہ اس کسب کو کوشش کر بعبادت جس سے جمال پاک کلمہ سے تیری چشم و دل منور ہو یہ کام عاشق صادق کا ہی نہ ہر خار و خس کا ابیات نہین یہ کام دعوی سے ہو حاصل + مگر جس دل مین ہووے عشق واصل + نہین یہ کام دعوی سے نکلتا + ارے جا عشق کا دم دل سے بھر لا + بیت اے بدعوی نمے برآید کار + رو بمعنی دے ز عشق

برآر + ترجمہ جسے اس راہ مین ہو شوق و محبت + اُسی کا کام دل حاصل ہو جھٹ پٹ + واسطے حصول مطلب طالبان صادق کے چند نکات لکھے جاتے ہین کہ چلنے والے اس راہ دشوار گزار کے ہرگز نہ بھٹکین اور پیراک اس دریاے ناپیدا کنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ پٹکین اللہ تعالی اثر اس تحریر کا دل محبان ثابت قدم پر غالب لاوے کہ کارروا ہیت اُنکا بنجاوے بیت رہبر راہ حق ہی نام اُسکا + باب نواسمین ہین پر از معنی + جو کوئی اُسکی رہ مین رکھے قدم + شاہد عیش پاوے وہ ہمدم + غوطہ خور دریا مین غوطہ مار کر موتی نکالتے ہین نا واقف دیکھنے والے حیرت سے سر مارتے ہین اسرار الٰہی سے کوئی واقف نہین ہو سکتا اگر ہوتا ہی تو اسی کہنے سننے کی برکت سے اسلیے یہ رسالہ تصنیفات امان اللہ دوشنائی و نیز سید عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر کتب وغیرہ سے اور جو کچھ کہ مجھکو مرشدون سے پہونچا تھا اُسمین سے استنباط کر کے موقع بموقع ہندی زبان مین اس خاکسار فقیر حقیر ہیچمدان زردار خان عفی اللہ عنہ ولد سیف دار خان ناغر شاخ فرید خانی جاگیردار راج کرولی نے سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ جمادی الاول مین تحریر کر کے اوپر نو باب کے منقسم کیا باب اول در بیان ابتداے ظہور باب دوم در بیان تلاوت قرآن باب سوم در بیان تلاوت وجود محمل باب چہارم در بیان سوال طالب باب پنجم در بیان حل مسئلہ باب ششم در بیان مراقبات باب ہفتم در بیان مشاہدات باب ہشتم در بیان مقامات باب نہم در بیان رموزات تا کہ محب صادق اس راہ کے ہر ایک باب سے لذت جداگانہ پاوین اور شوق اس دولت غیر مترقبہ کے حاصل ہونے کا صفحہ دل مین النقش کالحجر رکھین اب گوش ہوش سے سن اور نظر لطف و عطاے خالق خطا پوش عذر نیوشون پر رکھ

باب اول بیچ بیان ابتدا ظہور کے

ف

اے بھائی روز ازل سے ذات پاک کہ وحدہ لاشریک لہ اُسے کہتے ہین بارام تمام مقام لامکان مین شراب استغنائی پی کر قیام رکھتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرۂ باران اُس ذات مستغنی الصفات پر اثر کیا کہ اُس سے جوش ہوا چاہا اُسنے کہ اپنی ذات و صفات کو ظاہر کرے تب اول اپنی ذات سے نور محمدی علیحدہ کیا اور اُسکی رید سے آپ عاشق اپنا ہوا کہ جس سے صفت شاہد و مشہود و محب و محبوب و طالب و مطلوب ظاہر ہوئی اور اُس اپنے نور محبوب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرح طرح کی نئی نئی مخلوقات کونین مین جن و آدمی وغیرہ پیدا کیے جیسے کہ تخم نیشہ پانی سے قطرۂ باران لے سب اجزا برگ و شاخ و گل و بار اپنے مین نشو و نما کر لاتا ہی اور اُسکے پھل سے روئی نکل کر پارچہ ہاے ہر قسم بنتے ہین لیکن اصلیت ظہور سبکا وہی تخم ہی ویسے ہی مظہر خاص اس انسان کا

ف اشارہ ہے نور عالم کی طرف جسکو حضرت مظفر جان صاحب نے اپنی دیوان مین نور محمدی کہا ہے سال ۱۳۰۰

وہی ذات پاک ہی حدیث اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ جسطرح بیچ کے بیٹ مین مغز ہی
کہ اُس مغز سے سب اشیا کا ظہور ہی اگر اُس بیچ کے دو ٹکڑے کر ڈالو تو وہی مغز اصلی اُسمین دیکھنے
مین آوے اُسی طرح ذات پاک انسان مین ہی اگر انسان کوشش کرے تو اپنے مین
اُس مغز اصلی کو مجرد پاوے ای طالب غفلت سے ہوشیار ہو اور خواب بیخودی سے
بیدار ہو یہ مت سمجھ کہ مین بیداری مین کاروبار دنیا کرتا ہون اور جو کچھ کرتا ہون اچھا کرتا ہون
کہ اسی واسطے بزرگون نے کہا ہی بیت کار دنیا چیست بیکاری ہمہ + چیست بیکاری گرفتاری
ہمہ + ترجمہ کار دنیا کیا ہی بیکاری تمام + کیا ہی بیکاری گرفتاری تمام + ای بھائی ایک خواب
وہ ہی کہ آدمی سوتے ہین رات کو اور جاگتے ہین صبح کو بزرگ لوگ اس تمام عمر کو ایک خواب شمار
کرتے ہین بلکہ خواب بیخودی اسکا نام رکھتے ہین یہ سب لوگ کہ جو دنیا مین آئے ہین کاروبا فاسدہ
ولایعنی مین مشغول ہین اور جس کام کو کرتے ہین اُسکے حاصل ہونے سے خوشوقتی و خوشی اُنھین
ملتی ہی یہ نہین سمجھتے اور اپنا بھید نہین کھولتے وہ نہین جانتے ہین کہ سوائے اس عالم کے کوئی عالم
اور بھی ہی جہان جانا ہی جسوقت کہ وہ رقیب آسمان سے نازل ہوتا ہی اور جان نکالتا ہی تب جاگتے ہین
اور آنکھین کھولتے ہین اور یہ جتنے کام یہان جیتے جی مین عیش و خوشی وغیرہ جو کیے ہین اُسوقت مانند خیالات
معلوم ہوتے ہین جیسے کہ رات کو آدمی سوتے ہین اور ہر طرح کے خیالات دیکھتے ہین اور اتنا ہی اُسوقت
معلوم ہوتا ہی کہ ایک خواب سہنے دیکھا ہی خواب غفلت مین سوئے ہوے تھے افسوس کہ کچھ کام نہ نکلا لیکن وہ
افسوس کچھ فائدہ نہین دیتا پس فکر اسوقت کرنی چاہیے تاکہ کچھ ہاتھ آوے ای صاحب ہمت جو کچھ گذرا
گذرا اسوقت خیال کر کہ اسقدر عمر تیری گذری جو جو کام و فعل نیک و بد اور عیش تو نے کیے ہین وہ کچھ تو وہ
تجھے مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب بھی جاگ اور وہ کام کر تاکہ مرتے وقت تجھے
حسرت نہو اور اب اپنے اوپر ماتم کر کہ اُسوقت انگلیان حسرت کی دانتون سے نہ کاٹے کسواسطے
کہ فوت وقت سخت زیادہ ہی فوت روح سے اُسمین مفارقت خالق سے ہی اور اسمین مباحث خلق سے
لیکن براہ حاصل ہونے مراد کی اسطرح چاہیے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی ایسی نظر مین باطنا رکھے
کہ جسوقت آنکھ بند کرے وہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے اور رفتہ رفتہ وہی صورت بول اُٹھے
اور جو مطلب چاہے اُس سے پوچھے جواب باصواب حاصل ہووے بعد ازان ایسا ہو جاوے
کہ خود صورت مرشد نجاوے اور روزی بیچ کی چھوٹ و بھاگ جاوے اور یکتا ہو جاوے اُسی کو فنا فی الشیخ
کہتے ہین بعد ازان برکت صحبت مرشد سے صورت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خواب بیداری مین دیکھیگا اُس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین کھپ جاوے
رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کریگا لیکن اُسوقت کمال عاجزی و نامرادی ظاہر کرے کہ اسی مین رضامندی
اُنکی ہی بعد ازان اُسی ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقا سمجھ کر اپنے تئین فنا کرے اُسے
فنافی الرسول کہتے ہین بعد اُسکے صورت اسم اللہ کا تصور کرکے اُسے حاصل کرے کہ اُسے فنافی اللہ
کہتے ہین بعدہ پھر مقام محمدی پر آوے طالبان حق بعضے پہلے فنافی اللہ ہوتے ہین بعدہ فنافی الرسول
اُنکو سالک کہتے ہین اور اگر طالب خود ہی شاغل ہی تو ان تینون مرتبون سے ایک ہی حاصل کرسکتا ہی
اور اُسی مقام پر رہنا ہی آگے نہین چل سکتا کیونکہ اپنے اختیار سے گذر جاتا ہی اور بے اختیاری حاصل
ہوتی ہی اس سے شکستہ پا ہوتا ہی اور اُسی مین آرام پاتا ہی لیکن تینون مراتب ایک مین اگر فنافی الرسول
ہوا تو وہی اور اگر فنافی اللہ ہوا تو وہی اور اگر فنافی الشیخ ہوا تو وہی مطلب اپنے مین علیحدہ کرنے سے ہی
لیکن اگر مرشد مرید کو فنافی الرسول کرکے چھوڑ دے تو بہتر ہی چاہیے کہ بیچ مین ادھورا نہ چھوڑ دے دوسرا
طریق یہ ہی کہ صورت اپنی اچھی طرح دیکھ کر نظر مین رکھے یہ بات آئینہ مین یا آفتاب مین دیکھنے سے حاصل
ہوتی ہی اور یہ کسب نقشبندیہ ہی اور بہتر ہی اُسمین گانا سننے سے خلل پڑتا ہی اور یہ کسب بیرونی جبہ ہی کہ
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر کو ملا اور اُنسے سلسلہ نقشبندیہ جاری
ہوا پس سب مریدون وطالبون کو اس سلسلہ کے حق حضرت صدیق کا لگاہ رکھنا چاہیے اور اسمین بہبودی
اپنی سمجھین اور اوراد اشغال درونی واسرار باطنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہوے ہین اور
اُنسے سب بزرگان چودہ خانوادہ کو واسطہ بواسطہ پہونچتے آئے ہین پس حق اُنکا سب مریدون وطالبان
چودہ خانوادہ پر ثابت ہی کیونکہ پیران پیر مین چارون یارون کو دوست و برحق جان کر اپنے پیر کی جناب مین
اعتقاد باندھنا و مراد مانگنا برائی نہین ہی بلکہ عین بہتری ہی و باعث حصول مراد برائی اُسکے خلاف مین ہی
کہ یہ توفیق اللہ تعالی کسی ایماندار کو نہ دے اے محب اس راہ مین پڑنا بہت سعادت ہی اگر منزل پر
نہ پہونچے راہ مین مرجاوے شہید اکبر ہوجاوے فقرا نہین جانتے ہین منزل پر پہونچنا لیکن جان اپنی
اسی راہ مین دیتے ہین فرد کشتگان خنجر تسلیم را ✦ ہر زمان از غیب جانے دیگر ست ✦ شعر آرزو دارم
کہ خود را بر خدا قربان کنم ✦ تا مگر روزی بپرسد آنکہ قربان شدکہ بود ✦ بیت کشتگان خنجر تسلیم کو ✦
ہر گھڑی ہی جان تازہ غیب سے ✦ شعر دل مین یہی خواہش ہی کہ قربان خدا ہون ✦ شاید کہ کبھی
پوچھے ہوا مجھپہ فدا کون ✦ اس راہ مین شوق ومحبت چاہیے اگر راہ مین مرجاوے بخت پاوے
اے عزیز آخر مرنا ہی کچھ کام نہین آئیگا الا یہی عشق ومحبت الٰہی اور اس راہ مین کچھ خیر طالبون پر زیادہ

فریفتہ نہین ہی سوائے اس عشق و محبت کے جو شخص کہ درد عشق مین بیمار کیا جاوے اجر جبریل اُس کا رکابدار ہی اس درد کی جسنے لذت پائی ہی سب لذات فاسدہ کو اُسنے چھوڑا ہی اور جو چکھتا ہی وہی معلوم کرتا ہی جسطرح کسی کو جو دیوار قہقہہ پر سوار ہوتا ہی اُسے ہی اُسکا حال معلوم ہوتا ہی اور جو بے ہمت دیوار کے پاس جاکر لوٹ آتے ہین سوار نہین ہوتے اُنھین کیا معلوم صاحب دنا نکا حال اہل ہمت و جوانمرد سوار ہوتے ہین اور نہایت خوشوقتی سے عالم ناقص پر ہنس کر چلے جاتے ہین اور پیالہ شرابا طہورا نوش کرتے ہین حقیقت اسکی یہی عشق ہی عاشق مثل باز بلند پرواز کے ہی دیوار عشق پر سوار ہوکر پیالہ شراب خالص نوش کرتا ہی اور بے ہمت مثل مکھی کے بے پر ہین یعنے مکھی بے پر کی طرح اُنکا جینا معلوم بلکہ معدوم مفہوم

باب دوسرا بیان تلاوت الوجود اور تلاوت القرآن کے

اے بھائی یہ وہ قرآن ہی جسکی تلاوت بادشاہ لوگ کرتے ہین اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ بدن مین آدمی کے ہی اور جو آدمی کے بدن مین کہا جاتا ہی وہی قرآن مین ہی اول بیان وجود جان تو کہ بدن مین آدمی کے سات چیزین ہین جو بدن مین ملی ہین خاک و باد و آب و آتش و روز خ و نور و ذات اور ہر سات سے سات جنس بدن مین ظاہر ہین اول علامت خاک مقام اسکا سپر زیعنی تلی ہی اس مقام کا سردار جبرئیل ہی علامت اسکی گوشت و پوست و استخوان و عروق و بال و ناخن و جھلی ہی دوسری علامت باد مقام اسکا شش یعنے پھیپھڑا ہی سردار اسکا اسرافیل ہی ہلنا اور کانپنا اور سانس پھولنا وقت موت و گریہ کے و انگڑائی و ڈکار و ہوائے گوز اس سے متعلق ہین تیسری علامت آتش مقام اسکا زہرہ یعنی پتا ہی اس مقام کا سردار عزرائیل ہی کھانا اور پینا و سونا اسی سے ہی و کاہلی و سستی و ملول اور ہاتھ پیر کا کھنچنا اس سے متعلق ہی چوتھی علامت آب مقام اسکا جگر و استخوان اس مقام کا سردار میکائیل ہی اس سے پیشاب اور خلا اور خون اور آب منی و آب دہن اور پانی آنکھ و نکا اور کانون کا پانی یعنے چرک گوش متعلق ہی پانچوین علامت روح کہ اسکو روح طبیعی نام رکھتے ہین یہ ناف سے تعلق رکھتی ہی اور غذا رگون مین پہونچاتی ہی اور کھانے سے قوت پکڑتی ہی و ردبدی اُٹھانا اور لذت آرام پانا اور بیٹھنا اور اُٹھنا اور چلنا اور دیکھنا اور جستجو کرنا اسی سے ہی حاصل ہونے سے اس ارواح کے آدمی اولیا ہوتا ہی اور نزدیکی خدا ملتی ہی چھٹی علامت نور اسکو روح حیوانی کہتے ہین مقام اسکا دل ہین ہی خواہش بڑھنے کی رکھتی ہی اور سب اعضا کو زندہ رکھتی ہی اس سے خیال و فکر و تصور و وہم و ڈرنا اور خوش ہونا اور غم پڑجانا تعلق ہی اس ارواح کے حاصل

ہونے سے طالب واصل حق ہوتا ہی اور کوشش کامل کرنے سے عین حق ہو جاتا ہی جیسا کہ کہا ہی
بیت چشم دل چون باز شد معشوق را ۔ در خویش دید ۔ عین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب ۔
شعر آنکھ دل کی جب کھلی معشوق اپنے مین ملا ۔ بلبلا جب جاگ اٹھا خود عین دریا ہو گیا ۔ سالکون
علامت ذات کہ اسے روح نفسانی کہتے ہین مقام اسکا سر سر یعنے بھیجا ہی اس سے کہنا اور سننا و سونگھنا
اور دیکھنا و عقل و تمیز و لذت زبان متعلق ہی اس روح کے حاصل ہوتے ہی لوگ واصلان حق سے
ہوتے ہین لیکن جو اسرار سر مین ہی وہی دل مین بھی ہی جیسے کہ اللہ و محمد علیہ السلام دونون ایک ہین
ویسے سر و دل ہی سر مقام ذات ہی جیسا بیچ کلام مجید کے ظاہر کیا ہی نحن اقرب الیہ من حبل الورید
اور دل مقام محمدی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا من نور اللہ و کل شیء من نوری
اور جوارح حین طبیعی کہنے مین آئین وہ بندہ خدا و امت محمدی ہی کہ اسکے حق مین کہا ہی قل الروح
من امر ربی سوائے انکے ایک شخص اور بدن مین ہی جسکا نام نفس امارہ ہی لیکن وہ جنسیت نہین
رکھتا ہی لوگ کہتے ہین کہ فلان فقیر نے نفس امارہ اپنے بدن سے نکال لیا مثل بچہ گنجشک خانگی یعنے
چڑیا کے بعضے کہتے ہین مثل کرفس یعنے سونپ کے بیج کے تھا یہ لفظ محض خلاف ہی عوام کو چاہیے کہ ایسا
نہ سمجھین کیونکہ لوگ چورون و بدکار آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور قصاب لوگ گائے بیل وغیرہ
حلال کرتے ہین اور گوشت کو قیمت سے بیچتے ہین اگر نفس مذکور جنسیت رکھتا ہوتا البتہ نکل آتا
انمین سے اور اسے پاتے اس سے جاننا چاہیے کہ نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہی بیان اسکا
یہ ہو کہ اس بدن مین جو آگ اربعہ عناصر سے ہی اسی نے نفس امارہ نام پایا ہی اسکو خدا تعالی نے
اپنی قدرت کاملہ سے آدمی کے بدن مین داخل کیا ہی اگر اسے داخل نہ کرتا تو یہ خواہش کھانے و
پینے کی بھوک و پیاس نہوتی تب قوت و شہوت بھی نہوتی پس یہ پیدایش دنیا اٹھ جاتی اسواسطے
ضرور تھا کہ اسے بدن مین داخل کیا اور جس فقیر نے کہ نفس امارہ اپنے کو نکالا تھا وہ اسنے ایک شعلہ
گرمی کا نکالا تھا جس سے بدن اسکا ٹھنڈا پڑ گیا تھا تب اسپر عتاب ہوا کہ اسے لے کیمنے اپنی
کمال قدرت سے داخل کیا ہی اسی بات پر کہا ہی کہ کسی مشایخ کو دفع کرنا نفس کا ممکن نہین ہوا کیونکہ
اسکے پیدا کرنے مین حکمت حکیم ہی لیکن اسکے زہر کے دفع کرنے مین کوشش کرے جس سے اسکے
زہر سے ضرر نہ پہونچے اور جنس مذکور یعنے نفس امارہ اور ارواحون پر غالب نہو جسوقت کہ یہ نفس
اور ارواحون پر غالب ہوتا ہی ہر ایک روح سے اپنی خصلت ظاہر کرتا ہی یعنے ارواح طبیعی سے جسکا تعلق
ناف سے ہی قوت و شہوت اور ارواح حیوانی سے جو دل مین ہی گھمنڈ اور کینہ اور حسد و بغض و غصہ اور

ارواح نفسانی کہ مقام اُسکا مغز مین ہی بُری باتین کرنا و سننا و بد نظر و بد زبان و خندہ و قہقہہ ظاہر ہوتا ہی اور اگر ارواح اس نفس پر غالب ہوتی ہین اور یہ مغلوب ہوتی ہی تو ہر ایک روح اپنی خصلت ظاہر کرتی ہی جیسے کہ روح طبیعی سے بندگی و غریبی و بردباری اور روح حیوانی سے عشق و محبت الٰہی اور ہر ایک پر رحم اور روح نفسانی سے خوشبوئی اور خوش مقام و خوش آواز و تماشائے خوش کی خواہش ہوتی ہی اور قوت و شہوت گری سے تعلق رکھتی ہی جسوقت کہ نفس امارہ عاجز و ناچیز ہوتا ہی دل پر غالب آتا ہی یہ سب چیزین گرمی دل سے کہ جوہر اصلی ہی پیدا ہوتی ہین اور بھوک و پیاس و شہوت اُس حالت مین بزرگون کے اختیار مین رہتی ہی اور یہ تینون روحین جو کام کرتی ہین تینون ایک ہو کر کرتی ہین اُس سے عوام کو معلوم نہین ہوتا ہی کہ بدن مین تین روحین ہین اسواسطے ضرور ہوا بیان اسکا اسوجہ سے لکھا جاتا ہی تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جاوے اے بھائی سمجھ کہ وقت راہ چلنے کے ہر ایک کام اپنا علیحدہ کرتے ہین یعنے چلتے وقت قدم کا پہلے پڑنا کام روح طبیعی کا ہی اور روح حیوانی کہ مقام اُسکا دل ہی فکر خانہ داری و کاربائے دنیوی خواہ دینی مین رہتی ہی وہ راہ مین نہین رہتی بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو نکل جاتی ہی اور روح نفسانی کہ مقام اُسکا مغز سر ہی پیر کو کانٹے و کڑھے و لکڑی و پتھر و آگ و پانی وغیرہ ہر طرح کے آسیب سے نگاہ رکھتی ہی اسی طرح جس کام مین کہ ہاتھ پیر ملتے ہین وہ کام روح طبیعی کا جان اور تجویز فکر اُس کام کی جو دل مین آتی ہی وہ کام روح حیوانی کا سمجھ اور آنکھ کے دیکھنے سے جو کام ہووے وہ فعل روح نفسانی کا ہی یہ بیان تلاوت الوجود ہی جسوقت کہ مرشد حال پر طالب کے مہربان ہوتا ہی اُسوقت ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرتا ہی اور نظر سے دل کی آنکھ کے طالب کو یہ سب دکھلائی دیتا ہی بعد اُسکے طالب محو اُسمین ہو جاتا ہی اور دیکھتا ہی جیسے کہ لوگ قرآن مجید کو مطالعہ کرتے ہین اور پڑھتے پڑھتے انتہا تک ختم کر ڈالتے ہین ویسے ہی طالب صادق منزل بمنزل پہونچ جاتا ہی لیکن مرشد کامل چاہیے تب ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو پہونچاوے جیسے کہ لکھا ہی یہ سب باتین نظر دل و دیدہ سے دکھلائی دیتی ہین والا نہ سب مشایخ و بزرگ انمین سے صرف ایک مقام حاصل کرتے ہین کوئی روح طبیعی اور کوئی روح حیوانی اور کوئی روح نفسانی اور اگر کوئی اُنسے کچھ سوال کرتا ہی موافق اپنی سمجھ و حاصل کے نشان دیتے ہین اور اگر اُنکے حاصل سے مختلف سوال ہو تب اُسکا کچھ نشان نہین دے سکتے لیکن اس راہ مین طالب کامل کو چاہیے کہ تلاش کرے البتہ مرشد کامل ملے کیونکہ کوئی ملک و شہر بدون مردان خدا نہین ہی اور نہوگا جو کوئی تلاش کریگا البتہ ملیگا کہ برکت اُنکی صحبت سے مراد اُسکی حاصل ہو جائیگی اور راہ حاصل

ہوئے اور واحون کی یہی ہو گئی اور سب ذکرون سے ایک ذکر خفی ہو کہ مرشد کامل فرماتا ہو اور حدیث نبوی بھی اسمین ہو اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ اسکی برکت سے یہ روح طبیعی کہ جگر و ناف سے تعلق رکھتی ہو و بندۂ خدا و امت محمدی اس مقام سے خلاصی پاتی ہو اور جہان جائے پہونچ جائے علامت اسکی یہ ہو کہ سب عضو عضو سے فقط اللہ سنائی دیتا ہو سر سے لے پیر کے انگوٹھے تک اور رگ رگ و رویان رویان و بال بال ذکر اللہ مین رہتے ہین اسی بات پر کہا ہو ربانی کسے گوید کہ عاشق بے نماز ہست + وجود عاشقان کل نماز ہست + نماز زاہدان سجدہ سجود ہست + نماز عاشقان ترک وجود ہست + ابیات کہے کون ہو کہ عاشق بے نماز ہو + وجود عاشقان خود سب نماز ہو + نماز زاہدان سجدہ سجود ہو + نماز عاشقان ترک وجود ہو + ابتدا مین روح مذکور مقام ہوا مین ورزش سے آتی ہو اسوقت بندہ اپنے کو خیند مین ایسا دیکھتا ہو کہ ہوا پر سوار ہو کر جاتا ہو اور پانون زمین پر نہین گرتا ہو وہان سے روح مقام آگ مین آتی ہو وہان اندھیرا دکھلائی دیتا ہو خفا ہو کر فی الفور وہان سے روح نکلتی ہو کہ وہان ایک لحہ رہ نہین سکتی وہان سے پانی کے مقام پر آتی ہو اور وہان صورت اصلی اپنی دکھلائی دیتی ہو کہ وجود خاکی وہی ہو کہ اس مقام پر ہمیشہ رہتا ہو بعد اسکے دل کے نزدیک پہونچتی ہو اور پھر مغز مین اسوقت نزدیکی خدا حاصل ہوتی ہو اسی کو نزدیکی خدا کہتے ہین اور اسی جگہ پر کہا ہو فرد مردان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند + شعر مردان خدا خدا نہین ہین + لیکن حق سے جدا نہین ہین + جو شخص اس شغل مین کامل ہوا ولی اللہ ہوا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہو کہ جو شخص اس مقام پر پہونچا ہووے اسکو مرید نہ کرنا چاہیے بیت میان عاشق و معشوق رمز ہست + کرام کاتبین را ہم خبر نیست + شعر درمیان عاشق و معشوق جو ایک رمز ہو + ہو کرام کاتبین بھی اس سے بالکل بیخبر + برکت ذکر و دھیان فرمائے ہوے مرشد سے پردۂ دل کھل جاتا ہو اسوقت اسم اللہ نظر آتا ہو اور دل روشن ہو جاتا ہو تب طالب واصل حق ہوتا ہو اور ساتون آسمان سے یہ آواز آتی ہو وصل الحبیب الی الحبیب بیت قطرہ اندر بحر گردد ناپدید + کی توان او را جدا از بحر دید + شعر قطرہ کہ دریا مین ملکر کھو جاوے + کب اسکو جدا دیکھ سکین دریا سے + اس شغل سے آدمی صاحب کمال و صاحب مقام ہوتا ہو درجہ صاحب کمال کا صاحب حال سے بڑھ کر ہو یہ کسب حضرت قادری ہو اسمین گانا اگر ہو بہتر ہو تعریف و ثنا و دوست کی کرتا ہو اور اگر نہو تو بھی خوشتر کہ دوست سے شامل و کامل ہو اور سب پر قدرت رکھتا ہو اور بحکم خدائے بے نیاز و کریم کارساز

حاکم سب شغلون پر ہی علامت اسکی یہ ہی جسکی نظر اُسپر پڑے وہ اُسکا تابعدار ہو گرمی شغل سے پردہ مغز کھل جاتا ہی بعدہ قطرہ ترش مغز سے ٹپکتا ہی دل پر بعدہ قطرہ تلخ دل سے ٹپک کر گرتا ہی اور دل سے روشن ہو جاتا ہی اور مغز سے آواز ہو ہو کی نکلتی ہی یہی فضل ہی اسی کو حضرت حافظ نے دیوان مین فرمایا ہی شعر حافظ کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست + این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید + ترجمہ شعر کسی نے بھی نہ جانا یار کا گھر کس جگہ ہی اور کہان پر ہی + بجز اسکے کہ آواز جرس آتی ہی کانون مین اسوقت کہ آدمی کمالیت کو پہونچے اُسوقت سردی و گرمی و مرنا و مارنا اور بھوک اور پیاس کچھ نہین رہتی یہ تینون روحین مغز مین داخل ہوتی ہین اس بدن کو چھوڑ دیتی ہین اس سے کچھ تصدیعہ نہین ہوتا اسکو مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا کہتے ہین اور عرش و کرسی و لوح و قلم اور جو کچھ قدرت آفریدگار مین ہو سبکو آئینے مین دیکھتا ہی اور آنکھین سرخ رہتی ہین جو کچھ چاہتا ہی حکم خدا سے کرتا ہی جسوقت چاہے مرجائے جسوقت چاہے جی اُٹھے یہ صفتین صاحب مقام کو حاصل ہوتی ہین اور یہ عاشق آواز کا ہی اس سے گانا انکے لیے فرض ہی یہ کسب حضرت چشت کا ہی اسکو حبس گیر کہتے ہین اس سے آدمی صاحب حال ہوتا ہی اشارہ اسی کسب کا یہ ہی بیت چشم بند و گوش بند و لب بہ بند + گرنہ بینی سرحق بر من بخند + شعر آنکھ بند کر کان سوند اور منھ کو بس + گر نہ دیکھے سر حق کو تب تو مجھپہ ہنس + وائے اوپر حال لوگون کے قطعہ ای دل تو دمے مطیع سبحان نشدی + در کردن کار بد پشیمان نشدی + زاہد شدی و شیخ شدی و دانشمند + این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی + شعر ای دل تو کبھی مطیع سبحان نہوا + اور کر کے برے کام پشیمان نہوا + زاہد بھی ہوا و شیخ بھی اور عاقل بھی + یہ سب تو ہوا ولے مسلمان نہوا + ای بھائی دنیا جاے آزمایش ہی نہ کہ جاے آسایش آدمی اُسدن کو یاد نہین لاتا ہی کہ خدا سے جان بطریق قرض حسنہ مانگ کر وعدہ کیا ہی کہ اس مدت مین تیرا قرض ہم ادا کرینگے اور دنیا مین آلودہ نہونگے اب کہ یہان دنیا مین آئے اس دنیا کے کامون اور تماشون مین فریفتہ ہو کر خدا کو اور اُسکے قرض کو بھول گئے اس راہ مین کوئی قرض خدا کا فرزندان آدم پر نہین ہی بجز جان کے کہ پہلے وعدہ سے قرض کے قرضخواہ کو ادا کرنا چاہیے اگر کوتہ اندیشی کو کام کروگے تو بزرگی نہ رہیگی اور وعدہ پر ایسا رقیب خدا بھیجیگا کہ چھاتی پر بیٹھ کر جان لیوگا ہر چند واویلا و عاجزی و زاری کروگے کچھ پیش نہ جائیگا رقیب مذکور ایک لمحہ توقف نہ کریگا اسوقت یہ عزت و آبرو نہ رہیگی پس چاہیے کہ اب اطاعت اُسکے حکم کی کرو اور اسطرح سے جان دو کہ کسی کو خبر نہو فرد ہرگز نمرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما + شعر ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما + شعر ہرگز نہین مرتا ہی وہ جو زندہ دل ہی

عشق سے + دنیا کے دفتر مین لکھی اُسکے لیے ہی دائمی + اور اسی جگہ پر یہ کہا ہی بیت ورکو تے تو عاشقان
چنان جان بدہند + کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز + شعر تیری گلی مین عاشق دیتے ہین جان اس ڈھب +
خود موت کا فرشتہ پاوے وہان گذر کب + اگر اس طور پر جان دیگا ہرگز نہ مریگا الا ان اولیاء اللہ لا یموتون
بل ینتقلون من دار الی دار سمجھا ای بھائی جو چیزین کہ بدن مین تھین بہ تفصیل کہتے ہین
آئین اور بیان تلاوت القران اگرچہ ضرور نہ تھا لیکن واسطے عام آدمیون کے شامل دی جاتی ہی یہ سبب
بھی قرآن مین کہا جاتا ہی علامت خاک غلاف وچمڑہ جلد وکاغذ وامار کاغذ ورسی یعنی وحاگہ وغیرہ علامت
یاد قرآن سے روان ہوتا ہی اور زیر وزبر وپیش ومد وتشدید وجزم ونقطہ وعلامت آتش مثل خواب وسکتہ
آیہ ومطلق ورکوع وربع ونصف وثلث وتمامیت سیپارہ وعلامت آب روشنائی وشنگرف وسیدہ
وزنگار وآب طلا وآب نقرہ اور تین چیز اور جو بدن مین ہین روح ونور وذات اسمین بھی جان اور سات تو نکی
سات سات علامت یہان بھی لکھی جاتی ہین سمجھ کہ روح طبیعی قرآن مین حرف ہین علامت اُسکی یہ ہی
اول سننا دوسرے پڑھنا تیسرے سکھلانا چوتھے دیکھنا اور ہر حرف حرف کے پانچون اُسکا آداب
بجالانا چھٹے اُسکو عزیز رکھنا ساتوین اُسکو اپنے پاس رکھنا اور مثل روح حیوانی اُسکے معنی ہین اُسکی
سات علامت یہ ہین یاد رکھنا اور تصحیح کرنا معنی کا اور یقین لانا اور ظاہر کرنا آدمیون سے اور وعظ
کہنا اور صدق پر دل باندھنا یعنے خدا کو ایک جاننا اور محمد علیہ السلام کو برحق سمجھنا اور مثال روح
نفسانی کی عمل کرنا اور شوق پیدا کرنا اور مرشد کامل کو ڈھونڈھنا اور حکم شریعت بجالانا اور پہنچنا طریقت
مین اور پہونچنا حقیقت پر اور حاصل کرنا معرفت کا اور ڈوب جانا وحدت مین اسطرح سے مرتبہ بمرتبہ

منزل بمنزل طالب اپنی مراد کو پہونچتا ہی

باب سوم در بیان تلاوت الوجود محمل

چاہیے کہ دل سے پڑھے تاکہ کچھ بزرگی وقع اُسکا ہو جاوے یہ خاک وہوا کہ اربعہ عناصر مین سے ہی اور روح
طبعی کہ ہوا ر باطنی ہی یہ سب دل سے تعلق رکھتی ہین اور آگ کا تعلق روح حیوانی سے ہی یعنے نور محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دل مین گری رکھتا ہی وابستہ یعنی ملا ہوا روح حیوانی سے ہی اور پانی روح نفسانی سے
علاقہ ورشتہ رکھتا ہی کہ مقام مغز سر مین ہی اور وہ بھی سرد ہی اور مٹی یعنی خاک باطنی نہین ہی مگر ایک شکل
خدا کے پہچاننے والون کے دل مین پیدا ہوتی ہی اگرچہ سب آدمیون کے دل مین مقرر ہی اور خاک
ظاہری اُسی صورت کی شکل رکھتی ہی اور تینون روحین دل مین ایک ہوئی ہین معلوم چاہیے کرنا کہ ارواح
طبعی ساتھ تمام بدن واعضا کے محکوم دل کی ہی دل جس جگہ چاہے لے جاوے اور جہان چاہے ٹھلا دے

اور جو کام ہاتھ اور پاؤں سے تعلق ہے اور اُنسے لیتا ہے اور رسنج و راحت میں شریک ہے اگر کسی کو کوئی آن پڑے تو اُسکا علاج و دفعیہ چاہتا ہے اور ارواح ذاتی بھی اُسکے شامل ہیں جیسے کہ پیشانی و آنکھ اور دل جب ایکجا ہوتے ہیں تب کچھ دیکھا جاتا ہے اگر دل کہیں اور ہو تو پیشانی اور آنکھ سے کچھ نہیں سوجھتا ہے اسی طرح کہنے و سننے وغیرہ سب اور کاموں میں سمجھنا چاہیے جیساکہ حضرت رسالت پناہ صلعم جامع جمیع مراتب اور قادر کل موجودات پر ہیں ویسے ہی بدن میں یہ دل ہے کیونکہ مقام محمدی علیہ السلام ہے اور سفر و دل ایک ہیں بدن میں اثر رکھتے ہیں جسطرح کہ اللہ و محمد کل موجودات میں ہیں اور کلام مجید میں یہ آیت اس سے خبر دیتی ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور حدیث نبوی صلی اللہ و آلہ وسلم بھی اسمیں ہے اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِّنْ نُوْرِیْ ابیات الایا عشق را کردی زہر خود زغود پیدا + بصورتہا دیگری گشتی و گشتی سر بسر او شیدا + جمالت با کمالت شد ہویدا کامل و اکمل + ملک عرش و فلک ارض و بحر کردی ازو پیدا + زافلاک و قمر شمس و دران لوح و قلم ثابت + ازین رو داوے بیضا منور شد ازو پیدا + بعالم ظاہر و باطن ہر کردی قادر مطلق + زاحدیت شدہ احمد زاحمد گشتہ اش احدا + صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ دائم سرمد ابد + ازل گفتی ابد گوید دوا ہی گفت تا ابد + نظر خدا تو نے کیا عشق آپ سے اپنے لیے پیدا + بنا تو دوسری صورت اور اُسپر آپ ہوا شیدا + ترا نور جمال پاک جب کامل ہوا روشن + زمین عرش و ملک نکلے اُسی سے اور دریا یا + ہوے افلاک و مہر و مہ مع لوح و قلم ثابت + اُسی میں سے ہوا اُس سے ہے روشن و اوی بیضا + بنایا تو نے جب عالم کو ظاہر اور باطن میں + ہوا یکتائی سے احمد اور احمد سے ہوا احدا + درود اللہ کا اُنپر اور آل اُنکی پر لایق ہے + کہا تو نے ازل کہوے ابد کہتا رہے ابدا + پس اس مقدمہ سے ثابت ہوا سب وہی ہے اسمیں شک نہیں ہے یعنے ہمہ اوست یہ سعی لکھا گیا سب لوگوں پر واضح ہوگا اگرچہ سبب اُسکا کسی نے دریافت نہیں کیا لیکن یہی عین وصل ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ جسنے کہ پہچانا اپنے کو تحقیق پہچانا خدا کو اکثر لوگ پڑھنے سے اور سننے سے ایسی احادیث و آیات کے بدون عمل اپنے کو واصلان حق سے کہتے ہیں و سمجھا ہے اور فقرائے ناقص خلق کو گمراہ کرتے ہیں اور انصاف و بندگی خدا سے باز رکھتے ہیں اور اپنی بزرگی و مصاحبت ظاہرا حاصل کرتے ہیں اور بعضے فاضل جاہل دہر بسر ایسا چاہتے دیکھتے ہیں کہ ایسے خدا کو قبول کرنا و نہ کرنا برابر ہے اور اسی راہ سے کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہے اور کوئی اُن فقیروں اور فاضلان جاہل سے تکرار نہیں کرتا ہے جیساکہ ایک مرید نے اپنے پیر سے سوال کیا کہ اگر سب وہی ہے تو میں بھی وہی ہوں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے میں جو چاہتا ہوں کیوں نہیں ہوتا اور جو شخص کسی قید میں پڑ جاتا ہے پھر آپ کیوں نہیں نکل سکتا یہ کیا سبب ہے

اُسکے جواب میں مرشد نے مرید کو واسطے شغل کے حکم دیا کہ اس سے معلوم ہو جائیگا اور کچھ نشان نہ بتلا سکے اور کہا کہ یقینی برکت شغل فرمائے ہوئے مرشد سے بعد محنت بہت کے مقصد حاصل ہو جاتا ہی لیکن اگر یہ مدعا ہی کہ اسوقت نشان مل جاوے تو سمجھ کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پس جسطرح کہ یہ آدمی تمام اعضا اپنے پر بتدبیر محیط ہی اور مقامات بدن کے اوپر لکھ آئے کہ مغز سر و دل و ناف ہی اور تینوں دل میں ایک ہوے ہین اور جو کچھ قدرت خدائی مین ہی وہ سب انسان مین ہی وہ کل ہی اور یہ اُسکا جزو ہی پھر جو کچھ قوت و توانائی ذات آدمی مین ہی وہ اُسکے بازو مین نہین ہی اور جسقدر بازو مین ہی موافق اُسکے ہاتھ مین نہین ہی اور جو ہاتھ مین ہی وہ اُنگلی مین نہین ہی اگرچہ اُنگلی بھی تیری ہی ہی اگر اُنگلی پتھر کے نیچے آجاوے آپ سے نہین نکل سکتی جب تک کہ تمام بدن کا تیرے بوجھ اُسپر نہو اور دوسرا ہاتھ اُسکی مدد کو نہ پہونچے کہ اُس پتھر کو اُٹھا کر اُنگلی کو اُسکے نیچے سے نکالے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ احوال اپنے بندہ پر توجہ کرتا ہی اور دوسرا بندہ خاص اُسکی مدد کو بھیجتا ہی تب وہ اُسے ان قیود ظاہری سے خلاص کرتا ہی اسی طرح پر مقدمۂ خواہش و تمنا و آرزو ہی حکایت ایک مرشد نے اپنے مرید کو واسطے سیر ملکون کے بھیجا تھا کہ جس جگہ تو پہونچے وہان مشایخون و فقیرون سے یہ بھی سوال کر کہ ہمہ اوقت موافق آیات و احادیث و مطابق قول بزرگون کے ثابت ہی پس بندگی کسکی کرنی چاہیے اور دوزخ کسکے واسطے پیدا کیا ہی وہ مرید اندھا جہانتک اور جس طرف تک جا سکا پھر کر اپنے پیر کی طرف لوٹ آیا اور کہین کسی کا کچھ نشان نہ پایا اتفاقاً حضرت سید امان اللہ دوشاتی سے ملاقی ہوا اور یہی سوال کیا انھون نے اسکو نشان دیا اے طالب مولیٰ تو بھی جان جیسا کہ انسان اپنے بدن مین سوا اپنے نہین ہی اور سب بدن ہاتھ سر آنکھ منھ وغیرہ سب اُسکے حکم مین رہتے ہین اسی طرح انسان کو چاہیے کہ حکم و بندگی اپنے خدا سے پاک مین رہے اور ایسا نہ کرے جیسا کہ اعضا لڑکون کے اُنکے حکم مین نہین ہوتے ہین لڑکا کسی طرف چلتا ہی ہاتھ خواہ پانون اُسکا آگ مین گر پڑتا ہی اور آگ اُنکی آنکھ مین اچھی معلوم ہوتی ہی اور وہ جل جاتے ہین اسی طرح کے کام جو خلاف شرع ہین مانند آگ کے ہین نادان لوگون کو یہ سمجھ والون کے دیکھنے مین اچھے دکھلائی دیتے ہین لیکن جس کسی نے کہ اپنے تئین اُس آگ مین ڈالا وہ جل جاویگا اور خدا کو کچھ پروا اُسکی نہو گی دیکھو زمین کے حالات پر کہ کسقدر آدمی اُسمین تنور و چولھے و بھٹی بناتے ہین اور زمین کو جلاتے ہین اور کنوین اور حوض و تالاب زمین کو کھود کر بناتے ہین لیکن زمین کو کچھ پروا اُسکی نہین ہی جسقدر زمین مین چولھا بنے اُسی قدر جل جاتی ہی اگرچہ بدلا لگنا ہو نکا اُسمین ہوتا ہی اور مصیبتون مین جو گرفتار ہوتے ہین وہ شامت اسی کی ہوتی ہی لیکن عوام کو آرزو ہوتی ہی اسی سبب سے

کہ اُنکی سمجھ مین نہین آتا ہی لیکن جاننے والا بوجھتا ہی اور خاص اور نزدیکان خدا کو اُسی گھڑی اور اُسی وقت معلوم ہوتا ہی بہت لوگ ایسے ہونگے جنکی عمر نے وفا نہ کی اور تلافی گناہون کی آنسے نہوئی اور اس جہان سے چلے گئے اور چلے جائینگے افسوس صد ہزار یعنے لاکھ افسوس یہ لوگ دنیا کے غیر صلاحیت و پرہیزگاری کے سب کام اور تردد واسطے زیادہ ہونے نزدیکی و عزت کے کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ بڑی عزت کی صلاحیت و پرہیزگاری ہی دولت و قابلیت پر منحصر نہین ہی اسی سبب سے خدائے تعالی اپنے بندون کو نظر رحمت سے دیکھتا ہی اور رسول اللہ صلعم و بزرگ لوگ دوست رکھتے ہین یعنی صلاحیت واقعی سے اور اُسی ہر کیت سے اس دنیا مین آنکھون مین سب لوگون کی پیارا اور بزرگی پانے والا اور مقرب ہوتا ہی جسوقت اس دنیا سے جائیگا وہان سے عزت پائیگا یعنی عقبی مین بھی آبرو ملیگی نہین تو جسوقت شناخت گناہون کی ہوینگی خرابی و پشیمانی مین پڑیگا اسی حال پر بزرگون نے کہا ہی بیت جان بجانان دہ دگرنہ از تو بستاند اجل + خود تو منصف باش ایدل این نکو یا آن نکو + شعر جان دے معشوق کو خود ورنہ موت آلیتی ہی + خود تو منصف ہو کہ وہ بہتر ہی یا اچھا یہ ہی + حکایت ایک دہریہ کو مذہب والے سے اتفاق پڑا سب باتون سے قائل ہو کر آخر کو یہ سوال کیا کہ اگر ہمہ اوست یعنے سب وہی ہی تو کیفیت ایک آدمی کی دوسرے آدمی پر کیون چھپی رہتی ہی اُسکا جواب اسطرح دیا گیا کہ تیرے بدن مین سوائے تیرے دوسرا نہین ہی پھر تیری ہتھیلی کی انگلی مین درد ہو جاوے اور وہ کوئی کام نہ کر سکے تجکو تو اُسکا حال معلوم ہو جاتا ہی تیرے داہنے ہاتھ کو کیون اسکی کیفیت نہین معلوم ہوتی اور یہ ہاتھ بھی کام کرنے سے کیون بیکار نہین ہوتا اسی طرح احوال بندہ کا خدائے پاک کو معلوم ہوتا ہی دوسرے آدمی کو نہین معلوم ہوتا تب وہ دہریہ خدا اور رسول پر ایمان لایا بتوفیق اللہ تعالی یہ نکتے اسی واسطے داخل کیے گئے کہ بہت سے آدمی ایسی سمجھ سے خوف دوزخ سے نڈر ہو کر کہ سوائے خدا کے دوسرا نہین ہی اور مین نے بھی یہ نکتہ جان لیا اور وصل حاصل کر لیا کہ مین بھی دوسرا نہین ہون سوائے خدا کے ایسی سمجھ سے غضب الہی سے نڈر ہو کر گناہون پر باندھتے ہین اسواسطے فقیر بہ عاجزی و منت یہ کہتا ہی کہ جس کسی کے ہاتھ مین رسالہ پہونچے اپنے پاس لکھ رکھے اور عجم سے عرب اور شرق سے غرب تک سب مومنات مین لے جاوے اور جو ہو سکے تو اور ونکے پاس آپ پہونچاوے کہ اسمین بڑا اجر اُسے ملیگا اور نہایت دینداری ہی اسواسطے کہ شاید کسی اہل دول نے حاکمون مین سے اگر ہاتھ انصاف سے اُٹھا لیا ہووے اس لکھے ہوے کو پاوے اور دیکھے اور اسکے سبب سے آرام خلق خدا کو پہونچاوے اور حاکمون پر فرض بھی ہی کہ اپنے نائبون کے پاس پہونچا دین کیونکہ وبال آزار پہونچانے

خلق کا اُسکے بھیجنے والے پر جسکی وہ نیابت کرتا ہی پہونچتا ہی پس چاہیے کہ وہ خود بری الذمہ ہوجاوے
اور خوشی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرے اور درود مقدمہ ایسے ہی پانچوین باب مین
لکھے گئے ہین اُنکو جاننا چاہیے اور اگر کوئی شخص غریب بیدولت کو ایسا عقدہ مشکل پیش آوے
اس سے وہ بھی نشان حاصل کرے اور اوروں کی طرح بندگی وعبادت خدا سے باز رہکر اپنی
عاقبت کو خراب نہ کرے جیساکہ ہمہ اوست دونون جہان مین ہی رنج وآرام بھی دونون جہان مین ہی
سمجھ کہ اگلے بزرگون نے ایسی محنتین کسواسطے کین اور اسقدر خون جگر کیون کھایا کہ وہ بڑے عاقل
اور جاننے والے غیب کے تھے اسی کو سمجھنا چاہیے اور کمر کار نیک پر باندھنی چاہیے اگرچہ وسیلہ
بڑا بھاری ہی اُس والی کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی گردن سے طوق گناہون کا نکلیگا لیکن
ہم لوگون کو بھی چاہیے کہ جسمین رضامندی اُنکی ہو توفیق اللہ تعالی کو شش کرین تاکہ روز قیامت
آنحضرت سے شرمندگی نہ کھینچنی پڑے اور راہ حاصل ہونے کی یہ ہی توفیق اللہ رفیق ہووے اگر
کوئی چاہے اسی نکتہ سے مطلب حاصل ہوجاوے اس تلاوت وجود مفصل ومختصر کو یاد کرکے
اسی راہ سے کہ کچھ پردہ اسمین نہین رہا ہی خطرہ غیر سے باز رہے اور رنج اور درد آدمیون کا اپنے
اوپر اُٹھاوے اور آرام وآسایش لوگون کی اپنے اوپر مقدم سمجھے اور سب کو اپنے مین دیکھے اور
سب مین اپنے کو جانے تاکہ فضل خدا سے ظاہر وباطن یکسان ہوجاوے اور بدون مرشد کے
مقام اعلی حاصل ہو اور اگر تجھ سے ہوسکے دم کو قید کرکے ناف سے اللہ سمیع اور دل پر اللہ بصیر
اور مغز مین اللہ علیم کہے اور پھر سر سے سانس کو اُسی کلمہ کو کہتا ہوا ناف مین لاوے اور اسی طرح
ناف سے مغز تک سانس کو کھینچے اور اُتارے ان تینون مقامات سے بھی کشود کار ہوگا اسکو
سہ پایہ کہتے ہین لیکن اس شغل کو مرشد درکار ہی کیونکہ اس راہ مین کانٹے وگڑھے بہت ہین راہ
مارنے والے زبردست ہین اور کئی عمل ایسے ہین کہ لکھنے مین نہین آسکتے ہین مرشد کامل سے
حاصل ہوسکتے ہین اور سُن کہ یہ تین خدمتین خدا کی طرف سے مقرر ہین کار دنیا وکار طریقت و
کار شریعت انمین سے جو تجھ سے ہوسکے بادیانت وامانت ادا کرنا چاہیے لیکن نتیجہ ہر ایک
خدمت کا علیحدہ درجہ رکھتا ہی جو شخص کہ ان تینون سے باز رہکر اپنے نفس کے کام مین گرفتار ہی
اُسپر خدا اپنا غضب نازل کرتا ہی مبغض السیات الفارغ اور سب کام وفعل مین عذاب وثواب
شریک ہین اور یہ نیت سے تعلق رکھتا ہی اگر نیت جانب حق ہی تین ثواب ہی اور اگر نیت جانب
نفس ہی محض عذاب ہی الاکئی عمل مثل بدکاری اور جوا کھیلنے وغیرہ کے کہ جسمے غفلت اور فراموشی

حاصل ہوتی ہو اُن اعمالون مین کچھ راہ صواب نہین ہو اور نہ کسی بزرگ سے ایسے عمل ظاہر ہوے ہین لیکن جو شخص کہ راہ طریقت مین پڑا ہوگا طبیعت اُسکی ہر ایک کام مین جانب حق ہوگی نہین تو یہ کام بڑا بھاری مشکل ہو کیونکہ نفس امارہ ہر ایک آدمی پر غالب ہو اور خطرہ نفس سے تعلق رکھتا ہو اور وہ خطرہ نفس نیت کو بھی شامل کرکے اپنی طرف کھینچتا ہو اور جسوقت انسان طریقت مین پڑجاتا ہو اُسوقت دل نفس پر غالب آتا ہو اور ذہن بھی دل سے تعلق رکھتا ہو اور یہ ذہن خطرہ سے طالبون کو وقت مشاہدہ عاجز کرتا ہو اور صورت کو نفس باندھنے نہین دیتا اور طالب ذہن کو نفس پر رجوع کرتا ہو جسوقت تک کہ خطرہ غالب ہو وہ اُسے اور طرف لیجاتا ہو اور جبکہ ذہن خطرہ پر غالب ہوا اُسوقت ذہن نیت کو حق کی طرف لیجاتا ہو نماز وغیرہ سب کامون مین ایسا ہی ہوتا ہو جبکہ کثرت شوق سے ذہن طالب خطرہ پر غالب آتا ہو اُسوقت نفس مشاہدہ بندھ جاتا ہو اور جو کام و فعل کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہو طرف حق ہوتا ہو اس خطرہ کو بھی آدمیون نے نہین پایا ہو کسی نے چار خطرہ کہے ہین اور کسی نے دو خطرہ مگر جان تو کہ ایک ہی خطرہ ہو اور ایک ہی ذہن دونون ایک ہین ہندو لوگ اسے سُرت وچت نام رکھتے ہین اور وہ بھی جان نہین سکتے سُرت ذہن ہو اور چت خطرہ جیسے کہ نفس و دل اور کفر اور اسلام اور بُرا و بھلا اسی طرح سے یہ بھی ہین اگرچہ ہندو لوگ بھی اس کسب سے سیر آسمان و روے زمین کی کرتے ہین اور اُسی کو غنیمت جانتے ہین لیکن جس جگہ مقصد اصلی ہو بدون وسیلہ محمد صلعم نہین پہونچتے ہین اور ناچیز مرتے ہین پس سمجھنا چاہیے کہ دل کو نفس پر غالب کرین اور ذہن کو خطرہ پر تاکہ ایمان اور حقیقی ہو جاوین اور پیارا سب کا تمام بھید اور کیفیت بدن یعنی وجود کی کہ راز پہچاننے خدا کا ہو لکھی گئی لیکن حقیقت اس سائنس کی کہنے آتی ہو اور جاتی ہو از روے ادب قلم مین نہین لاسکتے کہ لایق سُننے اور پڑھنے ہر کسی کے نہین ہو اسکو پڑھن اور انسان چاہیے جسمین یہ سما سکے اور اُسکو کہا جاوے مثال اس مقدمہ کی اگلے باب مین معلوم کر

باب چہارم دربیان سوال طالب

ابتدا مین طالب صادق کو شوق الٰہی پیدا ہوتا ہو اور خدا کو ڈھونڈھتا ہو اور پاس مستانیخون اور بزرگون کے جاتا ہو اور سوال کرتا ہو کہ خدا کہان ہو اور کیسا ہو اُسکے جواب مین ڈھونڈھنے والے کئی وہ لوگ اشغال و شغل الٰہی مین مشغول کرتے ہین اُسکی برکت سے وہ ڈھونڈھنے والا حقیقت الٰہی کو اپنی نظر سے دیکھتا ہو لیکن مدعا ڈھونڈھنے والے کا یہ ہوتا ہو کہ اسوقت نسان ملے اُس مدعا کو ڈھونڈھنے والے کے تئین کوئی نہین پہونچاتا ہو کیونکہ وہ بات چیت مین

ادا نہین ہو سکتا اور کہنے مین نہین آسکتا اسواسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیے کچھ لکھنا چاہیے
تو اوّل بھائی جیسا کہ دریا پانی کا ہی اور اُس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویسا ہی یہ دریا ہے
اور اس دریا مین دونون جہان ہین اور اسمین تمام جن و آدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہی اور پانی کے
دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے اُس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہ پانی سے خالی نہین پاتی ہین
اور مچھلیون کو چلنے سے پانی مانع نہین اور پتھر و لکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھلائی نہین
دیتا ہی اور جو کچھ سوجھتا بھی ہی تو اسکو وہ سوائے پانی کے اور نہین جانتی ہین ویسے ہی اس
اٹھارہ ہزار عالم مین یہ انسان جس جگہ جاوے سب جگہ خدا کو موجود دیکھنے والا سمجھے اور دریا
وحدت یہ تمام دونون جہان ہین جیسا کہ کہا ہی رباعی ہر گز نہ کند آب حباب اندر یخ + یا آنکہ کند نقش
حباب اندر یخ + حق بحر حقیقت است و کونین در و + چون یخ بمیان آب و آب اندر یخ +
نظم برف مین پانی نہین بنتا ہی ہر گز بلبلا + یا کہ بلبلے کا نہین جمتا ہی یخ مین نقشتا + خالق ہی بحر حقیقت کا
و کونین اسمین + آب مین برف ہی اور برف مین پانی جیسا + قدرت خدا کی سب جگہ بھری ہوئی ہی
جیسے کہ اُس دریا مین پانی ہی اس دریا مین ذات پاک بزرگ و برتر ہی ہر ایک کو دکھائی نہین دیتی
کمال قدرت اپنی سے اُس ذات بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون نے نام پایا ہی جسوقت
تک کہ یہ پردہ مُنھ پر انسان کے ہی اسکو حیوانات مین گنتے ہین کیا ہوا جنسیت و صورت انسان
کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کا کچھ اعتبار نہین کرتے ہین اُنکے نزدیک آدمی وہ ہی جو خصلت
نیک رکھتا ہو یعنی طالب راہ حق ہو صورت والے کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے کہ صورت کام
نہین آتی ہی جیسے کہ جو لوگ گانون مین رہتے ہین شہر والے اُنکو مثل حیوانات جانتے ہین فقیر
لوگ ویسے ہی تمام آدمیون کو گنتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ فقیرون نے وہ پردہ اُٹھا ڈالا ہی یعنی
غیریت کا اپنے کو اور خدا کو کہ دونون ایک ہین پہچانا ہی سب آدمیون کو چاہیے کہ کوشش کرین
تو فضل الٰہی سے انسان ہو جاوین جیسا کہ کہا ہی بیت ما زدریائیم و دریا مین ماست + این
سخن را ندکسی کو آشناست + شعر ہم ہین دریا سے و دریا ہین ہم + اسکو وہ جانے کہ جو ہو آشنا
بیت امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر ست + در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست + بیت
دیگران را وعدۂ فردا بود + عاشقان را نقد ہم اینجا بود + بیت بے پردہ یہ جمال ترا آج ظاہر ہی +
حیرت مین ہون کہ وعدۂ فردا ہی کس لیے + بیت وعدۂ فردا ہی اوروں کے لیے + عاشقون کو
نقد دل و جان بھی ملے + اور راہ حاصل ہونے طالب کی یہ ہی مصرع راضی برضا باش و قانع بقضا

ترجمہ یعنی برضا رہے وقانع بہ قضا بہ پردہ دوئی کا اُٹھا اندر اور باہر ایک ہو جا جو کچھ کہ ہے دونون جہان مین اور سوائے اُسکے اور جو دکھائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ولیکن یہ کام عقل و تمیز سے نہین حاصل ہوتا ہو کیونکہ عقل علم کے پڑھنے سے زیادہ ہوتی ہو العلم حجاب الاکہ کہا ہو اور اُسکے حاصل ہونے کی راہ دو طرح پر ہو ایک صحبت سے مرشد کی دوسرے اگر مرشد دور ہو تو اپنے نفس سے مخالفت کرے یعنی مطابعت نفس نہ کرے اُسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا اوپر بندہ کے مہربان ہووے اور پردہ اُسکے مُنھ سے اُٹھاوے اکسواسطے کہ اپنے نفس کے سبب سے یہ بندہ خدا سے دور پڑتا ہو افسوس ہزار افسوس تمام آدمی واسطے زیادتی عقل کے بہت رویہ تیج کرتے ہین اور ہزارون تصدیعات اپنی جان پر کھینچتے ہین اور رات دن خون جگر کھاتے ہین اور علم حاصل کرتے ہین اور اُس سے اپنے کو صاحب عقل و صاحب سمجھ اور فاضل یعنی بزرگ و عالم یعنی جاننے والا سب علم کا اور عاقل یعنی صاحب تمیز و شعور کہلواتے ہین اور بعد اُسکے اورونکو عقل دیتے ہین اور تعلیم کرتے ہین اور آپ ایسی عقل نہین رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانین ای بھائی کوئی تیرا دشمن نہین ہو مگر یہی نفس تیرا اور اسی کے سبب سے تو خرابی مین پڑا ہو اور پڑتا ہو اور اسی کو تو دوست رکھتا ہو اگر ایک دن بھوکا رہتا ہو واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتا ہو اور نفس کو خوش رکھتا ہو اور اپنے نفس سے ہرگز بیزار نہین ہوتا ہو کہ اسمین خوشی خدا کی ہو پھر کسطور سے خدا تجھ پر مہربان ہووے اور تجھے نعمت ہمیشہ کے لیے بخشے حکایت ایک بادشاہ اپنے ملک مین بادشاہی کرتا تھا ایک دن تمام عالمون اور فاضلون اور مشایخون یعنی بزرگان حال و قال کو بلوایا اور کہا کہ تم لوگ روز نہیے اور جاگیر اور دیہات پاتے ہو اور کھاتے ہو مجکو بتلاؤ کہ مین بہشت مین جاؤنگا یا دوزخ مین نہین تو مین تم سب کو قتل کراتا ہون یہ سب لوگ اس فکر مین ہوے مگر کسی کو جواب نہ آیا ناچار ہو کر وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ مین ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ نے قبول کیا اور سبکو رخصت کیا یہ سب لوگ بعضے اپنے گھرون مین آکر فکر مین پڑے اور بعضے شہر بہ شہر اور گانون گانون گھومتے تھے کہ کوئی فقیر اور بزرگ ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا دیوے ایک دن اُنمین سے ایک کو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اُسنے اُنکی خدمت بابرکت مین اظہار اس معاملہ کا کیا وہ اُسکے ساتھ بادشاہ کے سامنے آئے بادشاہ نے وہی سوال اُنکی خدمت مین بھی کیا شیخ صاحب نے فرمایا کہ تمنے کبھی اپنے نفس کے ساتھ مخالفت کی ہو بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے زانوے فکر سے سر اُٹھا کر

کہا کہ ایک دن مین نے مخالفت نفس سے کی ہی شیخ صاحب نے فرمایا وہ کیونکر بادشاہ نے جواب دیا
کہ ایک دن مین بھوکھا تھا کھانا مین نے مانگا جب کھانا آیا مین نے نہ کھایا اور ایک فقیر کو بھجوا دیا
شیخ صاحب نے کہا تو بہشت مین جاویگا کما قال اللہ تعالے وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى اے بھائی فقیر لوگ تمام عمر اسی طور خون جگر کھاتے ہین اور اپنے نفس کے
ساتھ کڑائی کرتے ہین قطعہ نفس گر سرکش ست وکشتن گران رواست + ناکشتہ نفس چون مبر و
بجز مردار نیست + گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن + نہ انکہ کس ازو بے قوی تر دشمن و بدار
نیست + ترجمہ قطعہ نفس اک کافر ہی سرکش قتل کا فر ہی روا + ہی سوا مردار سے بے نفس مارے
جو مرا + زندگی چاہے چواچھی مار گردن نفس کی + اُس سے بڑھکر کوئی دشمن ہی نہین دیندار کا + اس
سبب سے خدائے تعالی ایسی قوت دیتا ہی کہ آدمی نفس پر غالب آتا ہو بیزار ہوتا ہی کما قال اللہ
تعالے وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
جسوقت کہ کمال کرم کرتا ہی اپنے مین ملا لیتا ہی اور بندہ واصل الحق انا الحق کہنے لگتا ہی اگر تو ایسا
نہین کر سکتا ہی تو دو چار مرتبہ نفس کو زیر کر کہ بادشاہ ہو جاوے اور نفع اُسکا معلوم کر اگر ہمیشہ ایسا
کریگا تو مرتبہ ولایت کا پاویگا اور پردہ حجاب کا اُٹھ جاویگا اور واصل حق ہوگا طریق شغل زبان
و دل سے لا الہ کہکر بند کرلے اور دل سے خطرہ خودی اور سب کامون کے خطرات جو متعلق بہ محسوسات
ہین دور کر دے ایسا کہ بھول جاوے کہ کچھ نہین ہی بعد تھوڑی دیر یعنے ایک ساعت کے لا الہ
کہکر آنکھ کھولے اور سب کو موجود جانے تو یہ درجہ حاصل ہووے کہ جسوقت لا الہ کہے آدمیون کی
نظر سے غایب ہو جاوے اور جسوقت الا اللہ کہے سبکو دکھلائی دے اور یہ عمل نفی و اثبات کا ہی
واسطے گناہون کے توبہ و استغفار بیچ درگاہ خدائے بخشنے والے کے خوش اور قبول ہی قولہ تعالی
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ
دیگر آنکہ یعنی دوسرے یہ کہ واسطے گناہون کے توبہ و استغفار بہت اچھا ہی اگر بڑے گناہ بھاری
ہون توبہ و استغفار کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ پہونچاوے کہ یہ نفس عاجز ہو جاوے اور غلبہ
نہ کرے تب خدائے بزرگ و برتر بخشتا ہی اور سوائے ان دو راہ کے پردہ دور نہین ہوتا ہی اور
فضل خدا کا چاہیے اور یون تو سب آدمی کہتے ہین کہ سب وہی ہی یعنے ہمہ اوست اور بیمند لوگ
بھی یہی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہی اور مرشد بھی پہلے دن فرماتا ہی جیسے کہ لڑکے
کو مکتب مین الف سکھاتے ہین اگر اسی سے مطلب حاصل ہو جاوے تو فقیر لوگ ایسی کد و کاوش

ومحنت اپنے اوپر نہ کھینچین ای بھائی کہنے وسننے سے مطلب نہین نکلتا ہی اس راہ مین پر دے بہت ہین مرشد کامل چاہیے کہ نشان دیوے نہین تو ہندو لوگ بھی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہی فرد سینہ آئینہ گر کنی زطعام ✤ یابی اسرار الٰہی انعام ✤ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شعر اندرون از طعام خالی دار ✤ تا درو نور معرفت بینی ✤ ترجمہ نظم جو تو کھانے سے کرلے سینہ کو آئینہ مثال ✤ پاوے انعام اسکا اسرار الٰہی کو تو حال ✤ پیٹ کے اندر کو تو کھانے سے خالی گر رکھے ✤ تب تو دیکھے معرفت کی روشنی کو اسکے بیچ

باب پنجم دربیان حل مسئلہ

سب لوگ کہتے ہین وجانتے ہین کہ جو کچھ خدا چاہتا ہی وہ کرتا ہی لا تحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور دوسری جگہ کہا ہی وجف القلم بما ھو کائن مصرع نگردد قلم زانچہ گردانندہ ✤ ترجمہ مصرع قلم جو پھیر چکا ہی تو پھر نہین پھرتا ✤ اور یہ بھی کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی یہ تینون باتین آپسمین مخالفت رکھتی ہین اگر اسمین سے ایک کو ثابت کرے تو اور دو جھوٹھ ہوتی ہین اگر کسی کو باطل سمجھو تو گناہ کبیرہ حاصل ہوتا ہی اور اسکو کسی نے تحقیق نہین کیا ہی افسوس کہ لوگ کہتے ہین کہ یہ مسئلہ مشکل ہی امام اعظم اسکو حل نہ کرسکے واللہ اعلم بالصواب اور سننے سے اس بات کے سب لوگ معذور ہین اور کوشش نہین کرتے ہین اور اسکو حل نہین کرتے ہین یعنے اس مسئلہ کی باریکی کو نہین کھول سکتے اور نہ اسے پہونچتے ہین مسئلہ کے پیچھے مثل سعادو چستان کے سر مارتے ہین اور اپنے کو پریشان کرتے ہین اور اسکے اصل مقصد پر سمجھ وفکر وعقل کو نہین دوڑاتے اور اس گنج بیش قیمت بلکہ بے انتہا قیمت کو میدان سے نہین لیجاتے ای بھائی فضل خدا واسطے سمجھنے اور ڈھونڈھنے والون کے لکھا جاتا ہی اگرچہ کچھ بھی عشق کا بیج تیرے دل کے کھیت مین پڑا ہی تو یہ پانی کھینچ کر اس بیج پر ڈال تاکہ سبز ہووے اگر کوشش کمال کریگا پھل لاویگا اور اسکی لذت کو تو کھاویگا اللہ تعالیٰ سب بندون اپنے کو اس سے خوشدل رکھے ای بھائی سب آیتین قرآن مجید کی اور تمام حدیثین پیغمبر علیہ السلام کی اور کل قول بزرگون کے برحق آمنا وصدقنا اور ہر آیت آیات کا اور فرمایا ہوا اس مالک دوجہان کا درود اللہ کا اور اسکے اور سلام بغیر حکمت خالی نہین وجف القلم بما ھو کائن اسواسطے فرمایا ہی کہ کام دنیا کا اوپر قسمت کے چھوڑو اور کام آخرت کا آگے لو یعنی حتی الوسع اسکا سر انجام ہر وقت مدنظر رکھو اور جو ہوسکے اسے کرتے جاؤ غافل نہ رہو یہ قوت نے دنیا کے کامون کو تو آگے لیا ہی اور عاقبت کو

قسمت پر چھوڑ بیٹھے ہین اور بندہ کو فاعل مختار اسواسطے فرمایا ہی کہ عاجزی و غریبی کو آگے کرکے عمل نیک کرے تو خدا سے تعالی اچھی جگہ لے جاوے اور اچھے کام اُس سے کرا دے اور لوگ کام نفع دنیا کے عمل مین لاتے ہین اور اوروں کو نقصان پہونچاتے ہین اور بُرے کام کرتے ہین اُسوقت اوپر حدیث ما تحرک ذرۃ الا باذن اللہ - نظر کرتے ہین کہ مین کچھ نہین ہون جو کچھ کرتا ہی وہ کرتا ہی یہ کمال بیوقوفی ہی امام اعظم صاحب نے فرمایا ہی کہ اختیار اپنا ہیچ کسی کام کے نہین دیکھتا ہون واقعی وہ مقرب آنحضرت کے تھے اور وہ ہیچ اختیار مولا کے تھے اور یہ مثل دنیا مین بھی ہی جیسے کہ خدمت مین ہر ایک بزرگ کی کئی خادم و مرید ہوتے ہین اُنمین جو سچے اعتقاد کے اور نزدیک ہو گئے اپنے اختیار سے گذر جاتے ہین اور موافق مرضی مرشد کے کاروبار کرتے اور حکم ہادی کو اُسی وقت بجالاکر حاضر ہوتے ہین اور باقی خادم و مُرید داخل عوام الناس ہین پس امام اعظم صاحب نے اپنے اوپر نظر کرکے فرمایا تھا عوام الناس پر نظر نہین کی تھی اب تو سمجھ کہ اگر بندہ فاعل و مختار نہوتا تو کوئی گناہ بندہ پر ثابت نہوتا اور قیامت کے روز باز پرس نہوتی اور یہ سلطنت و بادشاہی بھی مقرر نہوتی یہ بادشاہ اسواسطے مقرر ہوے ہین کہ غریبون پر کوئی زبردستی نہ کرے اور ظلم نہ پہونچاوے اور جو شرع کے خلاف ہین وہ کام نہ کرسکے کوئی شخص کیونکہ قیامت کے دن بادشاہون سے یہ باز پرس سب سے پہلے ہوگی اب تو جان جیسے کہ یہ چھوٹا عالم وہ بڑا عالم ہی جو کچھ قاعدہ اس جگہ ہی ویسا ہی وہان ہی چنانچہ بادشاہ حقیقی احمد بلاسیم ہی اور یہ بادشاہ نائب اُسکا ہی جو کچھ روزینہ لوگون کا کرتے ہین موافق تصدیق کے پروانہ مع شرط خدمات تنخواہ کے لکھا جاتا ہی اُسی موافق چٹھی روپیہ کی پاتے ہین سوائے اسکے ایک رام و درم نہین پاتے ہین اس جگہ پر کہا ہی مصرعہ نگردد قلم زانچہ گرداندہ + ترجمہ پھرے نہ اُس سے قلم جو پھرا چکا ہی تو + اور نوکر کو واسطے کام خدمت کے بھیجتے ہین وہان جو کچھ اُسکے دل مین آتا ہی وہ کرتا ہی اگر موافق مرضی اور حکم آقا اپنے کے کام و محنت و تردد ظاہر کیا اور اپنے آرام پر نظر نہ کی اور ہمیشہ آقا کو اپنے سے راضی رکھا البتہ ایک وقت آقا بھی اُسپر مہربان ہوگا اور عنایت کریگا اور اضافہ دیگا اور اگر اپنے مالک کے کہنے کو بھول گیا اور متابعت و فرمانبرداری اپنے نفس کی کی اور عیش و آرام مین پڑ گیا تو اعتراض مین آکر خرابی مین پڑیگا اگر خواہش و مرضی بندہ کی طرف کامون نیک کے ہووے اُسکو خدا سے تعالی اُٹھاکر نیک جگہ لیجاتا ہی اور اُس سے نیک کام ظہور مین لاتا ہی اور جو نیت و خواہش بُرے کامون کی طرف ہووے

تو از روے غضب کے اُسکو بُری جگہ لیجاکر فعل بد کا مرتکب کراتا ہی یہ بادشاہ موافق کام کے نتیجہ دیتے ہین اور خداوند بزرگ و برتر برکت دینے والا موافق نیت و خواہش کے پھل دیتا ہی اگر بندہ فاعل و مختار نہ ہو تا کوئی گناہ ثابت نہوتا اور یہ سلطنت بھی نہوتی بلکہ اُترتا انبیا و کتب سماوی کا بھی لازم نہوتا موافق ۔ لا تحرک دتہ ۷۱۲ باذن اللہ و جفت القلم بما ھو کائن کاروبار جاری ہوتا اور کوئی شخص کرنے سے فعلہاے خلاف شرع کے لوگون کو منع کرتا تو دعوی خدائی اُسپر ثابت ہوجاتا کہ یہ مقدمہ عین کفر ہی و بہ بہ لوگ اپنی تقریر سے شرع والے آدمیون سے مکابرہ یعنے بحث و تکرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو یہ حدیثین صحیح ہین تو ہمکو گون کو اور اوردن کو بُرے کام کرنے سے کیون منع کرتے ہو یہ کہو کہ یہ حدیثین جھوٹی ہین کوئی شخص اُنکے عہدہ سے برنہین آتا ہی یعنے اُنسے نہین جیت سکتا ہی اور چپ رہ جاتا ہی بلکہ اُن باتون کے سُننے سے بہت سے آدمی اپنے کو گمراہ کرتے ہین اور عاقبت اپنی برباد دیتے ہین پس مطلب یہی ہی کہ بندہ مختار غریبون پر ظلم نہ کرے اور اور کام خلاف شرع کے نہ کرسکے حشر کے یعنے قیامت کے دن بادشاہون سے بھی پوچھا جائیگا کہ عدل اور انصاف ایک گھڑی کا اور عبادت ستر برس کی برابر ہی یہ بزرگی تمام و بخشش سب چیز کی بادشاہان عادل کے واسطے ہی حاصل کلام یہ ہی کہ کوشش کرو اور ایسا مت کہ کہ فلانے فقیر و بزرگ نے ایسی نعمت حاصل کی ہی اور مین عاجز و غریب ہون یہ بات نا سمجھون بدعقل اور کم ہمتون کی ہی اس جگہ ہمت پر کار فرما ہو کیونکہ جو ہاتھ و پیر اور دل اور آنکھ اور تمام اعضا تجھکو دیے ہین ویسے ہی فقیرون و بزرگون کو دیے ہین اُنھون نے بھی کوشش و محنت کی اگرچہ اُنکو درجہ پہلے دن پیدایش سے تھا کہ اُس سے اولیا و غوث و قطب ہوے مگر محنت سے آدمی اُنکی خدمت کے سبب سے درجہ کمالیت کو پہونچے اور اُنھون نے اپنی مراد حاصل کی ہی اگر تو بھی کوشش کرے البتہ ہوجاویگا خداے تعالی نے محنت کسی کی ضایع نہین کی ہی جیسی محنت و مزدوری کریگا ویسا ہی نتیجہ پاویگا اور قرآن مجید مین خبر دیتا ہی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت ۔ یعنے بھول مت جاؤ خدای تعالی جس چیز کو چاہتا ہی ثابت کرتا ہی اور جس چیز کو کہ چاہتا ہی مٹاتا ہی یعنے اگر قسمت نیک ہو اور آدمی بُرے کام کرے تو اُس قسمت کو مٹاکر اُسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرے اور اگر قسمت بُری ہو اور آدمی نیک کام کرے تو اُسکو مٹاکر اُسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرکے دیوے اس سے سمجھو کہ بہت سے آدمی اس دنیا سے اپنا نقصان کرکے جاتے ہین اور جاوینگے اور بہت سے لوگ فائدہ و نفع حاصل کرکے گئے ہین اور جائینگے لیکن عقلمند آدمی کو چاہیے کہ تردد کمال کرے کہ اُس کلمہ شریف کو اپنی آنکھون مین مثل تپلی کے نصب کرے یعنے بھلائے اور مردون مین وہی مرد ہی جو کوئی کہ دونون جہان کی

لذت سے فرد ہی یعنی تنہا ہی غرض کہ جسنے سب لذتون کو چھوڑ دیا بلکہ مٹا دیا اور آپ اکیلا رہ گیا اسی دوست
اپنی جان کو دوست مت رکھ جب تک کہ دوست ہاتھ لگے اور راہ حاصل ہونے ملاقات معشوق کی
یہ ہی کہ جو کچھ تیری آنکھ بین اچھا معلوم ہو اسپر عاشق مت ہو لیکن عاشق اس جگہ کا ہو کہ وہان تو پہونچ
نہ سکے جیسے کہ مجنون و فرہاد یہان ہوے ہین پہلے ابتدا مین عشق ظاہری انھون نے کیا بعد اسکے
بہ سبب نہ پہونچ سکنے کے وہان تک ہاتھ عشق ظاہری سے اٹھا کر ساتھ عشق حقیقی کے ہاتھ پہونچایا اور
مراد حاصل ہوئی لیکن یہ راہ بہت کٹھن و کڑی ہی اسمین نفس بواقعی مرجاتا ہی شغل دوسرا وہ ذکر ہی کہ
جو سانس اندر جاتی ہی اس سے لا الہ کہے اور جو باہر آتی ہی اس سے الا اللہ کہے اور بعضے کہتے ہین کہ
ایسا کرتے ہین جو دم باہر آتا ہی اس سے اللہ کہے اور جو اندر جاتا ہی اس سے ہو کرتے ہین یہ راہ نگاہ
رکھنے سانس کی ہی اور اسکو پاس انفاس کہتے ہین دوسرا ذکر زبان بند کرکے کہ دل مین اللہ اللہ
کہتا رہے اور دوسرا وہ ذکر ہی کہ تلی برابر ناف کے بائین طرف ہی اس سے لا الہ کہے اور دل سے
الا اللہ اور جگر سے محمد اور ناف سے رسول اللہ کہے ان طریقون سے بھی کلمہ بزرگ نصیب عین ہوتا ہی
یعنے آنکھون مین جگہ پکڑتا ہی اور کھب جاتا ہی اور نہایت درجہ نصیب ہوتا ہی افسوس افسوس اے بھائی عمر
آدمی کی تھوڑی ساٹھ سے ستر برس تک ہوتی ہی جو ہیچ عیش اور خوشی اور کامون دنیا کے گذر یگی گذر جائیگی
اور عشق الہی مین محنت و درد ہی تو بھی گذر جائیگی لیکن یہ ایک درد تحفہ ہی جس کسی نے لذت اس درد کی
پائی ہی ہرگز اس درد کے گھیرے سے باہر ہونا نہین چاہتا ہی اور آرام و دل جمعی ہمیشہ کی حاصل کرتا ہی
اے بھائی حقیقت مین اسی کام کو حق الہی کہتے ہین اگر اس حق الہی کو ادا کریگا تو اس حق مین حق
سب کا ادا ہو جائیگا نہین تو کسی کا حق تو ادا نہین کرسکتا ہی نہین سنا ہی تو نے حکایت ایک
لڑکا تھا نیک بخت خدمت اپنی مان کی بہت کرتا تھا ایک دن رات کے وقت اسکی مان کو پیاس
معلوم ہوئی لڑکے سے پانی مانگا لڑکا اپنی مان کی آواز سنکر چارپائی سے اسی وقت اٹھا اور پیالہ
پانی کا بھر کے ہتھیلی پر رکھ کر اپنی مان پاس پہونچا اور دیکھا کہ مان سوتی ہی جگایا نہین اسی جگہ کھڑا
رہا کیونکہ از روے ادب جگا نہ سکا تمام رات گذر گئی اور صبح ہوئی مان نے اپنی آنکھ کھولی
تو دیکھا کہ لڑکا پیالہ پانی کا بھر کے ہاتھ مین لیے کھڑا ہی کہا کہ اے فرزند تو اسی وقت سے کہ مین نے
پانی مانگا تھا کھڑا ہی لڑکے نے کہا کہ مان اسی طرح تمام عمر اپنی مان کی خدمت اسنے کی تو بھی حق
ماوری اس جوان سے ادا نہوا اے بھائی اس آدمی سے کہ حق مان کا ادا نہوا حق اور تمام لوگون کا یعنی مان
اور باپ اور بی بی اور لڑکا اور بھائی اور لڑکی اور حق ہمسایہ وغیرہ کسطور سے ادا ہوگا اس لڑکے مذکور کے

اس عمر مین کچھ حق خدمت خدا کا بھی ادا کیا تب اُس سبب سے مان کے حق سے ادا ہوا کسواسطے کہ یہ
سب تمام حق اوپر اُس بندہ کے خدا نے مقرر کیے ہین اور حق اپنا علیحدہ مقرر کر رکھا ہی آداب حق النبی
فقیر لوگ جانتے ہین کہ اُس حق کے ادا کرنے سے حق یعنی خدائے عزوجل مہربان ہوتا ہی اور مرتبہ بہت دیتا ہی
اور حق سب کا اُس بندہ کو بخشش یعنی معاف کر دیتا ہی چاہیے کہ حق حقیقت ادا کر کے غریب و بیچارون پر
مہربانی کرے کیونکہ یہ بھی عبادت ہی اور بدلہ بڑا رکھتی ہی لیکن جسوقت کہ ان کامون سے تجھے فراغت
ہووے اور رات ہوجاوے اُسوقت مین کچھ کام دنیا کا نہین ہوتا ہی تھوڑا بہت شغل طریقت بھی تو
کرتا رہ قصہ مختصر یہ ہی کہ اگر تجھ سے ہوسکے تو کر نہین خدائے بزرگ و برتر بے پرواہی اور اختیار ہاتھ مین مختار ہی
اور بیچانتا اور دریافت کرنا بھی ایسی باتون کا فضل الٰہی سے تعلق رکھتا ہی قصہ مختصر یہ ہی اور حضت
سید مذکور نے بیچ حقیقت تمام عذاب و ثواب کے دو عمل عذاب اور دو ثواب اور دو فرض اور دو سنت
قرار دیے ہین جو کوئی دعوی انسانیت رکھتا ہو اُسپر قدم مضبوط رکھے یعنی انپر ثابت قدم رہے اور
عمل کرے تو نتیجہ نیک پاوے بیان دو عمل ثواب ایک جبر کرنا اپنے نفس پر دوسرے پرورش کرنا
دوسرون کے دل کا بیان دو عمل عذاب ایک تابعداری اپنے نفس کی دوسرے آزردہ کرنا یعنے
دُکھانا اور ستانا اور دنکے دل کا دو فرض یہ ہین ایک عشق و محبت الٰہی دوسرے فکر و تردد و رنج ذکر الٰہی مین
دو سنت یہ ہین ایک چھپانا عیب کو آدمیون کے دوسرے بھول جانا اپنی سخاوت و احسان کو جو
کسی کے ساتھ کیا ہو چاہیے کہ احسان کرنا اپنے مقدور بھر کسی سے تو دریغ نہ رکھے جو کوئی ان آٹھ عمل کو
بجالاوے وہ مرد واصلان یعنی پہونچے ہوے اور ملے ہوے خدا سے ہوجاوے اور جو کوئی ان
سب آٹھ عملون سے ایک عمل اپنے اوپر ثابت کرے وہ مرد بہشت مین جاوے اور جو بہشت مین
نہ جاوے چنگل اُسکا میرے داسن پر ہووے بیان آٹھون خصلتون مذکورۂ نثر کا نظم مین
دو ثواب اور دو عذاب اور فرض دو سنت ہین دو + ہوا گر عاقل تو گوش دل سے تم اُسکو
سنو + دو ثواب ہین وہ کہ جنسے حق مین واصل ہووے تو + گر عمل ہو تیرا اُنپر خوب جان
ای نیک خو + اولاً تو نفس امارہ پہ اپنے جبر کر + دوسرے اورون کے دل کے پالنے پر
کس کمر + دو عذاب ہین وہ کہ اُنسے ہر دم اپنے کو بچا + ورنہ دو رنج کی مصیبت مین تو ہوگا
مبتلا + ایک تابعداری اپنے نفس کی مذموم تر + دوسرے اورون کے دل کو رنج دیتا ہی
مضر + اور دو فرضون کو بھی بتلاؤن تجکو میری جان + ایک ہی عشق الٰہی دوسرا ہی ذکر آن +
اور دو سنت کو بھی تو کان رکھ کر مجھ سے سن + ایک تو عیبون کو لوگون کے چھپانا ہمہ تن +

دوسرے احسان وبخشش کو تو اپنے بھول جا + گر کیا تو نے کسی کا ہووے احسان سے
بھلا + گر یہ آٹھون خصلتین تیرے عمل مین ہون مدام + واصل حق ہووے تو حاصل
ہون تیرے سب مرام + گر نہون سب ایک بھی اپنے مین جو ثابت کرے + سچ سمجھنا وہ
بھی ہوویگا بہشتی جب مرے + گر بہشتی وہ نہو یہ قول میرا اُس سے ہی + حشر کو وہ میرا
دامنگیر ہووے بے ریب وروے + اور اکثر آدمی دعوی محبت الٰہی کا کرتے ہین اور سب
طرح سے نفع ونقصان کو اپنے سمجھتے ہین اور کلمات عاشقانہ پڑھتے ہین اور جانتے ہین
کہ سب سے یہ بہتر ہی اور اُسپر عمل نہین کرتے ہین اور حیلہ وبہانہ علائق یعنی گھر والونکا
بیچ مین لاتے ہین پس حیلہ وبہانہ کرنا سبب اُنکی اپنی نفسانیت کا ہی ورنہ سب بزرگ
لوگ قبائل رکھتے تھے اور ہمت کو کام فرماتے تھے اور اس دنیا سے سرخرو گئے ای
عزیز وہمت بڑے بڑے کام کرسکتی ہی البتہ برکت دینے والا بزرگ وبرتر صدقہ مین اپنے
حبیب کے درود اللہ کا اوپر اُنکے اور سلام سب بندون کو اپنی توفیق وہمت بخشے تو
کام دنیا کا اور دین کا دونون سہل ہوجاوین اُسکے احسان اور کمال بخشش سے جو کوئی اس
راہ مین فنا ہوتا ہی حق تعالی اُسپر رحم کرتا ہی

باب ششم دربیان سیر مراقبات از رسالہ من تصنیف عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ

مراقبہ اول اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فکر وحدت اور کثرت کی بیچ تمثیل بسم اللہ کے تمام کرے جیسا
کہ مقصود بسم اللہ کا واحد ہی اسی طور ذات باری تعالی کو جانے مثال الفاظ بسم اللہ الآخرت نظہرت
مخلوق کا جانے یعنے خدا ہی کہ کتنے لباس پہن کر دروازہ پر آیا جیسا کہ ایک عارف کہتا ہی بیت
آن بادشاہ اعظم در بستہ بود محکم + پوشیدہ دلق خلقت ناگاہ بر در آمد + ما من عبد یقول بسم
اللہ الرحمن الرحیم یتذوب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار اس بات سے ہی مراقبہ دوم الم
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ہر سہ حروف الم سے سہ نعمت معلوم کرے جیسا کہ میم سے مظہر مخلوق کا
خیال کرے اور لام سے رسول اللہ اور الف سے اللہ خیال کرے اور اُن تینون کو
اپنے وجود مین حرکت پاوے جیسا کہ اجزاء اپنے کو بمثال مظہر کے مخلوق جانے اور اجزاء
وجود اپنے کو رسول جانے اور روح اپنی کو ذات حق تعالی جو ان تینون نعمت کو ایک دیکھے بلا ریب
وشک صفات ساتھ ذات کے محو ہووے اور جزو کل ہو بیت ذات وصفات ہر دو بہ مقصد یکی بود +
تمثال موج دریا اصلش یکی بود + کو طالبش کہ بیند بوجود خویش مطلق + آدم رسول ہوا ہر سہ یکے بود +

اُسوقت الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
معلوم کرے یعنے الٓمٓ وہ کتاب توحید ہی کہ نہین ہی جھوٹھا اُس کتاب مین اور راہ دکھلائی گئی ہی خاص
متقیان کو وہ کہ ایمان لائے ہین خدائے تعالیٰ پر ساتھ غیب کے یعنے بہ ثبوت خدا اپنے کو فنا کیا و
ہستی و نیستی دونون کو سمو کیا ہی مراقبہ سوم۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ یعنے جس جگہ کہ
جاوے اور ایک دم آوے پس اُس جگہ جاوے خدائے تعالیٰ ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ بیچ شمع
معنی اس آیت کے خدا کو پروانہ کرے اور جو پروانہ ہو پروانہ ہو جیسے کہ پروا دوئی مین ہی جبکہ
دوئی گئی لاپروا ہوا کہ۔ الفقر لا یحتاج اللّٰہ۔ اس بات سے ہی مراقبہ چہارم۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین قریب تر ہون طرف تمھارے شہ رگ گردن تمھارے سے
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قوت آیۂ مذکورہ سے پیرہن ہستی اپنے کو پھاڑے اس سے کہ سبحانہ
تعالیٰ شہ رگ گردن سے نزدیک تر ہو پس طالب معلوم کرے کہ محرِ مطلق اُسکا ہی اور جو محرِ مطلق
اُسکا ہی پس یہ وجود پیرہن اُسکا ہی یعنے مغز و پوست مین تصرف اُسکا ہی بیت اوست مغز جہان
جہان ہمہ پوست ✦ خود چہ مغز و چہ پوست خود ہمہ اوست ✦ مراقبہ سوم وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین تمھاری ذات مین ہون لیکن تم نہین دیکھتے ہو
اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلاحیت معنی اس آیت مذکورہ سے گھر ہستی اپنے کو سنوارے ایسا کہ
جس جگہ بادشاہ نزول کرے غوغا عمرو زید کا نہ رہے مشہور ہی مصرع ہر جا کہ سلطان خیمہ زد
غوغا نماند عام را ✦ غوغا عمرو زید کا عالم مین ہرگز نہین ہی لیکن طالب سالک پندار ہستی اپنی سے
پاک اور وہ دیکھتا ہی۔ لَا يَسْمَعُ وَلَا يَنْطِقُ وَلَا يَبْصُرُ وَلَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ۔
مراقبہ ششم۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین نزدیکتر
ہون طرف تمھارے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حرارت معنی اس
آیت مذکورہ سے آپ کو جلاوے جیسا کہ قاعدہ ہی کہ جو شی آگ مین داخل ہوتی ہی تو وہ بھی
آگ ہو جاتی ہی پھر جو اُس آگ کو ڈھونڈھو کسی جگہ نہ پاؤ بجز اپنے اسواسطے یہ اشارہ ہی کہ مین
نزدیک تر ہون طرف تمھارے تمسے مراقبہ ہفتم۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ یعنے وہ خدائے تعالیٰ
واحد ہر دم تمھارے پاس ہی جس جگہ پر کہ تم ہو پس اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ سوزش معنی اس
آیت مذکورہ سے آپ کو گلاوے جیسے کہ ہر شی کا ان نمک مین پڑتی ہی اُسکا نمک ہو جاتا ہی
بعد ازان جو اُس شی کو خود تلاش کرے تو نہ پاوے بجز نمک بیت چشم تو افتاد در دوم حک شد

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ✽ مراقبہ ہشتم - وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا - یعنے جو چیز کہ آسمان و زمین مین ہی خاص اُس خدائے پاک و برتر کی ہی اور خدائے تعالیٰ ہر ایک چیز مین گرفت کرنے والا ہی مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جوش و خروش معنی اس آیۃ مذکورہ سے آپ کو فراموش کرے جیساکہ ذات حق تعالیٰ کو بجز اپنے کسی جگہ نہ دیکھے اور جو آپ مین پاوے تو دیکھتا ہی کہ مانند دریا کے مالا مال اندر اور باہر اور تحت و فوق مین پکڑا ہوا ہی وجود ما بارش بمثال حباب کے ہین جو حباب پانی کو ڈھونڈھے سوائے اپنے کسی جگہ نہ پاوے اور جو آپ مین پاوے تو جس طرف دیکھتا ہی پانی پانی ہی نظر آتا ہی پس اشارت وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی اس معنی سے سمجھنا چاہیے مراقبہ نہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ - یعنے خدا ہی موجود نہین ہی کوئی آدمی سوائے اُسکے مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تصرف سے بہ فہمیدگی معنی اس آیۃ مذکورہ کے اسباب ہستی اپنی کا باز رہے ایسا کہ دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین بیت در ملک وجود گو یا نو باش با من ✽ کاشفتہ بود کار و لایت بدو تن ✽ مراقبہ دہم - کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ - یعنے جو آدمی کہ اس عالم ظہور مین آیا ہی وہ فنا ہونے والا ہی ذات پروردگار باقی رہیگی مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تلوار معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو قتل کرے اور جو بدن تیغ سے قتل ہو شہید ہوا اور جو شہید ہوا - مَنْ قُتِلَ نَفْسَہٗ فَاَنَا وَلِیُّہٗ - کا اسکے اوپر بکشوف ہو مراقبہ یازدہم - اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا - یعنے خدائے تعالیٰ اوپر تمھارے نگہبان ہی پس کچھ دندنہ چاہیے جو کہ صانع اوپر صفت اپنی کے عاشق ہوا ہی پس اس صفت سے کرشمہ معشوق کا پاوے تاکہ عاشق و معشوق ایک ٹکڑا ہون اور اضافت عاشق و معشوق کے درمیان سے اُٹھے جیساکہ تھا ویسا ہی ہو - حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ مراقبہ دوازدہم - وَاذْکُرْ رَبَّکَ - یعنے یاد کر اپنے پروردگار کو یہانتک کہ آپ کو فراموش کرے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حکومت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو فراموش کرکے دوئی درمیان سے اُٹھاوے حدیث محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ حال اپنا دیکھے اور اسکے معنی اس طرح پر ہین کہ اپنے پروردگار کو یاد کر جسوقت ہو سکے اور جو آپکو فراموش کرے پس معلوم ہو کہ یاد کرنا اپنا گویا یاد کرنا خدا کا ہی اور فراموش کرنا اپنا فراموش کرنا خدا کا ہی اور جو آپ کو فراموش کیا گویا خدا کو فراموش کیا حدیث محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم من عرف اللہ لا یقول اللہ مراقبہ سیزدہم لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے دو خدا آسمان و زمین مین سوائے ایک کے تو تحقیق فساد ہوتا لیکن اہل مراقبہ کو

چاہیے کہ معنی اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھ کر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین بجانا ڈھول خودی کا حرام ہی اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہی اسلیے کہ اہل اللہ کو بجانا تاج کا ہی جیسا کہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفتگوے انا بحالت کشف ٭ ہر کہ گوید ازو خطا نبود ٭ حاصل اندر زمان استغراق ٭ شاہد روح جز خدا نبود ٭ مراقبہ چہارم - یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنے کرتا ہی خدائے تعالیٰ جو چیز کہ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جس چیز کو کہ چاہتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندھے جیسے کہ دریا غلبہ کرتا ہی اور اپنے مین سوائے خدا کے نہ پاوے مثل ہی کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہی تو دریا دو نہر ایک ہو جاتا ہی اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہی سالک کو جو دریا و نہر معلوم ہو جاوے اُسوقت اعوذ باللّٰہ منک کہکر اُٹھے - ۱۲ ان کان جدہ - مراقبہ پانزدہم رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ خِطَابًا - یعنے اللہ تعالیٰ صاحب آسمان و زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان اُنکے ہی ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اُسکے بات نہین کہہ سکتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغاے بانگ احدیت اس آیت مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اُسوقت مسلمان حقیقی ہو ہر گز اُس پاس اضافت کے نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی السلامۃ فی الوحدۃ والافات بین الاثنین - کے مثل احوال اُسکا ہو مراقبہ شانزدہم - وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ - بفحواے معنی اس آیت مذکورہ کے کلفت دیو ہستی کی اُٹھاوے کہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا - آیا ہی جو اوپر ہر کمال کے پہونچے اُسوقت بیخبری جڑ سے اُکھڑے جیسا کہ حدیث نبوی ہی - مُوْتُوْا قبل ان تموتوا اور یہ حال اُسکے اوپر ظاہر ہو مراقبہ ہفتدہم - وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ - خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ پھونکی مین نے وجود آدم مین روح ذات اپنی سے پس اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ تصور اس آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووے یہانتک کہ کسی جگہ آپ کو نہ دیکھے جیسا کہ بانے بے مکان و بے نشان ہی کہ مکان و نشان اپنا آپ ہوتا ہی اور جبکہ بے خود ہو خدا ہو اور حدیث نبوی ہی انا احد بلا میم چنانچہ بحسب فحواے آیت مذکورکے ہی مراقبہ ہیزدہم - لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ - یعنے اُس خدائے واحد کے مانند کوئی چیز نہین ہی اور وہ خدا شنوا و بینا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سُنے یعنی یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور جبکہ دوتائی ترک ہوئی تو تمام جگہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی نہ دیوے اس معنی سے اشارت لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر کہ ثانی نہ رکھے اور جو رکھے تو ایسا ہی کہ مانند نہ رکھے

مراقبہ نور دہم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ پیدا نہیں کیا ہمنے جن و انس کو مگر واسطے عبادت اپنی کے ای پہچاننا اپنا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ثانیاً معنی اس آیت مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت میں مارے تاکہ ماندہ نہو اور جو ماندہ ہوا معلوم ہو کہ معدوم ہوتا ہے جو جانے کہ معلوم ہوا علم سے معدوم یعنے معصوم ہو حدیث نبوی سنو کہ الصوفی لا مذھب لہ۔ جواب اسکا ہو مراقبہ بست۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ متوکلون کو دوست رکھتا ہے مگر صاحب مراقبہ کو لازم ہے کہ سنے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو مفلس کرے یعنی خزانہ مرادات کا خزانہ ہستی اپنی سے اٹھاوے کہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے حق تعالیٰ اوپر اسکے کہے۔ من لہ الولی فلہ الکل اسکے سپرد کرے اور باران رحمت اسپر برساوے اسوقت زمین خشک سبزی انا الحق کی اگائے اور یہ کہے بیت ہر گیاہی کہ بر زمین روید + وحدہ لا شریک لہ گوید + مراقبہ بست ویکم فاذکرونی اذکرکم خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد کرو تم مجکو میں یاد کرون تمکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فرمان معنی اس آیت مذکورہ سے یاد خودی کی فراموش کرے اسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو پس یاد کرنا بندہ کا کیا ہے کہ خود کرے جیسے کہ آگ موم کو آگ کرتی ہے اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہے کہ آپ کرے جیسا کہ موم آپ کو بیچ شمع کے شمع کرتا ہے فعم من فہم۔ مراقبہ بست و دوم ففروا الی اللہ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بھاگو میری طرف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ طلب سرعت معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر دوڑے جیسے کہ قطرہ باران کا ابر سے طرف دریا کے جاتا ہے فہم من فہم۔ مراقبہ بست و سوم۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یعنی خدائے تعالیٰ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور ہر چیز کو جانتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ماموزی معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو ہستی سے بے جان کرے اور جسوقت کہ آپ کو بیجان کیا جگہ اسکی لامکان ہوئی جیسا کہ نمک پانی میں اور جبکہ وجود نمک کو پانی میں تلاش کرو کچھ نہ پایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ جسوقت آپ کو ڈھونڈھتا ہون میں خدا کو پاتا ہون میں خدا کو پاتا ہون میں اور جو خدا کو ڈھونڈھتا ہون میں آپ کو پاتا ہون میں عزیز میرے سالک کو دریائے توحید سے ایک موج پہونچتی ہے کہ ہستی اپنی سے جاتا ہے اور تجلی صفات فنا و بقا کی اور اسکے اوپر طلوع کرے کبھی ساتھ بقا کے آتا ہے اور کبھی ساتھ فنا کے آتا ہے جو کمالیت کو پہونچتا ہے بطور معصوم کے ہوتا ہے نہ فنا رہتا ہے اور نہ بقا مراقبہ بست و چہارم۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ یعنے خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے بالذات سینہ ہا کا اور بقولے جاننے والا ہے بذات خود احوال سینہ ہا کا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سنے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے کثافت مادنی کی اپنے

سینہ سے حمام یکتائی مین غسل دیوے اور غسل مین تین چیز فرض ہی اول پانی منھ مین کرنا دوم پانی ناک مین کرنا سوم تمام بدن کو تین مرتبہ دھونا اور پانی منھ مین کرنا ایسا کہ دم جزوی نہ مارے اور پانی ناک مین پہونچانا اسواسطے کہ بوخودی کی نہ پکڑے اور تین مرتبہ بدن کو مالش کرنا مرتبہ اول مین حرص دہوا کو دھونا ہی اور مرتبہ ثانی دوئی کو دھونا اور مرتبہ ثالث ہوا سے دھونا ہی جو اسطے غسل بجالاوے پاک ہو غسل فرض یہی ہی کہ مادہ منی مین آپ سے دھووے اور جاننا چاہیے کہ دھونا مادہ منی کا پاکی بدن ہی اور دھونا مادہ منی کا خلاصی دام سے ہی اور جو دام سے خلاص ہو ساتھ اصل اپنی کے پہونچے اور جو ساتھ اصل اپنی کے پہونچا اُسنے انی اعلم بذات الصدور کی بانگ ماری مُراقبۂ بست و پنجم اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ بینا ہی اور پر بندون کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلابت روزن محل سلطانی یعنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو باادب نگاہ رکھے اور بجز خود راست و چپ و تحت و فوق کی طرف نہ دیکھے جیسے کہ سیاست سلطانی کی ضرب سخت ہی راست و چپ کے دیکھنے سے راضی نہین ہوتا ہی بارگاہ سلطانی مین نظر اپنی طرف چاہیے یا سلطان کی طرف تاکہ سلطان راضی ہو اور جو راضی ہوا اُسکو اپنے نزدیک بلاوے جو نزدیک جاوے تو دیکھے کہ دونون ایک ذات آدم ہین جیسے کہ آئینہ مین صورت نظر آتی ہی اور جو آئینہ مین صورت بالیقین تحقیق ہوا ایسے ہی نعرے مارے بیت خود بخود بیند و خود میکند باخود کلام + عارفان را نیست دیگر جز خدا او و السلام مُراقبۂ بست و ششم اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ شنوا و دانا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جاسوسی سلطان یعنی اس آیت مذکورہ سے اسم خودی کا زبان سے دور کرے جو اسم خود کا زبان سے دور ہو اُسوقت بادشاہ اُسکو اُٹھاوے اور ایسی جگہ پہونچاوے کہ بجائے اپنے اُسکو بٹھاوے اور جب کہ بادشاہ کی جگہ بیٹھا ملک مین حکومت اپنی دیکھی اور جو حکومت اپنی دیکھی سنی احدیت پر شب و روز گوش مارے۔ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ۔ الواحد القہار جو شہر احدیت مین تخت گاہ کیا تو لازم ہی کہ عدالت کرے یعنے مستحق کو ساتھ حق کے پہونچاوے حق آنکھون کا کیا ہی کہ عالم کو مثل صورت آئینہ کے جانے و حق بینی کیا ہی کہ اسم کسی غیر کا نہ کہے اور حق گوش کا کیا ہی کہ اُسکو رغبت غیر کی نہو یعنے بجز سننے و سخن معشوق دیکھنے کے راضی نہو و حق ہاتھ کا کیا ہی کہ سوائے اپنے نہ پکڑے اور حق پاؤن کا کیا ہی کہ بجز و ہوجاوے اور حق سر کا کیا ہی کہ ذکر کرے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ شاہد اس بات کا ہی

مراقبہ بست و ہفتم۔ ان اللہ علی کل شئی کلیم یعنی خدائے تعالیٰ ساتھ ہر چیز کے کلام کرنے والا ہی لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ سنے نغمہ معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو بیچ رقص کے لاوے یہانتک کہ پیرہن ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے اور دستار سر میں پرمارے سر ایک طرف اور پانون ایک طرف اور خود ایک طرف اور جو ہوش میں آوے وہی آواز نغمہ کی گوش و دل میں خیال رکھے خواہ عشق خواہ فسق خواہ نیک خواہ بد جو کچھ اٹھے وہی جانے جو اوپر اس عمل کے عامل ہو میں آواز ہو جبکہ عین آواز ہو گیا دیکھے کہ جو کچھ کہے خود ہی سوائے آواز خود دوسری نہیں سلام احدیت سے بانگ مارے انہ علی کل شی کلیم۔ مراقبہ بست و ہشتم۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ۔ یعنی جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ اوپر ہر چیز کے گواہی دیتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ سنے گواہی معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو خودی سے بے دعوی کرے کہ قضیہ خصومت دوتائی سے پاک ہو کر یکتا ہو۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ اوپر زبان حال اپنی کے پڑھے مراقبہ بست و نہم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قدرت معنی اس آیت مذکورہ سے تدبیر کو دور کرے اور آپ کو تقدیر شمار کرے بطور سیپ کے کہ سیپ میں موتی دریائے تقدیر سے بے تدبیر ہوا اسوقت اسرار اندر اسکے پیدا ہوا اور جو اندر اسکے اسرار پیدا ہوا سنریھم اٰیٰتنا فی الاٰفاق و فی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق۔ کی ہر صدف میں تجلی ہوا اور جسوقت اسرار کمالیت کو پہونچے صدف سے باہر آوے اور اس حالت میں جگہ اسکی مساوی ہو خواہ جنگل خواہ دریا خواہ صندوق یا گلے میں ہو اور جس جگہ پر رہے بطور خود رہے کوئی جگہ اسپر غالب نہ آوے بلکہ وہ سب پر غالب رہے اور جو اہل مراقبہ ساتھ اس مقام کے پہونچے مستی معدومی اِنَّ اللّٰہَ علی کل شئی قدیر سے نعرہ مارے مراقبہ سی ام وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ یعنی فریب کیا ہی اس خدا سے اور وہ خدائے تعالیٰ بہترین فریب کنندگان ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ کرشمہ معشوقی معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو بیچ عشق خدا کے کرے یہانتک کہ نیک و بد و خوشبوئی و بدبوئی و ننگ نام و ننگ ان اسپر رکھیں تفریق پس تفریق نہ کرے اس سے کہ یہ تمام مکر ہائے خدا ہی جو تمام مکر ہائے خدا ہو اسوقت اگر خود انا الحق کہے وہ بھی برحق ہو اور اسپر کوئی نقصان نہیں آتا ہی جیسا کہ جوش و خروش عشق میں کہتا ہی قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یواخذ الحشاش بما یصدر عنہ۔ مراقبہ سی ویکم ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ یعنی خدائے تعالیٰ ایک اور قہار ہی مراد قہار سے کیا کہ اپنے ملک میں بجز اپنے دوسرے کو نہیں چھوڑتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قہر سلطانی معنی

اس آیت مذکورہ سے اپنے ملک کو ترک کرے اور ایسے ملک میں جاوے کہ بوے ملک خودی کی نہ آوے جو بوے ملک خودی کی نہیں آئی مانند پھول کے ہوا اور جبکہ مثل گل کے ہوا باران رحمت نے اُسپر برسنا شروع کیا اُسوقت اُسمیں سے شجر اسرار کا نکلا اور جب کہ درخت اسرار کا ساتھ کمال کے پہونچا جب اوپر ہر شاخ کے کہ نظر کی اُن ہر شاخ کو مانند اپنے دیکھا اور جب ہر طرف مانند اپنے دیکھا ستی احدیت سے نوبت سلطانی بجائی اور معنی - ان اللہ ھو الواحد القہار کے اُسپر ظاہر ہوئے مراقبہ سی و دوم - اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ یعنے خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ اشارت پاکی اس آیت مذکورہ سے آپکو خودی اپنی سے پاک کرے پاکی کیا نفی اثبات کو دور کرے اور مثل طالب و مطلوب کے اُٹھے اور مطلق پاک ہو اور پاکی سے نعرہ بیباکی کا مارے کہ الطالب بری الطریق دیکھے مراقبہ سی و سوم اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے صابرون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ لجام اس آیت مذکورہ سے مرکب ہاروتی اپنے کو قید کرے اور واسطے چرنے زراعت مرادات کے جانے ندیوے سوائے راہ نیستی اور راہ نیستی کیا کہ دہنے اور بائیں نہ پھرے تاکہ مرکب خودی و خودنمائی کا قید میں آوے اور غیرت قید ہاروتی سے بے قید ہوا اور نعرہ معدومی کا مانند معصومی کے نکلے الصوفی لا مذھب لہ مراقبہ سی و چہارم اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ پرہیزگاری معنی اس آیت مذکورہ سے خودی اپنی سے پرہیز کرے کہ بوے خودی و خودنمائی کی نہ آوے اگر ایسی ہی پرہیزگاری بجالاوے جگہ اُسکی بے جگہ ہوا اور جب کہ جگہ اُسکی بے جگہ ہوئی اُس حال میں نعرہ حیرانی کا مکان لامکان سے مارے ما عرفناک حق معرفتک مراقبہ سی و پنجم وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ - خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں لٹکاؤ دستہائے اپنے طرف ہلاکت کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ نہی معنی اس آیت مذکورہ سے ہاتھ اپنے کو دریائے ہلاکت خودی میں نہ ڈالے کسواسطے کہ دریائے خودی بدتر ساتوں دوزخ سے ہے اسواسطے محقق تمام اور عارف مقام فرماتے ہیں بیت گر ترا موئے بماند از خودت ۔ ہفت دوزخ پر برآید از مدت ۔ پس فرض ہے کہ امر خدا تعالیٰ کا بجالاوے دوست دولت خودی خود و خودنمائی کو دور کرے اور جب کہ خودی سے بیخود ہوا اُسوقت ہلاکت دوزخ خودی سے خلاص ہوا اور رضوان بقا میں پہونچے یعنے ہمیشہ رہے اور فراغت سے نعرہ خوشی کا مارے - لیس فی الجنۃ حور و لا ولدان و لا مسل و لا زھر الا اللہ - مراقبہ سی و ششم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ خدائے تعالیٰ اوپر ہر چیز کے کلام کرنے والا ہے

لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خزانۂ علاج معنی اس آیت مذکورہ سے دوا کھاوے کہ مرض بشریت وخودیت کا دور ہو اور اگر کھانا نہ جانے تو اس طریق سے کھاوے کہ اول باسوی اللہ کا پرہیز کرے بعدہٗ وارد اللہ کی کھاوے کہ اثر پذیر ہو اور جب کہ وارد موثر ہوئی معذوری جاوے اور خوشی ہو اور جس حال مین کہ خوشی کل ہوئی خزانہ خودی اور دوتائی سے اور غلبہ فرحت کل سے نعرہ زنان آوے واللہ ان اللہ ابا اللہ۔ مراقبہ شئی ۳۳ وہشتم واللہ علی کل شئی وکیل۔ یعنے خدا اوپر ہر چیز کے تدبیر کرنے والا ہی مگر اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ اپنی تدبیر سے باز رہے اور بفراغت تمام آپکو خدا کے سپرد کرے جو ایسا مدبر اسکے سر پر ہو پس تدبیر خود خام ہی چاہیے کہ تدبیر اپنی اسی کے اوپر موقوف رکھ کر بطور معصوم رہے الصلوٰۃ والسلام مراقبہ شئی ۳۴ وہشتم اللہ نور السموٰت والارض یعنے تجلی خدا ے تعالیٰ کی آسمان وزمین مین ہی اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تجلی معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو مانند موسیٰ کے پست کرے یہانتک کہ بیہوش ہو جاوے اور کوہ ہستی خودی وخود نمائی کا سوختہ ہو اسوقت سرمہ ہو اور جبکہ سرمہ ہو گیا قبولیت اسکی آنکھ اولیاء وانبیاء اور خاص وعام مین پہونچے اور جو آنکھون مین پہونچا دروازہ تجلی چشمان کا اسپر منفتوح ہوا کہ ایسا کسی جگہ نہ پایا جاوے بدرجہ مسکینی کے پہونچے اور درجہ مسکینی ایک مقام ہی کہ اس مقام کو سرور کائنات نے خود التجا کیا جیسا کہ کہا اللھم احیینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین مراقبہ شئی ۳۵ ونہم قل الروح من امر ربی خدا ے تعالیٰ فرماتا ہی کہ کہو اے محمد کہ روح امر پروردگار کی ہی اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ امر معنی اس آیت مذکورہ سے موت غفلت اپنی کو مانند عیسیٰ کے زندہ کرے جیسے کہ روح امر خدا ہی جو روح امر خدا ہو کیونکر امر خدا سے جدا ہو اور جبکہ امر خود جدا ہوا تو فنا ہووے بعدہٗ فنا سے ساتھ حق کے ہو جلالیت سے جاوے غربت نقطہ جیم کی سوختہ ہو وہ خدا ے تعالیٰ رحمن ورحیم نقطہ شفقت کا اسکے سر پر رکھے پھر فنا ہو پس جو ہر عقل وشعور دان ہو وہ ایسے صاحب سے کہ رحمن ورحیم ہی ہرگز نہ بھاگے اور اگر بھاگے تو سوائے اسکے ملک کے اور جگہ کہان پاوے پھر شرمندہ ہوتا ہی بہتر یہی ہی کہ یہ فنا سے ہرگز حق کی طرف توجہ نہ کرے جو ساتھ حق نہ آوے کام اسکا کشادہ ہو اور آواز دریاے عرفان ہمارے سے نعرہ مارے فاستقم کما امرت مراقبہ شئی ۳۶ یازدہم انی بری مما تشرکون خدا ے تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین جانتا ہون اس چیز کو کہ شرک کرتا ہی فلانا ساتھ اسکے اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سنئے پنداری معنی اس آیت مذکورہ سے خانمان اپنا سمع خودی وخود نمائی اپنی کے آگ مین جلاوے کہ بساط خانہ ہستی مین بال کے برابر نہ رہے اور جب کہ بال کے برابر نہ رہا

مفلس ہوا اور جو مفلس ہو اسوقت المفلس فی امان اللہ ہو پس جو المفلس فی امان اللہ ہوا تو صحن شفقت اُس پروردگار مین بطور معصوم بازی کرنے والا ہوا اور جو معصوم صفت ہوا خدائے تعالیٰ اُسپر کرم فرزندی کا فرماوے قولہ تعالیٰ۔ المال مالی والفقر عیالی مراقبہ چہل ویکم انہ یعلم الجہر وما یخفی۔ یعنی خدائے تعالیٰ جانتا ہی آشکارا اُس چیز کو کہ پوشیدہ ہی اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ فرسلیمانی یعنی اس آیت مذکورہ سے دیو ہستی و خودی و خود نمائی اپنے کو مسلمان کرے کہ ظاہر و باطن اُسکا ہو تسلیم باطن کی کیا یعنے بے یقین ہو کہ نہ غیر جانے اور نہ عین جانے اور تسلیم ظاہر کہ کچھ مفید نہو یعنے کوئی کام و کوئی چیز سے انکار نہ کرے اسوقت تسلیم ظاہر و باطن کی ہوا اور جب کہ تسلیم اُسکی حاصل کی میدان احدیت مین چوگان ارادت سے گیند سر اپنے کو آگے ڈالے کہ ساتھ حال کے پہونچا دے اور جو کوئی بحال مین پہونچے نعرہ لا الہ کا مارتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و دوم یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض یعنی یاد کرتی ہی خاص اُس خدائے تعالیٰ کو جو چیز کہ آسمان اور جو چیز کہ زمین مین ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغائے معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو دنیا کے مانند فراموش کرے جو ایسی فراموشی حاصل کرے مسمّٰی اُسکا ساتھ مسمّٰی نام کے پہونچے اسوقت کیا دیکھے کہ درونی دنیا کے ایک آواز ہی اگرچہ اسم دنیا کا ایک ایک ہی جو اس مقام کو پہونچے نعرہ الا اللہ کا کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و سوم واما بنعمۃ ربک فحدث۔ یعنے صبر کر اُسپر کہ جو نعمت خدائے تعالیٰ تجھ پر عطا کی ہی اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ سخاوت معنی اس آیت مذکورہ سے بخل خودی اپنی کو ترک کرے کہ سخی ہوا اور بخل کیا خزانہ ہستی کی محافظت کرے اور سخاوت کیا ہی خزانہ ہستی و خودی اپنے کو چھوڑے اور برباد کرے جو خزانہ ہستی و خودی اپنی کا برباد دیا تو چورون خطرات حرص و ہوائے ہوس سے فارغ بیٹھے اسوقت جان نفسانی کو کہ خودی و خود نمائی ہی اور اوپر تخت ربانی کے بیٹھے غیب سے اور مانند بادشاہ کے نعرہ انصاف کا مارے اور کہے کہ البخیل عدو اللہ ولو کان زاہدا والسخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا۔ مراقبہ چہل و چہارم۔ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی۔ یعنے جو کوئی کہ باز رکھے نفس آپ کو حرام اور گنہ اور ہوائے حرص سے پس جگہ اُسکی بہشت مین ہو لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ باز داشت اس آیت مذکورہ سے آپکو دوزخ ہستی و خودی و خود نمائی سے باز رکھے کہ بہشت ہستی مین پہونچے اور جو بہشت ہستی مین پہونچا شہباز عالم غیب ہوا اور لامکان مین پرواز کرے اور جبکہ لامکان مین پرواز کرنے والا ہووے وجود خود کو معشوق اپنا دیکھے اور آپ اُسکا عاشق ہوا اور حرارت عشق سے نعرہ عاشقی کا مارے ساتھ معشوقی کے اور

کہے محمد رسول اللہ۔ مراقبہ چہل و پنجم فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندگان میری طرف آؤ کہ تمکو داخل کروں بہشت مین لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ محفل مین صدق کے ساتھ آوے بندہ ہو اور بندہ کیا کہ اپنا اختیار نہ رکھے اور جو کہ اپنا اختیار رکھے بندہ نہین ہے بلکہ بیچ مراد کے بندہ ہوا ہے اور جسوقت کہ بندہ مراد کا کھولا اُسوقت بیچ بہشت کے نامرادی آوے اور پھل درخت طوبیٰ کا کھاوے جب لایموت ہو اور دریائے معرفت مین موج مارے اور جبکہ دریائے معرفت مین موج مارے کہے لا الہ الا الحق۔ مراقبہ چہل و ششم علم الانسان مالم یعلم۔ یعنی سکھلایا خدائے تعالیٰ نے آدم کو جو کہ نہین جانتا تھا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ درسہ استاد مین یعنی اس آیت مذکورہ کے آوے اور کتاب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کی آگے رکھے اور استاد سبق دیوے کہ نہین ہے کوئی بجز ذات واحد کے بعدہ لازم کہ عقدہ محمد رسول اللہ۔ کا اوستاد سے حل کرے جو استاد بکرم خویش جواب راست فرماوے خدا و محمد کو مثل برف و آب کے جانے اور وجود برف اپنے کو دریائے احدیت مین ڈالے جبکہ دریائے احدیت مین پڑا اُسوقت خدا و محمد کو مانند موج دریائے سوا ج کے اپنے مطالعہ سے پاوے اور جو مطالعہ غلبہ کرے اُسوقت ذوق مستی عشق و محبت سے اوپر زبان کے ظاہر کرے بیت ہر یک وجود برف ہست روح ہست ہمچو آب + اندک تفکرے بکن و باز رو بجواب + علم الانسان مالم یعلم۔ اس معنی سے ہے مراقبہ چہل و ہفتم۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہرگز نیک کام کو نہین پہونچوگے جب تک کہ خرچ نہ کروگے وہ چیز جسپر محبت زیادہ رکھتے ہو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غنیت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو غنی مطلق کرے غنی مطلق کیا کہ نہ آپ رہے نہ خدا جب کہ کوئی نہ رہا احتیاج اُٹھی اور بے احتیاج ہوا اور احتیاج دوئی کی حالت مین ہوتی ہے جب کہ ایک ہوا احتیاج کہان رہے غنی کل ہوا ستی غنیت کل سے جزو اُسکو اوپر کل کے پہونچاوے اُسوقت کہے۔ ھو الغنی وانتم الفقراء۔ مراقبہ چہل و ہشتم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد۔ یعنے کہ ای محمد کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور پاک ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ دریائے احدیت معنی اس آیت مذکورہ سے وجود خودی اپنے کو دیکھے یہانتک کہ غرق ہو کچھ نہ رہے نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ وحدت نہ کثرت جو خودی و خود نمائی سے کچھ نہ رہا اُسی وقت پاک مطلق ہوا اور جب کہ پاک مطلق ہوا ان اللہ احد الصمد کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ نہم الحمد للہ رب العالمین۔ یعنے سپاس و ستایش خاص اُس خدا کو ہے کہ وہ خدائے پروردگار کل جہانیان کا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خرسن ثنا معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو ثنا گوئی حق تعالیٰ مین

مستغرق کرنے یہانتک کہ ہوے بموے اپنے سے ثنا حق تعالیٰ کی سنے جو ایسی ثنا میسر آوے حرف علت کا درمیان سے اٹھے اور جبکہ حرف علت کا درمیان سے اٹھا خدائے تعالیٰ نے اپنے کرم سے علم احدیت کا کھڑا کیا اور جو علم احدیت کا کھڑا ہوا اسوقت خودی اپنی سے گذرا اور جملہ خدا ہوا اور جو جملہ خدا ہوا ملک لایزالی کی بساط اپنے مین دیکھے اور جسوقت ملک لایزالی کی اپنی بساط مین نظر آوے مستی عشق سے احدیت خود بخود پڑھنا قبول کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تا آخر مراقبہ پنجاہم احد لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنی لفظ احد پر غور کرے اور معنی احد کے وہ ہین کہ سب وہی ہی جو جملہ اسکو جانا پس جب کہ کچھ نہ رہا مطلق بے یقین ہوا جو ہمیشہ بے یقین ہو ساتھ اصل کے پہونچے

ذکر ہذا باسم یاد کردن

مجکو یہ ترکیب درویش باعمل جناب عبد الوہاب خان صاحب ولد الف خان صاحب مرحوم قوم ناغر شاخ یونس خانی کہ انسے مجکو نہایت اعتقاد ہی بلکہ انکو فقیر بجاے مرشد کے جانتا ہی آپ نے فرمایا کہ تو اسطور سے ذکر خفی کیا کر چنانچہ وہ یہ ہی کہ اول داہنے نتھنے کو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے بند کرے اور بائین نتھنے سے دم اینچے اس صورت سے بروقت کشش دم اول کے اپنے کو خم کرے یعنے جھکے بعدہ ناف سے دم اینچے اور دماغ کو جانے دیوے اور بوقت کشش دم زبان کو تالو سے لگائے جب تک ذکر کرے زبان کو خم رکھے اسمین ایک بھید ہی اور بروقت کشش کرنے دم کے جیسے کہ جھکا تھا ویسا ہی اٹھتا آئے جب جانے کہ کل دم آلیا یعنی یہ کل دماغ مین پہونچ گیا اسوقت انگشت دور کرے لیکن زبان بدستور خم رہے اور ذکر اللہ کرے یعنے قلب پر زور دیکر قلب سے ذکر کرے گویا اسوقت آپ کو گم کرے طالب کو چاہیے کہ دو دو چار چار گھنٹہ دیا کم و بیش فاصلے سے اسکا ذکر کرے جسقدر شوق رکھیگا اسی قدر فوائد عظیم حاصل ہونگے اول سات مرتبہ ایک دم کی کشش مین قلب سے ذکر اللہ کرے اور ایسے ہی ہر روز ایک ایک ذکر بڑھاتا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ عرصہ ایک سال کامل یا کم و زیادہ ایام مین قریب چالیس پچاس ضرب بہ کشش ایکدم حاصل کر لیگا اور اس کام کے واسطے گوشۂ تنہائی چاہیے و یا منہ پر نقاب ڈال لیا کرے اور جہان چاہے وہان یہ ترکیب کر لیا کرے عرصہ تین سال مین ذاکر کامل ہو جاویگا اگر ابتدا اسکی موسم سرما مین کرے تو نہایت مناسب ہی کس لیے کہ یہ گرمی لاتا ہی اور جو بوقت تہجد ذکر کیا کرے تو بہت ہی خوب ہی اور اسوقت کا ذکر تاثیر زیادہ رکھتا ہی اور یون تو خیال ذکر کا ہر ساعت و ہر لحظہ قلب سے جاری رکھے

اور ہر وقت قلب پر نگاہ رکھے کسی وقت تصور شے خالی نہ رہے اور قلب کو ایسا دابے جیسے مرغی انڈا اپنا دابتی ہی خدا نے چاہا تو آیام سرما مین ہی طالب کو اسکا لطف حاصل ہوگا لیکن عشق اسکا شرط ہی بدون عشق کچھ نہین ہوتا ہی چنانچہ اس بارہ مین کیا اچھا کسی اُستاد کا شعر صادق آیا ہی شعر جس دل مین کہ عشق کی بنیاد نہو + گر خانۂ خدا ہو تو آباد نہو + عشق کیا عمدہ شی ہی بدون اسکے کچھ حاصل نہین ہوتا ہی اگر مجازی ہو تو بھی بہتر ہی ہزار برس کی عبادت عشق کے ایک لمحہ کی تڑپ کے برابر ہی اسکا مزہ تو اُنکو خوب حاصل ہی جو عاشق صادق ہین ہم ایسے کو اسکا کیا مزہ ہی چنانچہ یہ شعر کسی اُستاد کا اپنے حسب حال ہی شعر بوالہوس سوز تجھے عشق سے کیا ہوتا ہی + ہڈیان کھاکے کہین سگ بھی ہما ہوتا ہی + اور بدون مرشد کوئی شی حاصل نہین ہوتی تاہم اپنی جانب سے اسکی چھیڑ چھاڑ چلی جاوے بقول اُستاد بیت چھیڑ خوبون سے چلی جاوے اسد + گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی + بقول شخصے کہ پیسے جاوے دال نہین تو ردلیا ہی سہی بہرحال مرشد کی جستجو رکھے جو یندہ یابندہ وہ کون شی ہی کہ جسکو بشر ڈھونڈھے اور وہ دستیاب نہو جنکی اچھی قسمت ہوتی ہی اُنکو کم محنت مین یا بدون محنت کے دستیاب ہوجاتی ہی اور بدون محنت کے بھی مل جایا کرتی ہی مگر اُسکا مرتبہ کم ہوتا ہی کیونکہ بدون مشقت کے جسکو خزانہ میسر آتا ہی وہ نہایت بیدردی سے اُسکے اصراف مین مشغول ہوتا ہی کس لیے کہ اُسکی قدر سے واقفیت نہین رکھتا ہی اور جسنے کہ محنت سے بہم پہونچاکر ذخیرہ کیا ہو اُسکو اُسکی قدر خوب معلوم ہوتی ہی اور ایسا بھی ہوتا ہی اور اکثر قسمت والون کو دیکھا اور سُنا کہ جسقدر وہ خرچ کرتے ہین اُس سے زائد اُنکو خداوند کریم پہونچاتا ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایسے شخص بھی پیدا کیے ہین کہ جنکی تصنیفات سے بہرہ لئے اس رسالہ کو تحریر کیا ہی لیکن ایسے بہت کم ہوتے ہین اور یہ قاعدۂ کلیہ ہی کہ جمع کرنے اور پوشیدہ رکھنے خزانہ کا دستور ہی کہ اُسکو پوشیدہ رکھا جاتا ہی جو پوشیدہ نرہیگا تو رایگان جاویگا جہانتک ممکن ہو پوشیدہ رکھے اور قاعدہ یہ ہی کہ جب تک دانہ غلہ وغیرہ زمین مین پوشیدہ نہ کیا جاوے نہ اُگیگا اور جو دانہ کہ باہر زمین کے رہ جاویگا وہ ہرگز نہ اُگیگا پس جہانتک ہوسکے اس راز کو پوشیدہ کرے اور اس راز کہ وہ ظاہر کریگا جو کچھ سرمایہ نرکھتا ہو بلکہ اُسکو ایمان جانے کا خوف ہی ویا وہ شخص ظاہر کریگا جو خزانہ بے انتہا رکھتا ہو اُسکو کچھ خوف نہین جو پوشیدہ کرے آذرہ وہ پوشیدہ کرنا گناہ جانتے ہین جاے غور ہی کہ جسکو شارع نے پوشیدہ کیا تو پھر پوشیدہ کرنا لازم آیا اور شی درویشی کیا ہی

فقط ظن کا پختہ کرنا یعنی خیالات کا جو کہ صحیح ہین اور ظاہر اُنکا کہنا کفر عائد ہوتا ہی اُس ظن کو اپنے
خیال و ذہن مین پختہ کرے کسی نوع دل کے اندر شک و شبہ نہ رکھے غرضکہ یہ معاملہ متعلق
مقسوم سے ہی بدون مقسوم اور مرشد کامل حاصل ہونا اُنکا دشوار ہی مگر ہان ایسی تصنیفات
اور صحبت درویشون سے شوق بڑھتا رہیگا اگر اسکا عشق رہا تو مرشد رہنما بھی مل جاویگا کیونکہ
اللہ تعالی کسی کی محنت رایگان نہین جانے دیتا ہی طالب لوگ اول اپنے کو کافر کہلا کر مسلمان
ہوتے ہین اسکا مزہ تو وہی خوب جانتے ہین جو کہ اس راز سے واقف ہین ہم جیسے کیا جانین جو
سہوًا بھی اس راہ پر قدم نہ رکھا اور جسنے اپنی عمر مین جو کھانا کہ نہ کھایا ہو اور اُسکا ذایقہ اُس سے
پوچھا جاوے پھر بھلا وہ کیا بیان کر سکتا ہی نہین ہرگز نہین کریگا بلکہ کوئی اُسکے ذایقہ کی تعریف
کریگا تو ہنسی وہ مذاق مین اڑا دیگا بلکہ اُسکے کہنے کو لغو جانیگا بموجب شعر جسے عشق ہوتا ہی
حق کا عطا + اُسے لوگ کہتے یون ہین باولا + ذاکر کو لازم ہی کہ گوشۂ تاریک مین بیٹھ کر
بذکر حق مشغول ہو بروقت نماز آپ کو گم کرے اور اللہ تعالی کو قایم کرے یعنی کل شی مین
اُسی کی موجودگی جانے اور اس حدیث شریف پر نگاہ رکھے قلوب المومنین عرش اللہ تعالی
جبکہ قلب مومنین کا عرش ہی تو خیال کرے کہ اسکے اندر بلا شبہ اللہ تعالی ہی اُسوقت اُسکو
ظاہر کرکے آپ کو گم کرے یعنی ساجد و مسجود اُسی کو تصور کرے جو تجھکو خطرات آوین اُنکو مت
روک آنے دے اگر روکیگا تو تیرا نفس تجھ سے ضد کریگا بروقت ضد کے وہ غالب آویگا کیونکہ
اگر کوئی بشر حجت کے ساتھ اسکو دباوے تو نہین دبتا ہی پس یہی مناسب ہی کہ آنے
دیوے اور اپنے مطلب سے کام رکھے کہ خطرات مذکورہ خود بخود رفع ہو جاوینگے جسطرح
کہ تیرا اشتیاق بڑھتا جاویگا اُسی طرح یہ زیر ہوتا جاویگا جانب خطرات کے دل کو مطلق رجوع
نہ کرے آنے دیوے اُنکا روکنا اچھا نہین ہی کس لیے کہ روکنے سے فتور زیادہ پیدا ہوگا اور بروقت
نماز تہجد کے سجدہ گاہ سے دو تین ہاتھ اونچے ایک مقام پر نگاہ رکھے بلکہ ہر نماز مین اسکا خیال رکھے
انشاء اللہ تعالی بعد چند روز کے انوارات سرخ و زرد و سبز یعنے عیسائی و موسائی و محمدی نظر آوینگے
اور گاہ گریہ و گاہ خندیدگی آویگی اب آگے اس سے مرشد سے راستہ ملیگا میرا منھ اس لایق نہین
جو لعل آگلے یہ تو ایسا منھ ہی کہ جس سے امورات خرافات ظہور مین آتے ہین یہ جو رقم ہوا سنا
سنایا بزرگون اور درویشون سے جو کچھ اسوقت یاد آیا اور مناسب معلوم ہوا تحریر کیا لیکن یہ سب
عشق سے تعلق رکھتا ہی عشق پیدا کرے تو سب حاصل ہو سکتا ہی اور یہ طفیل حضرت عشق کے

مرشد بھی مل جاتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی بنا عشق ہی پر رکھی ہو کوئی شی عشق سے خالی نہیں ہو ہر ایک شی مین تعشق موجود ہو کسی کو کچھ عشق اور کسی کو کچھ عشق غرض کہ ماہ سے تا ماہی عشق سے معمور ہو یعنے ایک مخلوق اسکے فرشتے نوری ہین انکی بنا عبادت پر ہو بلکہ انکی خوراک بھی یہی ہو انکو عشق عبادت کا ہو لیکن جو عشق کہ آدم کو یعنے تڑپ و بیقراری مثل سیماب کے عطا کی وہ فرشتون کو بھی نصیب نہین ہو اسکے ہی باعث آدمی کا رتبہ فرشتون سے زیادہ ہوا اللہ جل شانہ نے اگرچہ محبت اور عشق اکثر مخلوق کو عطا کیا لیکن جیسا کہ سوز عشق بشر کو عطا کیا ہو ویسا کسی کو نہین اور اسی باعث اپنا خلیفہ فرمایا یہ خلیفہ کا لفظ بہت وسیع ہو شرح اسکی کثیر ہو اور بعید اسمین بہت ہو چنانچہ فرمایا کہ حملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا بقول حافظ ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید + قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند + اس جگہ ظلوما جہولا کا لفظ عجب اسرار کا ہو اور کمال پیار کا ارشاد ہوا ہو تو صاف جاے غور ہو کہ جب وہ ایسا مالک الملک قدیم لایزال ذات منزہ بیچون و چرا و حدہ لاشریک ایسی عنایت فرماوے تو اس بشر ضعیف البنیاد سے اسکا کیا بدلا ادا ہو سکے مگر صوفیۂ کرام ایسا فرماتے چلے آئے ہین کہ اسکا بدلا کچھ ہو تو قدرے قلیل جان اور روح ہو یعنی روح سے ذکر کرے اور جان کو تصدق کرے اور اپنے کو گم کرے اور حق کو ظاہر کرے بقول مولانا روم ؎ تو مباش اصلا کمال اینست و بس + تو در و گم شو وصال این است و بس + یعنی اپنے کو نفی کرے اور اسکا اثبات کرے اور اپنا کام اور تمنا کچھ نہ رہے بقول حافظ ع مرا کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر + اور نفی اثبات کا یہ سبق ہو کہ لا الہ الا اللہ یعنی نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے تو جبکہ یہ مقصود اپنا اللہ کو کر چکا تو پھر غیر سے مدد کیا ضرور ہو خواہ اپنے دست و بازو ہون چنانچہ قولہ تعالیٰ ایاک نعبد وایاک نستعین تو یہ اقرار چند بار ہر روز کرتا ہو اور توڑتا ہو تو اسلام کامل کہان درویشی تو چیز دیگر ہی بقول شخصے شعر وصال اسکا عوض جان کے میسر ہو غنیمت ہو + متاع حسن جانان جان دینے پر بھی سستی ہو + مطابق اسکے جیسا کہ مولانا محمد رمضان صاحب فرماتے ہین ؎ روئی کارن احمدی تیم کو بیت تیاگ + سر کے سانٹے رب ملے تو بھی دھن دھن بھاگ + بقول حافظ ؎ حضوری گر ہمین خواہی از و غافل مشو حافظ + متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا + بقول شاہ بو علی قلندر صاحب ؎ ہمچو پروانہ نسوزی بال و پر + کی شوی ہمرنگ آتش سر بسر + اور خدا ے عزوجل کے مخلوقات بہت ہین از انجملہ ایک مخلوق اس دنیا کو بھی تصور کرے

مجھ سے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کے اور اللہ تعالیٰ ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہی جسمین حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہی جن و بشر کے واسطے ایک روز قیامت کا مقرر ہی اور ہونا اُسکا ضرور و برحق ہی اور اسی سبب ہمارے دلون پر ہول و دہشت طاری ہی مگر اللہ تعالیٰ کو اُس روز کی شرم ہی اپنا فضل و کرم صادر کریگا بیت ہرگاہ بودم در عدم گفتم مرا پیدا مکن + از خود تو پیدا کردۂ خود کردہ را داری حیا + اور ایک روز یہ بھی ہوجاویگا اگر کوئی صاحب یہ طنز کرین کہ یہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہی کہ قیامت کے دن تو بڑے ہونگے یعنی ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثال شش ماہ اور کوئی ہفتہ کے مانند باقی برابر ہونگے بھلا اس صورت مین ہر روز ایک قیامت کے ہونے کا کب گمان ہوسکتا ہی اسکا یہ جواب ہی کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمان کے عجائب و غرائب کی سیر مین کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپ کو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی موجود تھی اور زنجیر حجرہ بھی حرکت کر رہی تھی اسلیے یہ مقام چون و چرا کا نہین ہی بجز خاموشی و سکوت کے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک قطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے مین سے جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے آمنا و صدقنا اُسکی شان سے یہ امر کچھ بعید نہین ہی کیا تعجب ہی ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہی کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی اُسوقت آسمان پر نبی مقبول نے ایک قطار شتران کی مع بار صندوق ہا جاری دیکھ کے آنحضرت صلعم حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہی اور کہان جاتی ہی حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہی جسوقت سے حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہی جب سے اس قطار کو اسی طرح روان دیکھتا ہون اُسوقت حکم وارشاد باری ہوا کہ ہمکو اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخر الزمان بتقریب معراج آسمان پر تشریف لاوینگے اور کل آسمانون کے عجائب و غرائب کی سیر کرینگے از انجملہ ایک اسکی سیر بھی ہی جب اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ انمین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ اور اُسکو ٹھہلاؤ اور جو دو صندوق گران اُسکے ہر دو جانب بار ہین اُنمین سے ایک صندوق کہ جسپر قفل ہی اور کلید اُسکی بسم اللہ ہی کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے لاکر ٹھہلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کھولا تو اندر اُسکے ہزار ہا بیضے مانند مرغ کے تھے اور ہر ایک بیضہ پر قفل تھا بموجب حکم کے اُنمین سے

ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر اُسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک دانہ پر قفل لگا ہی اس ایک دانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیلؑ نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ نظر پڑا اور اندر اُسکے ایک میدان ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دروازہ کے اندر تشریف لے گئے تو بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپ کا گذر ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہ پر مجمع مردمان کا نظر پڑا اُسطرف کو تشریف لے گئے وہان ایک عالم درس دے رہا تھا اُسوقت وہ عالم یہ بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ پاویگا اللہ تعالیٰ نے ایک دنیا کی بنا اسطور پر رکھی ہی یعنی اول پانی ہی اور بالا اُسکے ایک کلمونج گل ہی اور اُس گل پر اپنی ایک مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہی اور وہان پر نبی آخرالزمان پیدا ہوے ہین اور اُنکی شان مین خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ غرضکہ آپکی تعریف بیان کرتا تھا کہ اہل مجامع تکرار کرنا شروع کی کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہی کہ پانی کے اوپر مٹی قائم رہے اور اُسپر آبادی ہو اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو کہنا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت اُس مخلوق کی آبادی کلمونج گل پر ہی اور اُس مخلوق کا نبی آخرالزمان مین ہون جب وہان کے اہل مجمع کو یقین واثق آیا اسلیے اوپر کا قول صادق آتا ہی البتہ بھید الٰہی کسی نے نہین پایا اور نہ پاویگا اسکی کچھ انتہا نہین جس طرف بنظر تعمق دیکھو اُسکی قدرت موج زن ہی بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب بحسب فرمودہ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہی ہدایۃ النبی قادری مرحوم باشندہ گوالیار ولد سید چراغ الدین جد بزرگوار اُنکے محمد اسمعیل خان عرف نواب ولاور خان ناغر بعہد سلطان بہلول لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جدامجد راقم ہذا کے ہوتے ہین اُسوقت ہمراہ اُنکے قوم سید بھی تشریف لائی تھی اُنمین سے چند خانداں قوم بزگوار کے آج تک ہم لوگون کے ہمراہ کردلی مین ہین والد اُنکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سبل گڈھ اگذاشت ہوا یہ صاحب سبل گڈھ سے گوالیار تشریف لے گئے تھے اُس جگہ بزمرۂ سواران یکہ نوکر ہو گئے اسواسطے بود و باش اپنی گوالیار مین اختیار کی یہ صاحب یعنی حافظ ہدایۃ النبی قادری درویش باکمال و خدا پرست گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیاری جو کہ حضرت جی سنگڑی مشہور و معروف ہین پہونچا اور اُنسے طالب جناب عبدالوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہی یہ تصنیف سید حافظ جی صاحب کا قول جاننا چاہیے حضرات صوفیہ نے تین مقام مقرر کیے ہین احدیت اور وحدت۔ اور وحدیت۔ وناہوت۔ ولاہوت۔ وجبروت۔ وملکوت۔ وناسوت بھی کہتے ہین

اور حقیقۃ الحقائق و معرفت و طریقت و شریعت بھی نام ہین اور ہیچ اصطلاح ہندی کے ہوا و آب و خاک ہی جانو کہ احدیت مرتبہ ہی کہ بے علمی و بیرنگی و نیستی و غیب و سہو و غفلت خود اپنے مین ہی اور واسطے خود مراد اس سے ہی اور وحدت مرتبہ علم کا ہی کہ پہچاننا و جاننا اور سمجھنا اپنا آپ مین ہی و واحدیت مرتبہ مراتب علم و روح و دل سے ہی اور جان کہ بے علمی تیری ہیچ نیرے مرتبہ ذات کا ہی کہ اپنے مین آپ ہمیشہ محو و بیخود و غائب و فراموش و نسیان و سہو و غافل و نادان ہوتا ہی تو تجکو چاہیے کہ ہر دم اس مرتبہ سے آپ کو آگاہ رکھے اور جو اس مرتبہ کا شغل تو کرے تجکو تعلیم کرون مین کہ اوّل رات کو باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے دو زانو بیٹھ کہ تیرے پاس کوئی نہ آوے یعنے دروازہ حجرہ کا بند کرکے آپ کو ہمہ وجوہ خاموش مثل بت ہو کر بموجب شعر حضرت مرشدی و مولائی جناب حضرت صاحب قدس اللہ سرہ شعر تو اسکی بزم مین خاموش رہ جون بتکدہ مین بت + مقام اہ و یا رہ کھلتا نہیں پتلا ہی حیرت کا + بیٹھے تو اور آنکھ کو چندے ہیچ مشاہدۂ نیرنگی کے بند رکھے بشرطیکہ ملک برہم نہ مارے اس حالت مین آنکھ بند کرے جیسا کہ ہیچ آنکھ کھولنے کے آنکھ ہیچ مشاہدہ ذات کا رکھتا ہو اور باطن مین اسی طریق ہیچ ذات کے رکھے اور ذکر سوائے مشاہدہ تا نام اللہ زبان پر نہ لاوے صرف خاموش رہے بموجب شعر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر یا تو غیبت ہی یا ہی بے ادبی + یا رو ست نام لیا کرو خدا کا + ہیچ اثر خاموشی کے ایسا مصروف ہو کہ سوائے خاموشی و انوار لطیف آپ مین خیال و قیاس و وہم و گمان پیدا نہ ہو تجکو چاہیے کہ ایسے انوار لطیف اپنے مین قرار دے تا کہ تو نہ رہے صرف انوار لطیف مین جسوقت کہ تو کثرت اس شغل کی کرے مقام حیرت کا ہیچ حیرت کے کھلنے والا ہو اور ہمیشہ صرف متحیر آپ مین رہے اسوقت کہ تو آپ مین نہ رہے تمام عالم نظر مین خواب و خیال کے مانند دکھلائی دے تو حق مین اور حق تجھ مین ہو بموجب شعر حضرت مولوی معنوی شعر تو در و گم شو و صال این ست و بس + تو مباش اصلا کمال این ست و بس + یہ طریق شغل پانے کا ہی اور صاحب اس شغل کا خوش رہتا ہی یہ شغل منتہی کا ہی نہ مبتدی کا شغل دوم مرتبہ وحدت کہ اسکو مرتبہ علم کا کہتے ہین وہ صرف آتا ہی جو تو چاہتا ہی کہ ہیچ شغل اس مرتبہ کے مشغول ہو تو چاہیے کہ رات کو یا دن کو حجرۂ تنہائی مین بدو زانو رو بہ قبلہ بیٹھے حواس ظاہری و باطنی اپنے کو آپ مین جمع کرکے ہر طرف سے دروازہ بند کرے اور علم کو آپ مین رکھ کر اور آپ کو اپنے مین پہچان کر معرفت کو آپ مین دیکھے اور آپکو حق مین جانے اور کہے اسم ذات یعنے اللہ کو اپنے ساتھ مخاطب کرے یعنے آپکو اللہ اللہ کہے تو اور اسم اپنے کا بھی اسم حق جانے جو آپکو حق جانے اسم اپنے کو بھی

حق جان کہ کثرت اس شغل کی کرے انوار معرفت و شناسائی و لذت و حلاوت تجھ مین پیدا ہو تجکو تمام حق بینی و دانی کا چھپا ہوا پوشیدہ لذت و سرور پیدا ہو اور تجکو محو و مستغرق کرے اور حیرت ساتھ تیرے قصہ دکھلاوے بموجب شعر حضرت جی کے شعر علم کو اپنی طرف علم کو رکھ اپنے رجوع + تا حقیقت مین تجھے روح کی حیرت ہوئے + کیا کہون مین مذاق و حلاوت اسکی بیان نہین ہو سکتی بموجب شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ کے شعر تجھ سے ہرگز رکھون نہ پوشیدہ + حال دل گریبان مین آوے + شغل سوم مرتبہ واحدیت کہ اسکو ذکر روحی و قلبی بھی کہتے ہین اول تجکو طریق ذکر روحی کا یاد دلاؤن بعدہ ذکر قلبی کا لکھونگا اگر ذکر روحی کرے تو حجرہ مین تنہا دو زانو رو بقبلہ بیٹھے اور پریشانی ہر طرف سے آپ کو اپنے مین یکسو جمع کرکے اور ساتھ اپنے مخاطب ہو کر کہے (روحہ روحہ وکلمہ کلمہ یا اللہ) تا کی مجھ مین اور تمام عالم مین ذات حق کی محیط ہو اس خیال و تصور مین آپ مین متوجہ رکھے اور محو کرے جو اثر محویت اور انوار لطیف و شکر کے تجھ مین پیدا ہون آپ کو اسمین محو کرے اور ہمیشہ نظر جان دار پر رکھے کیا انسان سے اور کیا حیوان سے اور حرکات و سکنات ہر ایک کے پیش نظر تیرے آوے حرکات و سکنات حق دیکھنے اور جاننے کے مانند کثرت اس ذکر کی کرے حرکات و سکنات تمام عالم کے ہیچ نظر تیرے حق آوے چہارم ذکر قلبی اگر ذکر قلبی کرے چاہیے کہ جگہ تنہا مین دو زانو رو طرف قبلہ بیٹھ کر ہر طرف سے آپ کو یکسو کرکے خیال اپنے کو کہ مانند بادر روان و اسپ دوان کے ہو ہیچ مقام دل کہ دو انگشت زیر پستان رکھے اور صورت دل کی خیال نہ کرے صرف متوجہ رہے اور زبان دل سے ہمیشہ ساتھ اپنے گویا رہے بموجب شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ کے شعر برابر سو زبان کے یہ حدیث النفس ہو گویا + دلا دعوی خموشی مین غلط ہے بے زبانی کا + جان مین ہزار ہزار خیال و خطرات پیش آتے ہین اور وہ زبان و دل ہو تجکو چاہیے کہ روزن زبان و دل مین صرف اللہ اللہ کہتا رہے اور چشم و گوش کا مشاہدہ رکھے مگر آنکھ بند رکھے اور جب تک کہ حواس خمسہ ظاہری و باطنی سے متوجہ نہو فائدہ کامل نہ پاوے مگر اول اندک آنکھ کھول کر یہ ذکر کرے جو اثر خاموشی و غش و سرور تجھ مین پیدا ہو اسوقت آنکھ بند کرکے ذاکر ہووے اور وقت آنکھ بند کرنے کے خطرات اور خیالات تیرے دل مین بہت پیدا ہون تجکو چاہیے کہ علم اپنا دو قسم کرے ایک کو مائل ذکر رکھے اور دوسرے کو واسطے دفع کرنے خطرات کے مقرر کرے جو کثرت اس ذکر کی کرے تیرے دل مین حیرت و ذوق و لذت و سرور و گریہ و انوار پیدا ہون آپ کو اسمین مستغرق کرے بعد چندے شورش و گریہ و قہقہہ و اس حال تیرے کا

پکڑے اور تجکو جوش مین لاوے جسوقت کہ تیرا یہ حال ہو اسوقت جاننا چاہیے اور یہ حال بغیر صحبت مرشد کامل صاحب حال وقال و پشت پناہی جذبی ستعدی موحد تنہائی مین ہرگز ہرگز نہ کرے کیونکہ کچھ حاصل نہوگا تجکو چاہیے کہ اول صحبت مرشد مین ذکر کرے اور حاضر حضور اسکے ہو تو اور حال پیدا کرے تو بعدہ اگر تنہا کرے فائدہ پاوے جان من مشکل ہی کہ یہ حال تجکو بدون توجہ مرشد موحد کے حاصل نہووے بموجب شعر حضرت جی صاحب شعر تلاش اسکی نہو ویکی تمسے ای یار و + تلاش اس سے کرو جسنے کی ہو اسکی تلاش + پس جسوقت کہ لطیفہ قلبی و روحی و سر خفی تیرے اوپر ظاہر ہون اسوقت تیری نظر مین انوار زرد و سرخ و سفید و سیاہ آوینگے اور خطرات و وسواس و خیالات و وہمات جاوید و ناقص و غیبت کے تجھ مین آوینگے یہ مقام نفس کا ہی اور خیالات نیک و توفیق و طاعت و عمل خیر تجھ سے آوین یہ جگہ تیرے قلب کی ہی و ذوق و لذت و حلاوت و معرفت خودی کی خود تجھ مین ہین اور یہ جگہ قلب اعلی تیرے کی ہی اور معرفت حق اور ایک ہونا اور رہنا تجھ مین یہ مقام تیری روح کا ہی نفس و قلب و روح و علم و بے علمی و خیال نیک و بد و ذوق و حلاوت و حجاب و بے حجابی سب تجھ مین ہی لیکن جبکہ تو ہی ہو تمام تجلیات ظاہری و باطنی کا حجاب تجھ مین ہی جب تک کہ تو ایمان نہ لاوے مرتبہ تیرا ظاہر نہوگا چاہیے کہ عادت تصور کی ہمیشہ کرے کہ یار ہی اغیار نہین ہی آپ کو اور سب کو یار جانے و دیکھے جو چیز کہ آگے تیرے آوے کیا انسان اور کیا حیوان اور کیا شجر اور کیا حجر سے سب کو یار دیکھے اور جانے بموجب شعر حضرت پیران پیر سید فتح علی قدس اللہ سرہ شعر آن حقیقت را کہ در دیر و حرم جویند خلق + آشکارا در در و دیوارے ہمی بینم ما +

باب ہفتم در بیان مشاہدات

در بیان مشاہدات یعنی روبرو ہونا کیا یعنی جاننا علم کو مانند صورت آئینہ کے

مشاہدہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھے تمثیل بسم اللہ کیا مقصود واحد بصورت بسم و بصورت اللہ و بصورت رحمن و بصورت رحیم ظاہر ہو اسی طور چار صورت عناصر اربعہ کی ساتھ پاک واحد کے جانے اور جو عقل قرار قبول کرے غلبہ شکر سے نعرہ مارے بیت ندیدم مطرب و ساقی ہمہ اوست + خیال آب و گل در رہ بہانہ ہست + مشاہدہ دوم بعبارت دیگر ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم یعنے معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی نظر نہین کرتا ہی طرف صورت تمھاری اور نہ طرف عمل تمھارے کے ولیکن نظر کرتا ہی طرف دل اور نیت تمھاری کے مگر طالب مشاہد کو لازم ہی کہ اشارۃ معنی اس حدیث مذکورہ سے

اعمال اور صورت اپنی کو صورِ نیستی کا پھونکے اور جبکہ صورِ نیستی کا پھونکا ہستی آسمان و زمین مین پرواز شروع کی اور جبکہ ہستی و خودی پر پرواز کیا آئینہ دل کا صاف ہو جو حق تعالیٰ بنظر کرم آئینہ دل اُسکا صاف کرے اُسوقت پھر اُسپر نظر کرم عنایت الٰہی فرماوے جو نظر کرم و عنایت کی صفائی باطن سے آئینہ دل اپنے کو مانند صورت آئینہ کے دیکھے جب ذوق بینائی سے نعرہ یکتائی کا مارے اور کہے رایت ربی بربی فمن یعرف اللہ بغیر اللہ مشاہدہ سوم بعبارت دیگر کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تھا مین گنج پنہان مین پھر چاہا کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے خلق کو تحقیق پہچانا گیا مین لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ انبوہی لشکر معنی اس حدیث سلطانی سے آنکھ نفسانی کو بند کرے تو غبار پریشانی کا نہ بھرے جو غبار پریشانی کا نہ بھرا اُسوقت جمال سلطانی کا عیان ہوا اور آنکھ کھولی اور جب کہ آنکھ کھلی مساوی ہو روحانی و نفسانی جو مساوی ہوئی روحانی و نفسانی پس بیٹھے اوپر تخت ربانی کے اور جسوقت کہ تخت ربانی پر بیٹھا اُسوقت ذوق سلطانی سے کہے مَن رَآنی فقد رَأی الحق مشاہدہ چہارم بعبارت دیگر ان اللہ خلق آدم علی صورتہ یعنے خدائے تعالیٰ نے اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اپنے جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے اور بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیسا اسمین محقق تمام ہے اور ایک عارف مقام فرماتا ہے بیت گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین + ذات خود شد آشکارا اندران خندان ببین + ہر ولی سالک طالب کو کہ ایسا مشاہدہ تحقیق ہو دریائے تحقیق سے بعالم تفریق آگاہی پہونچاوے التوحید اسقاط الاضافۃ و بقولی ضمیر طرف آدم کے ہے یعنے پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے آدم کو بصورت اُس آدم کے پس طالب مشاہد کو چاہیے کہ اس معنی سے بھی جمال اپنے کو مشاہدہ حق کا دیکھے مانند خاتم کے اگرچہ بصورت خاتم کے ہین لیکن اُسکی اصل مین تغیر نہین ہے جیسی کہ تھی ویسی ہی ہے بہ سبب صورت کے اضافت ظاہر ہوئی و لیکن اضافت بیانیہ ہے نہ کہ اضافت حقیقی فہم من فہم۔ مشاہدہ پنجم بعبارت دیگر ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ یعنے خدائے تعالیٰ نیک ہے اور نیک خصلتون سے محبت رکھتا ہے نیک خصلت کیا یعنے سیرت و صورت خودی و خودنمائی اپنی کو درمیان سے اُٹھاوے کہ آئینہ دل کا صاف ہو جبکہ آئینہ دل کا صاف ہوا اس مقصد اپنے کا عکس آپ دیکھے اُسوقت دریائے مشاہدہ مین پیرے اُس حالت مین مراتب بی فی احسن کی صورت نہ رکھے اسکے معنی مین مولانا روم فرماتے ہین بیت اہ قوم بحج رفت کجائید کجائید + معشوق

ہمین جاست بیائید بیائید + آنہا کہ طلبگار خدائید خدائید + حاجت بطلب نیست شمائید شمائید +
مشاہدہ ششم بعبارت دیگر یا عبدی انا اقرب الیک منک خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای بندہ میرے مین
نزدیک ہون طرف تمھارے تمسے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اشارہ معنی اس حدیث سلطانی سے
وہم نفسانی کو حک کرے کہ مشاہدۂ ربانی مین کچھ نقاب نہ رہے مانند حرف سیاہی کے ہوجاوے
یعنے خلقت حرف سیاہی سے ہی اگر حرف متاخر ہو تو بجز اپنے کسی کو معلوم نہووے اور جانے کہ
تمام حروف ہما کتاب مظہر پگذاشت سیاہی ہی اگرچہ ساتھ لکھنے نقش کے ہر ایک کا نام علیحدہ علیحدہ
رکھا گیا ہی جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین حجاز اپنا کیا دیکھے کہ دریا ہی جبکہ جانا
دریا ہی پس موجہاے مشاہدہ کی خود بخود اسمین مارے اور جو خود بخود موجہاے مشاہدہ کی مارین
جواہر لا الانسان موری انا سرّ کا خدائے تعالیٰ فرماوے کہ انسان راز میرا ہی اور مین راز انسان کا ہون
مگر طالب مشاہدہ کو لازم کہ اشارت مولیٰ نفی واثبات کو تصور کرے کہ لا الٰہ ہی و لا الٰہ دوئی
مین ہی اور اس جگہ دوئی نہین ہی مشاہدہ مشاہدہ نہین ہی مشاہدۂ ہفتم بعبارت دیگر لا الٰہ
الا اللہ - یعنے نہین ہی کسی چیز الٰہی مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ معنی
کلمۂ طیب سے آپ کو طیب کرے طیب کیا کہ برابر ایک بال کے عزیز ہی جو بجز ذات واحد
کے رہے موحد ہو اسوقت جسطرف کہ نظر کرے اپنا مشاہدہ دیکھے بہ حسب اس بیت کے
بیت وجود محض مطلق را ہمہ جا ہر زمان دیدم + بہر سوئے بہر کوئے بہر مظہر عیان دیدم +
ای عزیز میری عبارت کی انتہا نہین ہی ہر چند کہ طویل کیا جاتا اسواسطے مختصر کیا گیا کسواسطے
کہ جگہ اس کسی کی ہی جسکو ایک حرف بس ہی پس و پیش راست و چپ تحت و فوق اور
در و دیوار مین مشاہدہ در مشاہدہ بہ مضمون اس بیت کے ہی بیت در و دیوار من آئینۂ شد از
کثرت شوق + ہر کجا می نگرم روی ترا می بینم +

باب ہشتم در بیان مقالات

سنو کہ ایک ایک مقام ہی بیان اسکا کیا جاتا ہی کہ جو یہ ہماے لایزالی بمکان لامکان سر مراقبہ مین
رکھتا تھا جیسا کہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہی اور جو بعلم اپنے آیا
کہ خود بخود اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو سر اٹھایا اور نظر آپ مین پڑی اجزاے وجود کو یک
بیک مشاہدہ کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھ فنا اپنی کے آیا نام اس
مقام کا ملکوت ہوا جبکہ لذت وجود کی آئی نام اس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ ٹھہرا ہوا

اسی نام سے ہین اگر لذات فقط مین کھڑا ہوا اسکا نام غفلت ہی اگر بیچ وصف کے جاوے علم الیقین کہین اور جو مشاہدہ مین جاوے عین الیقین کہین اور اگر بخود کھڑا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہو حق الحق کہین یہ چارون مقام تفرج گاہ اسکے شاہد ہین حق الحق بالاضافہ کے مانند ہی اور حق الیقین مثل گھر کے ہی اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہی اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہی اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ و کارخانہ کے ہی فہم من فہم اب بیان اس طرف کے مقامات کا سنو کہ جو ارواح پاک نے دریاے احدیت سے موج ارادت مین سر اٹھایا ذات الف اپنی کو موج الف مین پایا ہر موج مین صورت الف الف کے مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھی اور خوبی مین لذات الف الف کی چکھی جبکہ لذات الف الف کی چکھی شہر لذات مین متمکن ہوا اور جسوقت نغمہ حب الوطن من الایمان کا اسکے کان مین پہونچا دل مین اثر کیا مائل اصل وطن اپنے کی طرف ہوا اور کہا کہ کونسی راہ سے جاؤن مین چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت طریقت حقیقت معرفت اگر چاہے کہ براہ چارون منزل کے تفرج کنان جاوے اول برزخ مرشد کو راہبر کرے اور توشہ یقین کا اور پرکمر صبر کے باندھ کر روان ہو جو منزل شریعت مین آوے چاہیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سے پاک کرے یعنے غفلت و خواب و طمع و خشم و کینہ و خیانت و ناوانی و کاہلی و تنگ دلی و پندار و غیبت و حسد کو دل سے ترک کرے اکل الحلال و صدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و کلمہ طیب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بخمسۃ اشیاء چاہیے کہ اس منزل مین مقام نہ کرے مسافر ہووے آگے منزل طریقت کے آوے جبکہ اس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین باختیار ہو چنانچہ اس باب مین خواجہ حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست ۔ چاہیے کہ اس منزل مین مقام نہ کرے روانہ ہو تو نظر اوپر توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کے آوے جو اس منزل مین پہونچے تمام حق دیکھے اور شوق ستی دیکھنے حق سے نعرہ مارے و کہے ما رایت شیئا الا رایت اللہ چاہیے کہ اس منزل مین قیام نہ کرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہی السکون علی قلوب الاولیاء حرام آگے منزل معرفت کے آوے جو اس منزل مین آوے بخود دیکھے و بخود کہے و بخود سنے قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام التشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ رسالی اور راہ دوم تقدیر ہی اس جگہ اختیار اپنا شرک ہی جس جگہ ہو اسی جگہ وطن اصلی ہی کیونکہ کاروبار خدا کا ہی دوسرے

کسی کا نہیں کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام الاختیار شوم قہم من فہم

باب نہم در بیان رموزات

آغاز چہار منزل یعنے شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت جاننا چاہیے کہ شریعت بمعنی لغوی شروع کرنا یعنے حق کی طرف رجوع کرنا جیسا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ پانچ چیزہین اوّل کلمہ طیب کہنا دوم پنج وقتی نماز گذارنا سوم روزہ رکھنا چہارم زکوٰۃ دینا پنجم حج کو جانا اور ان پانچ چیز کے سوائے دردورنج ہی خود سرور عالم نے فرمایا ہی بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء جو ان پانچ چیز کو بجالاوے وہ اوپر ماہیت وحقیقت اُسکی مقید ومحرم وواقف ہو اُسوقت مسلمان ہو اور ماہیت کا اُسکی بیان کیا جاتا ہی سنو رموز اوّل کہنا کلمہ طیب کالا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو طالب صادق ہو لا الٰہ الا اللہ کے کہنے سے ماہیت اور مقصد اُسکا پاوے اور ایسا پاوے کہ بدنہ بدکی مثال ہو بیت عجب بدبودنی مابودنا بود ✤ عجب شد مظہر ماہست ہم نیست جیسا کہ اس باب مین کسی بزرگ نے کہا ہی بیت فنا اندر فنا بینی فناست ✤ بقا اندر بقا بینی بقاست ✤ جو سالک اس مقام پر پہونچے یعنی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی کے اُسپر ظاہر ہون اور فنا سے مقام مین آوے رموز دوم نماز کے گذارنے مین جاننا چاہیے کہ نماز گذارنا فرض عین ہی اور گذارنا دل وجان سے فرض عین ہی اور اگر بے ریا نماز گذارے اسلام اسلام مین ہی اور گذارنا نماز بے ریا کا بھی دل وجان سے فرض عین ہی اور اگر باریا نماز گذارے کفر عین ہی اور گذارنا اُسکا فرض عین ہی چاہیے کہ نماز بے ریا گذارے اور اسطرح گذارے کہ جیسا اس جگہ کہا ہی من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم جو کوئی ایسی نماز گذارے اور ادا کرے معنی واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کے اُسکو ظاہر ہون اُسوقت مصلی مسلم ہو اور نماز اُسکی قبول ہووے اور جو قبول ہوئی اضافت اُسکو ہوئی بیت عبد ورب کی پائی مانند برف وآب کے اُسوقت برف گیا اور آب سالک ہوا سیراب یہان سے ہی کہ کہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو سالک اس مقام پر پہونچے شراب لذت وحدت کی چکھے اُسوقت معنی لا الٰہ الا اللہ کے اُسپر ظاہر ہون رموز سوم روزہ رکھنا معلوم ہو کہ روزہ بمعنی راز ہی یعنے منھ باندھنا راز ہی کہ کہا ہی صوموا تصحوا وتیقہ وعین ہی وافطروا تصحوا وتیقہ جان کہ روزہ رکھنا فرض یعنی رکھنا خود عین فرض ہی تحقیق اسی طور ہی المتا وصفتا جس کسی نے آپ کو عین درست پایا اُسوقت مین آپکو دیکھا کہ عین ہوا حدیث من رانی فقد رای الحق زبان سے کہے بیت چوا وعین حق

۱۲ جسنے کہ پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اُسنے رب اپنے کو ۱۲

دمن عین ادیم ۱۲ انا الحق خو نشستن را چون نگویم ۱۲ جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الدنیا جیفۃ وطلابہا کلاب جو سالک اس مقام پر پہونچے یعنی اللہ نور السمٰوات والارض کے اسپر ظاہر ہون رموز چہارم زکوٰۃ کے دینے مین جاننا چاہیے کہ زکوٰۃ دینا فرض ہی یعنے دینا اپنا فرض ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اقیموا الصلوٰۃ مع المتقین تحقیق اسی طور ہی جس کسی نے آپ کو کھویا خدا کو پایا کہا ہی نہ پانا اپنا پانا اسکا ہی اور نہ دیکھنا اپنا دیکھنا اسکا ہی یہانتک کہ سالک آپ کو خودی سے نہ اٹھا سکے اگر زاہد ہو تو مانند برہمان کے ہو ریا دار قارون کے مانند ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ جو سالک یہانتک سیر کرے توکلی تفرقہ اپنے کی سیر کرے اسوقت معنی انما الٰھکم اللہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم کے اسپر ظاہر ہون رموز پنجم حج کے جاننے مین جاننا چاہیے کہ جانا حج کا فرض ہی یعنی جانا اپنا فرض ہی تحقیق اسی طور ہی اپنے جاننے مین خدائی ہی اور اسکے جاننے مین خود آئی ہی اور جس جگہ کہ خود آئی ہی خود نمائی ہی اور جس جگہ کہ خود نمائی ہی جدائی ہی اور جہان کہ جدائی ہی بے نمائی ہی اور جس جگہ بے نمائی ہی یہ آیت اسپر نازل ہوئی ہی ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا چاہیے کہ وہ کام کرے کہ کوئی نہ کرے اور وہ یاری کرے کہ کوئی نکرے اسوقت حج درست آوے اور مقصد راست دکھلائی دیوے جب کہ سالک یہانتک سیر کرے اسوقت معنی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کے اسپر ظاہر ہون رموز ششم طریقت ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طریقت کے معنی اصطلاحی مجاہدہ کرنا اپنے نفس مین یعنے سہو کرنا نفس کو نفس مین سالک یہانتک سیر کرے کہ معنی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے اسپر ظاہر ہون اور طریقت بمعنی لغوی راہ چلنا یعنے آپ مین جانا ہی تحقیق اسی طور ہی خدا کو پانا آپ مین ہی نہ آسمان اور نہ زمین مین جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ القلوب بیت اللہ جیسے گھر کو پایا صاحب گھر کو پایا جیسے صاحب کو پایا آپ کو پہچانا اور جیسے آپ کو پہچانا خودی اپنی اپنے عالم مین پائی اسوقت معنی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق کے پائے رموز ہفتم حقیقت ہونے کے بیان مین جان کہ حقیقت کے معنی لغوی حق ہونا اور اضافت لیجانا اور سعیت پھاڑنا اور آرزو کرنا ہی جیسا کہ کہا ہی الفقر لا یحتاج سوی اللہ جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اسوقت معنی قل ھو اللہ احد کے آخر تک اسکو ظاہر ہون رموز ہشتم معرفت کے ہونے مین جاننا چاہیے کہ بمعرفت اسم ظرف ہی معنی اسکے

پہچاننا یعنے تمام جگہ پاک ذات واحد کی پانا اور اسمین ظہور کونین طرح طرح غیر مکرر یا حق ل کی ہی اگرچہ صورتین مختلف دہشت ناک یا پاک پیش آوین خوف و زوق نہ چاہیے احدیت مین محکم اس جگہ تک ہی کہ کہا ہی الایمان بین الخوف والرجاء جو سالک اس جگہ تک پہونچے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ آخر تک اسکو ظاہر ہون بیان چار منزل کا دوسری طرح سنو ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت رموز سنم لاہوت مین ہونے کی جان تو معنی لفظ لاہوت کے یعنے نہین ہی وہ سوائے تیرے اگر کہین کہ سیر کیونکر اسکی ہوئی کلام رب العالمین سنو کہ حضرت میران محی الدین سے کہا یا غوث الاعظم جسم انسان ونفسہ وقلبہ وروحہ وسمعہ وبصرہ ویدہ ورجلہ وکل خلق اظہرت لہ بنعوت ھو انا وانا غیرہ۔ جو سالک اس جگہ تک سیر کرے کتابت لوح محفوظ انی انا اللہ لا الہ الا انا کا اسکے اوپر پوشیدہ نہ رہے رموز دہم جبروت مین ہونے کی یعنے مشاہدہ ہونا رب کا اس جگہ کہا ہی ما رایت شیئا الا رایت اللہ فیہ جو سالک اس جگہ سیر کرے۔ ان اللہ علی کل شیئ محیط کے اسکو معلوم ہو دین رموز یازدہم لاہوت مین ہونے کی یعنے پاک صاف ہونا ماسوی اللہ سے ان اللہ جمیل یحب الجمال بسمہ حال اللہ اللہ اللہ۔ کہنا اور ہو ہو جانا جیسا کہ کہا ہی بیت ہر خیال غیر حق را دور دار خوان + این ریاضت سالکان را فرض دان + جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اسکو معنی وھو معکم اینما کنتم۔ کے دکھائی دیوین رموز دوازدہم ناسوت مین ہونا جان کہ ناسوت کے معنی غافل ہونا اور غفلت بد اور معنی آمد بمعنی بد اگر غفلت صفت کی گئی ہو اوصاف ذمیمہ کے ساتھ وہ بمعنی بد ہی ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات اسکے اوپر نازل ہوئی ہی اور اگر غفلت موصوف ہو با وصاف حمیدہ وہ بمعنی بد ہی یعنے جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو ایسا تھا کہ خیر و حدت و کثرت کی نہین رکھتا تھا اور شرک اور اضافت نہ رکھتا تھا مطلق تھا بلکہ بے تعین جیسا کہ ماسلف نے کہا ہی النہایۃ ھو الرجوع الی البدایۃ وہ مقام ہاہوت ہی پس ہاہوت اور ناسوت دونون ایک جگہ ہوئے جیسے کہ تھے ظاہر ہوئے کہ کہا ہی من عرف نفسہ وکل لسانہ جو سالک اس مقام پر پہونچے وہ تیس ہزار کلام کہ عوام الناس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ تھے علم خود سے اسپر ظاہر ہون وجہ دوسری نہ جاننے ناسوت اور جاننے ملکوت کی اور جبروت دیکھنا اور لاہوت ہونا اور ناسوت و ہاہوت مین گذرنا بخر ناسوت و ہاہوت ایک ہوئے وجہ دوسری نہونے ہاہوت اور لاہوت مین ہونے کی اور جبروت مین نہ دیکھنا

اور ملکوت مین سُننا اور ناسوت مین سُنوانا پھر ناسوت و ماہوت ایک ہوئی وجہ دوسری ناسوت مین مانند خواب کے اور ملکوت مین بیداری کے مانند اور جبروت مین با یار اور لاہوت مین خود یار اور ماہوت مین بے یار پھر ناسوت و ماہوت ایک ہوئے عارف باللہ ہر چہار منزل مین مرکب ہی مانند جلوہ کے اور چار چیز سے اُس سے کہ ہر چہار صفت موصوف ہین صفت موصوف سے جدا نہین ہوتی ہی رموز سیزدہم ای عزیز ہر وجود کو ایک دیکھتا ہی تو مانند لام کے ہی اور اسمین جان الف کے مانند ہی اور میم اُسکا گفتگوے خلق ہی اندر اُسکے حرف اشارت بہ طرف مقامات ہی فہم من فہم رموز چہاردہم جو کوئی حق تعالیٰ سے جدائی رکھے اُسکے علم سے محروم رہے اور جو کوئی جدائی سے محروم نہین اُسکے بھید سے محروم ہی اے سالک جوان مردی چاہیے کہ نہ غیر ہو اور نہ عین کہ چلنے سے راہ کے رہائی پاوے بیت ہجر تو مرا خوشتر از بودن وصلت + عجز تو مرا بہتر از بودن قدرت + جسنے کہ قدر عاجزی کی پائی سخت قدرت سے پھیرا جو ہر عاجزی ایک جوہر ہی کہ ساتھ نامرادی کے کھینچتا ہی اور وصلت اُسکی قدرت کی مراد کو پہونچاتی ہی رموز پانزدہم خدا کو ہم سے غیریت نہین ہی اگر ایک دم دم آشنائی کا اُس سے مارین ہم شرک دور ہوتا ہی اور راضی نہون مین جب تک کہ یہ اور وہ وقت اُٹھے نظم زہر جائیکہ افلاس ہست جان را + خوش آن وقت ست غربای جہان را + بگشتن از خودی ہم مو بمو رو + تمنا ہم بریدن عشق جان را + رموز شانزدہم ہر مسافر کو کہ شیر جان تک پہونچا اُسنے گھر کو کہ گم کیا تھا اُسی گھر مین پہونچا لیکن وہ گھر نہ چاہیے کہ مسکن اپنا کرے بلکہ منہدم کرے رموز ہفتدہم جو کوئی کہ سر رکھے سر توحید سے محروم ہی رموز ہیزدہم ای عزیز ہرگز بعلم اپنے ساتھ خدائی کے نہ پہونچے اور جو کہ بعلم اپنے نہ پہونچے ہرگز ساتھ نہایت کے نہ پہونچے رموز نوزدہم جو کہ محجوب ہی خدا سے دور ہی اور جو کہ محجوب نہین ہی مغز یعنی سے دور ہی رموز بستم جو کہ بے خدا ہی غافل ہی کہ بے خدا نہور رموز بست و یکم جو کہ قدم ہستی پر مارے مشرک ہو جب تک کہ نیست نہو عارف باللہ نہو رموز بست و دوم جو کہ اثبات پر ثابت ہی کافر ہی جب تک اثبات نہ کرے لذت ایمان سے محروم رہے رموز بست و سوم جو کہ آپ کو خدا جانے کافر ہی جب تک کہ آپ کو خدا نہ جانے کفر سے باہر نہ آوے رموز بست و چہارم جو کہ راہ سے گمراہ ہی ہرگز مقام پر نہ پہونچے جب تک کہ گمراہ نہو مقام پر نہ پہونچے رموز بست و پنجم جو کہ دم آشنائی کا مارے غیر ہی جب تک کہ غیر نہو یار نہور رموز بست و ششم جو کہ حضوری رکھے مطلقاً دور ہی جب تک دور

شہود حضور نہ کہین رموز بست[۲۰] و ہفتم جو کہ خلق کو بے خالق دیکھے اُسکو محقق نہ کہین رموز بست[۲۱] و ہشتم جو کہ خدا ے تعالیٰ کو اندر اپنے جانے مشرک ہی اور اگر اپنے باہر جانے مردود ہی رموز بست[۲۲] و نہم جو کہ ساتھ خدا کے مشغول ہی نفسانی رکھے جب تک کہ نفسانی نہ کرے ہرزہ کہین رموز سی[۲۳] ام جو کہ قدم واسطے تلاش کے رکھے واہم ہی جب تک اوپر مطلوب کے نہ پہونچے قایم نہ کہین رموز سی[۲۴] و یکم جو کہ مراد رکھے نامراد ہی جب تک نامراد نہو مراد کو نہ پہونچے رموز سی[۲۵] و دوم ایک مرد ایک مدت تک آپ کو ہیچ و پہچانتا تھا جو خدا کو پہچانا کچھ نہ پایا رموز سی[۲۶] و سوم طالب سالہا حق تعالیٰ کی طلب مین تھا جب کہ حق تعالیٰ کو شناخت کیا اُسکا نام لینا غیرت آیا رموز سی[۲۷] و چہارم جو آپ سے گیا مین کفر کیا مین اور جو آپ مین آیا شرک دیکھا مین نے رموز سی[۲۸] و پنجم جو بینا تھا مین کچھ نہ دیکھا مین نے اور جب کہ نابینا ہوا مین بینا ہوا مین رموز سی[۲۹] و ششم ای جان میری خواب سے جو کچھ کہ یقین کرتا تھا مین احوال تھا مین جو یقین سے ہوا مین اور گیا مین راست ہوا مین رموز سی[۳۰] و ہفتم جو کہ خدا کے ساتھ ہستی رکھے اگرچہ کم نام ہی ہستی نہ رکھے ہمارا ست نہو ہستی سے مست ہو رموز سی[۳۱] و ہشتم ای جان میری جو کہ خواب سے بیدار نہین ہی بے یار ہی جو کہ رکھے اغیار ہی رموز سی[۳۲] و نہم وہ کوئی شخص کہ خانقاہ انا الحق مین بیٹھا ہی اُسکے اوپر اعتکاف نامرادی کا سنت ہی وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی مراد پاوے رموز چہل[۳۳] ای عزیز سنو کہ شرک تین نوع کا ہی شرک جلی و خفی و اخفی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ شرک جلی ہی و اَللّٰہُ شرک خفی ہی و اللہ شرک اخفی ہی جو کہ جلی ہی شرک ناسوتی ہی اور جو کہ خفی ہی شرک ملکوتی ہی اور جو کہ اخفی ہی شرک جبروتی ہی اور مومن حقیقی لاہوت مین ہوتا ہی رموز چہل[۳۴] و یکم بندگی و بندہ ہونے مین بندہ وہ ہی کہ بندے سے آپ توڑ اوے **بیت** نہ او در بند کس باشد نہ کس در بندوی باشد ہمیشہ فرد خود باشد اگر او مرد خود باشد + **شعر** نخواہد از کسے چیزے بسوزاند تمنا را + دران وقتی بود بندہ اگر راند تمنا را + لیکن بندہ کو اپنی بندگی سے کام ہی نہ کہ چون و چرا در کار ہی جو کچھ ہوتا ہی اُسکے اوپر گلزار ہی اور جو کچھ ہوا اُسپر راضی ہو اور جو کچھ ہوگا اُسپر نازی ہو والا تمنا آزاری ہو اور اہین سوزی و سازی ہو اسوقت بندگی بندہ کی درست آوے یعنی یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ کے اُسپر دکھلائی دین رموز چہل[۳۵] و دوم در بیان عشق جان کہ مراد عشق سے وہ ہی کہ عاشق یہ معشوق اُسکا ہی وجود در میان بہانہ کے ہی **بیت** عشق ہمون عاشق و معشوق او + عرف ہمون عارف و معروف او + جو کیا ہی مظہر واسطے دیکھنے اُسکے خود آئینہ ہوا

خود دیکھنے والا اسکا جیسا کہ کہا ہی الموت من مات المؤمن جسنے اس مقام کو پایا واللہ الغنی
وانتم الفقرا اسپر ظاہر ہوے رموز چہل وسوم در بیان موجد جان کہ موجد
وہ ہی کہ بے نام ونشان ہی اور جو با نام ہی ہمیشہ الان کما کان ہی اور طفولیت اسکی
برہان ہی بیت نہ بیند خودی را نہ بیند خدا ✦ نباشد وصالش نباشد جدا ✦
اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ من عرف اللہ لا یقول اللہ
سالک نے جو اس مذکور کو معلوم کر لیا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار اسپر ظاہر ہوے
رموز چہل ودچہارم در بیان نفس جان کہ نفس کا دو وجہ پر نام رکھا ہو بوجہ نفس
اوصاف ذمیمہ کو کہین اور وہ یہ ہی شرک وبغض ونفاق وحسرت وحسد وحرص وہوا
وپندار وجاہ وخود نمائی وہستی اسی قیاس پر ہر صفت ہوئی ہو جیسا کہ حدیث نبوی اقتلوا
انفسکم لسیوف المجاہدات والمخالفات کہ کہا ہی من قتل نفسہ من فنا دیتہ سالک
جو اس مقام کو دریافت کرلے وانہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی المأوی اسکو دکھلائی دے
وجہی نفسی نفس کو کہتے ہین جیسا کہ نفس بیدار نفس ہی پس جو کچھ کہ نفس سے آوے
نفس ہو مثلاً جیسے کہ نیشکر سے نیشکر آتا ہی نہ کہ دوسرے سے کہ گندم گندم سے آتا ہی اور اسی
طرح آدم سے آتا ہی علی ہذا القیاس شی شی سے آتی ہی نہ کہ دوسرے سے آتی ہی وہ
کہ نفس بیدار نفس ہی جو اس مذکور کو دریافت کر لیا ولا تقتلوا النفس التی حرام اللہ
الا بالحق ذلکم وصکم بہ لعلکم تعقلون رموز چہل وپنجم در بیان قلب
اسوجہ سے قلب کو قلب کہتے ہین جان کہ قلب جب تک قلب مین ہی قلب ہی کبھی
حاجب ہی کبھی ناظر ہی اور کبھی عاجز ہی اور کبھی شاکر ہی اور کبھی خیر ہی اور کبھی شر ہی اور
کبھی جاہل اور کبھی عالم اور کبھی بے اسکے اور کبھی ساتھ اسکے اور کبھی باہر دونون سے
جیسا کہ کہا ہی یا الیہ رکبہ محل ایحاق محمد سالک جو اس مذکور کو دریافت کرے یعنی
والقی رخیرہ وشرہ من اللہ تعالی والوصف بعد اللون کے اسپر ظاہر ہون بوجہ
دوسرے قلب کو قلب کہین یعنے قلب احدیت قدم کے مانند محکم بندھا ہوا ہی کہ غیریت
احدیت اپنی سے کسی کو منھ نہین دکھلاتا ہی لیکن آپ کو جیسا کہ کہا ہی لن ترانی پس ہی
کہان ڈھونڈھے اور کہان دیکھے چنانچہ واقع ہوا ہی کہ القلوب ہو اللہ جو سالک
یہ مذکور معلوم کرے یعنی الفکر فی ذاتہ کے اسپر ظاہر ہون رموز چہل وششم

بے تقریبا اپنے اوپر رکھے دین من نام علی اللہ فہو محجوب عن حقیقتہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ طالب یقضون نفث پس طالب پر فرض ہی کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرے کہ عین گذر جاوے جو عین ہوا اسوقت الان کما کان۔ اسوقت ظاہر ہو رموز

پنجاہ و دوم در بیان ذکر جان کہ ذکر بمعنی یاد کرنا حق تعالیٰ کا غفلت سے ہو کہ کہا ہی فاذکرونی اذکرکم اسکا یاد کرنا دو نوع پر آیا ایک معنی دوم لفظ پس ذکر لفظی محروم سر سے ہی جیسا کہ کہا ہی من یقول اللہ الفاظ ذاکر لفظ معنی محروم اسرار سے ہو اور نا محروم سر سے ہو کہ کہا ہی۔ من یقول اللہ معنی فہو محروم عن سرہ ۷ ھو میسر ۲۔ جیسا کہ کیا ہی لو کان الذکر فھو ونفث ۷ ھو مذکر ولو کان الذکر فھو مذکر پس معلوم ہوا کہ یاد کرنے سے یاد کرتا ہی نہ کہ دستار بیچ گردن کے بلکہ ہاتھ گردن سے تحقیق دور ہونا بیگانگی کا طالب نے جو اس مذکور کو دریافت کر لیا معنی اذکر ربک اذا نسیت کے اسپر معلوم ہون رموز پنجاہ و سوم در بیان فکر فکر بمعنی دریافت یعنے دریافت کرنا اُس دریاے وطن کا جو دریا وطن کا دریافت کر لیا موتی پایا مراد دُر سے وجود ہی اور مراد دریا سے موجود ہی طالب جسوقت دریا مین غوطہ مارے اُسوقت موتی پاوے بیت عجب دریا کہ دروے ہست دُر پنہان ✤ عجب دُرے کہ بے دریا نباشد ✤ جیسا کہ کہا ہی ۷ الانسان سری وانا سرہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی لا تتخذوا الھین اثنین کے اُسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ و چہارم در بیان تلاوت کلام اللہ جان کہ تلاوت کلام اللہ کی سنت ہی اور دریافت کرنا اُسکا فرض ہی اور دریافت کرنا اُسکا کیا ہی یعنے تامل اوپر ظاہر کرنے اور اُس سے واقف ہونے کا تحقیق بیچ تامل کے ظہور اشارت کا ہی اور اُسکے پڑھنے مین عبارت ہی اور جس جگہ کہ عبارت ہی حجاب اشارت سے ہی جیسا کہ حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الحافظ کالاعمی جس جگہ کہ اشارت ہی بصارت ہی اور جس جگہ کہ بصارت ہی حاضر ہی در و بر و ناظر ہی چنانچہ قاسم انوار نے فرمایا ہی بیت در ہمہ جا از ہمہ روے تو در جلوہ گریست ✤ مصحف روے ترا از ہمہ روے خوانم ✤ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ افضل العبادۃ تلاوۃ القرآن طالب جو اس مذکور کو دریافت کر لے گویا خزانہ غیب کا دریافت کیا اُسوقت معنی اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم کے اُسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ و پنجم امر عزیز بنا کلام اللہ

تیس حروف ہین اور شروع اُسکا الف اور آخر اُسکا یا اور کچھ جانتا ہو تو کہ کون تھا اور کون ہو تو اور کہان تھا اور کہان سے آیا یعنی آپ کو دیکھ کر احد و عشر ہو تو بلکہ اُس سے بھی گذر کہ دوئی نہ رہے **رموز پنجاہ و ششم در بیان علم** بمعنی جاننا مطلق جیساکہ اس باب مین ایک بزرگ کہتا ہو بیت آن شاہد لامہوتی در کسوت انسانی است ؎ انسان ہمان شخص ز آن شان نظرے کن ؎ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ نوم العالم افضل من عبادۃ الجاہل حوطالب اس علم کو تحصیل کرے اُسکو عالم العلما کہین العلم نکتہ اُسکو ہو اور کمال اُسکا وہ ہو کہ ذات اُسکی سے اور مطلق سے بے مطلق ہو جیساکہ حضرت میران محی الدین نے درگاہ رب العالمین مین سوال کیا کہ یارب ما علم العلم جواب آیا کہ یا غوث الاعظم علم العلم ھو الجہل عن العلم جو سالک اس مقام کو پاوے اُسوقت معنی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب و الشہادۃ اُسپر منکشف ہون **رموز پنجاہ و ہفتم در بیان حلم** جان کہ حلم بمعنی سلیم ہونا ہو ایسا سلیم ہونا جیساکہ پانی بیچ پانی کے ایسا کہ تھوڑا اُس سے گرم کرین اور تھوڑا سرد پھر دونون کہ ایک جگہ کرین اور گرم سرد سے بھاگتا ہو اور نہ سرد گرم سے بھاگتا ہو اور دوسرے ہزار کوچہ پاک و ناپاک سے آتا ہو اور کوچہ اسلام و کفر سے دریا مین جاتا ہو اور کچھ تمیز نہین ہو سکتا ہو کہ وہی ہو یا کہ دریا سے ہو جو کہ ایسا ہو وہ دریا ہو اُسوقت معنی ھو الاول و الاٰخر و الظاہر و الباطن و ھو بکل شئ علیم کے اُسکو معلوم ہوون **رموز پنجاہ و ہشتم در بیان خلق و خالق** جان کہ خلق خالق سے ہو جیسے کہ موج دریا سے طالب جبکہ ان دونون کو تلاش کرلے پانی پاوے کہ کہا ہو التعظیم لامر اللہ تعالی جسوقت کہ طالب اس مذکور کو دریافت کرلے معنی تخلقوا باخلاق اللہ ۔ کے اُسوقت معلوم کرے **رموز پنجاہ و نہم در بیان خلق** یعنے علم سے خلق نہ کہ خلق سے تمام انبیا و اولیا بیچ خلق کے ہوے ہین جیساکہ کہا ہو یا احمد ادم علی ذکری یا رب کیف اذم علی ذکرک ایناک می الناس ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے اُسوقت معنی انا الوجود فاطلبنی تجدنی سے واقف ہو **رموز شصتم در بیان خاموش** جان کہ خاموش وہ ہو کہ کوئی دم بیفائدہ نہ گذارے اور آپ کو میانہ رکھے یعنے آپ سے کچھ نہ کہے اور جو کچھ کہ کہے اُسی سے کہے کہ کہا ہو من سکت سلم و من سلم نجی و من نجی فاز الجنۃ

ہر سالک کہ اس مذکور سے واقفیت حاصل کرلے خزانہ حق معلوم کرے اسوقت معنی
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ کے اسپر منکشف ہون رموز شصت و یکم در بیان
قناعت قناعت وہ ہو کہ بے وجود بیٹھے نہ کہ یا رو وجود مین بیٹھے مراد بے وجود سے وہ ہو
کہ آپ در میان بہانہ کے ہو جو کچھ کہ ہو وہ ہو کہ کہا ہو القناعۃ کنز لا یفنی ابدا جو کوئی
اس مذکور کو معلوم کرے اسوقت معنی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ کے اسپر ظاہر ہون رموز
شصت و دوم در بیان مجرہ مین بیٹھے کے جان کہ مجرہ مین بیٹھنا وہ ہو کہ آپ سے
ہجر کرے نہ کہ آپ کو چہار دیواری مین حبس کرے جیسا کہ کہا ہو من حبس فی اربعین
صباحا کالطیر فی القص ہر سالک کہ اس مذکور کو معلوم کرے معنی وَنُفِخَ فِیْہِ
مِنْ رُّوْحِنَا کے اسپر ظاہر ہون رموز شصت و سوم در بیان تسبیح جان کہ تسبیح
نہ وہ ہو کہ دانہ ہاے چوب سے بنائی جاتی ہو یا سبحان اللہ بلکہ تسبیح وہ ہو کہ تمام مظہر کو
جانے اللہ اللہ چنانچہ ایک چوب سے صد دانہ طالب اسوقت ہو کہ بناوے جیسا ایک
بزرگ نے کہا ہو بیت کہ بچشمان دل ببین ہر زو دست ✤ ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست ✤
مَنْ عَلِمَ حَقًّا فَھُوَ الْوَلِیُّ جو طالب کہ اس مذکور کو پاوے اسوقت معنی افلا ینظرون الی
الابل کیف خلقت و الی السماء کیف رفعت و الی الجبال کیف نصبت و الی الارض
کیف سطحت فذکر انما انت مذکر کے اسکو ظاہر ہون رموز شصت و چہارم در
بیان مراقبہ قرب ہوتا ہو کہ تمام حال مین وہی ہو نہ کہ سرمایہ فکر و دون کے ڈالے
کہ کہا ہو مِنْ عَلَامَۃِ الْقُرْبِ اِلَی الْقُرْبِ اَلْقُرْبُ اِلَیْہِ ذَرَّۃٌ اعجب کہ سالک اس مقام پر پہونچے اسوقت
معنی لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ وَحْدَہُ لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل کے اسکو معلوم
ہون رموز شصت و پنجم در بیان مجاہدہ یعنے جہد کرنا اپنے نفس کے
ساتھ جان کہ جہد وہ ہو کہ کچھ نہ کرے اور اگر کرتا ہو وہ جہد نہین ہو فریب نفس ہو جیسا
کہ کہا ہو الاختیار شوم جہد طالب سالک اس مقام پر پہونچے اسوقت معنی مَا وَضَعَ
اللّٰہُ فَھُوَ خَیْرٌ کے اسپر منکشف ہوون رموز شصت و ششم در بیان مشاہدہ
یعنے روبرو ہونا جان کہ روبرو ہونا وہ ہو کہ آپ در میان بہانہ کے ہو اور تمام جہان
عین العیان ہو جیسا کہ کہا ہو الصدق ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین
یؤمنون بالغیب کے اسکو واقفیت ہو رموز شصت و ہفتم در بیان تقوی یعنی

پرہیز کرنا وہ ہو کہ اپنی خودی سے پرہیز کرے نہ کہ آب وطعام سے پرہیز کرنا تحقیق جو کہ آب وطعام سے پرہیز کرے وہ پرہیز ہو جیسا کہ کہا ہو من تزھد لیتوسل بہ فقد ملت کافراً ونجونا جو کہ آپ سے پرہیز کرنے والا ہو وہ پرہیز ہو کہ العلماء ورثۃ الانبیاء جبکہ سالک اس مقام پر پہونچے حقیقت اللہ کی صید کرے اُسوقت معنی ان اللہ علیم بذات الصدور (اللہ جانتا ہے دلوں کی بات ۱۲) اُسکو معلوم ہون رموز شصت

وہشتم در بیان صلاحیت جان کہ صلاحیت وہ ہو کہ آپ سے روان ہو بے اضافت روان ہو مانند پانی کے پانی مین بیچ دریاے وحدت کے روان ہو **بیت** صلاحیت ہمان باشد کہ باحق ہمزبان باشد ✤ نباشد بے خدا ہرگز ہمیشہ باخدا باشد ✤ اور کہا ہو۔ مَنْ یَقُوْلُ الْاِضَافَۃَ فِیْ ذَاتِ الْمُطْلَقِ فَھُوَ عَامِیٌ لَا یُعَالَجُ کہ جو سالک اس مقام پر پہونچے فنا وحدت سے شراب طہور اپیوے جب معنے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ۱۲ اُسپر ظاہر ہون رموز شصت

ونہم در بیان ہمت جان کہ ہمت وہ کہ دو نون جہان سے مستغنی ہووے تارک ایمان وبے ایمان کا ہو اور فارغ نفس شیطان سے ہو اور صابر بسجان سے ہو در رحمن **بیت** ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد ✤ ہمچو خورشید از بلندی فرد شد ✤ اور کہا ہو کہ صاحب الہمۃ مستغنی من الکل سالک جو اس مقام پر پہونچے معنی اذا الم الفقر افنی اللہ کے اُسکو معلوم ہون رموز

ہفتاد ونہم در بیان مسکنت مسکنت وہ ہو کہ تمام مقامات وکرامات سے سکونت کرے کسی وقت اوپر کسی جگہ کے رجوع نہ کرے **بیت** غیر صد ہجار گی گر دست آید مرد راہ آنزمان عشق ✤ اسود زتمنا مرد را ✤ کہ کہا ہو اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین جو سالک اس مقام پر پہونچے اور ہستی اپنی سے نیستی کو ارے اُسوقت معنی موتوا قبل ان تموتوا کے اُسپر ظاہر ہون رموز

ہفتاد ویکم در بیان رضا جان کہ رضا وہ ہو کہ بیچ تمام حال کے خدا سے راضی ہو یعنے ساتھ خدا کے راضی ہو اور ساتھ اپنے ناز کرے نیازی ہو **بیت** ناز ونیازی باخودی کردن تماشا خوشتر است ✤ ہر کہ داند وتماشا دانما او خوشتر است ✤ اور یہ بھی کہا ہو کہ الاخلاص من بنا الایمان جو سالک اس مقام پر پہونچے پھر ایمان جانے اُسوقت معنی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے اُسکو معلوم ہون رموز

ہفتاد ودوم در بیان ایمان جان کہ ایمان وہ ہو کہ آپ سے بے نشان ہو اور بیچ تمام حال کے ناظر ساتھ سبحان کے ہو جیسا کہ کہا ہو سبحانی ما اعظم شانی جو طالب اس مقام پر پہونچے شراب طہور کی فنا وحدت سے پیوے اُسوقت معنی سبحان الملک الذی لا ینام ولا یموت کے اُسپر ظاہر ہون رموز

ہفتاد وسوم در بیان اخلاص جاننا چاہیے کہ اخلاص وہ ہو کہ آپ سے خلاص ہو

جیسا کہ بروں ہیچ پانی کے بیت اگر مرد واقف بود بر وجود ہ نگوید خدا را نگوید وجود ہ اور یہ بھی کہا ہو کہ صیروا اثناء المتقین جو سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت یعنی من عرف اللہ وکل لسانہ کے اسپر ہو ہویدا ہون رموز ہفتاد و چہارم در بیان استقامت یہ بمعنی قرار کرنے کے ہو اس باب مین کہا ہو الاستقامۃ فوق الکرامۃ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی والذی اخرج المرعی فجعلہ غثاء احوی اسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و پنجم در بیان توبہ جان کہ توبہ وہ ہو کہ اپنے اختیار سے توبہ کرے بلکہ جو کچھ گذرا اُسکے اوپر افسوس اور جو کہ کرتا ہو اُسپر کوشش نہ کرے اندر اور باہر حق پوشش کا کرے جیسا کہ کہا ہو من ترک ذرۃ مما نھی اللہ تعالی خیر من عبادۃ الثقلین جو کہ اس مقام پر پہونچے پھل درخت طوبی کا چکھے اُسوقت یعنی ان للمتقین مفازا حدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دھاقا لایسمعون فیھا لغوا ولا کذابا جزاء من ربک عطاء حسابا رب السموات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا اور اسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و ششم در بیان شکر و شاکر ہونے کے جان کہ شکر وہ ہو کہ اُس سے شکر کرے نہ شکر شکر سے یعنے دل مین ایک جانے اور زبان سے ثنا پڑھے جانان ساتھ جانان کے جان ساتھ جسم کے جانے ایسے ہی مقصد و معنی ساتھ لفظ کے پڑھے اور جو بغور تلاش کرے ہر سر کو ایک جانے اُسکو شاکر کہین جیسا کہ کہا ہو یا عبادی انا اقرب الیک منک جو شاکر اس جگہ شکر بجا لاکر آپ کو بجا لاوے اُسوقت یعنی نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و ہفتم در بیان صبر و صابر ہونے کے جان کہ صبر وہ ہو کہ اُس سے صبر کرے نہ کہ دونون کو آپ مین دیکھے اور آپ کو ایسے ہی ہیچ وجود کے نزدیک جان کر روبرو بیٹھے ایک اُسکی مردمک مین رہتا ہو اور دوسرا ہیچ مرد ما لک کے والعالم مرات العارف جو کوئی اس صبر کو بجا لاوے اُسی کو صابر کہتے ہین کہ کہا ہو کل نفس واحد اُسوقت یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی فی جنتی کے معنی اسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و ہشتم در بیان توکل و متوکل ہونے کے جان کہ توکل وہ ہو کہ ملک سے توکل کرے نہ کہ ملک و نصیب سے توکل کرے نہ کہ کسب سے جو کوئی کہ ملک و ملک سے توکل کرے اُسکو متوکل کہین ورنہ متاکل و متناکل رعیت نفس ہو نہ کہ صاحب نفس ہو اور کہا ہو کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور

جو کہ ایسا متوکل ہو وہ کلام کہ حق تعالیٰ نے حضرات میران محی الدین سے کہا ہے اُسکو ظاہر ہو اور وہ کلام یہ ہے قال لی عبادی سوی النبیین والمرسلین لا یطلع علی ان ارجو لہم احد من اھل الدنیا ولا احد من اھل الاخرۃ ولا احد من اھل النار ولا ملک ولا رضوان وما خلقتھم للجنۃ وللنار ولا للثواب ولا للعقاب ولا للقصور ولا للخلد فطوبی من امنہم الم بر فہمت۔ رموز ہفتاد و ہشتم در بیان تلقین یعنی ملاقی کرنا ساتھ حق تعالیٰ کے اُسکا ملاقی کرنا دو نوع پر آیا ایک یہ کہ طالب کو مشغول کرنا ساتھ الفاظ ملحوظ بصوم و صلوٰۃ و تہجد و اشراق و چاشت و فی الزوال و دوگانہ اور ہمیشہ باوضو رہنا کہ مقصد پاوے اور طرح دوسری یہ ہے کہ طالب کو مشغول کرنا بعیان ثابتہ یعنی مقصد جیسا کہ نہیں ہے کوئی آدمی سوائے مقصد کے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من یرید ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع الفقراء ومن یرید ان یجلس مع الانبیاء فلیجلس مع العلماء جو طالب تلقین ثانی کا فہم کرے اُسوقت بمعنی کان اللہ ولم یکن معہ شیئ کے اُسپر ظاہر ہوں رموز ہشتاد و ہم در بیان تصوف بمعنی صاف ہونا جان کہ صاف ہونا گیا ہے کہ نہ خود رہے نہ خدا اور نہ وصل نہ جدائی لی مع اللہ وقت لا یسعہ ملک ولا نبی مع اللہ جیسا کہ کہا ہے۔ التصوف حال والبیان رموز ہشتاد و نہم در بیان تجرید تجریدن الذی ناظر علی اللہ وحاضر من اللہ جان کہ تجرید وہ ہوتا ہے کہ ہر طرف سوائی کو دیکھے اور دنیا کو نہ چاہے پس ہمیشہ مولیٰ ناظر اُسکا ہووے کہ کہا ہے ما زاغ البصر وما طغیٰ ہر سالک کہ اسکے معنی دریافت کرے لا الٰہ الا اللہ اُسپر ظاہر ہو رموز نود و یکم در بیان تفرید جان کہ بے نام و نشان ہووے لا مکان ہے بیت مگر تفرید آن باشد کہ سہو السہو خود باشد ولے چون نیک بے بیند کہ سہو السہو خود باشد اور کہا ہے التفرید الذی لا یکون فیہ الا ہو جو سالک اسکو دریافت کرے اللہ اُسپر ظاہر ہو رموز نود و دوم جس کسی کی نظر اوپر عرفان کے ہو عارفان سے نہو رموز نود و سوم جسکی نظر اوپر مراد کے ہو دریائے مراد سے جرعہ نہ چکھا ہو رموز نود و چہارم جو کہ منظور ناظر ہو حقیقت اُسکی سے اندھا ہو رموز نود و پنجم جو کہ علم سے بے بہرہ ہو وہ عالم نہیں رموز نود و ششم جو کہ نظر عشق پر ہو ابھی بہ کمالیت عشق نہ پہونچا ہو رموز نود و ہفتم ہر عاشق کی کہ نظر عشق پر ہو ابھی بہ کمالیت عشق نہ پہونچا ہو رموز نود و ہشتم واصل کو ساتھ حقیقت کے کوئی گذر نہیں ہے رموز نود و نہم یافت اسکی وہ ہے کہ بے یافت ہو رموز صد نمود جس کسی کی نظر اوپر رویت کے ہو اندھا ہے اور بینا اُسوقت ہو کہ نابینا ہو رموز صد و یکم جو کہ دیکھنے سے

آنکھ بند رکھے آپ کو کلفت سے باز رکھے رموز نود و دوم[۱۲] نفی و اثبات وجود سے ہی
جو وجود سے جاوے کچھ نہ رہے رموز نود و سوم[۱۳] خلق کو ساتھ خلق کے دیکھنا شرک ہی اور
خالق جاننا شرک ہی اور اخلاص وہ ہی کہ بے شرک ہو تو رموز نود و چہارم[۱۴] جو کہ ڈھونڈھے پاوے
رموز نود و پنجم[۱۵] جو کہ کہے نہ جانے رموز نود و ششم[۱۶] جو کوئی دوڑے نہ پہونچے رموز
نود و ہفتم[۱۷] جو طالب مطلوب ہو مطلوب سے ہو رموز نود و ہشتم جو سالک منزل پر
پہونچے منزل نہ دیکھے رموز نود و نہم[۱۹] جو یقین ساتھ کمال کے پہونچے بے یقین ہو
رموز صد[۱۰۰] جو ایمان مسلم ہو ایمان سے پھرے رموز صد و یکم[۱۰۱] ایک بزرگ نے
ساتھ سیاہی کے ملاقات کی اور پوچھا کہ اے سیاہی کہاں سے کہاں تک ہوئی اور کہاں تک
پہونچی اسنے جواب مین کہا کہ جو ملک عدم سے باہر آئی ہین بیچ ولایت لاکے پہونچی ہین اور جتنی
کہ پھری ہین بیچ ملک لاکے آئی ہین

اختتام کتاب

یا الٰہی بہ طفیل اپنے حبیب نبی کریم کے اس رسالہ کو مقبول فرما کر مجکو اور اسکے ناظرین کو اس سے
بہرہ مند فرما یا اللہ تو غفور و رحیم ہی ہین از سر تا پا گنہگار ہون مجکو اور میرے فرزندان اور
خویش و اقارب کو کونین مین با آبرو رکھیو اور بروز قیامت نامۂ اعمال دست راست مین
دیجیو آمین یا رب العالمین

منقبت بجناب حضرت رسول مقبول صلعم

محمد تو نمود خدا ہے جہان ہی — سرایا ہی تو نور آس صمدیت کا — یہ ظاہر عیان ہی کہ سایہ کہان ہی
گذر کر کے یک دم مین ہفت آسمان کو — فرشتون کے جسن جاہ پر ہو دین سو ران — بشر کی یہ امکان و طاقت کہان ہی
رہے جا بہ بشری مین تقلید کی تھی — یہ اسرار مخفی اسے کون پہونچے — فنا ذات حق مین شنشہ جہان ہی
پیمبر نبی اور مرسل بہت ہین — سبھی منھ کو تکتے ہین تجھ ماہ رو کے — تو محبوب رب ہی شفیع یگان ہی
تو لیسن و طٰہٰ حبیب اللہ — لکھون نعت کیا مین کہ بیحد ہی تو — زبان و قلم مین یہ طاقت کہان ہی
یہ ہی عرض میری نبی الکریم — میری ناؤ ٹوٹی پڑی منجدھار ا — شب تیرہ ہی اور بھنور بھی طوفان ہی
نہین ناخدا ہی نہ حامی کوئی ہی — مین بہت ہین تیری گنہگار ہون مین — یہ دریا عمیق ہی اور کنارہ کہان ہی
ملا دے خدا سے بچا آفتون سے — لگا پار مجکو تو محبوب رب ہی — سوا تیرے میرا ٹھکانا کہان ہی
مجھے نفس ہر دم ستاوے یہان ہی — گنہگار امت کو اسطرح لیچل — سبھ بچون جاوے جو شیر نرون ہی

پڑا دریہ تیرے گنہگار زردار	شرم بانھ گیے کی تجھی کو تو ان ہو	ناظرین پُر تمکین سے التجا رکھتا ہوں کہ امین جس جگہ پر قصور دیکھیں قلم اصلاح سے زینت بخشیں اور اس عاصی پر معاصی کو بدعائے خیر یاد کریں تاکہ باعث میری مغفرت کا ہو	

قطعات تاریخ از نتائج افکار منشی سکھ لال صاحب متخلص بہ آہ ساکن رام پور روہیل کھنڈ

خان زردار خان چہ خوش مرد ہست	ہر کسی بہر او ثنا خوان است	خوبرو نیک خو نکو طلعت	نکتہ بین نکتہ دان سخندان است
پیرو دین و حاجی حرمین	رہبر و شاہراہ عرفان است	رہبر حق چہ نسخہ خوش ساخت	بہر آن یک جہان خواہان است
	گفت سکھ لال آہ تاریخش	عابدان را سبیل عرفان است	
		۱۲۹۳ھ	

ایضاً

رہبر حق چہ خوش مرتب ساخت	خان زردار خان امیر زمان	رمزدان طریق عرفان است	پیرو دین و رہبر ایمان
آہ راشد خیال تاریخش	بہر آن نسخہ پسند جہان	ہاتفی گفت از سر الہام	قبلہ فیض و کعبہ ایقان
			۱۲۹۳ھ

ایضاً

رہبر حق ساخت چون زردار خان	با کمال فکر از طبع رسا	آہ شد آن نسخہ مقبول خلق	بہر تاریخش خیال آمد مرا
	ہاتفی گفت از سر کاخ برین	آفرین زردار خان را مرحبا	
		۱۲۹۳ھ	

بن صنایع مکین و مکان فضل خلاق زو زمان

مثنوی نادر مضامین محتوی بر مطالب اهل تصوف ارباب اذعان و یقین مسمی به

مثنوی تحفة الغائبین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبد الصمد معروف به شاه رست خان مغفور

در مطبع نامی منشی نول کشور بطبع متین مزین رونق جهان شد

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد نامحدود و ثنا معدود و معبودے را سزا است کہ جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و شجرۂ طیبۂ شریعت و طریقت را بموداے اصلہا فی الارض و فرعہا فی السماء سر باوج کمال افراخت و درود مند انش ترنم این رباعی پرداختہ

رباعی عشق ست کہ آن مغز دل و جان من ست + برگ سمن و عیش بن و سامان من ست + رمزیکہ نتوانم زثنایش گفتن + این ست کہ در وسن و در ریان من ست + و در روح عاشقانش باین ترانہ در ساختہ **رباعی** نے جاہ و جلال کبریای خواہیم + نے در دو جہان ہیچ دوای خواہیم + ہر کس ز در تو مطلبے می خواہد + ما خستہ دلان ز تو ترای خواہیم + جمالش را در ہر ذرہ جلوۂ دیگر ست و نور ذاتش را ہمہ اشیاء مظہر **بیت** ناقص و کامل ہمین اند جہان + منظرش ہر چند و ہر کل میشود + و تحیات وافیات و صلوٰۃ زاکیات محمود یرا کہ ذات کامل الصفاتش نور الانوار ست و بہترین مظاہر پروردگار سینۂ پاکان از تربیت ہدایتش معدن نور الٰہی و دل سالکان بتائید ارشاداتش مخزن اسرار کماہی و رحمت رضوان حضرت ایزد منان بر آل و اصحاب و الاشانش کہ پروانۂ جمال باکمال او + و مشاربہ باداب خصال او **اما بعد** ے گوید پشت بدیوار زادیہ خمول ضراعت و خاکساری مجمع منقضتہای بیحد و عد **محمد عبد الصمد** عفا عنہ الاحد کہ من شکستہ بال سرگشتہ آل مدتی مدید و زمانی بعید بمقتضای این بیت ے شوم ہمدم پروانہ تا سوختن آموزی + با سوختگان بنشین شاید کہ تو ہم سوزی + پروانۂ شمع دلان و سوختۂ وادی طلب حاصلان بودم و سبدم سینۂ بریان و دیدۂ

لریان در صحرای طلب پویان وصحبت کیمیا خاصیت سیماب دلان جویان نه دل را ازین کار صبری نه از سماع فیض صاحبدلے بارش ابرے تا اینکه بگوش دلم خبر رسید که مطلوب تو حاصل نتواند شد الا از افادات وافاضات رهنمائے سالکین قدوة العارفین مخزن اسرار کماهی مطلع انوار الٰهی هادی منازل طریقت بدرقهٔ مراحل حقیقت شاهباز اوج تجرید عنقای قاف تفرید برگزیدهٔ اهل دل امام رهروان بمنزل واصل سرحلقهٔ عاشقان دل فگار حضرت شاه نامدار که اکسیر سیماب دلان هیکل اضطراب اند ورونق بخش سرزمین پنجاب بحر زشنیدن این خبر شوق اثر عالم برنگی دیگر شد قوم بیشتر از پیشتر گردیدند ودلم بر عزم جازم شد ودر غایت شوق باین قطعه - مترنم قطعه

آتش عشق کوکه از اثرش	عقل آتش بدفتر اندازد	کو عقاب جنون که از سمش	مرغ ادراک شهپر اندازد
مستی شور کوکه نعرهٔ من	واعظان را ز سنبر اندازد	دلم از زمزمه در گذشت وکنون	طرح طور قلندر اندازد
عمرے کو که داد روح دهد	سر نفس ستمگر اندازد	لشکر آراست نفس کافر کیش	تا به شکل تگاور اندازد
کو علی تا بقتل این کفار	شور الله اکبر اندازد	مستی عشق کوکه از اثرش	عقل و ستان از سر اندازد
یارب آن شاه نامدار کجاست	که دمش جان به پیکر اندازد	نفسے گر بجسم مرده زند	نعره اش قصر قیصر اندازد
نعرهٔ هو اگر زند در دل	گنبد چرخ اخضر اندازد	وقت آن شد که از کرم بنظرے	بر دل وجان مضطر اندازد
وقت آن شد که بر دل مرده	نفس روح پرور اندازد	واصف این ره ای زرکه درویش	تحفهٔ بس محقر اندازد
	یعنی این تنگدست در پایش	از تهی مایگی سر اندازد	

درراه آن مطلوب عاشقان رو دیدم واز حصول خدمت سعادت آئین به مقصود دل رسیدم از انجا که طبع من بر شیوه از خود رمیدگان متانه ومتوحش از خویش وبیگانه بود از صحبت خلق تجرد دوازیده اغیار تفرقه مے جستم تعلیم وارشاد را با من کارے واندیشه اند بیعت را در دلم بارے نبود آنجناب توجهی ازو جوه در دلم ریختند که تعلیم انچه در تست چرا نمی کوشی واز طالبان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرا ے پوشی در راشاعت این امر بجد باش وبر فیض مبدا رفیاض معتمد بمقتضاے وجوب اطاعت امر خود را بکار اهل ارادت مصروف ساختم وطور قلندرے وشیوهٔ آزادی بر انداختم وخواستم که برائے یاران ومحبان چیزے از آداب طریقت بر زبان آرم وبه طرز مثنوے بیان نمایم وبه تبیین انچه از ضروریات است گرایم تا دوستان را یاد گار واهل شوق را معین ودوستیار باشد واین مثنوے را تحفة العاشقین نام نهادم وبرائے قبول دست دعا کشادم امید که صاحبدلان یعنی بین وبزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ وقوافے نه کشایند ونظر عنایت مظهر بمعنے نمایند بالله التوفیق

وبیده ازمة التحقیق

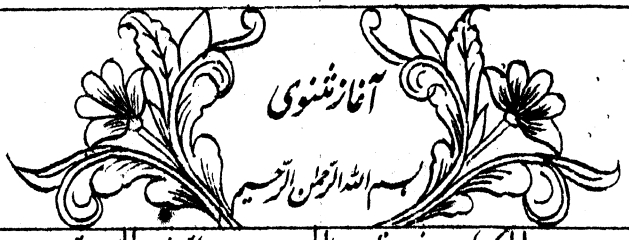

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا	تا کوئی دم ہون مین تجھ سے جدا	دمبدم ہوتا رہون تجھ پر فدا	آرزو تجھ سے یہی ہی ای خدا
ہو زبان پر ذکر دلمین ہو حضور	ماسوی تیرے یہ دل ہو سب سے دور	بے حضور دل کے لون مین تیرا نام	جبکہ لون مین ہون حضور اتمام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور	بے جہت بے کیف مجکو ای غفور	التجا کس کے کرون تیرے سوا	کون برلاویگا میرا مدعا
نور وحدت کر دے مجھ پر آشکار	بس یہی ہی مدعا یہ دعا جزی ہی کیجیو قبول	یہ دعا عاجز کی ہی کیجیو قبول	از برائے آل و اصحاب رسول ؐ

بیان وحدت و گفتن انا در و لولۂ اول سلوک

ماسوی تیرے ہون فانی سب خیال	یان تلک ہستی کا رہنا ہو محال	معرفت کا جوش ہو منصور وار	پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
جس پہ ظاہر راز لا ہوای عزیز	پھر کہان اثبات کا اسکو تمیز	بیشک اظہار یکے بھی ہی دوئی	مدعی یان پر نہین ہوتا کوئی
لا والا سے بھی ہو نزدیک تر	پر نہین تجکو خبر ای بیخبر	جسنے کی گفتار سمین ہی عیب	وہ ہوا دونون جہان سے بے نصیب
کیونکہ یہ خود پسندی ہوش کی	یہ نہین ہو بات وان کے جوش کی	گر نہین ہو دہم ہستی ای پسر	پھر انا سے کیا وہ توڑے بیخبر
جسکو ہو کچھ دہم ہستی کا گمان	وہ نہین عارف ہی ہرگز ای جوان	بلکہ اسمین دہم ہو شرک خدا	عین جانے دہم سے ہو کر جدا
دہم ہستی کا ہی بس ایسا حجاب	یہ نہ ٹوٹے وا ربن عالی جناب	مولوی نے بلکہ اسمین یون لکھا	راز مخفی کل دریا سبکو بتا
دہم کی کیا بات ہی ای بیخبر	مولوی کے قول پر کر تک نظر	جملہ معشوقست عاشق پردہ	زندہ معشوقست عاشق مردہ
	چاہیے کرنا تجھے یان پر سکوت	یہ حدیث مصطفی سے ہی ثبوت	

حدیث شریف مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا

من سکت کو دل سے پڑھ تو ای عزیز	تجکو تا رمز خفی پر ہو تمیز	یعنی جسنے بند کی اپنی زبان	پا گیا اندھون کے ہاتھون سے امان
	دیکھ کیا فرماتے ہین عالی جناب	یعنی حضرت مصطفی ای فیض مآب	

حدیث شریف کُلُّ النَّاسِ یَخُوضُونَ وَدَعُوا مَا یَعْرِفُونَ اَیُرِیدُونَ اَنْ یَکْذِبَ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ

قول اسکی عقل پر کر ای جوان	تا نہو وہ راز حق سے بدگمان	دوسرا فرمان من اس پاک کا	مرتبہ ہی جسکے باعث خاک کا

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ

جسپہ کھل جاتا ہی راز حق نہان	بند ہو جاتی ہی اسکی بس زبان	یعنی جسپر راز حق کا ہو حضور	گفتگو سے وہ بشر از بس ہی دور
یاد رکھ اس بات کو ای جان من	خامشی اس جا پہ ہی گویا سخن	یون کہو ہاتھون کو اپنے تم اٹھا	ماسوی اپنے تو بولی سب مٹا

مرسد ہر شے مین دیکھون نیرانوم	دیکھ اسکو سوختہ ہون مثل طور	نیست تیرے روبرو ہون اسقدر	جیسے پیش شمس ہوتا ہی قمر
بس زیادہ تو نہ کیجیو کچھ کلام	نیست تو باقی خدا ہو والسلام	بھید یہ ہی فہم انسانی سے دور	چاہیے خاموش رہنا دلشعور
دیکھ فرماتے ہین دانائے علوم	مثنوی مین یعنی مولانائے روم	علم حق در علم صوفی گم شود	این سخن کے باور مردم شود
	راز حق کا گر ہی طالب اے پسر	نیست کر ہستی کو جب ہو باخبر	

در بیان انتشار دل و وسوسۂ شیطان و باز داشتن ازو

غیر کا دل مین نہ آنے دے خیال	تا کہ ہووے نفس کافر پایمال	غیریت ہی سد انوار خدا	دور کر اسکو شتاب اے باصفا
یاد رکھ اسبات کو اے ہوشیار	جب تلک ہی غیر کا یہ وصل بار	یہ ہی کافر بلکہ اکفر ذی شعور	روز و شب کہتا ہی حق سے مجکو دور
دیکھ فرماتے ہین یون اہل عمل	نفس نے ڈالا ہی دل مین کیا خلل	کاشکے ہرگز نہ آوے مادرم	تا نکرے گشتہ نفس کافرم
کاشکے ہرگز نبووے نام من	تا نبووے جنبش و آرام من	یون کرو ہر وقت حق سے تم دعا	تا کہ حاصل دل کا ہووے مدعا
نفس شیطان نے کیا ہمکو اسیر	تو چھڑا ہمکو ہمارے دستگیر	سخت تر دشمن ہی شیطان لعین	مکر سے ہم اسکے کچھ واقف نہین
جسکو ہم جانین کہ ہی بیشک بلا	اسمین کرتا ہی ہمین پھر مبتلا	یہ ہوا ہی انبیا سے دو بدو	کیا بھلا پھر ہم ہین اسکے روبرو
دام سے اسکے نہین کوئی بچا	ہووے گر وہ لاکھ دانا پر پھنسا	کیونکہ ہینگے مگر شیطان کے رفیق	کب بچین تب تک نہووے تو رفیق
کر تو آگہ اس سے ہمکو اے کریم	تا سمجھ لین مگر شیطان رجیم	اگر کرین نیکی تو بد دیوے ملا	یا کرین کچھ بد تو کر دیوے بھلا
جسکا دشمن سخت ایسا ہو لعین	ماسوی تیرے پناہ اسکو نہین	یا آلہ العالمین بہر رسول	اس دعا کو کیجیو میری قبول
کنج وحدت کا یہ مانع ہی لعین	بند رکھتا ہی یہی چشم یقین	خود نمائی سے یہ پر ہی بدگہر	ماسوی اپنے نہین کرتا نظر
اس سبب سے نور وحدت ہی چھپا	ورنہ دیکھو تو وہی ہی جا بجا	کو نسا دل ہی کہ جسمین وہ نہین	پر نہین ہی چشم تیری نور بین
غور سے اس قول پر کر تو نظم	مولوی فرماتے ہین کیا با اثر	انچہ تو گم کردہ رہ کتر کردۂ	ہست اندر تو تو خود را پردۂ

در بیان آیت نحن اقرب

پاسبانی دل کی کر تو اسقدر	ماسوی حق کے نہ آوے کچھ نظر	غرق بحر وحدت ایسا ہو عزیز	تا نہو پھر این و آن کی کچھ تمیز
عارفان حق کی یہ ہی گفتگو	جب تلک تو ہی نہین ہی نور ہو	اسکو کہتے معرفت ہین عارفان	وہ عیان ہو تو نہان ہی ہی جوان
مثل یہ فرماتے ہین شاہ بو علی	محرم راز خفی و ہم جلی	تا تو ئی کے یار گردد یار تو	چون نباشی یا بباشد یار تو
جب تلک تو ہی نشان اسکا گمان	نیست کر ہستی کو تو اے دانشمان	کر تو پروانہ کی ہمت پر نظر	وا صل جانان ہو جلکر سر بسر
ہی یہ پردہ تجھ سے اے محبوب من	دور کر خود کو تو دیکھے ذوالمنن	وہ تو ہو تر نزدیک تیرے ہو اس سے دور	یہ عجب ہی حال تیرا اے شعور
کیون پڑا ہی دور ہو تر نزدیک تو	دل مین اسکی کر ذرا تو جست و جو	گر چہ ڈھونڈ عرش سے لے تا ثرین	راہ حق دل کے سوا پاوے نہین
کیونکہ رہ اسکی ہی دل مین آشکار	دیکھ تو دل مین ذرا اے ہوشیار	دیکھ لے کیا لکھتے ہین یہ مولوی	واقف ہر غمز اسرار خفی

	اے کمان از تیر پا پر ساختہ	صید نزدیکست و دور انداختہ

قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

نحن اقرب کو نہیں سمجھا مگر	اسلیے اس بھید سے ہے بیخبر	عقل ظاہر بین کو کرتو رل سے دور
عقل جزوی عقل ظاہر ہے جوان	عقل کلی عقل باطن ہے یگان	عقل کلی تھی نبی میں بس تمام

در بیان حدیث قدسی سَمْعُہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ

بعد فرض واجب ہے والاسقام نفل پڑھو لوگ کرتے ہیں مدام حدیث قدسی مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ رواہ البخاری

حق نے فرمایا کہ اسکے دست و پا	کان اور چشم و زبان ہوں بر ملا	یہ حدیث مصطفیٰ ہے بیخلا
یہ حدیث مصطفیٰ ہے بیخلا	نیست کرتی ہے دوئی کو اے فتا	بحر وحدت میں ہے جو جیحون جوان
بحر وحدت میں ہے جو جیحون جوان	یہ وہ لائے در وحدت یگان	یعنی کثرت نیست بے وحدت بقا
یعنی کثرت نیست بے وحدت بقا	بے الف جیسے نہیں ہوتا ہے لا	لافنا الا بقا اے زشت خو
لافنا الا بقا اے زشت خو	ہو کے لا پھر دیکھ جانان سو بسو	عین کثرت میں ہے وحدت یوں نہان
عین کثرت میں ہے وحدت یوں نہان	جسطرح ہوتی ہے کل میں جو نہان	لاکے قائل شہر کہن کے مردِ دین
لاکے قائل شہر کہن کے مردِ دین	ہیں مقر الاکے موحن با یقین	لاکو الا جانتے وہ بے نصیب
لاکو الا جانتے وہ بے نصیب	یہ تھا باعث کفر کا آنکے عجیب	جو کرے الا کو لا اے بیخبر
جو کرے الا کو لا اے بیخبر	وہ ہے کافر دین حق میں سر بسر	انکی ضد میں ہو سو ہوا کافر ہوا
انکی ضد میں جو ہوا کافر ہوا	انکی ضد میں ہو سو ظاہر ہوا	تھا انا فرعون سے لا کا بقا
تھا انا فرعون سے لا کا بقا	تھا انا منصور سے لا کا فنا	گفت فرعون انا الحق گشت پست
گفت فرعون انا الحق گشت پست	گفت منصور انا الحق او برست	زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق
زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق	آن عدو نور بود و این عتیق	جیسے پیش شہر کہن الانہان
جیسے پیش شہر کہن الانہان	ویسے نزد عارفان لاعیان	لاکو لا جانیے میں مومن بے فنا
لاکو لا جانیے میں مومن بے فنا	لیک لا سے ہوا لا کا فنا	غیر الا ہی نہیں انکو خبر

یہ مجرد معنی لفظ حدیث	کچھ نہیں تاویل ہیں اسکے عجیب	
یہ ان لکھا خاص ان سخن اسکا جان	فہم کر دل میں نہ کر کچھ قیل و قال	
لام میں جیسے الف اے بیخبر	اسطرح کثرت میں وحدت سر بسر	
لام لا الا الف ہے اے جوان	لا ہے کثرت وحدت الا یگان	
پردہ الا ہے لا اے بے خبر	توڑ اسکو دیکھ الا سر بسر	
بس ضمیر لا ہے لا معبود غیر	ہو کے حق میں تو ہو را کزل کی سیر	
اسلیے واقع ہوا الا اے پسر	تاکہ ہووے کفر سے دور تر	
یعنی الا کو کیا لا سے نہان	استقدر تھے خود وہ بدگمان	
جو کریں الا سے لا کو بس نہان	وہ میں فنا لت حق کے ہادی یگان	
فرق حال کا فرو منصور کا	ہے یہی فرعون اور منصور کا	
دیکھ فرماتے ہیں ہو لا نا یراز	یعنی حضرت مولوی پاک باز	
این انا را رحمت اللہ اے محب	وان انا را لعنت اللہ در عقب	
این انا گفت و ز خود آزاد شد	وان انا گفت و ز خود برباد شد	
ویسے نزد عارفان لا ہے نہان	ویسے نزد مشرکین لا ہے یمان	
غیر الا ہی نہیں انکو خبر	یعنی الا کا ہوا تبر یہ اثر	

مولوی نے کیا تاسف سے لکھا — سُنکے گر تجھپر موثر تو ہی بجا — آہ از دست تو دارم صد فغان
سنگ سے بھی ہے ترا دل سخت تر — پھر بھلا ہو تجکو کیا تجھپر اثر — چشم باطن ہیں نہیں تجھپر تری نور — پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور

در بیان درست کردن دل بموجب حدیث

دل کو کر آراستہ اے مرد دین — ماسوی اسکے نہیں اللہ تہین — جو عمل ہو دل سے بس بہتر ہو وہ — گر نہیں دل سے تو بس ابتر ہو وہ
گر نہیں دل پر ترے دین کا اثر — کیسے ہون اعمال ظاہر معتبر

حدیث شریف ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم

یون ہوا فرمان حق اے ہوشمند — ماسوا دل کے نہیں ہمکو پسند — جو عمل دل سے نہیں بس تالف — لکھ گئے ہیں اس بیان ہیں سب سلف

حدیث شریف ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب

بلکہ فرمایا نبی نے اے دغل — جسکے دل ہیں ہے خلل سب ہیں خلل — دیکھ فرماتے ہیں مولانا ے دین — سومنون کو جس سے ہوتا ہے یقین
ما بروں را ننگریم و قال را — ما درون را بنگریم و حال را — دل نہیں جبتک ترا ہو با صفا — سب عبادت ہے تری بس بے روا
صاف دل کہتے ہیں اسکو با کمال — ماسوی حق کے نہو جسمیں خیال — یعنی جو کچھ ہو وہ ہو بہر خدا — غیر سے دل ہیں نہو چون و چرا
پھر کہیں جو کچھ کہ وہ سب ہے درست — عشق حق سے وہ ہوے چالاک و چست — ہر عبادت ہیں ہو پھر رنگ دگر — رنگ وہ عالم ہو جس سے بیخبر

در بیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر

اُنکی دو رکعت ہون تیری صد نماز — بلکہ بہتر اس سے بھی اے نابکار — وہ ہین بینائے مسمی سر بسر
اُنسے کیا نسبت ہے تجکو اے ذلیل — تو انہیں نفس و ہوی کے خلیل — اُنکا ہمدم نور وحدت الیقین
اُنکا سونا تیری بیداری بسیر — روز و شب کا فرق ہے با ہمدگر — ہو اگر تو مثل سگ ہو ہوشیار
گر ہوں آسودہ تو ہون شاغل ربے — ہو اگر تو سنگ ہو اے بے ادب — بے ادب اس سے ہوا تو بے تمیز
لاکھون کافر پیشتر اس سے ہوے — انبیا اور اولیا کو اے پسر — کہتے تھے مجنون و ساحر بے تمیز
دیکھ کر یہ انبیا کا معجزا — کہتے تھے یہ سحر ہے سب برملا — سحر سب جانا کیے یہ بے تمیز
عشق حق سے منتشر ہو جسکا حال — کیونکہ تو ہے اسم خوان و بے بصر — اے عزیز
اشقیا را دیدۂ بینا نہ بود — تیرا ہمدم نفس و شیطان لعین — راست فرماتے ہین وہ عالی جناب
دیدشان در نیک و بد یکسان نبود — گر ستہ ہون وہ تو ہون جبریل وار — یعنی حضرت ولوی اے فیض یاب
یا لباس ظاہری پر ہے خصال — ہمسری انبیا سے یہ تباہ — ہو گئے درگاہ حق سے رو سیاہ
مغز باطن پر نہ کی اُنکے نظر — شغل سگ کے استخوان پر کی گذر — یعنی جیسے وہ ہین ویسے ہم ہین سب — پھر کہان سے آیا انپر فضل رب
کیونکہ علم غیب ہے علم خدا — یہ نہ سمجھے دل ہیں اپنے بے بصر — علم باطن سے نہیں ہمکو خبر
غیر پر ہوتا نہیں ہرگز پیدا

قولہ تعالی فضلنا بعضکم علی بعض

لفظ فضلنا سے فاضل ہیں یعنی	ہوگئے افضال حق سے بے یقین	عقل کے نزدیک بھی ہے ذوق خصال	کل کا ہونا ایک سا بس ہے محال
باوجود اسکے شقی و مرتدین	شامل اپنے آنکو جانیں بالیقین	شامل اپنے جو انھیں جانے حیوان	یہ شقاوت کا نشان ہے بیگمان
دیکھ کیا لکھتے ہیں وہ عالی مقام	یعنی حضرت مولوی اہ نیک نام	کار پاکان را قیاس از خود مگیر	گرچہ باشد در نبشتن شیر و سیر
یعنی صورت میں ہوں مثل احمد مگر	فرق ہے اخلاص میں لیکن بسیر	تیرے جو حسنات ہیں اہ بے ادب	سیئات ہیں انکے ہیں بیشک سبب

قولہ تعالیٰ مِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ

یعنی ظالم مقتصد تم اہ بسیر	سابق الخیرات وہ ہیں سر بسر	بے ادب ہونے سے تیرے ہے وبال	یعنی غالب نفس تیرا کمال
ہے شرف انسان کو از علم ادب	بے ادب ہوتے ہیں کب عالی نسب		

حدیث شریف ظُلْمُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ اَ

کیا نہیں ہے یہ حدیث مصطفا	ظن ہو سو سو سے بھلا	نفس نے لیکن کیا تمکو خراب	حشر میں دیکھو گے تم اسکا عذاب
دوستی سے انکی جنت ہو نصیب	دشمنی سے انکی دوزخ ہو مہیب		

حدیث قدسی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ

ایون ہوا فرمان حق اہ خوبرو	جو لڑا اُسے وہ مجھ سے زشت خو		

حدیث شریف حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

دوستی انکی ہے جنت کی کلید	یہ حدیث مصطفیٰ ہے اہ سعید	ہمنشین ہو ایکدم گر با ادب	دیکھ کیا ہوتا ہے تجھ پر فضل رب
بے ادب پر فضل حق ہوتا نہیں	یاد رکھ اس بات کو اہ مردوین	بے ادب تنہا نہ خود رہو بے ادب	بازر رکھے خلق کو از فضل رب
کیا لکھا ہے مولوی نے وعظ چند	بے ادب کے حق میں سُن اہ ہوشمند	بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
از خدا خواہیم توفیق ادب	بے ادب محروم گشت از فضل رب	ختم کر یا جز ادب کی گفتگو	بے ادب سنتا ہے کب اہ نیک خو
اب بیان کر فرق ان دونوں کا تو	بے ادب در با ادب کا ہو بہو	فعل دونوں ایک کرتے ہیں بدام	فرق اسمیں سے نکال اہ نیک نام
کیونکہ وہ ہے بے ادب اسکے سبب	جانتا ہے میں بھی یہ کہتا ہوں سبب	یعنی یہ جو دیں کا کرتے ہیں کام	میں بھی کرتا ہوں ادا اسکو تمام
یہ نہ سمجھے بے ادب وہ بے بصر	کام وہ پر ہم نہیں ویسے بشر	یعنی جیسے ہو مرغن یہ طعام	کھانے سے جسکے ہو قوت بس تمام
لیک کھاؤ تو مرض میں اہ پسر	سم قاتل تنگبو ہوا اہ یہ نجر	بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا	پر زمین سخت میں بو دے فضا
تخم ہو بر با د محنت رایگان	پھر شجر کا ذکر کیا اہ نیکدان	بس میں دل ہے تیری سخت تر	دیکھ فرماتا ہے حق اہ بے خبر

قولہ تعالیٰ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

یعنی پتھر سے زیادہ سخت ہے	دل جو تیرا دیکھ یہ بدبخت ہے		

لغات
بمعنی بعض
انمیں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے اور بعض میانہ رو ہیں اور بعض امور خیر کی طرف سبقت کرنے والے ہیں ۱۲
لغات مقتصدین کو اصحاب الیمین اور سابقین کو مقربین کہا جاتا ہے ۱۲
لغات ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی کسی دوست سے عداوت رکھتا ہے میں اس سے لڑائی کرتا ہوں ۱۲
لغات فقر کی دوستی جنت کی کنجی ہے ۱۲
لغات بعض سخت ہوگئے ہمارے دل ایسے بعد تو وہ مثل پتھر کے ہیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ اور پتھروں میں بھی بعض ہیں کہ انمیں سے نہریں نکلتی ہیں اور بعضوں میں سے پھٹ کر پانی نکلتا ہے اور بعضے خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور خدا تمہارے اعمال سے غافل نہیں ۱۲

یعنی نہیں نہیں میں اُس سے مدام — تو بھی ہو کچھ چشم ترا ہی نیکنام — شق ہو کر آب ہوا نہ روان — خوف حق سے پھر گریں وہ یگان

صبح بتا ہوتا ہی کچھ دل پر اثر — نام حق سنتا ہی جب اے پیغمبر — دیکھ تو گرتے ہین یہ کوہ عظیم — تو نہین کرتا ہی کیون مرد سلیم

کیونکہ وہ ہی خوف و اعد پر اثر — پر نہین تجھ پر اثر کیون پیغمبر — خوف حق مین کچھ نہین ہر گز قصور — لیکہ تیرے دل مین ہی اے بے شعور

سخت دل تیرا ہی یعنے کالجر — پھر بھلا ہو کسطرح تجھ پر اثر — دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت رسول — گوش دل اس سے سن ذرا اے ابو الفضول

حدیث شریف - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ

قلب مین جسکے نقساوت ہو پسیر — وہ خدا سے دور از بس دور تر — قلب قاسی تو ڑا ہی مردخدا — نور وحدت دیکھ تو پھر جا بجا

جبلک قسوت ہو تجھ مین اے جوان — گنج وحدت کا نہو تجھپر عیان — مولوی کی یہ ہدایت اے پسیر — سنکے اُسکو کر عمل اے بیخبر

صورت سرکش گزاران کن بہ نج — تا نہ بینی زیرا دو وحدت چون گنج — فرق تجھ مین اور اُنمین ہی عظیم — تو ہی با قسوت وہ ہین مرد سلیم

لیک تو ہی چشم دل سے بے بصر — نور دل اُنکے سے تو ہی بیخبر — صاف دل روشن ہین وہ آفتاب — نور ایمان کے ہین گویا آفتاب

یعنی روشن دین وہ اُنسے اے جوان — لیکہ وہ ہین چشم شیر سے نمان — شمس کے پرتو سے ہوجاتی ہی پاک — ہو زمین کی جسقدر ناپاک خاک

آفتاب آسمان سے اے پسیر — آفتاب معرفت ہی تیز تر — اُس سے جلتی ہی نجاست ظاہری — اس سے خبث باطنی اے متقی

وہ کرے ہی نور ظلمات زمین — یہ منور دل کرے اے نازنین — اسکا پرتو گر تو لے اے زشت خو — دین کا تو بھی ہو پھر اک ماہرو

لیکہ تو خفاش ہی اے مدشعار — آفتاب معرفت سے تجکو عار — یعنی باطن کی نجاست یہ تمام — اُسکے پرتو سے جلے اے نیکنام

جانتا ہی کون ہی وہ آفتاب — جسکی یہ ہی گفتگو عالی جناب — دیکھ وہ ہی ہو نور حق اور نور دین — یعنی وہ ہی رحمۃ للعالمین

فیض اسکا خاص ہی اک عام ہی — فرق اسمین مثل صبح و شام ہی — خاص سے حاصل نجات ناہی — خاص سے حاصل وصال یار ہی

عام کے حامل ہین عالم ظاہری — خاک کے ارباب باطن اے زکی — جو کہ دونون وصف سے موصوف ہو — عالم راسخ وہ تب معروف ہو

عام کو جانے تو پڑھ لے تو کتاب — خاص گر چاہے وسیلہ لے شتاب

در بیان آیت واتبغوا الیہ الوسیلۃ

قولہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

واتبغوا ہی حکم رب اے پیغمبر — کیون ہی غافل اسسے تو عالی گہر — جسقدر گذرے ہین دین مین خدا — تجھے وسیلہ سے جدا کوئی بتا

کیونکہ بے اسکے نہین ہو دل درست — گر مظاہر ہو مگر باطن نہ جست

حدیث شریف اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ظاہری پر حق نہین کرتا نظر — لیکہ نیت پر کرے اے بیخبر — تاکہ ہووے ہر عبادت مین حضور

اب حقیقت واسطے کی سن جوان — تاکہ اسکا بھید ہو تجھپر عیان — یعنی رکھ تو واسطہ اس سے پسیر — عشق حق لے جو جلا ہو سر بسر

زاہد دون کے قال پر مت کر نظر — اور باطن کو تو حاصل کر بسیر — ہو تو لائق واسطہ کر اہی جوان — جلد ہووے فائدہ پھر بیگمان

گر نہیں تو اسکے لائق اہی بسیر — واسطہ سے کچھ نہو تجھ پر اثر — پیشتر ہو صاف دل اہی مرد دین — مثل پنبہ کے سبک ہو بالیقین

یعنی ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر — جب تو قابل فیض کے ہو اہی فقیر — بعد اسکے پیر کی کر جست وجو — مثل شیشہ دل ہے جسکا ہو سبو

شمس وحدت سے ہو جسکو واسطہ — کر چکا حاصل ہو اس سے رابطہ — یعنی جب چاہے شعاع آفتاب — اور حرارت کر لے دامن اکتساب

منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر — شعلہ زن ہو غیر پر تا سر بسر — جب ملے ایسا تجھے کوئی بشر — پنبہ دل کو تو اسکے نذر کر

ڈالے تل دل پر سے کر بالانتہاب — یعنی دل پر جب پڑے وہ تل بسیر — تو جلے پھر مثل پنبہ سر بسر

پیر کی نسبت کا جب ہو یہ اثر — رابطہ رکھ پیر سے اہی زی بسیر

در بیان آیت کونوا مع الصادقین

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

لفظ کونوا دیکھ لے قرآن مین — حق نے فرمایا ہو انکی شان مین — کثرت و قلت نہو لیکن ذرا — دین مین ناقص ہین دون اہی فتا

رابطہ کیا ہی یہ عینک ہی بسیر — نور وحدت صاف آتا ہی نظر

قولہ تعالیٰ و یتفکرون فی خلق السموٰت والارض

لفظ فی خلق السما کہتا ہی حق — عالم راسخ سے پڑھ اسکا سبق — رابطہ کیا ہی دوا ہی اہی بسیر — دے تشفی دل کے مرض کو یہ مگر

مانع وسواس سے یہ رابطہ — ما سوا حق کے ندے یہ راستہ — دیکھ فرماتے ہین کیا وہ پاکباز — یعنی حضرت مولوی اہل راز

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر — واسن آن نفس کش راسخت گیر — ہو غزا یہ باطنی کی اہی امام — نفس امارہ کو کر دے یہ تمام

ہو غزا یہ جان و دل سے اہی بسیر — وہ غزا ہی ہان وتن سے سر بسیر — یہ غزا فی الوحدت ہوا ہی مرد دین — وہ غزا ہی اجتماع مومنین

وہ غزا ہو خنجر و تلوار سے — یہ غزا ہو دست بے ہتھیار سے — وہ غزا ہو بر زمین و بر نشستان — یہ غزا ہی بر مکان لامکان

ظاہری سامان ہو ظاہر کا معین — باطنی کا باطنی اہی مرد دین — علم اسکا اور ہی اہی بے خبر — سن حدیث مصطفیٰ یہ معتبر

حدیث شریف عن ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدہما فبثثتہ فیکم واما الاخر فلو بثثتہ قطع ہذا الحلقوم یعنی مجاری الطعام رواہ البخاری

جو ہریرہ کی روایت دیکھ تو — اہو دیکھ کر خاموش ہوا نہ شت خو — پائے مین نے علم دو حضرت سے یار — ایک انمین سے کرون مین آشکار

یعنی وہ ہی علم ظاہر سر بسر — جو ہدایت تمکو کرتا ہون بسیر — دوسرا کا اگر کرون مین کچھ بیان — تر خرا کا ٹو مرا تم اہی جوان

یعنی وہ ہی علم خاصان خدا — فہم مین کب غیر کے ہوا ہی فنا — کیا ہو اگر پڑھ لے حرف کتاب — بے وسیلے کے نہو تو فیض یاب

جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو — رہزن باطن ہی وہ اہی نیک خو — مثنوی مین دیکھ لے یہ ہو عموم — یعنی فرماتے ہین مولانا ے روم

علم رسمی ہی یہ گون ہی سالک است — ہر کہ اور در بند قال و قیل شد — ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

این چنین علم اصل وہم ہلاک است

سات ۷ ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور رہو سچون کے ساتھ ۱۲

سات ۷ اور سچ ہے ہین پیدائش مین آسمانون اور زمین کی ۱۲

سات ۷ ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علم کا یاد کیا ہے ایک قوم مین پھیلایا دوسرا اگر مین کرون تو میرا گلا کاٹا جاوے ۱۲

لوح دل از نقش شیطان رشتوے
ای مدرس درس عشقی ہم بگوی
چند چند از حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان

دل منور کن بانوار سجلے
چند باشی کاسہ لیس بوعلی
علم باطن خاص ہے علم خدا
غیر کی شرکت نہیں اسمین ذرا

یہ ہے بس تعلیم حق اے بے خبر
مولوی کے قول پر کر تو نظر
این ہمہ علمی ز تعلیم حق ست
فی زجدہ جہدنی از بہر تست

علم حق وہ ہے کرے حق پر فدا
ماسوا حق کے کرے سبکو فنا
علم جسکو یہ ہے حاصل اے جوان
یعنی ہے موسن خاص از دہ بیگمان

دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا
مولوی معنوی با صفا
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان
گر نباشد غافل از روے یکزبان

در بیان نماز کامل کہ عاشقان حق ادا می کنند

دیکھ یہ انکی نماز اے ذی سیر
حق سے واصل غیر سے ہین بیخبر
جب کرین تکبیر اولی وہ تمام
نور وحدت دیکھین اے یکنام

بعد اسکے جب پڑھین ام الکتاب
جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب
دیکھ کر انوار اسکے ذی سیر
سوختہ ہوتے ہین عاشق سر بسر

جب پڑھین اخلاص کو باصد دل
نور وحدت سے وہ جاتے ہین مل
یعنی ہستی نیست کرتے ہین عزیز
ماسوا حق کے نہین رکھتے تمیز

کیا لکھا ہے دیکھ تو اے بے نصیب
مولوی نے جو کہ زین کاہے طبیب
چونکہ با تکبیر باسقرون شوند
ہمچو قربان از جہان بیرون شوند

جسکی ہستی نیست ہو پیش خدا
اسکو کہتے ہین ہلاک مرحبا
خوب پہچانا خدا کو اے بشر
ماسوا حق کے گیا سب سے گذر

حدیث شریف الصلوٰۃ معراج المؤمنین

یعنی یہ ہے وہ صلوٰۃ اے ذی سیر
جو کہ ہے معراج موسن سر بسر
اسکو کہتے ہین نماز با حضور
سعی کر اسمین اگر ہے ذی شعور

سعی جو کرتا نہین اسمین بشر
وہ ہے بدتر خر سے احمق بیخبر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت علیؑ
گوش دل سے سن ز انوار اے اخی

بار سے اسکے زمین و آسمان
کھینچتے ہین الامان و الامان
زرد ہو جاتا تھا رنگ مرتضیٰ
جبکہ فرض و نفل کرتے تھے ادا

خوف حق سے مردے تن ہوتے تھے خار
یعنی کپڑے پھاڑ کر ہوتے تھے مار
یون ادا کرتے تھے وہ شیر خدا
پنجگانہ بس صلوٰۃ اے با صفا

ایکدن کا حال سن اے بیخبر
دل پہ تیرے تا ہو کچھ اس سے اثر
تیر تن مین جبکہ گیا انکے جوان
جلد مین جا کر ہوا مطلق نہان

جب نکالین درد ہوا انکے حبیب
دشمنونکے بھی نہو ایسا نصیب
اس سبب سے دیر تک تن مین رہا
شاہ بھی اس درد مین تھے مبتلا

درد تھا یا تھی بلائے دو جہان
دیکھ کر عاشق ہوے بے قرار
تیر انکے تن مین انکے دل مین خار
فکر مین تھے تا ہوے وہ باتمام

فکر کی سب نے نکالین جلد تر
اور گئے سجدہ مین با عجز و نیاز
پیچھے سے اسکو لیا سب نے نکال
یون کہا ہو ملتفت با اتقیا

غرق کیون خون سے مصلا ہے یہ سب
جب ہوا اس شاہ دین پر یہ عیان
دیکھ لے یہ ہے صلوٰۃ با حضور
چل کے دیکھون اپنی آنکھ مین حال

کون سوتا کون اب بیدار ہے
عشق حق سے ہو رہے ہین بیقرار
یعنی ہین صدیق بعد انکے عمر
کرتے تھے اپنی ادا نیر نماز

استدرر روتے تھے وہ صدیق پاک — تر ہوئی تھی اشک سے اُس حال کی خاک — شمع سان جلتے کھڑے تھے پر خموش — دیگ سان نکلے مگر سینہ سے جوش

دیکھ کر صدیق کا یہ وجد حال — ہوش سے ہوا اور کچھ کی اُن نے قال — یہ ندا آئی فلک سے او رسول — ورد دل انکا ہوا ہمکو قبول

کچھ طوالت پر نہیں ہمکو نظر — ہو مگر اخلاص پر عالی گہر — گر پڑھے اخلاص سے کوئی صلوۃ — ایک بہتر لاکھ سے اسکی نکیذات

یہ لکھا ہو دیکھ تو اے جان من — مولوی نے از برائے رو در زن — پیش حق یک نعرہ از روئے نیاز — بہ کہ عمرے بے نیاز اندر نماز

یہ نہ حاصل تجکو ہو اے بیخبر — تا قیامت ہو وسیلہ سے مگر — کیونکہ ہو یہ راز دل اہی مرد دین — علم سینہ ہو سفینہ پہ نہین

سوختہ دل سے ہو حاصل آدمی — یاد رکھ اس بات کو عالی نسب

در بیان صحبت اولیا و فضیلت آنحضرت

ایک ساعت صحبت دل سوختہ — تجلکو کرے مثل گل افروختہ — دیکھ فرماتے ہین مولانا پاک — قدر جانے اسکی کب ہر شخ خاک

صحبت مردان اگر یکساعت ہست — بہتر از صد خلوت صد طاعت ست — سوختہ دل کون یعنی اولیا — انکو حاصل ہو وہ دولت انبیا

حدیث شریف تخلقوا باخلاق اللہ۔

ہو تخلق پر عمل اُنکا قوی — رین حق کے دیکھ یہ ہین متقی

حدیث شریف ۔ مثلھم کمثل انبیاء علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

کانبیا کے لفظ سے موصوف ہین — عارف باللہ یہ معروف ہین

حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم

اقتدیتم سے مشرف یہ بشر — یہ مبصر اور سب ہین کور و کر — خق سے رکھتے دمبدم ہین حضور — نفس ہے خلوت شیطان نے دور

قولہ تعالیٰ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا

اسلیے فرماتا ہو رب جلیل — نیک ہو انکی رفاقت اے خلیل — کیا رفاقت یعنی ہو ظل الٰہ — دور رجو اس سے ہو وہ ہو تباہ

انکی صحبت مردہ کو زندہ کرے — زندہ ایسا ہو نہ پھر گر مرے — انکی صحبت دیو کو کردے ملک — ہر اثر صحبت مین انکی یا تلک

انکی صحبت مین ہون عالم جاہلان — یعنی وہ ہون بہتر از صد عالمان — انکی صحبت مین نہین آتا شقی — یہ خبر دی مصطفیٰ نے اے تقی

گر تو چاہے ہمنشینی با خدا — ہمنشین اُنکا تو ہو اے باصفا — دیکھ یہ فرماتا ہو حق اے حبیب — جو شکستہ دل ہین اُنکے ہو قریب

مولوی نے مثنوی مین یہ سخن — کیا لکھا ہو دیکھ تو اے جان من — ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا — او نشیند در حضور اولیا

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کامل بایزید پارسا — مانگتے حق سے بدل تھے یہ دعا — وصل اپنا دے مجھے پروردگا — ہجر سے تیرے ہون مین بے قرار

یہ ہوا فرمان حق اے بایزید — گرچہ محنت تیری ہو از بس مزید — پر نہ ہو گا وصل سے بہرہ تجھے — جب تلک لاوے نہ تو تحفہ مجھے

یعنی لاوہ چیز جو مجھ مین نہو — دون تجھے وہ چیز جو تجھ مین نہو — سُنکے یہ الہام روئے زار زار — پھر کہا یون ای مرے پروردگار
تجھ سے سب شے جانتا ہون ای خدا — تجھ سے کوئی شے نہین پاتا جدا — روزہ رکھتا اور پڑھتا ہون صلوٰۃ — حج کرتا اور دیتا ہون زکوٰۃ
علم تیرے واسطے مین نے پڑھا — وعظ و پند اُس سے سدا کہتا رہا — رات دن کرتا ہون تیرا ذکر — اور آنے دی نہ دل مین کوئی فکر
ہر بلا پر صبر مین کرتا رہا — شکر تیری نعمتون کا بھی کیا — مال و جان تجھ پر کیا مین نے فدا — پیروی سنت کی بھی کرتا رہا
یہ بھی ہو تو فیق تجھ سے ای الٰہ — ورنہ شیطان کر دے اکثر مین تباہ — کہہ چکے جب راز حق وہ باصفا — پھر ہوئی حق کی طرف سے یہ ندا
یعنی یہ اعمال جو تو نے کیے — حور و غلمان اُسکے بدلہ مین لیے — ان عبادا تون سے ای عالی گہر — یان بھرے لاکھون خزانے بیشمر
اور کہا دے علم اسکا دستگیر — مین نہین واقف ہون اس سے کچھ ذرا — تو ہی محبوبے بتا اور رہنما
گوش دل سے سن فرا ای نیکدان — یعنی وہ ہے درد و سوز دانکسار — ہم منزہ جس سے ہین ای باوقار
عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے — وصف ان دونون کا سن ای باخدا — مولوی روم نے بھی جو لکھا
کیست مسکین آنکہ او خود را بدید — دیدۂ یعقوب بینددی او — خویش را قربان کند بر بوی او
گر تو فریادے کنی یعقوب وار — یوسف کنعان نہان در چاہ دل — تو در آ جوئی ہین در آب و گل
تو ہو غافل نور حق سے بے بصر — پر نہین واقف ہو تو مرد سلیم — ہر عبادت مین ہے یہ نقص عظیم

در بیان نماز بہ حضور

جب کھڑا ہوتا ہی تو بہر نماز — سچ بتا ہو تا ہی کچھ دل مین نیاز — جس سے حاصل دل کو ہو سوز و گداز
عشق حق سے دل جلے جیسے کباب — چاہیے وقت نماز ایسا نیاز — پھر کہان تیری نماز ای بے حیا
یا کہ جیسے برف پیش آفتاب — گر نہین کچھ خوف حق دل مین ذرا — این چنین تسبیح کے دارد اثر
مولوی نے مثنوی مین یون لکھا — پڑھ آسے گر ہی تجھے فہم و ذکا — بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
ماسوا حق کے جو دل مین ہو خیال — بت ہے وہ کچھ کم نہین صاحب کمال — جب تلک اسکو نہ تو ڑے ای پسر — تو رہ حدت سے رہے تو ہیچ در
بے حضور دل اگر ہو ے صلوات — وہ نہین ہرگز صلوٰۃ ای بیخبر

حدیث شریف - لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

کیونکہ یہ ہے بس حدیث مصطفےٰ — بے حضور دل نہین ہوتی ادا — کر ذرا تو فکر باطل دل سے دور — تا کہ ہو وے یہ نماز با حضور
فکر باطل نے کیا تجکو تباہ — ہو گیا درگاہ حق سے رو سیاہ — یعنی ہو وے بغیر حق جو مدعا
روز و شب کرتا ہی جسکی جستجو — تیرا تو اسمین ضرر ہی ہو بہو — راہ عقبیٰ کی نہ تو نے دل سے لی
فخر دنیا پر کیا تو نے خیال — یہ نہ سمجھا دین مین ہے وبال — ورسے کچھ جا نا نہ تو نے فضل رب
علم وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو دھوم — اور جہانمین مولوی تجکو عموم — عالمون سے جا گئے ہی انمین نظیر
جو ملا ہم سے ملا وہ بار سول — فخر کرنے لگا مرد فضول — ور نکلے سوچ کا اس سے کام

در بیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہوا
تا قیامت کو نہ اعمی ہوں بھلا

وہ نہ سیکھا خلق سے جو ہو نہاں
قرب حق لیکن ہوا اس سے نہاں

رو نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو
ماسوا اپنے وہ دیوے سب کو کھو

وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو ذلیل
دین کے تا لوگ ہوں تجھ کو خلیل

وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق الٰہ
تا کہ ہو یہ نفس امارہ تباہ

وہ نہ سیکھا ہو یا جس سے یہ دور
تا کہ ہو اخلاص سے دل کو سرور

وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا
تا رہوں میں ہر دم حق پر فدا

وہ نہ سیکھا عیب ہو جس سے عیان
یعنی وہ جو اپنے دل میں ہیں نہاں

وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور
تا کہ ہووے یہ نماز با حضور

وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز
تا کہ بر دور ہو ای حیلہ ساز

وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر
تا پڑے پھر روے جاناں پر نظر

جسکے دل میں ہوں مرض ایسے نہاں
نور وحدت وہ نہ دیکھے بیگمان

اصل وحدت کی نہ پی جسنے شراب
یا نہ کھائے نفس کافر کے کباب

پیر جی ہوں یا کہ عالم بے بدل
تف ہو وہ نون پر کہ ہیں بے عمل

علم تو بیشک پڑھا تو نے حبیب
علت غائی سے کیوں ہو تو بے نصیب

علم ظاہر شرط باطن ای پسر
شرط بے شرط و باطل ہر بسر

یعنی جیسے ہو وضو شرط صلوت
بے نماز یکا وضو کیا نیکذات

مولوی کی یہ نصیحت لے شتاب
تا کہ ہووے روی آن فیروزہ آفتاب

صد کتاب صد ورق در نار کن
جان و دل را جانب دلدار کن

بے نشان را کس نیابد از خصوص
ہم نیابد از فتوحات و نصوص

عمر را ضایع مکن در گفتگو
گفتگو چون پردہ ہائے تو تنو

تا بہ بینی روے آن فیروزہ روز
پردہ ہائے تو فتو در دم بسوز

جہد کن تا تو بچشم دل عیان
بے دلیل و بے بشارت بے بیان

ہم نہ بیند روبہ عقلی ای مرید
ہر کہ روے یار در دنیا ندید

مولوی گشتی و آگہ نیستی
از خود آگہ چون نئی ای بے شعور

بس نیابد بر چنین علمت غرور
عقل چو تھی نور بین دہ کھو گئی

علم سے تجکو جہالت ہو گئی

در بیان حقیقت جہل

جہل کیا ہے یعنی بس ہے ای پسر
تو مہوس ہے مگر ہے بے خبر

یہ تو نسخہ یاد رکھ ای مہربان
جہل کو رد علم سے اپنے شکست

جب پھونک ہو تو اسکو نشست
کر تو گل حکمت سخاوت کی مگر

اسم اعظم کی تو دے بوٹی ملا
عشق کی آتش سے دے تو پھر جلا

تب یہ ہوں اکسیر اعظم سر بسر
نم جسنے اسطرح روشن کیا

ظلمت باطن کو اسنے کھو دیا
جو پھرا اس سے ہوا وہ بے نصیب

جو ملا اس سے ملا با مصطفےٰ
جو لڑا اس سے لڑا با مصطفےٰ

اسکی صحبت میں ہی ہے جمعیت بالنصیب
جسکو دیکھے اس سے کچھ بھی بر خلاف

مثنوی میں اسطرح چہر کر تمیز
اینکہ می بینی خلاف آدم اند

اسلیے دین سے رہا یہ بے تمیز
گر نہیں ہے شرط دنیا بے ادب

اسطرح مشروط کو بھی کر ادا
کیونکہ اس سے ہر عبادت ہو بقا

در بیان نماز بے حضور

بلکہ فرمایا ہی نے ای دل — جسکے دلمین ہی خلل سب مین خلل — گر پڑھے کوئی نماز بے حضور — نور وحدت سے وہ ہوجاتا ہی دور

حدیث اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّہٗ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ لَہُ الرَّبُّ اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ اِلٰی مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکَ مِنِّیْ ابْنَ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَیَّ فَاِنِّیْ خَیْرٌ لَّکَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَیْہِ اَلْمُحَلِّیٰ بیت

یہ ندا ہر سو تمت کرتا ہی خدا — کیون نہین ہوتا ہی تو مجھپر فدا — کون بہتر مجھ سے ہی ای بے بصر — جسکی خاطر مجھ سے ہی تو بے خبر

کر ذرا انصاف دل سے بے نصیب — مجھ سے بہتر کون تیرا ہی حبیب — جب نہین سنتا یہ بندہ وہ خدا — حکم حق ہوتا ہی پھر یہ برملا

یعنی دلمین جسکا رکھتا ہی خیال — وہ ہی ہی معبود تیرا بد خصال — اسکو کر دو نور وحدت سے جدا — یہ نہین قابل ابھی اسکے ہوا

یہ فرشتے کہتے ہین عالی نسب — کیون نا آداب حق سے بے ادب — یعنی ہوا داب حق ایسا پسر — جز خدا دل پر نہو جس سے اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ امْرِءٍ لَا یَشْھَدُ فِیْھَا قَلْبُہٗ کَمَا یَشْھَدُ بَدَنُہٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوۃٍ دَائِرَۃٍ وَلَا یُکْتَبُ لَہٗ عَشْرُھَا اِذْ عَنَّ قَلْبُہٗ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ

دیکھ فرماتے ہین یہ خیر الورا — جسم و دل دونون ہون حاضر خدا کے — دل بھی ہو ویسے خدا کے در پر

کیونکہ وہ ہی بے حجاب جلوہ گر — یعنی جیسے تن کیا ہی تہ بتہ — اس مکان ای بے خبر ہی بے بصر

حدیث شریف فِی الْخَبَرِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہُ الْحِجَابَ مِنْہُ وَبَیْنَہٗ وَوَجْھُہٗ بِوَجْھِہٖ

وہ قریب اور بے حجاب اور تو ہی دور — پھر بھلا کیا ہو نماز ای بے شعور — کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا

جلوہ گر تو دیکھ وہ محبوب ہی — تو خودی سے اپنی پر محجوب ہی — غور کر انصاف کر دل مین ذرا

سو سو جلوے خود کرے وہ باکرم — نور افشانی کرین ساتون فلک — آفرین بد بین مین تہ فلک

یہ ہوا القاب پھر بھی بے خبر — جب وہ فرماتا ہی تجکو بت پرست — یعنی تو ہی بت پرست و خود پرست

اللّٰہُ اَکْبَرُ

ذبح اسکو کر یہ تکبیر خدا — یعنی تکبیر یہ ہین ای فتا — تن کو قربان کر تو ای مرد خلیل — مثل اسمعیل کے تا ہو خلیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہو تو بسم اللہ سے بسمل شتاب — تا شہادت کا ملے حق سے خطاب

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا — یہ دعا کر حق سے پھر با التجا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

سیر اور تہمن سخت بد کردار ہی — یعنی شیطان مانع انوار ہی — کر نظر مجھپر ذرا میرے آقا — تا نہ کردے یہ نمازون کو تباہ

جب کرے رحمت سے وہ تجھ پر نظر ۔ ماسوا حق کے نہو پھر کچھ اثر ۔ حمد حامد محو یا محمود ہوں ۔ عرض جوہر یعنے باقصود ہوں
حمد میں حامد فنا ہو اے جوان ۔ حمد ہو محمود میں پھر بیگمان

در بیان نماز کامل کہ حاصل نمیشود مگر بتوجہ مرشد کامل

لیکنہ شرط اسمیں ہے یہ اے نیکنام ۔ چشم روشن ہو مگر کوئی امام ۔ جب یہ تیری ہو نماز با ادب ۔ یاد رکھ اس بات کو عالی نسب
دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ مولوی ۔ یعنی جو ہیں مولوی معنوی ۔ چون امام چشم روشن بر صلوۃ ۔ چشم روشن باید اندر پیش راہ
این نماز تا مد سلوک معنوی ۔ بے دلیلے در نمازت چون روی ۔ در شریعت ہست مکروہ اے کیا ۔ در امامت پیش کردن کور را
گرچہ حافظ باشد و چست فقیہ ۔ چشم روشن باشد اگر با فہم و فقیہ ۔ کور را پرہیز نبود از قذر ۔ چشم باشد اصل و پرہیز و حذر
او پلیدی را نہ بیند در عبور ۔ ہیچ موہن را بسا را چشم کور ۔ کور ظاہر ہر نجاست ظاہر است ۔ کور باطن ہر نجاست ابتر است
کور ظاہر کا سنا تو نے بیان ۔ کور باطن کا بھی سن لے اے جوان ۔ تو نہیں معذور اس سے اے فتا ۔ کور بہتر تجھ سے اے مرد و غل
کیونکہ اسمیں تو مکلف ہے عزیز ۔ اس حدیث مصطفے سے کر تمیز ۔ جب تلک تیرا نہیں پیر دلیل ۔ اس سے یکیون غافل ہے تو اے بیخبر
کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہے ۔ دیدہ و دانستہ تو تو کور ہے ۔ یہ حدیث مصطفے اے ہے معتبر ۔ اس سے یکیون غافل ہے تو اے بیخبر

بغیر ارکان صلوات ظاہری و اخلاص دل نماز کامل نمیشود

حدیث شریف اَلْعِلْمُ مِرْیَضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُصَلٍّ وَّمُصَلِّیَۃٍ

دو طرحکا علم ہے تجھ پر ضرور ۔ حاصل اسکو کر اگر ہے ذی شعور ۔ ایک تو ہے علم ارکان صلوات ۔ دوسرا اخلاص دل اے نیکذات
ایک بھی ہو ترک انمیں سے اگر ۔ پھر کہاں تیری نماز اے بے خبر ۔ پیشتر کر تو عقائد کو درست ۔ بعد اسکے دین میں ہو لاکلاف و سست
کیونکہ ہے جسکے عقاید میں قصور ۔ دین حق سے وہ بشر از بس ہے دور ۔ کر چکے کامل عقاید جب جوان ۔ بعد اسکے یاد رکھا اے نیکذان
امر حق کر عشق سے ایسا ادا ۔ جیسے ہو معشوق پر عاشق فدا ۔ پر حذر ہو نہی سے تو اسقدر ۔ جیسے ہو دشیر سے بکری بسیر
بلکہ نہ اندام سے ہو تو اے حبیب ۔ کیونکہ ایمان اسکے کرے یہ بے نصیب ۔ دشمن جان شیر گرچہ اے جوان ۔ دشمن ایمان نہیں وہ بیگمان
ہے یہ نفس بد تر نہی دشمن ہے قوی ۔ یاد رکھو اسبات کو اے متقی

در بیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علم تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم اند

آئے ہم اسپر کریں تجھ سے بیان ۔ یعنی جس سے راز مخفی ہو عیان ۔ ایک تو ہے علم ظاہر مرد دین ۔ دوسرا ہے علم باطن الیقین
علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق ۔ روح کا کر علم باطن کو شفیق ۔ جب کھلے یہ سر حق تجھ پر بسیر ۔ علم باطن سے ورا ہو باخبر

قَالَ مَالِکٌ رح مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ

گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز ۔ پر نہ ہو اے علم باطن کچھ تمیز ۔ یہ ہیں دونوں علم مثل جان و تن ۔ ایک بن دونوں ہوں ناقص جان من
جان بغیر از جسم کب پکڑے قرار ۔ جسم ہو بیجان خراب اے دلفگار ۔ جو نہ جانے اسکو حق ہے اس سے دور ۔ یہ ہے تمثیل شریعت ذی شعور

علم ظاہر اور باطن سے پسر — شرع احمد ہی مرکب سر بسر — ایک جان ہی ایک تن ہی ایک نصیب — جان و تن بن انسیت کب ہو نصیب

شرع دونوں سے مرکب انتہا — ماسوا اسکے نہیں مرد خدا — جو کہ منکر ایک سے بھی ہی غریب — وہ ہوا دونوں سے منکر بے نصیب

ایک بھی گر ترک ہو تجھ سے پسر — دین حق سے کچھ نہو تجکو خبر — جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو — اُسنے اپنی عمر دی ناحق مین کھو

علم ظاہر ہی سبب باطن کا دوست — علم باطن مغز ہی کاوہ ہی پوست — علم ظاہر سے ہو بس ظاہر درست — علم باطن سے ہو دل چالاک چست

علم ظاہر فخر دے انسان کو — علم باطن فخر سے کیان کو — علم ظاہر نفس کو کر دے بقا — علم باطن نفس کو کر دے فنا

علم ظاہر سے گرے تو خاک پر — علم باطن سے اڑے افلاک پر — علم ظاہر سے ہو حاصل قیل و قال — علم باطن سے ہو حاصل وجد و حال

علم ظاہر مبدء کبر و حسد — علم باطن معدن نور احد — علم ظاہر علت دنیا و دین — علم باطن علت حق الیقین

علم ظاہر موجب کبر و ریا — علم باطن دافع انکا ای فتا — علم ظاہر تجکو کر دے بس تباہ — گر نہ رکھے نور باطن سے نگاہ

دیکھ فرماتے ہین کیا ای تیز بین — یعنی حضرت مولوی والا گہر — علم گر بر تر زنی مارے بود — علم گر بر دل زنی یارے بود

علم باطن کیا ہی بس اخلاص دل — جسسے جاتا ہی خدا ہر ک سے مل — جلتا ہی اخلاص نفس لعین — بھاگتا شیطان ہی اس سے وہ مین

وہ ہی ہی علم خدا علم نبی — جسسے ہو مغلوب شیطان دنی — ماسوا اسکے نہین علم و عمل — جو پڑھے اسکے سوا وہ ہی دغل

دیکھ فرماتے ہین حضرت مولوی — مثنوی مین اسطرح ہی اے اخی — علم دین فقہ ہی و تفسیر و حدیث — ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث

ماسوا اسکے نہ پڑھ تو ای پسر — تاکہ آوے نور حق تجکو نظر — صرف ہو تفسیر پڑھنے سے زیان — وے جلالا لکو حدیث ای نیکدان

فقہ کر دے بند تیری گفتگو — تا عیان ہو خیر و شر پھر رو بمو

در بیان اخلاص دل

لیک ہی اخلاص دل شرط ای پسر — کچھ نہو اخلاص بن ہرگز اثر — کیونکہ دشمن تیرے اندر ہی قوی — یہ نجاوے بے خلوص ای متقی

دور کرتا ہی اسنے عشق خدا — ماسوا اسکے نہین اسکی دوا — عشق افلاطون و جالینوس ہی — یہ دوائے نخوت و ناموس ہی

عشق ہی آبحیات ای بے خبر — گر نہو یہ موت ہی پھر سر بسر — جسنے اسکا ایک بھی قطرہ پیا — وہ مسیحا کیطرح جیتا رہا

عشق والے ذرہ پر گر ای کمیاب — دیکھ کر بیتاب ہووے آفتاب — عشق کا پر نور پڑا جس خاک پر — خاک رہ اڑتی ہی پھر افلاک پر

عشق حق سے سب مرض ہوتے ہین دور — یاد رکھ اس بات کو ای ذی شعور — تاکہ ہووے عشق سے تجکو خبر — مولوی کی گفتگو پر کر نظر

ہر کرا جامہ ز عشقش چاک شد — اوز حرص و عیب کلی پاک شد — شاد باش ای عشق خوش سودائے ما — ای طبیب جملہ علتہائے ما

جسم خاک از عشق بر افلاک شد — کوہ در رقص آمد و چالاک شد — عشق جان طور آمد عاشقا — طور مست و خر موسی صاعقا

ہر دلی کز عشق نرد ان نہ شہد — از حیات معنوی پاینده شد

در بیان سوز دل

عشق کیا ہی سوز دل ای ذی بصیر — نفس کو دیوے جلا یہ سر بسر — دیکھ ابراہیم کا تو سوز دل — رو برو جسکے تھی آتش آب و گل

سید محمد ابو سعید سو پیر ہمارا — دھن پت گرو پریم پت جگ اُجیارا — آن سون عہد الست کی مین بیعت کینی — جو کچھ رمز آن کہی سو دیکھی چینی
بھیج درود و صلوٰۃ نت سارات سامین — نانا بابا ایک سا دہ پیر پورن تا مین — شیخ احمد بن قطب الدین سو مرشد میرا — اول آخر دو اد جگ مجھ دست سہیرا
نفی اور اثبات کا مجھ جاپ بتایا — دھن سلطان التارکین ایسا جایا — اردہ اور دہ سمجھی دوا دو حیثیت بوجھانی — مانو حرت انگار سہانا پانی
مادی مرشد رہنما سکھ ایک سیرا — حاجی بندہ پیر بان گرو گاوے تیرا — بھون بھنگ جگ پسار بوجھا اور سوجھا — سکل سیانی ایک سب ایکی لیکھا
ایک دیکھا ایکی سمجھا ایکی پہچانا — جا سون حق رو جا کے سو ئی ہیگانا — یا ہی کون ایکی کہین یا ہی سون دوجا — یا ہی اٹھ سیوا کرے یا ہی کی پوجا

یہ کہتین سیرین وہ کہتین ہین دور — یاسین سی بچار لے حاجی بہتے حضور

جو کچھ بیتا سو تن سو کہت لجاون — تنک تنک تھوڑا بہت کھڑ دے سناون — اوگن ہرتا ہے گن لہر لیے
سر چڑھ دور سا سونگ تھن لہر لیے — سند سدھ گیان سہی ہے نیک جانیے — پیم رنگ سو نام رہت ہوئے نہ بھیکا
کہن سہون بہو تا ہی تیون گن نیکا — حاجی بھکت بھلا مالو اسر کار چندیری — دن دو چار نود مین مٹی مٹھک میری
بہت بیت نہ دوسرا کوئی ہوندسا — حسن شیخ فیروز کون کو دیکھیو جا — کر جوڑ بین منتی کرین بیتا م وارا — حسن کری نا کیجے یہ حال ہمارا

دونا مروا کیو ڑا سیوک بہیا کر کھیت — حسن شیخ فیروز کے گانو پسے کا ہیت

تن دکھ سن دکھ پران دکھ دکھ بھر مگر ہی مین — جب دیکھون نت دکھ بھرا سکھ سپنے ناہین — اپنے اپنے دکھ مین دیکھا سب کوئی
ناکچھ کیا نہ کر سکا کچھو کیا نہ جائے — حاجی بھنورا رہ پسا پانچ ہتھ لاگے — لاگی ناتھ سوانی کچھ گانٹھ نہ میرے — ایک سو نا کر باہری ایک رو گی ہیرے
تن جایا من ماترا کچھ بیچ نہ لیتا — بین بین کر تا مر گیا مین بات نہ کہنا — مین کہن کو سمجھا نہین مین بین بھرما — کا یہ پردن پن بچے کے کل مچھریا
مرگھٹ کا ہی جب مری ہی جو گھریا — دیہ کا سا بو کرا آسدن کو دن ہریا

جرت جرت جیو جر گیا تب مین کری پکار — اُنچا جھاڑ پریم کا حاجی بیک نوار

جو کچھ کہا سو مین کہا یہ طلب میرا — سی بلتے سہاگ کا نیک کرو نیرا — مرت مرت سب رین روئی جیو گیان بچارا — جوگ جگت جو ہر کری کھیلا جو سارا
نون مصالحہ میل کی مین محل بٹھائی — سکھیان سہی ملا یکے کینی مہمانی — بھا گ بھاجی ہر اڑی جو ہر سون سیرا — سنت اڑھین جو ان اگین رہیا
سن مانی تو کھائی نہین اٹھ گھر جائے — جگنا تھ کے بھاگون کچھو چھوت نہ لائے — پیم بھا ٹھیٹھی سکل گیانی اوگیانی — اپنی اپنی بات پر سبھی پر دھانی
چلتے چلتے پنل پر ایکبات سو ہائے — جن سنیا سو رہ گیا گونگا کڑ لکھائے — ایک کہا سب کہا سکا کہ کہہ ہے — ایک حدیث ایکہی سبد ایکہی دیہے

سوال جوگن

پہلی بولی جوگنی جن جوگ کمایا — جل جل مرمر جو گیا جن یہ ہی پایا — بیرا گن تن لاگی مین بھسم رچائی — ورد رہ بچالی پھری جگ کہ مائی

تن کنتھا مین سیکلا جھولے جیسو کیا | سمنکی پوری پریم کی کال ورد لیا | سرون مندرا سہر شتا تن چمڑا چڑھایا | کنکری کمی گیان کی گورکھ گرو گیا
کرسی کرکٹ سنبت کے مین جھونی لائی | کرے سبد جبتک سون مین بھیو نک جلائی | سکت گرو کی روم روم مین یو سمایا | اردھ کنول جاپے رہیسا انی جھنکارا
بھلا ہر اسب ملگیا مین ایک ہو جانا | اس پریو سی پیو سون میرا من مانا | ون ڈھونڈت جھونڈ سن بھی نشچل لاگی | دیکھت ہی پہچانی جی راتین جاگی
ماتا پتا کٹم سب تجے ہم سون رو سے | ساجن سون درشن بھیے اور کو کر سہو سے | سادھ ستی اور سورا دیکھی مین جن لی | والدو والدہ ملے ایسہ ملانہ کوئی

جواب جوگن

جوگن جوگ نہ پائیے جو جیونہ موتے بچے | آپا اسکون سونپیے دوا پنا کیجے | سن گن گاتن ستی جیو پوجا دھارے | جاکون جوبت جگ بچے پھر سنسار نہ ہارے
جوگ جگت جیولا یکی تن باجی لائی | ہیرت ہیرت ہر ملے تب آپ سہائی | برہ اگن تن لاکی مین کام چکایا | جرتین جر مین جوبچا سو سیدھ کہایا
چیلا سکت نکر سکے جوگر کی بانی | گورکھ دھندہ جانکے سب دی بھلائی | تیرتھ تیرتھ کہا پھرے کیا جنم گنوا وے | ہردا امرت کنڈ جل نہا دگھ پاوے
ٹھاری بیٹھی منڈلی بیٹھی ہاتھ بجائے | نوکا چار بچار کے سن سمرن لیجے | پنڈت پڑھ پڑھ پچ موئے جیو ادہ گنوایا | حاجی جیو کا بھاونا کہو جاہین پایا

ہنستین گورکھ نا ملا جن پایا تن روئی | جو ہنستین پیو پائی کون دوہاگن ہوئی

سوال جنگم

جنگم جنگ انیک نے تن جنگی ہوئی | گورو کے کیسی سین ری کیا لو جھی کوئی | جو جو برہا دکھ دیا سو سو گرن گایا | حاجی دیکھیا دیکھ کے دکھ رد سنایا
کہ پہ پہر گیا نکلا اور ہاتھ لمبایا | سنجھا پنکیا نا کرے پایا سو کھایا | آپ سوارتھ سب ملا تو مین کیا کیا | داہنان باہنان کچھ نہ تیر انیہ لیا
یہ ین دیوانی سرشتی مین جگائی | نانک پنتھ کے گئی سب یو سنائی | ناڑی بیدار دیکھ کے مین در بتایا | ستر تا ستر دیکھ کے باتون پھسلایا
گورکھ گورکھ نت جپا دین سوائی | سگر پنتھ پریم کا گیہ دھر انجائی | رہون نور نہانا نبی چلتے جگ جیو جائے | برہا باسک بن موہ دھر دھر جائے
تن من بن مال دھن تجے میر سہاسی | گورکھ گنگالی ہری مل ہی گنیہ سہی

گنگا جمنا مین دو ہیا سمندہ اتھاہ | پھیرت پتلی مار کر حاجی متل ملاح

جواب جنگم

جنگم مارگ جوگ کا چلتہ ہین جیو جائی | اگو اہلی تو پہونچی نہین لوگ ہنسائی | جاجن او ملاح بن لو ہی سنجھ دھارا
آسا پاسہ موجہ بن جہان سکا جھنکاری | مین مین کرتی جی جلی چلتی بن ناری | یہ تو سمندا تھاہ جل جہان نا رنہ پارا
کہ پہ چھوڑ تیا گدی او رہاتھ سنکوئی | پیچیا سنکیا ہر ستا جن بھولو کوئی | یہ نیکا پھیرت جگ گئے مین نیک پھیرا
چیلا گرو برابری ایک سنگ پھر ائین | اس بن ائی سکو کہ کے وہ اس بن مین | آسا نشنا کر سنا یہ جان ہماری
سنتا گنتا دیکھنا رکہا مین جائی | مین مین جون پوتری وہ رہا سمائے | ہون ہون پچ سے دور کر تو تو ہو جا

پوسٹ چھپے بنا پائی چیلا ڈھونڈ سوارے | گرسون ملا سو گرہو اکرکٹ مانٹی کہار

سوال سنیاسن

در بیان ریا

جو عمل ہو بے طلب معبود کے — وہ عمل ہو یا ریا تو جان لے — جانتا ہو کیا ریا ہو ای جوان — یعنی یہ ہو شرک اصغر بے گمان
جسکے دل مین یہ ریا ہو ای حبیب — بت پرستون مین ہے وہ بے نصیب — پیر بھی ہون یا کہ عالم ای پسر — خسر سے بدتر ہین یہ دونون سر بسر
کیا ہوا گر سو کئے لاکھون برید — اور کہتے ہین انھین وہ بایزید — وہ ہین شیطان یہ شیاطین یعین — خلق کو کرتے ہین حق سے بے یقین
صدق کو وین کذب سے اپنے چھپا — یہ ہین دونون استدرک بے حیا — اس سے شرکت دین کی ہوتی ہو کم — کذب سے گر اسمین مارے کوئی دم

در بیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہو تجکو کمال — خلق سے بیعت لے اسے خوش خصال — کسکو کہتے ہین کمال ای نیکنام — ما سواحق کے محبت ہو حرام
نور وحدت کا ہو دل پر یہ اثر — ما سواحق کے نہ آوے کچھ نظر — جسکو دیکھے چشم دل سے اسے حبیب — نور وحدت سے ہین ہو بانصیب
یا کہ دیوے ورد حق جسکو عزیز — ما سواحق کے نہ ہو اسکو تمیز — جب تلک ایسا نہو تجھ مین اثر — تیری پیری مکر ہوگی سر بسر
دیکھ تو اسکو ذرا مرد خدا — مولوی روم نے یہ کیا لکھا — کار مردان روشنی و گرمی ست — کار دونان حیلہ و بے شرمی ست
لیکا اسمین شرط یہ عالی گہر — ہو شریعت کے موافق وہ بشر — جو خلاف شرع ہو وے ای سعید — جانیو اسکو تو بس دیو مرید
باطریقت کے مخالف ہو اگر — وہ نہین ہادی ہو دین کا سر بسر — یہ نہین پیری کے قابل ای فقیر
گوش دل سے سن ذرا یہ گفتگو — کام آویگی خدا کے روبرو — راہ سنت ہو صراط المستقیم — راہ بدعت راہ شیطان الرجیم
دیکھ فرماتے ہین عطار ولی — گوش دل سے سن فرما اسکو ای — اہل بدعت شیخ سنت چون بود — رہ ندید و کے تواند رہبر بود
رہبر راہ طریقت او بود — کو بہ احکام شریعت میرود — دیکھ کیا لکھتے ہین شمس العارفین — یعنی مولانا کے مرشد مرد دین
باشد ثابت در شریعت ای عزیز — تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

در بیان متفقہ متقشف بے درد

یا کہ جو پابند صورت ہو بشر — وہ بتر اس سے ہے زاہد سر بسر — گر نہین باطن تو ظاہر سب خراب — دیکھ لے تو یہ حدیث باصواب
ظاہر و باطن ہو شمع جان و تن — وہ ولی اللہ ہے بیشک جانمن — ایک مین بھی ضعف گر ہو اے عزیز — وہ نہین پیری کے قابل ای تمیز
کیا لکھا عطار نے یہ ای حبیب — پڑھ ذرا دل سے کہ تا ہو بانصیب — آنکہ باشد ایما صورت پرست — دانمن معنی کجا گیرد بدست
صد فسون در کار دارد مرد دون — مخلص و صادق نیابد از برون — مولوی نے بھی لکھا کیا پسند — تنوی مین اپنی دیکھو ین نظیر
جان بے معنی در ین تن بیخلاف — ہست ہمچون تیغ چوبین در غلاف — طاعتش نفرست معنی نغز نے — جوز ہا بسیار دروے مغز نے
دانہ بیمغز کے گردد نہال — صورت بیجان نباشد جز خیال

در بیان مرید شدن باحتیاط تمام و محترز شدن از صحبت بے اہل باطن

تو نہ پھنسنا دام مین اگلے پسر — بھوتی دیتے ہین صغیرین سر بسر — یہ نہین ہین مرغ قدس سیگان — چند ہین یا یوم یہ اندر جہان

قول سن یہ عارف باللہ کا — نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا — زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر — تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر

بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش — از ہوا آید بیابد دام پیش — تو نہو انکا مقید ذی سیر — یہ ہین شیطان شکل انسان بسیر

کیا ہوا گر ریش کی اسنے بلند — ڈالی ہی اسنے ریا کی یہ کمند — پھانس لے اس سے سلیمون کو پسر — مولوی نے اسلیے دی یہ خبر

حرف درویشان بدزد در دون — تا بخواند بر سلیمے آن فسون — ای بسا ابلیس آدم روئے ہست — پس بہر دستے نباید داد دست

جو ہوا انکا مقید ای حبیب — نور وحدت سے ہوا وہ بے نصیب — یہ لکھا عطار نے ای با صفا — گوش دل سے سن ذرا یہ برملا

ہر کہ باور کرد آن مکرو دروغ — ماند از نور ولایت بے فروغ — گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد — در بیابان ہلاکت زار مرد

اشقیا از اولیا نشناختے — دین و دنیا را ازان در باختے — رہزنان چون رہنما پنداشتی — احمد و بوجہل چون ہم داشتی

ساختی دجال را مہدی و پیر — خر ز عیسی چون ندانی ای فقیر — خود نہ پیرست او کہ شیطان رہ است — از طریق رہروان کی آگہ است

غول را کردی تصور رہنما — تا کہ گشتی منکر اہل خدا — تو نہ جانی نزدیک آنکے ای عزیز — تا کہ پاوے نور ایمان سے تمیز

انکی صحبت مارسے بھی ہی بتر — یون لکھا ہی مولوی نے ای پسر — حق ذات پاک اللہ الصمد — کہ بود بہ مار بد از یار بد

مار بد جانت ستاند ای سلیم — یار بد آرد سو نار جحیم — زہر قاتل ہے شر صحبت عام — ہست صحبت را اثرہای تمام

جیسے قرب اولیا سے ہو اثر — ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر — دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا — یعنے حضرت مولوی با صفا

صحبت صالح ترا صالح کند — صحبت طالح ترا طالح کند

حدیث شریف المرء علی دین خلیلہ الخ

اس حدیث پاک پر کر تو نظر — تا کہ بد صحبت سے ہو تجکو حذر — انکی صحبت سے ہو حق سے بے نصیب — انکی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

در بیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی ای پسر — تا کہ ہووے دین حق سے باخبر — چار ہین اقسام سالک ای جوان — یاد رکھ اس بات کو ای نیکدان

پیشتر مجذوب سالک ای حبیب — سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب — حق نے بھیجا ہو اسے بس دور تر — تا کرے مخلوق کو یہ با خبر

لیک مشکل سے میسر ہو یہ پیر — یہ لکھا عطار سے سن ای فقیر — اولین مجذوب سالک آمدہ است — کو زاول باخدا واصل شدہ است

حق فرستادش بسوئے خلق زود — تا کہ خلقان جہان را رہ نمود — سالہا باید فلک بر سر رود — تا کہ پیرے این چنین پیدا شود

اسکو حاصل کر اگر ہو باخبر — دیکھ رم مین کیا ہو پھر تجھ پر اثر — سالک مجذوب ثانی ای حبیب — مختصون سے جذب اسکو ہو نصیب

سالہا محنت کرے جب ہو جوان — تب ہو قابل جذب کے ای نیکدان — یہ لکھا عطار نے ای ذی سیر — چشم دل سے کر ذرا اسپر نظر

وان دوم را سالک مجذوب دان — کو سلوکے کردہ باشد رہروان — در ریاضت در عبادت سالہا — کرد سعی و گشتہ قابل جذبہا

چون دل او قابل انوار شد — جان پاکش قابل اسرار شد — شاہباز جذبہ اورا در ربود — جان او شد محرم بزم شہود

تیسرا مجذوب سالک ای پسر — نور حق کے ماسوا وہ بیخبر — دائما حیران از عشق خدا — عقل و دانش گمشدہ ہی اپنی جدا

وہ ہوا ہی عشق حق سے بے خبر — غیر کا پھر کیا بھلا ہو راہبر — یہ لکھا عطار نے ای ہوشمند — ہوشمندون نے کیا اسکو پسند

پس سوم مجذوب مطلق ہے شتر — کو ز تاب نور حق شد بے خبر — از مستی گشت از خود بیخبر — دیگر انرا چون بود او راہبر

او چہ ہست بیخود و لایعقل ست — کردن تکلیف باو ے باطل ست — رہبری ناید ز مجذوبان یقین — اتفاق کاملان اینست این

رہ ز مجذوبان مجو اے پر ہنر — اندرین رہ ہیچ نبود جز خطر — گرچہ آن مجذوب باز حق آگہ ست — تابع مجذوب مشنک گمرہ ست

چار ہین لے جذب سالک اے حبیب — عشق حق ہے وہ ہوا ہو بے نصیب — عقل مطلق ہے وہ کرتا ہی طلب — اسلیے واصل نہین وہ بے ادب

جو کہ تابع اسکا ہی ای مردِ دین — وہ ہو منکر عشق حق سے بالیقین — در رو حق سے کچھ نہو اسکو خبر — بلکہ ہو اس راہ حق سے دور تر

عام انسے بلکہ بہتر اے جوان — یہ ہو بدتر عام سے بھی بیگمان — یہ لکھا عطار نے ای متقی — جو کہ پیرو اسکا ہی وہ ہی غوی

چار ہین سالک کہ او بے جذبہ است — کو سلوکے کرد از ہستی پرست — سالک بے جذب چون واصل نشد — در طریقت لاجرم کامل نشد

سالک مجذوب خود آگاہ نیست — واقف این منزل و این راہ نیست — از رہ و منزل چو واقف نیست اے — رہنمائی چون کند آخر بگو

چون نشد واصل نباشد رہنما — زو مجو چیزے کہ ہست او بیشوا — این چنین گستاخ گر تابع شوی — رہ نیابی عاقبت گردی غوی

انسے بچنا فرض ہی تجکو جوان — تا نہو تو عشق حق سے بدگمان — کیونکہ یہ ہین بے درد حق سے بے نصیب — بے نصیبون کو نہین ملتا حبیب

در بیان اطاعت پیر کامل کو بد

کر تو چاہے وصل حق ای بیخبر — کاملون کا خاک پا ہو سر بسر — اس صفت کا گر ملے تجکو گدا

سب سے ہو آزاد اونکا ہو غلام — جب ملے دین کا مزا تجکو تمام — جب تلک انکا نہو تو خاکپا

یہ لکھا عطار نے ای بے شعور — پڑھ کے کر دل سے تکبر اپنے دور — سنکہ دارم از ہمہ عالم فراغ

سنکہ دارم از ہمہ عالم فراغ — مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ — سنکہ از سیر دو عالم رستہ ام

سنکہ بر فرق سلاطین السلام — پیش ایشان از گدایان کمترم — سنکہ عرش و فرش بر دم زیر پا

سنکہ آزاد ام ز قید ہر چہ ہست — پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست — سنکہ از دنیا و عقبیٰ فارغم

رو دی مے مالم ز عجز و انکسار — دائما بر آستان این کبار — خوشہ چین خرمن اہل دلم

انکہ ظاہر بین نہ کر ہرگز نظر — نور باطن اسے حاصل کر بسیر — یعنی ظاہر سے بری ہی انکی چال

انکہ ظاہر بین اگر ہو کچھ خلل — تو نہ کرنا اسپہ کچھ ہرگز عمل — دیکھ فرماتے ہین کیا وہ العزیز

ملت عشق از ہمہ دینہا جدا ست — عاشقان را ملت و مذہب خدا ست — وسوسہ بد رے جو شیطان لعین

خضر و موسیٰ کا تو قصہ پڑھ عزیز — تا کہ ہو اس راز سے تجکو تمیز

قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا

تیری نیکی ہی ہدی انکی حبیب — فرق یہ ہی از کہا ای بے نصیب — دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا — پڑھ ذرا اسکو تو ای مردِ خدا

طاعت عامہ گناہ خاصگان — وصلت عامہ حجاب خاصہ دان — عام را باشد نظر بر فعل و اسم — پیش خاصہ محو گردد وصف اسم
عام را باشیشہ و نقش و نگار — خاص را بار و ششی گرد و قرار — گر نظر در شیشہ داری کم شوی — زانکہ در شیشہ ست اعداد و دوئی
اولیا کا جب ہو منظور نظر — خاک شود در پیش شیخ باصفا — تا ز خاک تو بروید کیمیا
واسطہ آن نفس کش سخت گیر — چون بگیری سخت آن توفیق ہست — در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست

در بیان صفت مجذوب سالک

ابتو سن مجذوب سالک کا بیان — تاکہ تجھ پر نیک و بد سب ہو عیان — یعنی وہ مجذوب سالک فی سیر — جسکی صحبت سے ہو جذب اول پسر
بعد اسکے ہو سلوک ایسا جوان — ماسوا جس کے ہو سب پردہ نہان — یاں تلک پوشیدہ ہوا ذی سیر — قدسیون کو بھی نہو اصلا خبر
منتہی کا یہ ہو جذب ای نیک بخت — یہ طریقہ سب طریقون سے ہے سخت — حکم اسکو ہو کہ رہ سب سے بہم — پر نہووے عشق سے باہر قدم
یعنی ہو مخلوق مین جون جان مین — جان ہو حق کیطرف پر جانمن — جسکا یہ ہو حال ای عالی گہر — صحبت بد سے نہین اسکو ضرر
حق نے بھیجا اسلیے اسکو شتاب — تاکہ ہووے خلق اسسے فیض یاب — جسکو ایسا ہو سلوک اہ مرد ون — وہ گدا ہی عشق کا شہ بالیقین
اسکی صحبت سے ہو جذب ای ہا خدا — پر ارادت تیری صادق ہو نورا

قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

بے ارادت کے نہین ہوتا اثر — انبیا کی کر ہدایت پر نظر — یعنی ہو اخلاص شد سے تمام — جب تجھے ہو جذب حق ای نیک نام

در بیان اقسام جذب

دو طرح کا جذب ہوا ای نیکمرد — جسکو یہ حاصل ہو وہ عالی گہر — ایک تو ہی خاص دیگر عام ہی — خاص یہ ہی یاد رکھ عالی جناب
عام کہتے ہین اسے عالی گہر — جسکو نسبت پیر سے ہو سر بسر — خاص یہ ہی یاد رکھ عالی جناب — نسبت احمد سے جو ہو فیض یاب
نسبت پیر اسکی ہی لیکن خلاف — یعنی نسبت احمدی کے بے غلاف — جسکو نسبت پیر کی ہو بالفضول — ہو وہ عین نسبت ذات رسول
نسبت احمد احد کی ہی پسر — عرض یہ جوہر وہ ہوا ہی بے خبر — مخزن نسبت ہی ارشاد حبیب — اسکو حاصل کر اگر ہی یا نصیب
جس سے نسبت تجکو ہوا ہی نیکدان — یاد رکھ وہ ہی ہو نسبت بیگمان — اس مثل کو سن فرا اخوص خصال — اسمین لکھتا ہون مین ایک عابد کا حال

در بیان زاہد خشک و زن فاسقہ کہ آخر کار ہر دو کامل شدند

اک گدا پڑھتا تھا صحرا مین صلوات — وقت مغرب کے سنوای نیکذات — زن دوان آئی چلی اک ای سعید — پار کھا اسنے مصلے پر پلید
دیکھ یہ زاہد ہوا زن سے خفا — اور کہا زن سے کہ تجھ ای ہی بجیا — مین ادا کرتا تھا یان پر فرض رب — تو نے پار کھا یہان کیون بے ادب
سنکے یہ زاہد سے زن نے کھینچ آہ — یہ کہا کہتے ہو کیا ہا دی راہ — فسق کی نیت سے جاتی تھی چلی — تجکو دیکھا نہ مصلی ای تقی
فسق نے دل پر کیا تھا یہ اثر — تن بدن کی کچھ نہ تھی مجکو خبر — تو نماز حق مین دیکھے جز خدا
سنکے زن سے یہ نصیحت پر اثر — گر پڑا زاہد زمین پر بے خبر — حیف ہی صد حیف تجھ پر ای گدا — نور وحدت زن پہ کردے آشکار

یہ ہی مرشد مین ہون بس اسکا مرید — تو دیکھا اسکو خدا راہ سعید — یعنی اپنا عشق دے اسکو خدا — وہ مبدم جس سے ہو تجھ پر یہ فدا
التجا زاہد کی حق نے کی قبول — زن گئی افعال بد اپنے بھول — عارف حق وہ ہوئی ایسی عزیز — ماسوا حق کے نہ تھا اسکو تمیز
جب ہوا زن کا یہ رتبہ اے پسر — دیکھ کر زاہد کو زن نے آہ بھر — یون کہا اے خالق کون و مکان — ظاہر و باطن ہی سب تجھ پر عیان
اسکے باعث سے کیا مجکو قبول — یہ ہوا زن کی دعا کا پھر اثر — ہو گیا زاہد بھی عارف باخبر
حق پسندی حق کو ہی از بس پسند — راست گوئی سے یہ رتبہ ہی سلیم — زن کو حاصل ہو گیا از بس عظیم
حق پسندی سے نہ غافل ہو عزیز — یہ پسند حق ہین دونون ای حبیب — جو کہ خالی ان سے ہی وہ بے نصیب
خود پسندی ہی ہوئی شیطان ہی — یہ ہین دونون فعل بد ایسے پلید — کر دیا لاکھون کو غارت اے سعید
تو نگہبان اسکا رہ ہر روز و شب — ترک خویش و ترک فرزند اون آز — جب یہ تیری ہو نماز اے باخدا

در بیان صلوٰۃ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

دیکھ سفیان کو کہ پڑھتے تھے صلوات — شام کی مسجد مین سن اے نیکذات — گر پڑے بیتاب ہو کر بے خبر
جبکہ فارغ وہ ہوئے عالی جناب — اسنے پوچھا ایک نے اے فیض یاب — جبکہ پہونچے نستعین پر اے پسر — بھید اسکا دو ذرا مجکو بتا
پھر سفیان نے کہا اے بے خبر — رو برو حق کے نہ ٹوٹے کیون جگر — کیون گرے بیتاب تم اے باصفا — بس مدد مانگون ہون تجھ سے روز و شب
گریہ فرماوے خدا اے کذب گو — پھر امیر دون کرے کیون جست و جو — وان کھڑا کتنا ہون حق سے با ادب — کیونکہ تو پابند ہی تدبیر کا
یہ تصور دل مین جب آیا پسر — شرم سے اسکی گرا مین خاک پر — کیونکہ تو پابند ہی تدبیر کا — کیون نہ تو شاکر رہا تقدیر کا
جب حضور دل ہو حاصل اے پسر — ورنہ کیا ہی نان و حلوا بے خبر — سن چکا غافل اب تو گفتگو — ترک کر حق کے سوا سب شی کو تو
تا نہ ہے سازی ز خون دل وضو — کے نماز عاشقان آید ز تو — دیکھ تو یہ کیا لکھا ہی آشکار — مولوی روم نے اے نابکار

می نیرزد آن نماز او در وجو — ایکہ ترک تن بود اصل نماز — ترک خویش و ترک فرزند اون آز

قولہ تعالیٰ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

ہر گھڑی ہر لحظہ رکھ حق سے نیاز — جب ادا ہو چکا نہ یہ نماز — وہ مبدم جسکو نہ حق کا حضور — پھر کہان اسکی نماز اے دل شعور
کیونکہ غفلت مین گذھو یا روز و شب — پھر خیال اس سب بھلا آتا ہی کب — اسلیے لازم ہی تجکو اے پسر — حق سے کوئی دم نہو تو بے خبر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت نبی — گوش دل سے سن ذرا تو اے ذکی — یعنے دل یہ خواب مین ہشیار ہی
تیری بیداری ہی سونے سے بتر — خواب کا کیا ذکر ہی اے بے خبر — اس حدیث مصطفی سے اے برہان — صاف ثابت ہی صلوٰۃ دائمون
جب نماز اچھا نہ ہو ادا — پیشتر اسکو ادا کر یا خدا — مولوی روم نے اے بے خبر — کیا لکھا ہی دیکھ تو یہ پر اثر
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان — گو نباشد غافل از رو ے یکزمان — پس ترا باید کنی ہر دم سجود — عارف از وے یکزمان غافل نبود
ہر سرے کو سجدہ سبحان نکرد — حق مر او را صاحب ایمان نکرد — جب تلک ایسی نہین پڑھتا نماز — پھر کہان تیری نماز اے حیلہ ساز

در بیان مذمت خیال الفت ماسوای حق

دل مین تیرے یہ مرض ایسا ہلیدے — حشر تک چھوڑے نہ تجکو ای سعید — دل مین تیرے جسکی نسبت ہو کمال — حشر اُسکے ساتھ ہوا ہی حشمال

حدیث شریف یحشر الناس یوم القیمۃ علی نیاتھم

یہ حدیث مصطفیٰ ہی ای جوان — حشر ہونیت پہ تیری بیگمان — مولوی روم نے بھی ای پسر — کیا لکھا ہی دیکھ کر ہو باخبر
ہر چہ در دو نیا خیالت آن بود — تا ابد راہ وصالت آن بود — جز خدا کچھ فکر ست رکھا ای پسر — یہ کریگی خوار تجکو سر بسر

در بیان کشت آخرت

دل ترا ہی کشت مرشد کا شکار — جو وہ بووے وہ ہی نکلے ہو تمدار — عشق ہی اس کشت کا جوتا پسر — ہل ہی اسکا فکر حق ای نوری سیر
بیل ہین اس کشت کے ای نیکدان — یعنی تنہائی و بیداری جوان — ہو بجاے تخم نام ذوالجلال — ہو بجاے شاہ رستخیز
کشت لیمین اسکو ہوا ہی بالکمال — ہین بجاے پاسبان ظاہر عمل — گر نہوون یہ کشت مین آوے خلل
جب یہ کامل تیری ہووے کشت زار — جز کے آلہ سے کاٹ ای نوری شاخسار — اسکے میدان مین تو رکھ خرمن پسر — وے ہوا اثبات کی پھر سر بسر
برق سے خرمن کو رکھنا تو بچا — برق یعنے ترک ہی ای باخدا — جب نکالے خوشہ سے دانہ عزیز — پھر نگہبان اسکا رہا ای پاک تیز
کیونکہ دشمن اسکے ہین لاکھون جوان — بے نگہبانی نہ چھوڑین بیگمان — بند کر تلہ کو اُس جا ہو شمند — جس جگہ پہونچے نہ موشون کا گزند
جب تلک انکی نہین کرتا دوا — کشت تیرا ست خراب ہی باخدا — دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باصواب — یعنے حضرت مولوی عالی جناب
اول ای جان رفع شر موش کن — بعد ازان در جمع گندم خوش کن — جانتا ہو وہ مکان ای بے خبر — جس جگہ پہونچے نہ موشون سے ضرر
یعنے وہ دل جو ہر جان ای جوان — وان نہین موشو نکا ہر گز گذشتان — موش کیا ہی جانتا ہی ای حبیب — یعنے شیطان لعین بے نصیب
یہ پھرے ہر گ مین تیری مثل خون — کیونکہ اسمین نور حق ہی آشکار — ہو گریزان دیکھ شیطان نابکار
دیکھ فرماتے ہین عطار دل — گوش دل اے سن ذرا اسکو ای

در بیان اوصاف دل

دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ — آنکہ از حق تافت بر وی بارقہ — دل بمعنی جوہر ے روحانی ست — دل نہ از جسم ست و نہ جسمانی ست
کس نداند قدر دل جز اہل دل — نیست دل را نسبتے با آب و گل — اہل دل شو اہل دل شو اہل دل — ورنہ ہمچون خر فرو مانی بہ گل
مقصد مقصود خلوت اینولست — ہر چہ عارف داند از دل خود ہ ست — از کتاب و درس ہرگز نشنداند ست
این چنین دل را تو از عارف طلب — دل مجو زین مست جام بے ادب — بے تعلم حق دہد او را علوم — علمہاے برتر از ادراک و فہوم
دل یہ کیا ہی شاہد مقصود ہی — دل یہ کیا ہی ساجد مسجود ہی — دل یہ کیا ہی مخزن اسرار ہی — دل یہ کیا ہی مطلع انوار ہی
دل یہ کیا ہی مرآت اہل دلان — دیکھتے ہین نور حق اسمین عیان — دل یہ کیا ہی جام جم اے بے بصر — نیک و بد آتا ہی سب اسمین نظر

حدیث شریف قلوب المؤمنین بین اصبعین من اصابع الرحمٰن

دلکو فرمایا کہ ہی عرش خدا | صاحب لولاک نے ای با صفا | دل ہوا ہی خاک از عشق خدا | آئینہ رو لیتے ہین اس سے جلا
دل نہین ہی ہی یہ بحر بے کنار | دُرِّ وحدت اسمین رخشان بیشمار | عرش و کرسی ہفت اقلیم و گر | اسکے اندر دیکھ لے ای بے خبر
دل نہین ہی لحم و شحم و گوشت پوست | دل ہی وہ حاصل ہی جس کے بود و ہست | دو صفت سے خاص ہی ہو صوف دل | کیجیے اسجا تمیز ای اہل دل
یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہی | وہ نہین دل جو کہ اس سے دور ہی | کیا لکھون اوصاف دل ای مشت خاک | گوش دل سے گر سنے ہو سینہ چاک
یعنے فرماتے ہین کیا وہ با خدا | مثنوی مین مولوی با صفا | دل گدار گاہ جلیل اکبر ست | کعبہ بنگاہ خلیل آزر ست
دل بدست آور کہ حج اکبر ست | از ہزاران کعبہ یکدل بہتر ست | سن ذرا عطار کی یہ گفتگو | تا کہ واقف اس سے ہو ای زشت خو
دل چو شد سر پا یاد غیر او حرام | گر بدانی او بود بیت الحرام | در دحق ہی جان دل از اہل دل | یہ نہین واقف جو خود ہی آب و گل

در بیان درد حق کہ از قرآن مجید ثابت ہست

یون کہو ما تھو نکو تم کر کے راز | از طفیل مصطفیٰ ای کارساز | ایسی آتش کر دے دل مین نہان | ہوا گر ظاہر جلے کون و مکان
آہ جب نکلے تو ہو سب پر اثر | کوہ تڑپے گر پڑے میری نظر | بیقراری سے مجھے بس ہو قرار | فضل سے ہو وصل ای پروردگار
سوز و درد و خاص ہوا فسردگی | زندگی عاشق کی ہو چہ مردگی | اسقدر دے سوز دل پروردگار | چشم دل سے خون بہے لیل و نہار
کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہی | دو جہان مین وہ بلا شک فرد ہی | باعث ایجاد عالم ہی یہ درد | سرفرازی بخشی آدم ہی یہ درد
جسکا دل یا درد ہو عالی نسب | اس سے ملتے ہین فرشتے با ادب | جو کہ دل وابستہ ہی اسکی کلید | درد ہی یہ درد ای مرد سعید
جسکو درد حق نہو عالی گہر | وہ نہین ہرگز بشر ای با خبر | جو کہ ہی بیدرد وہ حیوان ہی | گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہی
درد ہی اخلاص حق از رب لطیف | تو نہین واقف ہو اس سے اے کثیف | یہ سخن با درد سن عطار کے | عاشق صادق تھے وہ ستار کے
ذرّہ درد از ہمہ عالم ترا | بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا | ذرّہ عشق از ہمہ آفاق بہ | ذرّہ درد از ہمہ عشاق بہ
درد عالم دارے جان درد تست | درد و عالم دارے جان درد تست | در گذر از زہد و ہدی و سادگی | در دیا بید در د کار افتادگی
درد حاصل کن درمان درد تست | وانکہ درمان خواہد جانش مباد | مولوی فرماتے ہین ای بے خبر | اس کلام آتشین پر کر نظر
ہر کرا در دیست درمانش مباد | ہر کہ این آتش ندارد نیست باد | درد سے انکار جسکو ہو وہ خر | بلکہ بدتر اس سے ہو وہ بد گہر
آتش است این بانگ نای و نیست باد | دیکھ کر انسان کو گر ہوتا ہے تب | حق ہمین گوید کہ انسان ہی مثل | ہمچو گاو دست و خوخر ہیم اصل
یہ لکھا عطار نے کیا ہی عجب | نیستش کارے بغیر از خواب خور | بے نصیب از ہر کمالست آن گروہ | غافل زار ربا جاہلست آن گروہ
روباسفل دارد و چون گاو خر | دیکھ کیا ہوتا ہی ثابت نیکنام | ہر محمد چون ابو بکر نکو | وید صد قش گفت ہذا صادق
مولوی کے سن تو یہ طرز کلام | وید صد شق القمر با در نکرد | نقص تھا بوجہل مین ای پسر | اسلیے دین سے رہا وہ بے خبر
چون نبود وہ بوجہل اصحاب درد | کسطرح ہوتا بھلا پاک و سعید | سن حقیقت درد کی ای جان من | تا نہو با درد پر تو طعنہ زن
یعنے تھا بیدرد وہ زشت و پلید | یہ کلام پاک رب دو جہان | گوش دل سے تم سنو ای سو سنان

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ

	جبکہ سنتے ذکر حق ہین مومنین	خوف حق ہوتا ہی دلہا عاشقین

قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ

یا کہ کرتے ذکر حق ہین باحضور	دلکو اُس سے ہوتا ہی ازبس سرور	ماسوا حق کے نہین رکھتے تمیز
	یعنے ہستی نیست ہوتی ہی عزیز	
	جانتا ہی ہستی کیا ہی پیسر	
	غیر حق یعنے نمود دل پر اثر	

در بیان سبب جذب اہل حق

جس گھڑی ہو اس ترکا کچھ ظہور	نفس عاجز روح ہووے ذی شعور	اس سبب سے وہ ہی عاجز بخت تر
یعنے جان ہی پاک چاہے پاک کو	لیکہ تن سے جان کو نسبت ہی پیسر	جان کی خواہش ہی ملون باصل پاک
تن یہ کہتا ہی نہ جاؤن عرش پر	تن نجس ہی خاک چاہے خاک کو	
	تن کی خواہش ہی بچھونا خاک کا	
	جان تن مین ہی نزاع و شور ہی	مقتضا ہر اک کا دائم اور ہی

قولہ تعالیٰ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

جان یہ کہتی ہی کہ مین ہون امر رب	ہین مقید آب و گل کی ہونگی کب	تو کہان اور مین کہان ای اصل پاک
پر تجھوڑ دونگا تجھے ای نیکنام	تن یہ کہتا ہی کہ مین ہون آب و خاک	
کھینچتا ہی اُسکا تن اپنی طرف	تجھ سے روشن ہی مرا خانہ تمام	تاکہ حاصل ہووے اسکو مدعا
مولوی کا یہ کلام ای اہل دل	قید تن سے جان نہین ہوتی رہا	
	اس سبب سے جان کو ہوتا ہی شغف	وست و پا کو مارتے ہین زیرزمین
اسقدر ہین دست و پا زن خاکپر	اس مخالف کے سبب سے عاشقین	
	ہی اسی مضمون پہ بیشک مشتمل	سوی آب و گل شدہ ہی راسخلعین
جسم سر خاکست و جان بر لامکان	روح می بروت سوی رخ برین	
	شور و غل پڑ جاتا ہی افلاک پر	مثنوی مین اسطرح پر کرو نظر
از نیستان تا مرا ببریدہ اند	مولوی فرماتے ہین ای کورو کر	
	لامکان ہی فوق و ہم سالکان	ہر دمے در دے و فریادے زاید
یہ لکھا عطار نے حسن ای حبیب	لامکانے نہ کہ در وہم آید	
	از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند	رشک سے رودین بلک افلاک پر
در دا سکو کہتے ہین اہل عقول	درد سے پر مین جو افشان خاکپر	
	قد سیون کو یہ نہین رتبہ نصیب	در دا جز آدمی در خور نیست
حسن امام اولیا عطار سے	ماسوا اسکے نہین حسن ای جہول	حاصل اسکو کر اگر ہی با خبر
	جاہلون کے قول پر مت کر نظر	
دیکھ فرماتے ہین مولانا سے روم	مانگتے تھے یہ سدا استار سے	ذرۂ در در دل عطار را
	کفر کافر را و دین دیندار را	
	قدر کرکب جانے ہی اسکی چغد و بوم	دے ہمایون اں کہ آن بریان اوست
	ای خنک چشمیکہ آن گریان اوست	

در بیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

ہو مگر جو شرع احمد کا نثار	در دا سکا راست ہی ای باوقار	در دا سکا سر بسر خاک ہی
	جو خلاف آنجناب پاک ہی	

قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جو فدا اُنکا وہ مولا اُنکا ۔۔۔ پڑھا اطاع اللہ فرمان خدا ۔۔۔ جسنے کی اُسنے محبت اے حبیب ۔۔۔ نور وحدت ہوگیا اُسکو نصیب

جسنے ہین پر نقش ہون اُنکے قدم ۔۔۔ اُسکو چومین سب بلائک دمبدم ۔۔۔ ہوئے جسن جا پر لکھا حضرت کا نام ۔۔۔ اولیا آنکھین ملین ہر صبح و شام

حب احمد سے ہو بس وصل خدا ۔۔۔ کیون نہین ہوتا ولا اُنپر فدا ۔۔۔ مستقلہ ہو زال کا حب مصطفےٰ ۔۔۔ بے محبت کے نہو دل پر جلا

جسکو حب مصطفےٰ حاصل نہین ۔۔۔ بالیقین وہ ہے یقین وہ ہے یقین ۔۔۔ گرچہ وہ عابد کا کرے سو سو قرار ۔۔۔ بے محبت کے نہین ہوتا شمار

حدیث شریف لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

حب اُنکی شرط ایمان اے پسر ۔۔۔ ہے یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف مَنْ رَّاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ

من رانی کو تو پڑھ دل سے غور ۔۔۔ جب تجھے ہو شان احمد سے تمیز ۔۔۔ ورنہ بے نسبت ہو اسے شعور ۔۔۔ کیونکہ حائل ہین ترے دل کے خطور

یہ خطور دل نہ جائین اے حبیب ۔۔۔ جب تلک کامل نہو نسبت نصیب ۔۔۔ لیک نسبت تین ہین اے نازنین ۔۔۔ جسکو حاصل یہ ہین وہ ہے مرد دین

ایک بھی گر ترک تجھ سے ہو حبیب ۔۔۔ نور وحدت سے رہے تو بے نصیب ۔۔۔ انکو لا اے جب بجا جی جان سے ۔۔۔ پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے

ماسوا اسکے نہین ہوتا حصول ۔۔۔ جو کرے اسکے سوا وہ ہے فضول ۔۔۔ چوب کو تو دیکھ نسبت با رسول ۔۔۔ ہجر سے روئی وہ مثنوی معقول

در بیان ستون چوب حنانہ

تھا ستون چوب حنانہ بنام ۔۔۔ اُسسے لگ کے بیٹھتے خیر الانام ۔۔۔ ہجر سے حضرت کے رویا اسقدر ۔۔۔ جیسے روے طفل بے مادر پدر

سسکیان بھر بھر کے کہتا مین فدا ۔۔۔ یا نبی اللہ نہو تجھ سے جدا ۔۔۔ جب ستون چوب کو یہ درد ہو ۔۔۔ حیف ہے انسان گر تو سرد ہو

چوب مین تاثیر جو اتنک پسر ۔۔۔ مولوی کے قول پر کر تو نظر ۔۔۔ ہشنوا ز نے چون حکایت میکند ۔۔۔ وز جدا ایہا شکایت میکند

وائے بادا بر چو بے ہم ہین پسر ۔۔۔ جنس سے اپنی نہین ہمکو خبر ۔۔۔ خاصہ نسبت ہے ہمین اُنسے سلیم ۔۔۔ بجز وحدت کے جو ہین دُر یتیم

باوجود اسکے نہین ہم مین اثر ۔۔۔ جیسے رکھتی چوب ہے عالی گہر ۔۔۔ کیونکہ جب اُسنے چھانی نکالی ستون ۔۔۔ چاہتا کیا ہو بتا اے ذو فنون

تب کہا اُسنے کہ ہون سب سے جدا ۔۔۔ اور بقا ہون با بقائے مصطفےٰ ۔۔۔ دیکھ ہمت چوب کی اے بے بصر ۔۔۔ ہوگئی طالب بقا کی سر بسر

گر نہین نسبت تجھے با مصطفےٰ ۔۔۔ تو ہے بدتر چوب سے اے بے حیا ۔۔۔ لیک اسمین نکتہ ہے باریک تر ۔۔۔ یاد رکھ اس بات کو عالی گہر

یعنے طاعت اور محبت اور ہے ۔۔۔ گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہے ۔۔۔ یا کہ قولی یا کہ فعلی اے پسر ۔۔۔ بے محبت ذات کے سب بے اثر

یہ محبت کی ہے صورت اے حبیب ۔۔۔ جان ہے لیکن بے صورت بے نصیب ۔۔۔ یہ ہین دونون پوست بیمغز اے فتا ۔۔۔ گر نہین نسبت تجھے با مصطفا

اسکو پیدا کر اگر اے ذی شعور ۔۔۔ جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور ۔۔۔ دیکھ فنانہ کو تھا عشق رسول ۔۔۔ ہجر سے رویا وہ مثنوی معقول

دیکھ تھا یعقوب کو یوسف کے ساتھ ۔۔۔ رفتہ رفتہ دھوئے بینائی سے ہاتھ ۔۔۔ جان و مال اپنا کیا اُنپر فدا

دیکھ تھے عاشق نجم عالی وقار ۔۔۔ کر دیا بیٹے کو سنت پر نثار ۔۔۔ دیکھ تھا صدیق کو با مصطفا ۔۔۔ قتل تک وہ عاشق احمد رہا

دیکھ تھا عثمان کو با علم و حیا ۔۔۔ گر نہین نسبت تجھے با مصطفا

دیکھ تھے حضرت علی والا گہر | جان جانے پر نہ کی کچھ بھی نظر | دیکھ تھے حضرت بلال و مقبول | جان دیکر کی قدمبوسی حصول

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

گوش دل سے یہ حکایت سن عجب | ایک صحابی نبی والا تبار
عاشق احمد وہ والا شان تھے | نام تھا انکا بلال باوقار
اسقدر نسبت تھی انکو یار سول | سرزمین پر پا رکھتے وہ جا بجا
جب پڑی انکی مدینہ پر نظر | آئے زیارت کے لیے وہ مرد دین
ہین تری نعلین میری نور عین | یہ ندا کرتے تھے ای شاہ امم
یعنی رو اپنے کف پا تم دکھا | خاک ہین غلطان مگر یا رد قدم
میری قسمت ہو کہان ایسی بھلا | آنکھ کو اُس سے ملون ہین نصیب
جبکہ پہونچا وہ مزار پاک پر | کسطرح حاصل ہو ای امت پناہ
دیکھ کر یہ حال اصحابی تمام | عیش دونون ہو جہان سے ہوا چشم نزار
کوئی کہتا ای بلال زی شعور | اسطرح پر وہ تڑپتا دل نگار
تب لگا کہنے یہ وہ اندوہگین | صبر کر اس جا پہ تو ای ہو شمند
تین دن تک وہ رہا باوجد و حال | حال سے اپنے ذرا دے تو خبر
جب گئے مسجد مین یارون نے کہا | اگر دون مین سوز دل کا کچھ بیان
کیکے یہ سب وہ اٹھے ای مصطفا | بانگ پر جسکے ملک تھے جان نثار
جب سے تم پوشیدہ ہو شمس جمال | آج پھر ہمکو سر نو ہو حصول
گفتگو کرتے تھے جب یہ ہمدگر | ناریون کو بھی ہوگا یہ عذاب
جان سے کہتے کیون رہی تو بیخبر | کوئی پرسان ہی نہین اُس وجد کا
کیا کرون مین حکم حضرت کا نہین | دوست بن آتی ہی کب خوش قیل و قال
نور احمد پر فنا ہوتی اگر | کسطرح یان پر رہی تو بے نصیب
کیجیو تو عفو کی مجھ پر نظر | حشر مین پاویگی تو اسکی سزا
جب کہا یہ عاشق معبود نے | تو دکھا اسکو جو ہی امت پناہ
کوئی دم باقی ہی تیری فصل کا | جان نکلے میری یا خیر الانام
پڑھ کے لا کونین کہا پروردگار | یہ مقام قرب ہی بہت کر بلال

تالہ ہو در رود دل سے با نصیب | ای صحابی نبی والا تبار
جان و دل سے آپہ وہ قربان تھے | کوئی دم حضرت سے ہوتے گر جدا
گوش دل سے سن فرمان ای بوالفضول | بعد وصل رحمۃ للعالمین
گر پڑے بیتاب دل سے آہ بھر | خاک مین غلطان مگر یا رد قدم
دیکھنے سے جنکے عشاقونکو چین | رو دکھا مجکو ذرا میرے حبیب
تا کزون مین جان و دل اُسپر فدا | کیکے یہ پھر رو اٹھا وہ بھر کے آہ
تیری نعلینون پہ ہو جان سے نثار | گفتگو یہ کر گے با سمت مزار
گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر | آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار
گرد و پیش اُسکے ہوئے سب خاص و عام | کوئی کہتا ای بلال دردمند
کیا چلا تو بھی پیمبر کے حضور | کوئی کہتا ای بلال پر اثر
کچھ نہ پوچھو حال ای اہل یقین | کیونکہ جل جاوے زمین و آسمان
پھر گیا مسجد کو وان سے باکمال | پیشتر تھا وہ سوزان نامدار
بانگ اب پھر دیجیے بہر خدا | وہ زمانہ پاک حسین تھے رسول
وصل اپنا دیجیے بہر خدا | زندگی ایسی ہی اب تم بن خراب
ماہ کے مانند اپنا ہو زوال | کوئی پرسان ہی نہین اُس وجد کا
شق ہوتے تھے جگر اُنکے پسر | یہ شکایت جان سے کرتے تھے بلال
چشم ایمان کا گیا نور البصر | یہ کیا تو نے غضب ای بے نصیب
ورنہ کرتا ذبح تجکو مین ہی مین | تو نے کی مجھ سے دغا کیا بیوفا
زندہ ہوتی یا بقا ای بے خبر | سخت حیران ہو کہا پھر ای آلہ
رو سیہ مجھ سا نہین کوئی بشر | یا الہ العالمین مین ہون غلام
رو دکھایا شاہد مقصود نے | غیب سے آئی ندا اُس ای بلال
ڈر نہین ہی یہ زمانہ وصل کا | آخر شوری بانگ یا در دہر ان
تجھ سوا کوئی نہین ہی کردگار | پھر کیا الا کا ظاہر جب بیان
نور وحدت ہو گیا سب پر عیان

جبکہ پہونچے نام احمد پاک پر — شمع سان جلکر گرے بیخوف خاک پر — دیکھ کر تھرا گیا عرش بریں — عاشق صادق گرا جب بر زمین

عرش کے ساکن جو دیتے تھے ندا — قالوا اماتم پڑھو سب برملا — دیکھ کر یہ حال اصحاب کبار — گر پڑے فرش زمین پر بیقرار

یوں لگے کرنے مدح ذوالجلال — ورد سنکو کر عطا مثل ہلال — اب لکھے عاجز زبان کا سوز و درد — رقص میں آجا کہیں نہ ابا نہ سرد

در بیان سوز و درد خلیفۂ برحق حضرت ابوبکر صدیق

سوز دل صدیق کا سن ای پسر — تاکہ ہو تجھ پر درد دل سے باخبر — استقدر تھا درد و سوز اضطراب — دل سے آتی تھی سدا بدے کباب

زاہدان خشک پر ہست کز خیال — درد دل حاصل نمی گردد ز ہی خصال

در بیان سوز و درد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

دیکھ کیا با درد تھے حضرت علیؓ — یہ لکھا عطار نے من ای فتی — گفت آب آرید لشکر را ز چاہ

رفت مردی باز آمد ماہتاب — گفت پر خون ست چاہ و نیست آب — آنزمان انگشت باز دان گزید

گفت بیدارم ز درد کار خویش — مرتضی با چاہ گفت اسرار خویش — لاجرم پر خون شدہ آبش نبود

در بیان سوز و درد خلیفۂ برحق حضرت عمرؓ

درد سے موصوف تھے ایسے عمرؓ — سن لو واقع گر پڑے وہ آہ بھر — اگ مہینے تک رہے وہ بے خبر

تھا یہی ابن عمرؓ کا حال زار — پڑھ کے یوم گر پڑے وہ آہ مار — پڑھ کے قرآن ہو گئے حق پر نثار

ہو یہ یحیٰی کی روایت جان من — قریۂ کوفہ میں تھی اک پیر زن — عشق حق سے وہ ستودہ نیکذات

پڑھ چکی جب وہ ثمانی کب یا — عجز سے میں نے سلام اسکو کیا — پڑھ ذرا اس سے مراد دل شاد ہو

جب سنایا میں نے قرآن مجید — آہ بھر کر گر پڑی ہو کر شہید — جا کے احیا میں تو اے فرد فضول

اسمیں ہے تفصیل سے سب انکا حال — دیکھ کر اسمیں نہ کر کچھ قیل و قال — رد بر و حق کے تو ہوگا خسر سار

کیونکہ یہ ہے معجزہ قرآن کا — تو نہیں قائل ہے اسکا ناکار — سنکے جیجو ہوتے کفار لعین

سنحرف اسکا جو ہے شیطان ہے — ہو شکستہ سنکے دل انسان کا — بلکہ تاثیرات قرآن بالیقین

وہ نہیں ہو سن حقیقت میں بسر — کیونکہ منکر عظمت رحمن ہے — بلکہ بدتر کافرون سے وہ لعین

عظمت حق سے جو خالی ہو بشر — سخت دل اسسے زیادہ بالیقین

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا

انما ہے مومنون کی شان میں — آیا ہر حصر ہے قرآن میں — عاجز اکر تو دعا بہر خدا — تاکہ حاصل درد و ہو تجھکو ذرا

بہتجو کر دیکھ کیا ہے سوز و ساز — یہ کھلے ہے راز کب بے اہل راز

حکایت حضرت موسیٰ و درویش عاشق

ایکدن موسیٰ نے کی حق سے دعا — خاص بندے اپنے دے مجکو دکھا — عجب ندا آئی کہ موسیٰ کر سفر — جا فلانے کوہ پہ کر تو نظر

جب گئے موسیٰ تو دیکھا ایک مرد — تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد — تھا زبان و لق اُسکے ذکر ہو — شور تھا ہو کا دہان ہر مو بمو

جبکہ موسیٰ نے کیا اُسکو سلام — کچھ نہ پایا ہو سوا اُس کے کلام — پھر کہا موسیٰ نے او مست خدا — ہو سے ہو دیدار تیرا مدعا

یا کہ امین راز ہے کچھ اور جوان — راستی سے کر ذرا ہمپر عیان — ہم کریں تیرے لیے حق سے دعا — تاکہ حاصل ہووے تیرا مدعا

نام حق سن عاشق حیران سنے — جان سے دھوئے ہاتھ اُس بیجان نے — آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر — روح نے پرواز کی افلاک پر

دیکھ کر یہ عاشق صادق کا حال — پھر کیا موسیٰ نے حق سے یہ سوال — نام تن بھی پھر کرے جان کو فدا — نام پر کر دیں ترے وہ جان نثار

حکم آیا ہیں بہت اے باوقار — جو کہ ہیں دیدار کے مشتاق یہ — ورد انکی ہو خدا الا ہو یا غفار

ورد کیا ہو وصل کا پیغام ہو — یا الٰہی ورد کر مجکو عطا — بیخبر گھتا ورد یہ تیرا گدا

ورد کیا ہو وصل کا انجام ہو — اُس سے بھاگیں سب شیطن ہو شریر

حکایت حضرت خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ حکایت گوش دل سے سن پسر — جب خلیل اللہ کے عاشق ہوئے — عشق بازی ہیں ہر صادق ہوئے

آگ میں نمرود نے پھینکا انھیں — جب تجھے ہو ورد حق سے کچھ اثر — آگ پر جسدم معلق تھے خلیل — آئے آنکے پاس اسدم جبرئیل

یوں کہا اُنسے کہ کچھ فرمائیے — آتش سوزان ہیں پھر رکھا انھیں — ہم کریں ہے تمھاری پھر دعا — تاکہ تمکو نار سے وہ لے بچا

یوں دیا پھر عاشق بیچے جواب — آپکو حاجت ہو جو بتلائیے — میرے دلمیں شعلۂ نمرود نار ہو — آتش نمرود کیا مردار ہو

ایکدم اُسکا اگر پھونکوں کبھی — حضرت جبرئیل سے کرکے خطاب — ماسوا حق کے نہیں رکھتا امید — رہبر اسے جا تم ہو دل کا بھید

عرش سے تا فرش جل جاوے سبھی — عرش سے تا فرش جل جاوے سبھی

قولہ تعالیٰ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ

آتش کو جب وہ پہونچے نار پر — جاکے بیٹھے تختۂ گلزار پر

در صفت ورد

ورد کیا ہو مایۂ پیغمبران — ورد کیا ہو مادی صاحبدلان — ورد کیا ہو ہمسر ایمان ہو — ورد کیا ہو قاتل شیطان ہو

ورد کیا ہو ہو سلیمان جہان — سب پیروؤں کا شہ بیگمان — ورد کیا ہو قاصد دلدار ہو — ورد کیا ہو رازدار یار ہو

ورد کیا ہو مہر رخون کی شان ہو — ورد کیا ہو عاشقوں کی جان ہو — ورد کیا ہو بحر وحدت کا ہو در — آسمان معرفت کا ہو یہ خور

ورد کیا ہو نور ایمان اے عزیز — اسکو حاصل کر اگر ہو با تمیز — ورد کا کیا وصف ہو تجھ سے بیان — ہو کہاں ایسی بھلا اپنی زبان

یہ لکھا عطار نے عالی سخن — گوش دل سے سن مرے اے جان من — ہر کجا این آتش آید کار گر — زا تش دوزخ کجا ماند اثر

ورد حاصل کر اگر ہو ہوشمند — سعرفت کے بام کا یہ ہو کمند — زاہدوں کے قال سے تو کر خیال — انکو پکڑ آتش نے بارہ ضلال

انکے دل پر زنگ ہو ایسا عزیز — حق و باطل کا نہیں انکو تمیز

قولہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون

دیکھہ تو دل ہے ان کو قرآن میں — حق نے فرمایا ہے انکی شان میں

در بیان مذمت زاہد خشک

دیکھہ زاہد یہ حدیث مصطفےٰ — سخت دل ہیں وہ دور از قرب خدا — زاہدا انصاف سے دیکھو اگر — مکر ہیں یہ سوی تمہارے سر بسر

کینہ نکہ تم اخلاص سے ازبس ہی دور — جان و دل سے بلکہ ہو اس سے نفور — تم فقط اک نقشہ تصویر ہو — سادہ دل ہو اور سڑے بے پیر ہو

در و کی لذت سے ہونا آشنا — ہیچ ہے خر کو زعفران کی قدر کیا — کیا کیا گر ریش کی تو نے دراز — خود پسندی سے نہیں آتا ہے باز

کیا ہوا گر عابد و زاہد ہو تو — پر نہیں اخلاص دل از زشت خو — کیا ہوا گر حافظ قرآن ہو — خلق میں تیری بڑی کچھ شان ہو

کیا ہوا گر حج کر حاجی ہوا — شہر کا یا مفتی و قاضی ہوا — کیا ہوا گر تو ہوا پیر و مرید — اور کہتے ہیں تجھے سب بایزید

کیا ہوا گر تو ہو عالی خاندان — مثل شیطان فخر کیا ہے بیگمان — گر مطیع نفس ہوا ہے بے خبر — سب ہے حاصل تیرا غارت سر بسر

نفس نے اعمی کیا تجکو نہان — ضد حق تجھ پر کیا اسنے عیان — آپہ خندہ زن ہو کیوں ابو الفضولی

یہ نہ سمجھا دل میں تو اے بے بصر — در و سے خالی نہیں کوئی بشر — ہووے قدر درد سے تجکو خبر

یہ ہو عالم سر بسر ہستی و شعور — لیکہ کب دیکھیں جو ہو دیں چشم کور — لیکن نسبت میں تفاوت بے گمان

یعنے نسبت جسکی ہو جس سے بسیر — درد اسکو اس سے ہوا ہے بے خبر — فہم حق سے تا کہ ہو تو با نصیب

حکایت پدر مجنون و پدر لیلیٰ

ایکدن الفت سے مجنون کا پدر — لیکے مجنون کو گیا لیلی کے گھر — والد لیلی سے آنسے یوں کہا — قیس کو زندان غم سے کر رہا

یعنی اپنا قیس کو دامادکر — اسکے دل کو رنج سے آزاد کر — ناسوا اسکے نہیں کچھ تجکو کام — رحم کر اس طفل پر اے نیکنام

تب دیا اسکے پدر نے یہ جواب — یہ نہیں ہے تیری باصواب — رحم کا باعث ہو جو کرتا نہیں — ورنہ میں مجنوں سے کچھ ڈرتا نہیں

جو لکھا تقدیر میں اسکی ضرور — ہوتا ہے مجنون ہو یا ذی شعور — اگر نہیں تجکو یقین اہل دین — دیکھہ لو تم آپ از عین الیقین

بانپے پھر وہی ندا ہو کر اداس — آ نور العین اک دم میرے پاس — جا پڑی مجنوں کی آسدم بیخبر — جب اٹھی لیلی تو دامن پر نظر

گر پڑا بیتاب ہو کر دل حزین — مارتا تھا وہ پڑا سر بر زمین — پھر کیا لیلی کے والد نے کلام — دیکھہ لے مجنوں کو تو اے نیکنام

دیکھہ کر دامان لیلی ہے یہ حال — اسکو گر دیکھے تو جینا ہے محال — تا نہ جاوے جان سے یہ بے شعور — اسلیے رکھا ہے اسکو اس سے دور

ہو یہ پیدا تیرے دامان زن — نام احمد سے تو کیوں ہے خندہ زن — ایسی نسبت کر تو پیدا اے دانی — جیسے مجنوں کو تھی لیلی سے ولی

یا کہ نسبت ہے جیسی ہو با سیم و زر — یا کہ نسبت ہے تجھے جیسے بزن — ہو نہی سے سچ بتا اے سنگدل میں

اسلیے کرتا ہے تو خندہ زنی — آپ اپنے عیب پر کرتا ہے ناز — استقدر اندھا ہے تو اے حیلہ ساز

صاحب نسبت پہ کیوں خندہ زنی — زنگ دل کا یہ سبب ہے اے حزیں — عقل تیری ہو گئی ایسی زبوں

جسکے دل مین یہ مرض ہوای عزیز | حق و باطل کا نہین اُسکو تمیز | کر دوا اسکی شتاب ہی باشعور | جب تجھے ہو نام احمد سے سرور

در بیان طالب کاذب

یعنی نسبت کر تو حاصل مجھ جمال | تا ہو شرمندہ پیش ذوالجلال | کیونکہ یہ محشر مین پوچھیگا خدا | مجھ سے نسبت تجکو یا سہ طفا

یا کہ تھی تیرے دل سے اُحبّ حبیب | یا کہ ان تینون سے تھے تم بے نصیب | سُنکے پھر بولین گے ای پروردگار | عشق تیرے تھے ہم سب ولفگار

کوئی بولے او آلہ العالمین | نسبت احمد تھی مجکو بالیقین | کوئی بولے ای خدائے دادگر | ڈھونڈھتا پھرتا تھا مرشد دربدر

حکم ہو مجنون کو لاؤ رو برو | جبکہ ہو وان عاشق لیلی کھڑا | حق کہے اُنکو کہ دیکھو تو بھلا

جانتے ہو اسکو تم ای عاشقان | سب کہین مجنون ہی حق الیقین | عاشق لیلی ہی یہ مرد حزین

عشق لیلی کا ہی اسپر یہ اثر | صورت لیلی کا از بس عشق ہی | بحر غم مین اب تلک ہی یہ غریق

جان و تن سے کچھ نہین اسکو خبر | سُنکے فرماوے خدائے ذوالجلال | عاشق لیلی کا دیکھا تمنے حال

یہ تماشا ہی اسکی ای پروردگار | خشک تم سب کا ہی کالبد ایسا بدن | جیسے مجنون کا ہی دیکھو پیرہن

غور کر دیکھو تو تم ای بے حیا | کب تمھارا دل تھا ایسا بیقرار | جیسے مجنون عشق سے تھا اشکبار

واسطے لیلی کے دیکھو یہ عجیب | کب ہوے تیرے لیے بے خواب و خور | کب پھرے تم خوار و خستہ دربدر

کب ہے تیرے لیے تم روز ناک | کب ہوے تیرے لیے اندوہگین | جیسے فرقت سے پسر کی بالیقین

کب پھرے روتے ہوے با درد و غم | ترک تمنے کب کیا مال و منال | کب ملایا خاک مین جاہ و جلال

سیری خاطر کب کیا ہستی کو خوار | مثل روٹی کے نہ تھا میرا خیال | منسبت حق کا یہی ہوتا ہی حال

واسطے روٹی کے در در تم پھرے | گر پڑھا تمنے تو علم بے عمل | بیشک دلا ریب تم تھے سب دغل

تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو | اس خلل کی کچھ نہ کی تمنے دوا | وقت ضایع مفت مین تمنے کیا

کیونکہ میت مین خلل جب ہو پدید | نبض باطن کو دیکھنے والے طبیب

قولہ تعالیٰ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا

دیکھ لو لفظ حسن قرآن مین | ہمنے بھیجا ہی اُنھون کی شان مین | بنگئے ظاہر مین تم از بس سعید | پر نہ دیکھا دل کو کیون ہی پلید

عیب پوشیدہ کیا تاویل سے | یا کہ پوشیدہ کیا تعلیل سے | چلنا سیدھا جانا اُلٹی چال کو

اسلیے سیکھا تھا تمنے قیل و قال | نقص ہون پوشیدہ ظاہر ہو کمال | ظاہر و باطن سے واقف کردگار

کیا نہ پہونچی تھی نبی کی یہ حدیث | اس سے ظاہر ہی کہ تم ہو سب خبیث | ظاہر اُسکا سب ہی ناقص اندر خلل

قولہ تعالیٰ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

کیا نہ وہی بھی ہمنے قرآن سے خبر | ہو سلیم القلب پر میری نظر | کیا نہ کی یہ اولیا نے گفتگو | دل صفا تم کو دانہ شد خو

بلکہ دشمن جانتے انکو تمام | اور غیبت انکی تم کرتے مدام | کوئی کہتا یہ ہین ساحر بالضرور | چاہیے یہ ہنا انھون سے سبکدوش
کوئی کہتا حال انکا باریا | یہ نہین واقف ہوا زراہ خدا | کوئی کہتا کچھ نہین مجنون ہی | کیا ہوا گر تاج مسنون ہی
کوئی کہتا یہ خلاف دین ہی | کیا ہوا گر کچھ ہین دین سے بادب | اسطرح کی تم خرافاتین تمام | اُنسے نسبت کرتے تھے اے جلد ام
سنکے یہ ارشاد حق اے جان من | گر پڑین پیتا ب ہوکر سب بزمین | اسلیے لازم ہی تجکو اے گدا | مثل مجنون ہو خدا پر تو فدا

در بیان مخمر رشدن طالب حق از صحبت پیر روان

بے محبت کے نہ جانو نزدیک تو | یہ محبت کے ہین دشمن زشت خو | یہ نہین تاثیر الفت کے مقر | بلکہ جانین عین الفت کو ضرر
اس سے واقف واصل محبوب ہی | یعنی الفت سے نہ جو محجوب ہی | کیا محبت یعنی ہی کان نمک | جو گرا اسمین ہوا جان نمک
ہوا گر تو خار الفت سے ہوگل | ہوا گر سر کہ تو الفت سے ہو مل | مولوی لکھتے ہین کیا شیر و شکر | دور رہنے سے ہو تلخی از دہن
از محبت نار نوری مے شود | از محبت دیو حوری مے شود | اسکو حاصل کرکے چل تو یہ طریق | جب تو ہووے بحر الفت مین غریق
یعنی پڑھ تو یہ حدیث مصطفا | وصل حق تجکو ہو جب اے ہما خدا

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

یعنی دل سے من عرف پر کر عمل | جب ہو جاوین تیرے دل سے سب خلل

در بیان امراض باطن کہ ہمہ آمدہ مہلک طالب حق اند

چار ہین امراض باطن بس عظیم | پیشتر انکی دوا کر اب سلیم

حدیث شریف لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ

اے دلا ہو کبر و یگر ہو ریا | سخت یہ چارون ہین بانوای فنا | تیسرے ہو کسل چوتھے حرص و آز | اُنسے پیدا اور ہوون اے بانیاز
یہ شریعت مین ہین چارون حرام | نزد حق یہ مثل خرای نیکنام | مرتکب اسکا اگر ہو پارسا | وہ نہین ہی پارسا نزد خدا
کیونکہ یہ ہی وصف ذوالجلال | غیر کو لازم ہی کب اے خوشخصال | لیک ظاہر مین نہین اس سے خبر
دیکھ کیا لکھتے ہین سولانا روم | بلکہ یہ ہی ہمسری ظاہر پسر | این طریق کاملانست اے پسر

در بیان دوای امراض مذکورہ یعنی تکبر وغیرہ

گوش دل سے سن حدیث مصطفا | ہی یہی امراض باطن کی دوا | یعنی کر تو اصل پر اپنی خیال | تاکہ ہووے دور کبر اے خوشخصال
کیا ہو وہ پیدا ہی جس سے تو ہوئی | دیکھ وہ ہی قطرۂ آب منی | صلب والد سے رحم مین تو گیا | مضغۂ خون وان بنا تو بیحیا
وان غذا ہی حیض خون کی روز و شب | پرورش جس سے ہوا تو بے ادب | بول کے مخرج سے آیا پھر نکل | اصل تیری دیکھ یہ ہی اے دغل
باوجود اس اصل کے تو دمبدم | نفس سرکش تا ہی کیون لب ستم | انتہا اس لے ذرا او بدگمان
یعنی دنیا سے تو جاوے جب گذر | دفن ہوگا قبر مین گھر چھوڑ کر | یہ ندا ہو آسمان سے آشکار | قبر مین تنہا چلا اے نابکار

وہ کہاں ہے سیم و زر اے بے شعور — جس سے دنیا میں نہ کرتا تھا غرور — وہ کہاں فرزند و زن تیرے سپر — جسکی خاطر سے تھا تو بے خبر

تجکو چھوڑا سب نے تو بھی سب کو چھوڑ — کیوں چلا تنہا سبھوں سے دل کو توڑ — سُنکے یہ آواز اُڑ جاوینگے ہوش — قبر جب تجھ سے کہے کیوں ہے خموش

کیا تو لایا زر دشنی ہمرہ لیے — کیا بچھاؤن فرش میں تیرے لیے — کوئی یاں لایا ہے تو اپنا رفیق — جو کہ ہے اب حال پر تیرے شفیق

کیونکہ یہ تاریک تر ہے تیرا گھر — سانپ بچھو کا یہاں از بس خطر — یاں بلائیں سخت ہیں لاکھوں ہزار — کسکی طاقت جو کرے اُنکی شمار

کیسکے یہ پھر قبر خود کھائیگی جوش — تو تو کیا اُٹھائیں گے مردوں کے بھی ہوش — بعد اسکے پھر سڑے تیرا بدن — بوے بد ایسی ہو ظاہر جان من

یعنی آوے قبر کو جس بن سے عار — اصل تیری دیکھ یہ ہے نا بکار — پھر کریگی قبر حق سے یوں دعا — تنگتر ہوں اسکی بو سے اے خدا

حکم دیگا وہ رب العالمین — وے حرارت سے جلا اسکو ہمین — سُنکے یہ حکم خدا اے بے نصیب — یاد آوینگے تجھے دین کے طبیب

کیونکہ وہ کہتے تھے ہمسے در و شب — اُسکو کرتے آج ہو تا فضل رب — ہو کے عاجز قبر سے اے نازنین — یوں کہے ہونگے نہ جس تیرے یا الیقین

رحم کر مجھ پر ذرا بہر خدا — گو کہ مدت سے ہوں میں تجھ سے جدا — ہو مخاطب پھر کہا اُس نے زمین — تو نہیں ہے جنس میری یا الیقین

کیا ہے نسبت مجھ سے تجکو اے بتر — میں ہوں صفا تجھ میں ہو ہر سر بسر — جانتا تھا اصل گر تو خاک کو — خاک میں آیا تو کیوں ناپاک ہو

ہے تنفر سب کو تجھ سے اس گھڑی — ایسی نکلی تن سے تیرے بو بُری — وان نہ سمجھا آپکو تو خاکسار — یاں کہ سمجھے کچھ نہ ہوا ہے نا بکار

یعنی کرتا میں عرف پر گر عمل — اصل میں تیری نہ ہوتا کچھ خلل — وان تو تیرا فہم تھا افلاک پر — کب تو سنتا تھا نصیحت خاک پر

دوستی گر خاک سے کرتا پسر — آج ہوتا یاں پہ تو شمس و قمر — یعنی ملتا خاکساروں سے عزیز — اصل سے ہوتی تجھے جب کچھ تمیز

یہ دعا کرتے تھے دیکھو مصطفا — یعنی مسکینوں میں کھو مجکو خدا — وہ تو شاہ انبیا اے بے خبر — لیک یہ تجکو ہدایت ہو پسر

یعنی مسکینوں سے ہوتا ہے نشین — تا نہ بھولے اصل کو اے نازنین

حدیث شریف مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا

خاک ہو تو خاک ہونے سے عزیز — جب تجھے ہو اصل اپنی سے تمیز — دیکھ تو یہ اصل جسپہ ہے غرور — فوق ہے شیطان سے تجکو بالضرور

جو نہیں ہے خاکسار اے خود برو — دیو ہے انسان نہیں وہ زشتخو — خاکساری شعشۂ رحمن ہے — بس تکبر ظلمت شیطان ہے

خاکساری مخزن الاسرار ہے — خاکساری مطلع الانوار ہے — خاکساری ہے جواہر ایمان ہے — کبر ہے کفر اے نیک دان

خاکساری سے ہو پیدا وہ کمال — جس سے دیکھے تو جمال ذوالجلال — خاکساری کا ہے کیا رتبہ عجیب — پھول وحدت اُس سے نکلا اے حبیب

دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ بااَدب — یعنی حضرت مولوی عالی نسب — در بہاراں کے شور در سر ہے تنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

خاکساری سے ہو مقبول خدا — ہو تکبر سے تو مغضوب اے فتا — دیکھ فرماتے ہیں کیا خسرو کے شاہ — گوش دل سے سُن ذرا اے رو سیاہ

گشت آدم مقبل از استغفری — دیو ملعون گشت از تکبری — عاجزا کر ختم اب کبر و منی — تیری کب سُنتے ہیں وہ دیو دنی

در بیان سبب کبر کہ منشا اندو معالجہ آں

چھ سبب ہیں کبر کے اے با خدا — شرح اسکی گوش دل سے سُن ذرا — مال و علم و زہد و تقوی و نسب — حسن و قوت یہ کہ ہیں یہ سب

یہ توسب گل لیک اسمین کر خار — خار کو کر دور گل سے ذی شعار — سن مفصل مال دنیا کا بیان — نیک و بد اسکا ہو تجھ پر تا عیان

یہ ہو دنیا جنت اور زشت و پلید — یعنی ہو یہ فضلہ خوان یزید — کیا ہو دنیا مار افعی اے پسر — زہر سے اسکے نہین بچتا البشر

بلکہ بدتر مار سے بھی اے سعید — جان و ایمان کو ڈسے ہو یہ پلید — لیک افسون اسکا جسکو یاد ہو — مال دنیا سے فقط وہ شاد ہو

ورنہ اسنے کر دیے لاکھون ہشیر — ہو گیا شداد و نمرود لعین — حق سے سنکر اسکے باعث الیقین

حدیث شریف اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰهِ

اسلیے حضرت نے دی سبکو خبر — یعنی یہ دنیا ہو ملعون سر بسر — وہ بھی ہو ملعون دین مین ہر ملا

دیکھ تو یہ سولوی نے اے پسر — کیا لکھا ہو دین سے ہو کر بیخبر — روز و شب ہے حق حق و در حق شق اند

اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین — لعنت اللہ علیہم اجمعین — یہ حدیث مصطفی ہو بیگمان

گر کیا کچھ فخر اسپر اے پسر — تو ہو بدتر خر سے احمق سر بسر — فخر اسپر تو کرے ریبو دنی

حدیث شریف اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ

اسکا طالب سگ بغرمان رسول — میر اکنا کب تجھے ہوگا قبول — عجز کر جتنا کہ تجھ سے ہو سکے — کبر کھو جتنا کہ اُسکو کھو سکے

دیکھ تو یہ سولوی شیرین سخن — جا بجا لکھتے ہین کیا اے سگ دہن — کمتر از کم شو اگر داری خبر — این طریق کاملان است اے پسر

در بیان حقیقت دنیا و بے ثباتی آن

کیا ہو دنیا یعنی ہو باغ خزان — تو ہو بلبل کی نمط اے بدگمان — خندۂ گل کی طرح اسکو ثبات — بلکہ کمتر اس سے بھی اے نیک ذات

اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن — قبر سے کہتے اٹھینگے یہ سخن — گر دولت آگہ ز معنی آمدہ است — کار و نیت ترک دنیا آمدہ است

ترک دنیا گیر اے فخر جہان — تا کہ پاوے فخر سے اپنے نشان — جب تلک یہ ہو نہین دین کا اثر — سولوی کے قول پر کر تو نظر

ترک دنیا کن کہ تا دینیت بود — آن بدہ از دست تا اینیت بود — اسکی عزت عین ذلت اے جوان — اسکی ذلت عین عزت بیگمان

دوست اسکا دشمن اپنی جان کا — بلکہ دشمن جان اور ایمان کا — ترک مین راحت ہو اسکے اے پسر — اسکی الفت مین بلا ہے سر بسر

سولوی نے کیا لکھا ہو یہ سخن — دیکھ تو بہتر ہو از در عدن — حاصل دنیا ہمین درد سر ست — ہر کہ غافل شد ازین گیگا دو خر ست

ہیچ گنجے بے رد و بے دانمیست — خبر خلوت گاہ حق آرامیست — ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی

ترک دنیا ہو طریق مصطفا — اسسے غافل کیون ہو تو اے بیحیا — وہ ادا کی جان سے تو نے سنن

ہو وے جس سنت سے دنیا مین خلل — باشقت ہو کچھ اسمین اے دغل — یا کہ جانین اُسے بگو سب حقیر

گر کہے تجھ سے کوئی کر یہ سنن — دشمن جان اسکا ہو اے سگ دہن — یا کہ جانین اُسے بگو سب حقیر

حدیث شریف مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

جسنے جانا دل سے سنت کو برا — وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا — ترک کر دنیا کو تا ہوون یہ ادا — سولوی نے دیکھ تو یہ کیا لکھا

ہم خدا خواہی ہم دنیائے دون — این خیالست و محالست و جنون — سب نبی فرمایا ہی دنیا کو برا
یا دجو اسکے تو اوی رشت دپلید — جانتا ہو دل سے دنیا کو سعید — جسقدر بھیجے ہین حق نے انبیاؑ
قہر عاشق سے اٹھیگی یہ ندا — مولوی نے مثنوی مین یون لکھا — مار اسپر عاشقانہ پشت پا
اے برادر ترک دنیا پیشہ کن — روز و شب نے کر خدا اندیشہ کن — ترک دنیا ہست سنت مصطفا
الذی کو دیکھ لے قرآن مین — اہل دنیا کی لکھا یہ شان مین — عاشقان کردند این سنت ادا
نقش دل کر مولوی کا یہ سخن — جب تو ہو دنیا سے واقف جان من — جو کہ تجکو کردے حق سے دور تر
از خدا غافل شدن ای ہو دوی — چیست دنیا و لباس و نیوی — سب ہے دنیا تجکو کردے بے ثمر

در بیان فضیلت ذکر و ذکر کنندہ و مذمت اہل غفلت

علم پڑھ کر حق سے غافل جو بشر — وہ سگ دنیاے دون ہوای پسر — جو کہ غافل حق سے ہوای مرد دین
دیکھ لے مجرے کو تو ای بے خبر — یہ حدیث مصطفی ہی معتبر — کیونکہ شیطان ساتھ اسکے الیقین
علم سے یہ ہی غرض ای بے بصر — شر سے اسکے تا ہو انسان باخبر — سب ہین ناقص علم تیرے ای فتا
جو کہ اسکے شر سے غافل ای جوان — جب تلک اسکی نہین کرتا دوا — گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگمان

قولہ تعالیٰ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

پڑھ تو من شر کو ذرا مرد سلیم — دیکھ فرماتا ہی یہ رب عظیم — یعنی ہی خناس تیری گھات مین
دے خیال بد یہ دل مین ہشیار — نیکیان ہون دور یہ بس سے ذی شعار — دام جو خالی یاد حق سے ای جوان
پر حذر رہون غافلون سے ای پسر — دشمن ہی کر رہین یہ سب سر بسر — صحبت غافل تجھے غافل کرے
جو ہی غافل وہ ہی مردہ ای جوان — جو ہی شاغل وہ ہی زندہ بیگمان — وہ مرا ہو دست شیطان سے حرام
یاد حق سے گر ہی غافل ای جوان — زندگی ہی موت تیری بیگمان — بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر — غفلت اپنی یاد سے آزاد کر — اک نفس بے یاد گر جاوے جوان
دیکھ فرماتے ہین ذاکر مولوی — مثنوی مین اسطرح پر ای اخی — غفلت ازدی یکزمان مین گر کسان
لیک جو ہین کور دل اور خود پسند — وہ ہین غافل ذکر حق سے ہوشمند — زندگی با دست نزد عارفان
لیک سنتے ہین نہین سنتے جو خود ہین آب و گل — وہ نہین سنتے جو خود ہین آب و گل — در سبدم ہین ذکر سے یہ تیز زبان
حق چہ باشد یاد آن نیروان پاک — کے بداند قدر او ہر شت خاک — ذکر سے حاصل ہی جنکے دلکو روشنی
سب عبادا تون سے بہتر ذکر حق — یہ حدیث مصطفی سے پڑو سبق — غیر یاد ش جملہ نادانی بود
یاد او سرمایۂ ایمان بود — دیکھ کیا لکھتے ہین وہ ای نیکنام — جو کہ گذرے دین مین عالی مقام
ہر گدا از یاد او سلطان بود — چیست سلطانی و درویشی بدان — یاد آن جان حزین انس و جان
یاد او گر مونس جانت بود — ہر دو عالم زیر فرمانت بود

در بیان مذمت کسانیکہ اہل ذکر را بحقارت بینند

وہی فضیلت ہے ذاکر کو تمام	یہ حدیث مصطفیٰ ہے بیکنام	جو حقارت سے کرے اس پر نظر
	قولہ تعالیٰ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ	
کیونکہ دشمن ذاکروں کا وہ لعین	یہ بھی ہے اسکا برادر یالیقین	گر نہیں اسکا برادر یہ بشر
طالبا ہرگز نہ کر اس پر نظر	مدح و ذم انکے ہیں دونوں پر ضرر	مدح تیری خود کرے وہ ذوالجلال
اولیا سب کرتے ہیں یہ التجا	مولوی یہ دل سے دیتے ہیں ندا	ہر کسے کو مائل یار خدا است
انبیا کرتے ہیں خطبہ اسی پر	رتبۂ ذاکر سے سن تو یہ خبر	جستجو کرتے ہیں انکی سب ملک
ہمنشین انکا نہیں ہوتا شقی	پر شقی ہے انکا منکر اسی تقی	مولوی فرماتے ہیں دونوں کا حال
مان وہاں ترک حسد کر باشمان	ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان	ہر کہ با ایشاں نشیند یکدمے
عمر ہا خواہاں این دولت شدند	سالہا مشتاق این صحبت شدند	صحبت نیکاں اگر باشد نصیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد	لطف شان در ہر دلی تاثیر کرد	سبز میسازند چوب خشک را
جملہ اشراف اندر ذات و صفات	طالب ذات اند باہم عین ذات	ذاکران حق کا یہ ہے مرتبہ
	قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ	
خود خدا کرتا ہے ذکر ذاکران	جسطرح کرتے ہیں اکرام جوان	ذاکروں کے ساتھ رب ذوالجلال
شمس کی ہے روشنی خاک پر	ذاکروں کی روشنی افلاک پر	ذکر حق سے یہ فضیلت اسی پر
	بس نزد گیہاست اندر یاد او	یاد او کن یاد او کن یاد او
قولہ تعالیٰ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ		
لطف کو بڑھ زد اول سے جوان	یہ حقیقت ذاکروں کی ہے گمان	رنج راحت ذکر سے ہوا ہے پسر
	قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا	
نطفہ کر مثنا کو پڑھ اے خوبرو	کیوں بنا جاتا ہے خود تو زشت خو	تو تو وہ شہباز ہے سدرہ نشین
دیتے ہیں تجکو مفیرین فلک	ڈھونڈھتے پھرتے ہیں تجکو سب ملک	خاک کے تو دام میں ایسا پھنسا
کیا ہوا درتبہ اے ابن بشر	جس سے تھی مخلوق سب زیر و زبر	تیرے تھے فرمان میں سب پیر و عام
غیرت انسان نہیں تجھ میں ذرا	دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا	اسپہ ہمت سوی آخر تا ختی
باپ سے تیرے فرشتے سرنگون	ناخلف ہوتا ہے تو کیوں اے جوان	تو نہیں ہے آب و آتش اے جوان
تو ہے بس اک امر حق اے ذی سیر	ایک عنصر کے ہے باعث بے خبر	خود کو بھولا خاک جانا ذات کو
دیکھ تو ہی ہے گدا تو ہی ہے شاہ	دیکھ تو ہی شرخ اور تو ہی سیاہ	دیکھ تو فرعون تو ہی منصور ہے

وہ ہے شیطان شکل انسان سر بسر	
دشمن و اکر ہے کیوں پھر یہ بتر	
انبیا بھی سب کریں اسے خوش خصال	
خاک اسکی تو بنائے چشم ہاست	
ذاکروں کی برزمین و بر فلک	
گوش دل سے سن ذرا اے خوش خصال	
روز فردا او کجا دارد غمے	
دولت جاوید یابد ای حبیب	
بوے بے بخشد رنگ مشک را	
معصیت نیکی سے بدلے ہے خدا	
یہ ہے رتبہ دیکھ تو ای باکمال	
مولوی کے قول پر کر تو نظر	
ماسوا اسکے ہے دنیا سر بسر	
آشیانہ ہے ترا عرش بریں	
دیکھ کر شیطان بہت تجھ پر ہنسا	
کیوں بنا اکر کے تو انکا غلام	
آدم مسجود را نشناختی	
تو نہیں ہے باد و خاک اے مرد میدان	
کر دیا دن سے مبدل رات کو	
تو ہی مغضوب اور تو ہی مغفور ہے	

تو ہی دشمن تو ہی اپنا دوست ہی — تو ہی اپنا مغز تو ہی پوست ہی — خود تو عاشق خود تو ہی محبوب ہی — خود ہی ظاہر خود تو ہی محجوب ہی
تو کبیر و تو صغیر و تو اسیر — تو ہی دانا تو ہی نادان تو فقیر — ایک ہی تو ایک ہی تو ایک ہی — پر نرالا تیرا ہر جا بھیک ہی
بھیک کے باعث ہی خود تو اے عزیز — اصل سے اپنی ہوا تو بے تمیز — خود سے غافل غیر سے مسرور ہی — لاکھوں فرسنگ آپسے تو دور ہی
جسکو جانے ہی وہ ہی خاک پلید — اُس سے نسبت کچھ نہیں تجکو سعید — وہ سراسر خاک ہی خاک کثیف — تو سراسر نور ہی نور لطیف
مولوی نے یہ لکھا بازور و شور — اُسکے دام خاک کو تو دل سے توڑ — قطرۂ نوری سراپا نور باش — بگذر از غم دایما مسرور باش
اصل تیری دیکھیے عالی نژاد — جا بجا فرماتا ہی رب العباد

قولہ تعالیٰ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

مین نے انسان کو بنایا ہاتھ سے — روح پھونکی اُسمین اپنی ذات سے — اُسکے ساجد ہین ملک سب خاص و عام — فخر کسکو ایسا ہی اے نیکنام
خاک کا ایسا کہان رتبہ بھلا — ہون ملائک جسکے ساجد اے فتا — گر نہین یہ نور حق نورا نہ — سنکر اُسکا پھر ہی کیون وہ رو سیاہ
بھید اسکا جسنے پایا اے حبیب — نور و حدت سے ہوا وہ بانصیب — دیکھیے فرماتا ہی وہ رب عظیم — از زبان مصطفیٰ اُس اہی سلیم

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ

بھید اسکا حق ہی یہ ہی بھید حق — پڑھ کسی عارف سے جاکر یہ سبق — جو نظر آتا ہی تجکو اے پسر — تو ہی ہی لیکن ہی اعمی اس بصر
خود سے جب تو بیخبر ہوا اے سعید — حق کا کیا جانے تو بھید قرب و بعید

در بیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پار سا کا سن سخن — جب تو واقف حق سے ہوا اے جان من — ہر دو عالم خود تو ئی بنگر بدان
تو بہ معنی بر تری از انس و جان — ہر چہ بینی خود تو ئی بنگر بدان — در حقیقت خود تو ئی ام الکتاب
صورت نقش الٰہی خود تو ئی — عارف مرشد کماہی خود تو ئی — از کمال قدرتش بین بیشکے — خود ز خود آیات حق را باز یاب
نقش آدم را رقم نوعے زند — کود و عالم را ز دو پنہان کند — لیک اتنا یاد رکھ عالی گہر — کود و عالم را نماید در یکے
روح کو کر تن سے اپنے تو جدا — جب تجھے ہو فہم اسکا اے فتا — گر کوئی دیدہ کرے اسکا بیان — فہم انسان اسمیں قاصر ہی بسر
ہوے تقلیدی بیان جسکا پسر — وہ ہی رہزن راہ حق کا سر بسر — کیونکہ یہ ہی وہ دینی نا گفتنی — راست ہی اُسکا بیان اے نیکدان
دیدنی سے جو ہو سنکر مردو عین — وہ طریقت سے ہوا اعلی الیقین — گفتنی ہی کفر ایمان دیدنی
جب شریعت ہاتھ سے جاوے نکل — پھر کہان حاصل طریقت کا دخل — وہ شریعت سے ہی نادان بیگمان

دیکھ فرماتے ہین یہ شیخ جہان — یعنی مطلبون کے جو رشد بیگمان — گر یہی خواہی کہ یابی این نشان — سر نہ بر خاک پاے کاملان

یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان — لیک حق اس سے منزہ بیگمان — کیونکہ اسکی ذات ہے از بس لطیف — وہ ہوا عارف خدا کا سر بسر

لیک اسکو جسنے بوجھا اے پسر — کیونکہ اسکو حق سے ہے اک واسطہ — وہ نہ حاصل ہو تجھے بے رابطہ

قرب حق جسکو ملا اس سے ملا — جو جدا اس سے وہ حق سے ہے جدا — بھید اسکا جب کھلے اے بے خبر

جسنے بوجھا آپکو اے نیکدان — آسنے بوجھا حق کو بیشک بیگمان — لاکھون بت دل مین ہون اے بیخبر ملا

یہ تو کر تب گر کرے اے ذی شعور — خود سے خالی ہو کے خود ہو خود سے دور — کر تفکر اس قول پر اے یا خدا

تیغ لا در قتل غیر حق براند — در نگر کہ بعد لا آخر چہ ماند — جب ہوا تو دور کیا باقی رہا — سر نہ بہ معشوق ماند والسلام

خاتمۂ مثنوی بدعاے مقبول

اے خدا اے رو جہان بہر رسول — مومنون کو مثنوی ہو تا قبول — گر چکا اب مثنوی عاجز تمام — طالبون سے پڑھو اسکو مدام

یہ دعا عاجز کی حق کی ہو قبول — از طفیل آل و اصحاب رسول — یعنی اسکو جو پڑھے بہر خدا — در و دل حاصل ہو اسکو مطلقا

تمام شد

فائدہ - مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھ بیان کر تاکہ طالبون کو اس راہ کے اُس سے فائدے حاصل ہون پس بموجب حکم کے مُصنّف نے یہ مثنوی تصنیف کی اور اُس سے اسکی قبولیت کا یقین کامل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات مین تصنیف جناب حضرت وقبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزل

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمد ہین — وہ بہتر ہین شہیدون سے جو قربان محمد ہین

انھون سے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہو — جو تھامین صرف ہاتھون سے وہ دامان محمد ہین

اُتر کر عرش سے آئین فرشتے جو مقرب ہین — برائے پائبوس آنکے جو دربان محمد ہین

خدا کے ماسوا جو ہے صفت اوصاف امجد ہین — یہی نکلے کہو دل سے کہ شایان محمد ہین

نہ بھائین پھول جنت کے جو بہتر ہین انھین عاجز — جو دیکھین آنکھ سے خار گلستان محمد ہین

غزل

دیکھو تو ذرا رتبہ والاے محمد — سرتاج ہو ہر دین کی کف پاے محمد

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو
لوٹین ہین سدا خاک مین شیدائے محمدؐ

تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب
جس دل کو میسر ہو تولائے محمدؐ

صد کوہکن و قیس ہوئے رشک سے انکے
رکھتے ہین ذرا دل مین جو سودائے محمدؐ

عاجز مہ و خورشید ہون محجوب فلک پر
نعلین کف پائے جو دکھلائے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہی
وہی فرمان وہ عرش برین ہی

زبان جزو کل پر یہ صدا ہی
کہ احمد رحمۃ للعالمین ہی

یہان جو عاشق احمد ہی بیشک
وہی معشوق رب العالمین ہی

ملائک سر کے بل آتے ہین اس جا
جہان پر ذکر ختم المرسلین ہی

جو مومن ہی اسے ہی اُنسے الفت
نہین اسکو جو مردود و لعین ہی

ہوا جو خاک پائے آل و اصحابؓ
وہ بیشک ہمسر روح الامین ہی

ذرا احمد کا عاجز جو گدا ہی
شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہی

غزل

ہمین یار سے وصل کی آرزو ہی
شب و روز دل کو یہی جستجو ہی

ہر اک گل مین اُسکا نشان پایا ہمنے
اُسی کی یہ رنگت اُسی کی یہ بو ہی

نہین بھاتین ہین مجکو باتین کسی کی
سُنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہی

ہماری یہ ہستی ہی تیرا ہی پردہ
اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہی

یہ ہی راز مخفی نہ کہنا تو عاجز
نہ یہ ہی نہ وہ ہی نہ مین ہون نہ تو ہی

غزل

یار کی شان پر فدا ہین ہم
کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم

ہمسے اکسیر کو ہی نسبت کیا
آل احمد کے خاک پا ہین ہم

عشق مین یار کے جو ہو بے خود
اُسی بے خود کے آشنا ہین ہم

اپنی ہستی فنا جو آسمین ہو — حق کی سوگند پھر بقا ہین ہم
زاہدو ہمسے دیکھیو بچنا — کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم
چشم دل کھول کر ہین دیکھو — کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

اسقدر محو ہوگئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہوجاوے — کرے جسپر نظر وہ صاحب اسرار ہوجاوے
کرے ہی سیکشون سے سرکشی کسواسطے زاہد — توجہ گر کرین تجھ پر ابھی میخوار ہوجاوے
وہ بلبل ہین نہین ہمکو تمنا گل سے ملنے کی — نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہوجاوے
مہوس آنکھ مین مل خاک پا اُس شاہ خوبان کی — جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہوجاوے
اگر پاوین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکر ہو — ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہوجاوے

عجب مفلس ہی عاجز دیکھ جا دندان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہوجاوے

فرد

ہم نہین کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار — خم کے خم پی جاتے ہین ہستے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آتی تھی فلک سے یہ ندا — دیکھو آتا ہی زمین سے عجب اک نور خدا
شعلۂ نور ہی ایسا کہ نہ دیکھا نہ سنا — جسنے دیکھا وہین وہ طور نمط ہوکے جلا
حسن معنی مین وہ ایسا ہی کہ حاشا کلا — حسن یوسف بھی حیا سے نہین دیکھے ہی ذرا
در و دیوار سے پڑتے ہین وہ ہو ہو کے فدا — جس طرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہی صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہی وہ شاہنشاہ — جسکے خدام ملائک ہین زہے شوکت وجاہ
دیکھیو حسن خداداد یہ کرنا نہ نگاہ — ورنہ جل جاؤگے جسطرح سے جلتی ہی گیاہ
کیونکہ یہ نور ہی وہ جسکو کہین نور آلہ — مقتبس جسکا ہی ہر ایک نبی شام و پگاہ

لب جان بخش پہ پڑتے ہی نگہ کے ناگاہ
ہو کے بیتاب یہ عیسیٰ نے کہا کھینچ کے آہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین بھی رقص کنان کہتی تھین ای شاہ امم
دید تیری نہین ہی دید خدا سے کچھ کم
وہی جلوہ ہی وہی نور وہی فیض اتم
ہی سنورہ یہ ترے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کرین یان پر پیہم
فرش آنکھون کا بچھایا کرین ہم سب باہم
اُسپہ بٹھلایا کرین آپکو اور چومین قدم
رد بر و آپ کے اسکو پڑھین باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہین آدم کہین حوا کہین تھے اسرائیل
کہین کرتی تھین قدمبوسی کو حورین تعجیل
کہین یوسف کہین ادریس کہین عزرائیل
وجد مین آکے لگے کہنے وہان پر جبرئیل

مُحو وحدت کی لگاتے تھے کہین خضر سبیل
کہین پڑھتے تھے کھڑے صل علی اسمٰعیل
کہین مشتاق کھڑے دید کے روتے تھے خلیل
صور مین پھونک دو اس بیت کو ای اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بہر وصال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے ای ظل جلال
فخر تری دانا ہے تو مشرف بہ کمال
عاجز اغیر سے کرا سمین ہے تو بحث وجدال

نور وحدت سے صدا آئی کہ آ میرے جمال
عقدہ یہ ہمپہ کھلا جز ترے سب وہم وخیال
غور کر دیکھا نہین کوئی ترا شل ومثال
روز وشب دل سے پڑھا کر اسے بے قیل وقال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قطعہ تاریخ طبع غراء سید فضل حق صاحب ساکن آبرونی سنہ ۱۲۸۰ھ خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ الیہم برمزار شریف کندہ ہست

آشنائے بحر عرفان مخزن فضل وکرم
حضرت عبد الصمد کشاف اسرار قدم
ہادی راہ طریقت آفتاب معرفت
مظہر نور حقیقت مصدر فیض اتم

جوهر تیغ شجاعت مجمع علم وحیا — سعدن جود و سخاوت صاحب سیف وقلم
نقشبند و صاحب ارشاد در هر سلسله — داشت نسبت با جناب نامدار محترم
روز یک شنبه بتاریخ سوم وقت زوال — در محرم شد ازین دار فنا سوے ارم
در فراق صورتی آن قدوهٔ اهل وفا — بود طالب هر یکے در رنج و اندوه و الم
بهر تاریخش سر هاتف فرو گردید و گفت — کعبهٔ اهل طریقت قبلهٔ اهل کرم

۱۲۸۰ھ

الف بائے وجہن

الف ایک بورنگی بسائین | ہر گٹ مین واکی پرچھائین | جہان دیکھو شیان دیپ ہی نیارا | ایسا ہی بورنگی پیارا

وجہن سے تو کیا کہے کہنے کی نہین بات | سمندر سمایا بوند مین اچرج بڑو دیکھات

ب بن گر گمبھون بھید نیاوا | دھرتی سے اکاس لو دھاوا | پہلے پریت گرو سے کریے | پریم ڈگر مین تب تب ہریے

بن گرو وجہن لیت ہی جو کو دیکس بہ لگا | بین بج کے تم جانیو دو نو اور سے جاے

ت تب جوگ ترا بن آئی | جب بیرن یہ دیہ بھا جائی | وہی ہی من مین کپٹ کی ٹائی | جن سب کھیل کیا ہی مائی

جو منگی مین مین چھٹے اور نین تین کا بند بار | وجہن صاحب ایہین ملین تک نہ لاگے بار

ث تا بت ہوی دھیان جو لاگی | آپو ہی آپ بھرم سب بھاگی | اجپا جاپ تو جپے بھائی | چھوٹ جاے درین کی کائی

وجہن کہت ہو جاپ جپیو ہو دھیان لگاے | سرت پھرت دہ را کھیے برتھا سانس نہ جاے

ج جگت مین اور نہ ہون | جب تو مین اکلا کر جیہون | اہین تو دے سنگی نہین کوئی | دن دو پھر جن بیڑا لوئی

کہنے کو تو بیاج ہین اور نہین صاحب پورے تیس | اہین کے کارن نا ملے اہین تو جگ دیس

ح حاضر بھر یہ بھول ہی تیری | ایکو بات نہ مانی میری | ابتک تو مین ایسا ہو جاتا | جیسے کو وہ بھلا مدھ ماتا

کہان گئی تھی بدھ تیری درکھان گیا تھا | ایسی مایا پا یکے جو ہر سے کی نہ بیت

خ خاوند کیا کہین ہی نیارا | سوندر دیکھ تو دسون دوارا | سن پڑے اکھید کا باجا | پرچا سے ہوے جیسے راجا

وجہن جاگون پر ترے ہین لے بھاگ | سبھی سماج ہمین بجین اور ایسے مچے ہین راگ

دال دیا من مین جو راکھے | پریم کا رس کیسے ناچا کھے | بن مدھ پیے ہوے متوارا | نس بانسریا کرے سنجارا

وجہن جگت مین ایکے کر لیو نا تو سے سان | دیا دھرم نا چھانڈ یو جگ کھٹ مین پران

ذال ذوق جب لگ نہین آوے | تنسون چھے کو دیہ من بھٹکاوے | ہردے لگی نہ پریم کی کانسی | کیسے ملین کہوا بھناسی

جب لگ تن نا مین جرت اور سن نا مین بات | تب لگ مورت سیام کی وجہن کہان لگ دیکھات

ر راز مین تجھ پر ایسا کھولا | جیسا کچھ منصور تھا بولا | سو سب سے رہا تو مین کورا | جان پڑت بت لے گئے چورا

لاج کا کاجر نین کو ورے سو نہین تو ڈارے دھوے | وجہن کہت کیسے بھلا درشن پیا کا ہوے

ز سے زرد دیکھ تو بھولا راہی | تمام سنگری بیس اکارتھ ہی | پریم بھٹی کا مدھ پیو چو کھا | سٹ جے ہی سب نکا دھو کھا

ہنومان سے کاہ آوا تھا اور دیہان کیا کا | جھوٹی مایا دیکھ کے کیسا رہا بھلانے

سین سبج کا سیکھ لے لٹکا | کاہے پھرت ہو اب اُت بھٹکا | سوچ نہ کر اہین ہی سمیرا | ترکی کوٹ مین کر دے ڈیرا

لاکھ جتن کا جتن ہی سو وہبن دیا بتاے	جو سائین کرپا کرین تو سبھی بات بن جاے
تین تور تن مین ہی جیکا	ابھی لو نہین پہنے ویکا	دن بھر لکھا کرت ہی پاٹی	سانجھ بھئی دے سو وٹ ٹاٹی
ساہ سے کچھ جی نہین اور چورون سے بہوار	وہبن کیسا دیکھ تو بھول نا سنسار
صاد صبوری سادھ کو جیہی	یہ سمجھی اپنے من ماہین	کٹھن پڑے نا کہو سے کہی	ہو تو نا وہی جو رچا ہے سائین
آسن مار کے بیٹھ رہو را کھو سن مین دھیر	صاحب کے پرتاپ سے کٹ جنے سب پیر
ضاد ضرورت اتنا کیجے	تب توسن مین یہی بچارا	نس دن نا دن نبی کا لیجے	تب ہوے تو را اُتارا
وہبن جگت مین آ کے جاہین کچھ ہو گیا ان	نبی نام کی سمرن کرے اور علی سے کھے دھیان
ط طالب تو کہان ہی پورا	پریم نگر کا لانکھا نہین مہورا	وا کے آگے اور ہی چلنا	سیج نہین صاحب کا ملنا
پریم نگر کو پہونچ کے نبی نگر کو جاے	تب وہبن گھٹ ہی کے اندر ہر کا گانون گاے
ظ ظاہر باطن ہی وہی	وہی وہی سب ہی وہی	جین اپنے من مین یہ بوجھا	ہر ہر مین ہر دا کو سوجھا
پریم کی ندی گہری جو کوئی اترے پار	عاشق اور معشوق مین رہو ہی کون بچار
عین عشق کا بیڑا ہی نیارا	وہان دوجی کا نہین گذارا	سیس کاٹ کے آگے دھریے	تب پریتن وہ پیا کا کریے
گلی سانکری بہت ہی اور پیری ہی سب نون	ٹھوکر کھا کے سنبھل کے دیکھ پانون
غین غرور نے کھیل بگاڑا	دیکھ پڑا نا پیتم پیارا	اور ہی باتون رہت ہو راضی	کیسا مارا جات ہی مارا
بازی مین کہ کیا رہا اگلے رکھا ہی دانون	ہر سے جنا جیت ہی لو صاحب پانون
ف فرمان طلب کا اتنے	کا مکھ لیکر پی کے جیسے	ہر کا نانون کبھو نا لینو	ہر دان کا کبھو نہ کیجیو
آگے تو کہو بانسی اور ابھون کہت ہو جیت	اکدن پھر جھنیا لگا جب چڑیان چگ گئین کھیت
ق قول تیرا ہی جھوٹا	اور ڈھنگ جو ہی سو انوٹھا	سُنا گیا سادھن کی بانی	تہ پر لیو بھوا نہ گیانی
قول قرار	جو مت کا نھا بھوا نا کی لون ہی بات	پہلے کو سوجھت نہین پر پاچھے کو پچھتات
کاف کرم آن بڑا ہی کینا	یا مکھ جنم ایسا ہی دینا	آپ چھپا اور تو ہے اگھارا	یہ تو سن مین سوچ گنوارا
وا کا بدلا ایک ہی سو مین دیون بتاے	ہر سہ تو مین جاہی پہلے آپ ہرا ے
ل لو بھ کی چھوڑی باتین	مین جو کہی ہون پکھ لی گھاتین	اس لکھے بنا سے جیو لورا	چندر کو جیسے چہت چکورا
جو تو پریم کے رنگ مین تن من رنگا ے	پہلی پور مین دیکھیے لو بھ کدھر دھو جا
یم محبت بچھے من مین	گھر مین ہے رہے پہنے بن مین	گلے پڑے جب پریم کی پھانسی	کہان کی اجو دھیا کہان کی کاشی
جا کے ہردے لگت ہی وہبن پریم کا بان	چھوٹ جات ہی سب ہم اور بھوا جات ہی گیان

نون نہین دوجا کوئی جگ مین | آپوی آپ مائی سب مین | ہست جیت سے سُن لے یہ منیا | کھل جبین تو ورجی دھیان کے منیا
وہمین کہین سو بوجھ لے ابہین ہی یہ بوجھ | اکدن یا ہی بوجھ تین ہوی پر سوجھ
واہ وہی اک یار ہی تیرا | تنکی گلی کیے نہین پھیرا | ورجن تجھے سو ست بنا لے | سمجھانا سورے سمجھائے
مین جانا تھا چتر ہی تو ہی بڑا نادان | کتنون مین سمجھاوت ہوا لیکو کی کان
ہادی ایسا تونی پائے | انہون تے اپنی چیت نہ لگائے | یہی سوچ سو نہین ادھکاری | دیکھی کا گت ہوے تہاری
یہین کی ہاری ہار ہی یہین کے جیتا جیت | وہمین کہین سو مان صاحب سے کر پریت
ی یاری ہر سے جو کرنا | یہی اچھر ہر دے بیچ دھرنا | بنت بنت بن جی ایسا | کوئی دن بنصور تھا جیسا
وہمین اچھر ایسے کہے ہین سادھن کے ہتھیار | برہا کے میدان مین جیت کے راکھن ہار

تمام شد الف بائے وہمین

بھجن مالے من تصنیف جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ محمد عبدالصمد صاحب قدس سرہ عرف رمست خان صاحب

بھجن

جاگ رے سورکھ سورت کا ہی | دیکھ تو جگ مین ہوت کا ہی
لاکھ بار کہو سمجھا یو دھیان مین تورے ایک آیو | مُنھ پھاڑے دھرتی تو ہی بیٹھی اور دونکو تو روت کا ہی
تین لوک او صاحب تو مین تو ڈھونڈھے ہی موہین تو مین | اندھرا سورکھ دیکھت ناہین دیکھ تو مین اجالت کا ہی
سجن واقرب مالک بولا من عرف نے یا کو کھولا | بیگ سے یا کو بوجھ رے ستانا تج جنم کو کھوت کا ہی

دیگر ۲

اچپا جاپ سہیے جو بھائی | ہر کا درشن بیگ وہ پائی
پہلے دھیان ترکٹی باندھے اونگ کنولمین چیت سادھے | جیسے تنکت بلائی موسی ایسے تاک لگائے
اونکینی کی چندا اومین چاند سورج یہ دو ڈرین | سندر مورت سید گیان کی اسنہ ساتھ سنائی
اسنہ مٹے گیان سٹ جاوے سوہنگ پورن جب ہو جاوے | پاسی آسے کہا کوئی ستا ایک ہو ایک لکھا سے

دیگر ۳

یہ دنیا ہی رنگ برنگی یا سے بچکر چلنا رے
جو تو عاشق صادق ستا سب پر لعنت کرنا رے | لاکھ طرح سے تیرے ہو دین تو مت الجھا ہونا رے

دیگر ۴

گھٹ ہی مین پایا ٹھاکر دوارا پاتھر پوجت کا رے گوارا

کاشی ڈھونڈھ بندرابن ڈھونڈھے ڈھونڈھے ملکت سارا
جب لگ کرے نہ چھاتی گھٹ کی کبھو ملے نہ کرشن پیارا

کنول مندر کا سیوک بنکے پانچون پنڈن سے جامل تو
مار کے کنس کو جب بس کرئی تبھی ملیگو کرشن ہمارا

لاکھ بار ہم سونچا جانچا گہر یران مین بھی بانچا
ماس کے سب سیوک سستا جب ہو یوچ یہ مورکھ ہارا

دیگر ۵

کاہے کو سادھو کا ہو سے لڑیے سن کے بیری سے کیون نا بھڑیے
یہ بیری تیرو جنم سے پہلے نیک چوک مین تو کو گھر لے
پل چھن کو یہ تیرو مل یو پاچھے سے یا کی ماٹی مین ٹھریے
ہجرا منتر کو مارے مستا سور بیر کو یا کو مریے

دیگر ۶

کاہے کا بامھن ہرم نجینا سادھ سنت کا ساتھ نہ کینا

بامھن وہ جو ہرگن کا دے ہر کا ہر مین کھوج لگا دے
آپ مٹے اور جگ کو میٹے وہ بامھن نت جینا

سوت ڈارا بامھن بن بیٹھا دیکھ سوت پھر نین اٹھا
مال متا اور نکا چھینا اپنو کبھو نہ دینا

ماس کھائے سو بامھن ہوئی مدھوا پیے ہر پائی
یا کو ساچ جو جانے نہ ستا بامھن نامین جان کینا

دیگر ۷

ہمکو ملت نہین موہن نگری

کیسی کرون اب کمو موری سجنی بتیی جات موری سیل نگری
پیا ملن کے ہوت تگن ہین کاگا بولی نسدن نگری

ست سکھی جیون جل بن مچھری بیگ خبر لو پیتم ہمری

دیگر ۸

گرسے ملکر آپ سے چھوٹے ہر سے ملکر گرسے
لاکھ اپاؤ سے یہانتک پہونچی جب ہو پریت مین چھوٹے

برہا چت ریس کا راجا راج ردئی مین آن براجا
گیان کی فوج تو یک دھیانسے مین تین دھاری لوٹے

پریم کی بازی جب ہم جیتی نام نرنجن کی پولائے
چرن گورو سے جاگ دینا پھر نا جگ سے پھوٹے

دیگر ۹

ناہم ہندو ناہم ترکا ناہم بالک ناہم بڑھا سب مین ہم ہین سب ہین موہین جو جانے سو پورے گرکا

پیم کا باج تو پریم کا تا بنا جات بنا کیون اُتو برہ کا | پاپ دھرم سے متا چھوٹا دیکھت ہی یہ ہر مین ہر کا

دیگر ۱۰

ابھو چیتو سادھو بھائی کال مونڈ پہ دیکھ پھرائی | پیٹ کے پاپی منھ کے بھگتا لعنت یہ تیری بھگتائی
جگ سے روٹھے پیت ہوت ہی آپسے روٹھے ہوت ناہی | متا کور بھٹی اب سادھو سانچ کہو تو ہوت لڑائی

دیگر ۱۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہیر ہر کرے اور گر کو دیکھے اسکو ملتا پیارا ہی

نام نرنجن کا مدھ پیوے دھیان کرو ندھوارا ہی | پاک رسول کا عاشق ہووے وہ ہی سکھ سنوارا ہی
الکھ لکھے اور سبکو میٹے اُسنے گیان سنوارا ہی | پٹ بھیتر کے چت سے کھولے پھر کیا صاحب نیارا ہی
کیا ہی اچرج دیکھو سادھو بوند مین سمندر سمایا ہی | جو کوئی اسکو پہچانے متا وہی گرو ہمارا ہی

دیگر ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہی دیکھو سادھو انحد باجا بجتا ہی

اس انحد مین لاکھون باجے اسکو کوئی نہ سنتا ہی | اس انحد کو جو کوئی سُن لے رعیت سے شاہ بنتا ہی
پہلے دلمین چندا دیکھی جگمگ جگمگ کرتا ہی | اُسکے اندر ہی ایک مورت ہر لا کوئی لکھتا ہی
سب متا دل کے اندر گرسے سیکھو اسکانتر | بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگرا سر کو دھنتا ہی

دیگر ۱۳

سوہن میرا ہی نیرنے پر دیکھن مین نہیں آوے رے

ہر آوے ہم جا دین سادھو ہم آدین ہر جاوے رے | متا ایسے آون گون مین دیکھن کہان سے پاوے رے

دیگر ۱۴

سوچ سمجھ پگ دھرنا یہ گیل کٹھن ہی چلنا

یا باٹی بٹمار بہت ہین لوٹت ہین پل چھن مان | ست گرو بانکا ساتھی کرلے واسنگ ہو کر لڑھنا
جو تو یا یا دھان سے لایا واہی کو رکھ لینا | چاتر بیری پاچھے لاگا سمھل سمھل کر لڑنا
متا پریم کا پینڈا نیارا راجا پرجا پر جا راجا | یا کو مارے وا کو چھوڑے پھر کا ہے ڈرنا

دیگر ۱۵

کاہیکو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج لگے

گھومت پھرے ہرنا پے ناحق جنم گنوئے — اپنو درپن مانجے نہ سورکھ ہرکو درس کیسے پئے
من مین توری بات لگی ہو ان ماتن تب جئے — جو ناٹی صاحب من بھاوے وہی بات لگیے
من مین اپنے سوچ سمجھ لے جوت مین جوت ملیے — جو بیٹھے آپ کو ستا وہی دوارہ چلیے

دیگر ۱۶

ہورے فقیرا پہلے ماٹی جب تو پاوے پریم کی باٹی — جب لگ ماٹی ہو نا ساد ھو کہوا تھی نا دوئی کی ٹاٹی
چرن گرو کے رچکر کاجی دیکھ پڑھی پھر گیان کی پاٹی — گر بھ دکھاوے سچ ستا بیری لوٹی یہ ہو گھاٹی

دیگر ۱۷

جو رام رٹ جانے نہین سمجھن ہوا تو کیا ہوا

پوتھی بغل مین داب کر کہتا پھرے ہیگا کتھا — اپنی کتھا جانے نہین پنڈت ہوا تو کیا ہوا
جوگی گسائین سیورے کپڑے رنگے ہین گیروے — من کو رنگتے ہین نہین کپڑے رنگے تو کیا ہوا
سیلی والفی ڈال کے بن بیٹھے ہینگے شاہ جی — دل کا کفر توڑا نہین جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا
ٹھاکر دوارے جا یکے پوجین سبھی ہین مورتین — برہمن تو ہر جانا نہین پوجا کیا تو کیا ہوا
جو باٹ پوجا کرتے ہین اور نام پایا گرو کا — آس گرو سے تو محرم نہین جو گرو ہوئے تو کیا ہوا
چلے مین بیٹھے جا یکے اور سن پھرے ہو سب کہین — پر دل تو چلے مین نہین جو تن ہوا تو کیا ہوا
بھنگین شرابین پیوتے چلمین اڑاوین چرس کی — پر وہ نشہ پیا نہین بھنگڑ ہوا تو کیا ہوا
ٹیڑھی بانکی ہو سپاہ لڑتے ہین سب جا یکے — گھٹ کا ٹھگ مارا نہین بانکا ہوا تو کیا ہوا
پڑھ کر کتابین بہت سی کہتا پھرا ہو اور کو — حق الیقین جانا نہین عالم ہوا تو کیا ہوا
مسجد مین جا کر زاہدان سجدہ کرین ہین دمبدم — اور دل تو جھکتا ہو نہین جو سر جھکا تو کیا ہوا
قاضی عدالت بیٹھ کر تا عدل ہو اور کا — اپنا عدل کرتا نہین عادل ہوا تو کیا ہوا
بندہ ہو کر تو بندگی جب تک تری ہو زندگی — گر بندگی کرتا نہین بندہ ہوا تو کیا ہوا
یہ مست بورا ہو مرا کہتا یہی ہو ہر گھڑی — اور آپ اندھا ہو رہا جو کہہ گیا تو کیا ہوا

دیگر ۱۸

برج مین سام آج ہوری کھیلے — سب سکھین سنگ ہنس ہنس بولے

کنج محل مین بیٹھو سانورا سب سکھین کو ٹیرے | جو سکھیان وا کے ڈھنگ پہونچین انپر رنگ کو ہیلے
کنج مین لکو آپ سانورا بیری کیو رکھوارا | جون جون پگ مین دھرون سجنی مار کھووہ پاچھے ڈولے
چت سرت کی گٹھری بنائی مایا دھری وامین بھاری | دھیان جتن کو جندرا دینو برلی سکھی وا کو کھولے

دیگر ۱۹

کاہیکو ہر کو بھولیے | ہر کے بھلائے دکھ پیے
جو منوا تو ہر گن گاوے جنم جنم سکھ پیے | آپ کو سیٹ جگت کو میٹے جب ہی ہر بھیجیے
مورا کہا جو مانے نا متا | پھر پاچھے پچھتیے

دیگر ۲۰

ابھو سوچ کہان سے آوے پاچھے پھر کہان جاوے | آو جنم سے پہلے سدھ کر مدھ انت دو دھر جاوے
اپنی گت جب پوچھی سادھو پرجا سے راجا بنجاوے | کرم لکھا نہین میٹے رے متا مانس کا پاتھر ملجاوے

دیگر ۲۱

سادھو دیکھو اپنے ماہین | گھٹ مین ٹھاکر کی پرچھائین
گرپچھیا سے دھیان یہ آیا ایک ہی ایک بھت ہم گایا | آنکھ کھلی جب دیکھا متا وہ ہی وہ ہی سائین

دیگر ۲۲

سوچ تو مورکھ اپنے من مین | تاک لگی کال کی تن مین
کرنی ہو سو بیگ سے کرلے پھر نہ بنیگی کچھ داون مین | مات پتا اور کٹم سنگا تی پھینک دین سب کونے مین
مر تو متا مرن سے پہلے | نا تر بیری مارسی چھن مین

دیگر ۲۳

سادھ کیون تن کا نام بسارے | رب کے بسارے سے نین باہی ہارے
جاپ کے گڈھ پر توپ دھیا دھرن گیان کا گولا ڈارے | پریت کی رنجک دیکر سادھو تک تک بیری کو مارے
فوج پاپ اور توپ بھول کی گرہ کا گولا بھر کے | مایا اگن سے دیکے فلیتہ بیری گڈھ کو جارے
دونو دل مین جدھ پڑا ہی برپا سور لڑا ہی | ایسے سور کے بل جا متا دل بیری کو تارے
کام کرودھ آٹھا کر بیرا گیان کو مارن آوے | بان برہ کا لے کر متا ان دونن کو مارے

دیگر ۲۴

پیم گنوا پردہ سکھی جاوے | پران کی لیچ جو پیلی بناوے

کنول کنوا اوا چت پنہاری پریم کا جل وا مین ہی بھارے
لیج سانس کی بھٹی پرانی سن گھنڈا تن اترا پھوٹا
شبد گرو کی انڈوی بناوے رب نام کا کریا

گیان گگریا بیگ سے بھرلے پھر پاچھے پچھتاوے
دوجی درجن گھاٹ کو روکے جل کیسے بھرنے پھر نارے
لیج شریعت سے جل سیکھو سست سکھی بھر لاوے

دیگر ۲۵

سنمکھ صاحب دیکھ ہمارا
بھٹک بھٹک تین جنم کو ہارا

کام کرودھ لوبھ کی ناٹی کھیل کئی دبدا سب باٹی
تن ہو مجرہ من ہو بھگتا دھیان گرو رکھوارا ہووے
گر لچھیا بن کچھ نا ہووے ناحق سور کھ جنم یون کھووے
منھ کے کہے دھرتی گرے جیا کی جڑ ہی اکاس
تن سوکھ پنجرہ بھیو من بھیو سو داسار
گیان کے پنکھ دھیان کے بازو ست گرو دیے لگائے
گر گیانی سوا بھیو گر کی لچھیا پاوے
ہر ہر کرے اور سب کو تیاگے

جب لگ نسین آنکے سادھو کیسے دیکھے پالن ہارا
جگ مین بیٹھے ہر کو دیکھے جب ہو سادھ پیارا
جو سرا آگی گر کے ستاوہ ہی رام تمہارا
بھیتر بھیتر جر مرے سو ہی پکا داس
بلی بیٹھی تاک مین گرو بچاون ہار
سوا چڑھو اکاس پر بلی رہی لجائے
ایسے گر کے چرن سے متا دھیان لگائے
بیری وا کو دیکھ کے بھاگے

پدر اگنی شیام کلیان

ایک جوا ہم کھیل چلے تن من دھن سب ہار چکے جی
تن دا دیا پریم دی باٹی گیان کو تیر نکال چکے جی
کہت ہین ستایا تن بھنیر چیت مرت سو بار چکے جی
لاکھ کتاب اور پوتھی پانچ دوہرہ کہنی جھوٹی کرنی سانچ

دھیان گیان سے کچھ نا ہووے
تن سوکھ تو نبا بھیو رگین بھین سب تار

جب لگ آپ کو تو نا کھووے
روم روم سر دیت ہی سو لیلے نام تمہار

لکھ سے رب رب من تیرا سو دیا سے مکت ہووے

پہلے پریت سین کو جگاوے ہر سانسا پھر ہر گن گاوے
من میلا تن تیرا اجلا پاپی سور کھ کیا تو بھولا
ہر دے مین جو تیرے بستا مالک پل چھن وا کو لکھتا

آپ مٹے اور جگ کو میٹے ہر در شن تب ہووے
بیگ سے سنکو باجھ رے مورکھ نا ہین پاچھے دیکھ تو رووے
یا کو دھیان جو را کھے نہ ستا پاپ کیا وہ دھرم کو کھووے

تمام شد بھجن مالے حضرت شاہ محمد عبدالصمد قدس سرہ عرف رمنست خان صاحب

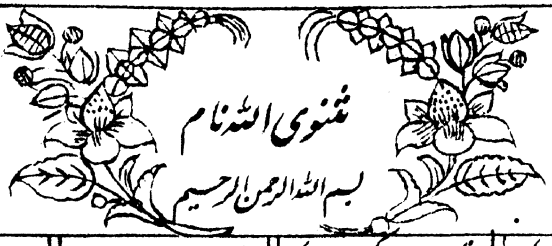

مثنوی اللہ نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نام جپو رے بھائی
جو تم مین ہی کچھ چترائی
اللہ نام جپو دن راتا
غیر کا دل سے چھوڑو ناتا

اللہ نام جپو ہر سانسا
جو چاہو بیکنٹھ کا باسا
اللہ نام سون ہی نستارا
اللہ نام ہی سب سے پیارا

اللہ سا دوجا نہین کوئی
جو کچھ اللہ کرے سو ہوئی
جو کوئی اللہ نام جپیگا
نیڈر دو جگ بیچ رہیگا

جو چیت اللہ ساتھ لگاوے
ساری دنیا واکو دھاوے
جو دھن اللہ ساتھ لگاوے
تُرت مزوری اپنی پاوے

(رھیان ۱۲)
جسنے اللہ نام نہ لینا
پھٹ پھٹ یارو وا کا جینا
جو اللہ سون نیہ نہ لایا
جنم اکارت آپ گنوایا

اللہ نام کو جپنا کرو
دو جگ کو تم اپنا کرو
اللہ نام کو ہر دم لیجو
جب لگ بسے بھلائی کیجو

ہر دم اللہ نام بچارو
تن من دھن سب اپنا وارو
اللہ اللہ ہر دم بھجیو
اللہ خاطر سب کچھ کریو

رات پانت پوچھے نہین کوئی
ہر کو بھجی سو ہر کا ہوئی
کنت کنزاً جب آپ سنے کہا
بہت سی مدت مخفی رہا

جب کچھ اسکے من مین آئی
اِنی جاعل کہہ بات سنائی
سنکے فرشتے لاگے کہنے
قالوا اتجعل لاگے پڑھنے

من بھیدی کا بھید نہ جانا
کہا خدا کا مان سے مانا
وہی کیا جو وا کو بھایا
انت علیم حکیم کہایا

اپنے بول کو پھر پھر تولا
حق انی اعلم کہہ بولا
مائی کا ایک پُتلا کینا
دم نفخت وا مین دینا

جب جی پُتلے اندر آیا
شکر خدا کا کوک سنایا
چھینک جبے آدم کے تئین آئی
آدم نے الحمد سنائی

یہ سن سب ہی اچنبے گئے
شرمندہ ہو من مین رہے
دن چالیس مین آدم بنا
حیرت مین جن کا جنا

ایک ساعت گھڑی مین آدم کینا
تاج خلافت وا کو دینا
حکم فرشتون کو جب آیا
سن شیطان بہت پچھتایا

کہا فرشتو اید ھر آؤ
آدم آگے سیس نواؤ
یہ سن سب نے سیس نوایا
سر حمت کا چھتر دھرایا

شیطان کبر و منی سے بولا
کہہ خلقتنی منہ گو کھولا
کہا اسے سجدہ نہین بھلا
کد کی تیلن کد کا پلا

سجدہ کرون مین ہی یہ کون
بیل نہ کو دا کو دے گون
اسکی قدر مین بہتر جانی
کس برتے پر تتا پانی

مائی کہی موئی سیس نواؤ
چونی کہی سو ہی گھی سے کھاؤ
جب وہ بولا خیرٌ انا
لعنت کا طوق اسکو بنا

انت نہ آنے سیس نوایا
آگ کا پتلا آگ کو دھایا
اللہ نبی کا کہا بجا ہے
ہر ایک اپنی اصل پہ جا ہے

بس سن رے تو بیر امورے
کھول گھماؤن واری تیرے
جب لگ بسے خدا سے ڈریو
کبر غروری بھول نہ کریو

کبر و منی جو بہتر ہوتی
لعنت کیون شیطان کو ہوتی
دنیا ہے دھوکے کی ٹاٹی
خاک دھول اینٹ اور ماٹی

دنیا ہو ساعت کا باسا — اس جینے کا چھوڑو آسا — دنیا ہو مردار ای یارو — دل سے یا کو دور بسارو
نبی خدا جو راضی رہتے — دنیا کو ملعون نہ کہتے — دین کے خاطر دنیا چھوڑو — اس مردار سے مکھ امورو
دنیا کا ہو عجب پسارا — کہیں بن دوین کہیں بنجے نقارا — کوئی ہنسے کوئی دکھ سے روئے — کوئی جاگے کوئی سکھ سے سوئے
ایکن کے سر مکٹ براجے — ایکن پاچھے مرگھٹ باجے — ایکنو تازی ترنگ کودائے — ایک چڑھن کو گدیا نپائے
ایک تو کھاوے زرد اسفید — ایکن کو نہیں بھوسی پیدا — ایک تو پہنے ململ خاسا — ایک کو نہیں لنگوٹ کی آسا
کوئی رووے کوئی گاوے گیت — اندھا ملا پھوٹی سیت — اس جینے کا کیا بھروسا — سن رے میری پکر پڑوسا
جب جم تو کو آن ستاوے — کوئی تیرے کا نہ آوے — ماتا پتا ہو ینگے روتے — آنسو سے سب مکھ دھوتے
دھی اور پوت نہیں کوئی ساتھی — روتے رہینگے سنگ سنگاتی — بھائی بھتیجے چاچا تاؤ — کوئی تیرے کام نہ آؤ
منکر اور نکیر جب آوین — سن ربک بھید سناوین — بھونڈا منھ بنای ڈراوین — دیکھ اکیلا تو ہی ستاوین
دین ایمان کی پوچھین باتین — تک تک ہوین اپنی گھاتین — بھلا جواب ہو تو سون پاوین — سو سو رحمت تو ہی سناوین
سن بری بات نہ پیچھا چھاڑین — مار گرز تیرا بھوسا کاڑین

کہاوت

اسپر شل تو سن رے بھائی — خلقت لے لے گور دھری — منکر اور نکیر جب آئے — بات اچنبے کی یاد آئی
ایک تپر یا جگ مین مری — جو مانگو سو خرچی دینگے — جب وہ تپر یا نیند سے جاگی — پا تر یا نے عقل سون پائے
یہ میری کوئی بشنی ہونگے — آسنے دونو ہاتھ پسارے — بولی کیا تم خرچی لائے — تن تن ناری کرنی لاگی
سن ربک وہ کہ جو پکارے — دیپک اگنی گاون لاگی — وہ تو نہ تھے کچھ آگ کی بھوکے — جو مجھکو تم لینے آئے
کود اچھل تن آنکی لاگی — پکڑ کے آسکے کلے چیرے — سوت دیا جب آئے گھورا — مارن لاگے لات دھمکے
جیتے سب نے مال لٹایا — اب کوئی وا کے کام نہ آیا — اتنی نصیحت ہر دے رہنی — بھول گئے سر رنگ تنبورا
ایسی کمائی نہ کریو کوئی — پھر پاچھے پچھتاوا ہوئی — اپنی کرنی اپنی بھرنی

دوہہ

کر گناہ لاحول کا پاچھے کرے خیال — اوسری چوکی ڈومنی گاوا ل تال
جو چاہو سب درشن پاؤ — فعل کو عمل مین لاؤ — نبی کا کہنا برحق جانو — کہا تستغیثون سچ تم مانو
نکی کرو بدی سب چھاڑو — خود یکو دل سے باہر کاڑھو — شل الشکے تبو نکو توڑو — مالکی دیکھو الفت چھوڑو
آپ سے بہتر سب کو جانو — پیر و پیمبر سب کو مانو — ماتا پتا کی خدمت کریو — چرن مین اونکے ہر دم پڑیو
حسد بخل کا ہوس نہ کیجو — بھوکو ننگے تئین بھوجن دیجو — بڑو نکا کہنا ہیگا بجائے — باسی رہے نہ کتا کھائے
اوسکا اجر ملیگا آخر — وہ در دنیا صدر آخر — دینے کو تم بہتر جانو — شل الذین کو دل سے مانو

غصہ اور شہوت کو مارو
حرص کو دل سے باہر کاڑو

جو مرنے سے پہلے مرا
دین و دنیا کا خاوند ہوا

ان عجل جو عجل میں لاوے
دو نو بگ پر حکم چلاوے

بڑا ہی بیری نفس تمہارا
وہ جیتا جن وا کو مارا

جو کس ہو کے تم غفلت جاگو
اس بیری سے کو سو بھاگو

جو بیری سے غافل سووے
سگری پونجی اپنی کھووے

بیری نفس فقیر کا کھایا ہے سو سووے
کوکری ہی پونجی تبھی سیدھی ہووے

کچھ راجا کے جو من میں آئی
سر چھیدو کی پاگ بندھائی

جب ہم دھرتی جوتن لاگے
پاپ دلدر ہمرے بھاگے

کہیں ہیں ناج پیسے کھوئے
کہیں ہیں ناحق پیسے کھوئے

جیسے جیسا بیج لگایا
قلہ عشر کا اُن پھل پایا

بھلے بُرے سب کہنے لاگے
جو کہتے تھے راجا آگے

پانی دیدے کھیت بڑھایا
اور مزدورون سے تلوایا

چھون دیس سے چور ادھائے
سوس ہوس سے گیہوں کھائے

جو کوئی کھیت سے غافل بھیا
ناج اکارت وا کا گیا

میں ہوں غافل کھیت سے سویا
ناج اکارت اپنا کھویا

دھول سنگھ نے سنک آیا
بڑا سا میرا دمڑا کھایا

کہنے لاگا سن رے جوتا
راجہ جی مانگت ہیں فوطا

چار پانچ مین کرنے لاگا
پاؤن اُسکے پڑنے لاگا

روک روپیہ طلب مین لینا
سارا لوہو میرا پینا

جب کچھ اکڑ لگامین کرنے
وہ سے دھولین لاگا جڑنے

پھر چایا کچھ حیلہ لاؤن
اور کہین یہان سے بھاگ جاؤن

انت مین وا کا کہا نہ مانا
جو اُن کہا اکارت جانا

دھول سنگھ کو راضی راکھا
خدمت کرت کرت مین تھاکا

بہت دنا جب یو ہین بیتے
ہم ہارے اور راجہ جیتے

اتنی جینے پہ مان نہ کیجے
موتو اقبل کو دل سے نہ تجیے

جیتے جی جب آپا مارے
ناریت رب واہ پکارے

کہے فقیرا سنو رے یارو
اعدا عدو کو مار پچھاڑو

جو بیری کو پیار کریگا
اللہ کو بیزار کریگا

تھوڑا سا ہنسو بہت سا رووے
غافل ہو کر تم مت سووے

غافل ہو کے فقیر اسویا
اس بیری نے گھر وا کا کھویا

ایک راجا کے چاکر رہتے
بہت دنا خدمت مین رہے

او جر گا نو کا جوتا کینا
چرس برت ہل مو کو دینا

بیج جدے جدے لاگے بونین
کتنی جنسین لاگی ہونین

کہین ہین پیڑ پیول لگائے
ناحق باتون لوگ ہنسائے

ستصدی راجا کے آئے
گین کرنے کو مو پر دھائے

میرے کھیت کی سنو کہانی
دیت حوال کے دیا نہ پانی

جب میرے کھیت کے گیہوں پاکے
چوہے وا کو کاٹن لاگے

رات دنا جو جاگت رہی
وا کا کھیت سلامت رہی

دیکھ کام جو اپنا کرے
جاگت اور پر چور نہ پڑے

کھیت کٹن کے جب دن آئے
پیادے راجہ جی کے دھائے

جو میرے وہ سو ہین آیا
فوطہ کا پیغام سنایا

نیک فکر فوطہ کا کرو
راجہ جی کے غصہ سے ڈرو

آسنے ایسی دھوم مچائی
آگر بیٹھے سگرے بھائی

سبھی کمیرا میرا کوٹا
گھر باہر سب میرا لوٹا

ایسا ایک بت کلی مین دینا
دانت توڑ مُنھ چپنی کینا

ایک اُٹھا ایسا اُٹھ دینا
کمر توڑ موری تکوا کینا

ہنسی خوشی مین عمر گنوائی
کرتا رہا جو من مین آئی

وا کو بہت مدت بہلایا
وہی دیا جو اُسنے چاہا

ایک سزا دل ایسا بھیجا
جن میرے سر کا کھایا بھیجا

اکا پیادہ ہو سر نام — جم کہتے ہین وا کا نام — کتنا من مین کیا ہین لیکھا — ویسا سخت کوئی نا دیکھا
رستم سے جن کتنے مارے — ارجن بھیم سے بہت پچھارے — راجہ کہے سوی وہ کرے — جیو لیے بن نا وہ ٹلے
جو کوئی جیور رکھے ہو بھائی — کرے ہو وہ سب پر ٹھکرائی — دور سے غصہ کرتا آیا — بڑا سا مو کو ناچ نچایا
کہا اٹھو کچھ دیر نہ کرو — راجہ کے غصہ سے ڈرو — لے فوطہ میرے سنگی ہو — راجہ جی کو چل کر دو
جب وہ غصہ لاکا کرنے — مین پاؤن مین لاکا پڑنے — جب اُن میرا گھیر آ گا — وا کو دیکھ مین سکچن لاگا
رو رو دوا کے چرن مین گیے — لات دھمو کے بہت سے سہے — انت اُن میرا کہا نہ مانا — فاذا جار کا بھید نہ جانا
انت اُن مو کو آن پچھاڑا — بستا میرا انگر اُجاڑا — کچھ اُن مو پر مہر نہ کینی — رہی سہی سب پونجی لینی
پکڑ حضور مین مو کو لایا — وہی کیا جو راجا بھایا — راجہ کا جب مجرا کینا — کھوٹے دام کا فوطہ دینا
اوچھی پونجی لایا فقیرا — جیسے اونٹ کے منہ مین زیرا — راجا کے دربار جب آئے — خالصہ پانچون بیل لگائے
اُن فوطہ میرے منہ پر مارا — مین رو رو سر آگے ڈارا — اور نہ کچھ ہو سے بن آئی — اتنی عرض مین کوک سنائی
تو صاحب ہو سانچا میرا — مین بندہ ہون عاجز تیرا — جو تو چاہے سو کر مو کو — پیدا کیے کی لاج ہو تو کو
گھر آئے کی کیجو لاجا — اے تم ہو سب جگ کے راجا — مین ہون تمہارا بیٹ کینا — پھٹ پھٹ میرا تم بن جینا
نبی صاحب کو دون ہون بھائی — جن میری بنا پار لگائی — جب مین رویا ڈار ہین بار — میرا اتھا دیوان سے پیار
جب میرا بول دیوان نے سنا — پچھتایا اور سر کو دھنا — انت مجھے اُن آن مچھڑایا — اور میرے کوئی کام نہ آیا
اللہ کو تو راجہ جان — جا کا محمد ہو دیوان — محمد کے ہین چار اور یار — افضل آنسے صاحب غار
دوجے عمر فاروق کو جانو — افضل اُنکو برحق مانو — عثمان علی کو دون ہون بھائی — میری نوریا پار لگائی
جو کوئی صدق نبی پر لاوے — دو جگ بیچ بھلائی پاوے — جسنے نبی کی سیوا کری — وا کی محنت پوری پڑی
نبی حبیب خدا کا کہیے — اللہ نبی کو دوست جانو — جسکے حق مین لولاک آئی — صلی اللہ کہو رے بھائی
ایک بوجھ کر وا کو مانو

دوہرہ

احد احد ایک ہین جانو اسی ایک کی ٹیک — سیم احد کا ورد کر رہی ایک کا ایک
جسنے نبی کا کلمہ کہا — دونو جگ مین وہ نیڈر رہا — رسمی علم کو چھوڑو بھائی
بہت کتابین پڑھ مت اکڑو — چھوڑو کبر غریبی پکڑو — یحمل اسفارا تم مت ہوؤ
ملا بہت کتابین بانچین — لالچ دیکھ جو بندر ناچین — تب مسئلہ لوگون کو سناوین
ڈاڑھی بڑی سی منہ پر رکھین — لقمہ سدا حرام کا چاکھین — کبر سے لوگون پر وہ ہنسین
مال پرایا ٹھگ ٹھگ کھاوین — فاتحہ دینے کو سون جاوین — قل پڑھنے کو گوین تاڑی

کرکے وضو مسجد مین آوین — مرغی کی سی بانگ سناوین — لاصلوٰۃ پر سوچ نہ کرین — نکرین مارین باہر پڑین
ثابت ہوا فقیر اتجھ پر — ہو یہ علم حجاب الاکبر — علم پڑھا اور عمل نہ کینا — پھٹ پھٹ یار دوا کا جینا
اور بہت ہین بدعت دیکھے — ہین پاپی سب بیر لیکھے — گنگا جا کر آیا دھووین — جی کی باتین کہین کھووین
پوتھی پڑھ پڑھ صدف کھاوین — کہ وہ ترک مین کیون جاوین — پوتھی پڑھ پڑھ لوگون کو سناوین — آپ نہ کرین لوگون کو بتاوین
ترک مین جلبن اور پچھتاوین — اپنے کیے کا بدلا پاوین — اتنا پڑھوگے ہو فقیرا — جا پر عمل کرو رے بیرا
کعبہ اور گنگا ست جاؤ — کاہو کے دل کو ہاتھ مین لاؤ — اتنی سن مین سوچ بچارو — دل ہو عرش خدا کا یارو
فی انفسکم اسکو جانو — من عرف کے رمز کو مانو — اللہ ڈھونڈھن کہین ست جاؤ — اپنے آپ مین اسکو پاؤ
کعبہ مین جو اللہ رہتا — نحن اقرب وہ کیون کہتا — وہو معکم جسنے کہا — وہ سب ٹھورین پورا رہا
جس جس طرف فقیر ادھایا — اللہ بن کوئی اور نہ پایا — سن رے فقیر اساتی والے اللہ سے لاؤ — انی فی جسد آدم تو بوجھکے اوکو پاؤ

کہاوت دوسری

ایک ٹھاکر نے کوکر پالا — وا کا مکھڑا کینا کالا — کلوا وا کا نام دھرایا — چوکی کو دروا رے بٹھلایا
وا مین دو مانس جو گئے — کوکر دیکھ کھڑے ہو رہے — دور رے ٹھاکر جی نے جانا — ایک ہی یار اور ایک لگانا
ایک کو اپنے پاس بلایا — اپنے کوکر کو سمجھایا — سن کلوا یہ یار ہی میرا — رین زنانت کرے ہو بھیرا
تو اس ترکومت کاٹے — ٹوک دون جو تو وا کو چاٹے — وہ لہ لہ کلوا سے کہیا — پار ہو جان ۱۲
کلوا نے وا کا پگ پکڑا — دانتو بھیتر محکم جکڑا — یہ لگا کہنے چھاڑ رے موکو — بہت سے ٹوک مین دونگا تو کو
کلوا بولا سن رے بیرا — ٹھاکر کا ہو مجھ پر پھورا — کچھ نہین تیری پروا موکو — جو لس اپنے سے چھوڑون تو کو
ٹھاکر نے سو ہو ایسا کینا — سب گھر اپنا سو کو دینا — جا کو ٹھاکر جی کم چاہین — میری سو ہن سے چلا وین
دوڑ کے وا کے پگ کو کاٹون — پیار کرون نہ وا کو چاٹون — جو ٹھاکر جی کو کم چاہے — کیون نہ اپنی ٹانگ کٹا دے
یہ کہہ پھر کلوا نے کاٹا — ہوا بڑ دہی کو نم کا ٹا — ٹھاکر سو ہن ہستا رہا — کچھ اپنے کلوا سے نہ کہا
جب وہ ٹھو ہو عاجز بھیا — رو کر رو اسدم یون کہا — ٹھاکر جی تک ایدھر آؤ — کٹون سے سو ہی مت کٹواؤ
ٹھاکر جی تم رچھا کیجو — درشن بھجا سو کو دیجو — مین تمہارا ہون پنچھی نینا — پھٹ پھٹ تم بن سو را جینا
شفقت رحمت تین فرمایا — لاڈ ہون مین انت سکھ پایا — تیری فضل کی ہو سو ہی سا — لاتذر نے کیا ہو ادا سا
جب اُن رو رو دند مچایا — اسا تھی کو رحم اسپر آیا — کر کے سفارش واہ چھڑایا — پیار کیا اور پاس بلایا
کہا ٹھاکر نے ملتا رہیو — اپنے من سون بھول نہ جیو — جو بھولیگا پھر تو موکو — کاٹیگا بیرا کلوا تو کو
پہلے ساتھی کو پیدا کیجے — تب پگ کو باتین مین دیجے — پھر ساتھی جو ہووے سیانا — لا عقل اور پنٹ ایانا

اندھا حافظاماٹ مین ڈولے — لاٹھی سیتی راہ ٹٹولے — رو رو پکارا کہ کوئی آؤ — مجھ اندھے کو راہ بتاؤ
جو کوئی سو کو راہ بتاوے — بیشک وہ جنت مین جاوے — آخر آن ایک ڈھیڑ پایا — اپنا دکھ سب واہ سنایا
کہا تو سو کو راہ بتاوے — اللہ پاس تو سوی پہونچاوے — ڈھیڑا بولا تو مت ڈرے — مت رو رو میرے پانون پڑے
انت اندھے کو راضی کینا — جوڑا جانٹھا واکا لینا — بہت دیا اندھے پر کینی — لاٹھی پکڑ گٹھری لینی
آگے چلے جب ندی آئی — ڈھیڑانے کی وہان چترائی — جب ندی کے بھیتر پہونچا — اندھے کا وہ چھوڑ کے پہونچا
گٹھری واکی لیکر بھاگا — اندھا غوطے کھانے لاگا — پانی بھیتر اندھا ڈولے — یہ کہے کوئی سو کو نکالے

دوہرہ

اوپر سے پیر جو لے سدا رہے وہ خوار — پوچھ جو پکڑے بھیڑ کی کبھی نہ ہووے پار

کہاوت تیسری

ایک شخص نے طوطا پالا — بہت عقاید یاد کرایا — پنجر کے پنجری مین ڈالا
محنت کر کر واہ پڑھایا — انتر چاتر بہت کہایا — گیان عقاید یاد کرائی
حق کا اسکو نام سکھایا — اور ٹکر انکو راہ بتائی — اپنے من سے راہ گنوائی
جو وہ بدبیان ندان کہایا — باتین کر سب جگت رجھایا — اپنے طوطے پاس بٹھائے
طوطا مٹھائی کھا کھا پھولا — من سے اللہ نام کو بھولا — میٹھے بول سناون لاگا
ہندو ترکا دھاون لاگے — پان مٹھائی لاون لاگے — باتین کہہ سب جگ ٹھگ کھایا — شیخ مشایخ سب کو لبھایا
کاہو کے من مین اثر نہ آیا — یوہین ناحق مغز جھکایا — آخر دم کا سوچ نہ کینا — دل سے اللہ نام نہ لینا
باتین کر کر لوگ رجھائی — ٹکڑے کھائے دن بہلائی — آخر کو ایک بلی آئی — دوڑ کے پنجرے اوپر دھائی
طوطی کو پنجرے بیچ دبوچا — پنجون سے سارا تن بھر نوچا — جب بلی نے توڑا کولا — جاسے دنیا حاصل ہوئی
تڑپ تڑپ کر لاگا مرنے — تین تین تین تین لاگا کرنے — ایسے بید نہ پڑھیو کوئی — تڑپ پھرت یوہین مرجاوے
آخر کو کچھ کام نہ آوے

کہاوت چوتھی

بہت دنا مین نکھٹو آئے — خالی ہاتھون گھر کو آیا — پیسا ٹکا نہ پونجی لائے
گھر کا گھوڑا بیچ کے کھایا — ایسے نکھٹو جگ سے مریو — مین کیا کہون اللہ کی ماری
ایسی کمائی کوئی نہ کریو — کیون نہ جورو کے طعنہ سہے — کالا منھ اور رنگیلے پیر
بارہ مہینے جوا ہر رہے — جب جورو کے سو مہین آیا — اپنا بیتا حال سنایا
کہا ری جورو مین کیا کرون — کب لگ مین تقدیر سے لڑون — پرالٹی میری قسمت پڑی
ایسے نواب کی نوکری کینی — جن مجھکو ایک کوڑی ندینی — تین برس مین ساتھی رہا — جوڑ کھ پڑا سو مین نے سہا

آخر اُن کچھ موہ نہ دینا
جب جو رونے یہ قصہ سُنا
دھول چھکر جب لاگی پڑنے
لات رہو کے لاگی جڑنے
ہاتھ پکڑ گل اُسکا گھوٹا
خصم نکھٹو پھوہڑ جو ہووے
کہے فقیر اسیانہ والا
واہ سے خالی رنگ نہ کوئی
کہین زرد کہین نیلا پیلا

شمسی قمری کٹا مہینا
اُٹھ کر اُسکو خوب دھونا
توبہ توبہ لاگا کرنے
چاول سی وہ لاگی چھڑنے
جس کل پڑا اُسی کل کوٹا
کہو تو یہ گھر کیونکر ہووے
تو مکھ ہو تیرا اُجیالا
پانی بن کوئی رنگ نہ ہوئی
کہین لال ہو کہین چٹکیلا
آنکھین کھولکے دیکھ بھائی

کچھ دن غیر حضوری مین گئے
جوتی کاڑھے سر پر ماری
ڈاڑھی پکڑ گھسٹین لاگی
کل کل توڑی اور سر پھوڑا
وہ دھما دھم ادھر اُدھر
گورہی بھائی جورو تیری
سہورنگی کے روپ مین آیا
دنیا ہی رنگریز کا مندر
پانی ہی سب رنگون اندر
دیکھ جو تجھ مین ہی چترائی

پیسے سبھی ٹھکانے رہے
اور سر پر سے پاگ اُتاری
پیرون سے وہ کوٹن لاگی
مار اہت گھسیٹا تھوڑا
اے میری میا جاؤن کیدھر
نوکر دا کا فکر سویری
آپکو رنگون بیچ چھپایا
کتنے رنگ ہین اُسکے اندر
جتنے رنگ ہین پانی کے مندر

کہاوت پانچوین

جب فانوس کی شکل بنایا
ہاتھی گھوڑے وامین بنائی
دیپک ہو جب آیا اندر
جب دیپک فانوس سے جاوے
کہین لیلی کہین مجنون ہوا
کہین اللہ کہین رام کہایا
آپہی گنگ مین نیر بہایا
پھر قاضی ہو قائل کینا
غور کرو اور آنکھ پسارو
یہ باتین مین کیونکر بچارون
ستسانہ ہو منھ کو کھولون
یا کھون مین ہنس ہنس کر آہ
بھلا ہی سو کر آپ چپے رہنا
کچھ سنگا رکیے نہین ہوئی
ناکچھ طاعت مین نے کینی

دیپک بل سب سیر دیکھائی
سو جھے تارے سورج اندر
کاہو کو فانوس نہ بھاوے
کہین کلی کہین مدہن سوا
کہین بندہ ہو پوجن آیا
پھر سیوک ہو پوجن آیا
اور روا کو سولی پر دینا
ہی وہ محیط ہر رنگ مین بارو
سر پھوڑون یا پیر پھاڑون
ہو حضور انا الحق بولون
لیس فے جبتی غیر اللہ
بھید خدا کا کفر ہی کہنا
جا پی چاہے سُما گن ہوئی
آپ کرپا اُن سو پر کینی

جب دیپک ہو وا مین آیا
جب لگ دیپک وا مین رہے
کہین بلبل کہین پھول ہو آیا
کہین رو دے کہین کھل کھل ہنسے
ماٹی سے کعبہ بنوایا
آپ انا الحق آن پکارا
کون چڑھا اور کون چڑھایا
اسکا بچار کرون کیا بھائی
ہنسون بہتیا آہین ماروں
یا با زندہ بولون جانے
ما بندا کو سو ہی مانو
آپ کرم اُن سو پر کینا
کن پایا اور کون کہے ہی
جا پر اُسکی کرپا ہوئی

آپکو چاتر ہوے جتایا
وہ مندر سب جگ کو بھایا
ہنسی خوشی جگ واکو کہے
کئی بھانت اپنا روپ دیکھایا
وہ پیارا کئی رنگ مین بسے
آپ ہی آپ اُن سبین نوایا
کیا بدنام منصور بچارا
آپ ہی وہ کئی روپ مین آیا
آپ کو اپنی چھب دیکھائی
کاہی سناؤن کیسے پکارون
سبحانی ما اعظم شانے
لا تعرفہم غیر ہی جانو
تب مین نے واہ کو لینا
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
طاعت موندر پکڑ کر روئی

سکھ سنگار یہ کیے نہیں ہوئی | جا پی چاہے سہاگن ہوئی | وا کی بات ہی اپرم پارا | کیا لکھوں میں بارم بارا
زہرہ گنڈ یکو پاس بلایا | کنوئیوں میں خاصو نکو لٹکایا | یہ کہنت جسنے کہی ہی یہ تقدیر الجا | جا پی چاہے آپ سے سو ئیو جگا ئے

دیگر

نقل ہی کہ ایکروز خواجہ جنید | کہ جس کے کرم کی ہی سبکو امید | بدل سیر کی شہر بغداد میں | وہ نکلے تھے بازار آباد میں
کہیں چوک میں آ کے دیکھیں تو کیا | حکیم ایک بیٹھا ہی لیکر دوا | دوا ایونکا صندوق وہ کھولکر
دوا در و مند و نکو دیتا تھا وہ | کچھ اُسکی قیمت کا لیتا تھا وہ | دوا کے لیے خلق اُس پر پاس | جمع کھڑے تھے بہت بیقیاس
جو دیکھا اس تماشے کو خواجہ جنید | پوچھا اُس حکیم سے اے آگاہ بھید | کہ جس شی کے بدلے میں لیتا ہی زر
طبیب ہنرمند نے یوں کہا | یہ کیا چیز تو بیچتا ہی مگر | ہر ایک مرض کو ہی دوا و شفا
دوا ہر مرض کی میرے پاس ہی | مجھے حق یہ بخشا ہی رب العلا | مگر جسکی قیمت کہو سو میں دون
جو اُسکی قیمت کہو سو میں دون | کہ جو غرضمند کو اُس ہی | کہا وہ دوا کونسی ہی کہو
کہا اُسکو اُسوقت خواجہ جنید | مگر اُس دوا کو بہ طرح لون | کہا ناں میں کھتا ہوں وہ بھی دوا
حکیم اپنے دل بیچ کہنے لگا | اگنہ کے عمل نامہ ہو وین سفید | مرض معصیت کا شتاب ہو شفا
کہ ہی مصلحت اُسنے کہنا دوا | کہ ایسی دوا کے خریدار کان | ہیں ایسے ولی صاحب اسرار کان
اُنھوں سے چھپانا دوا کفر ہی | بتانا اُنھوں کو دوا شکر ہی | جو تھی اُسکی اشیاے نادر دوا | تب وہ یوں ادب سات کہنے لگا

در بیان اشیاے کو ید

توکل کی جڑ اور صبر کے پات | سہی اُسمیں ملا دیجے یا دنبات | بلیلہ بھی دلجوئی کا اُسمیں بھاؤ
کھرل معرفت میں سب ڈالکر | بھی دستہ سے توفیق کے پیسکر | جب پانچوں چیزاں ہو جائیں ایک | بھی بعد از اور مرشد کے حد کی ہی ٹیک
اور اُس ریگ میں چیزیاں بہا | کو شش کے چولہ اوپر دیجے چڑھا | نیچے اُسکے پرشوق کی آنچ کو لاؤ | ریاضت کا خوب اُسمیں آنی دو تاؤ
بعد از صفا دلکے جنگ میں لا | محبت کے چمچہ سے دیجے ملا | ٹھنڈا ہونے پر اس دوا کو تمام | رکھے ربط میں جو کوئی صبح و شام
مرض معصیت سے شفا پا ویگا | شفا پا دیگا وہ بہ فضل خدا | مگر اس دوا پر بھی پرہیز ہی | کئی شی جو بادی سے آمیز ہی

در بیان اشیاے پرہیز کو ید

ہوا حرص کی دیجیے سے دور ہو | غروری کے بیگن سے صفدر ہو | غصہ کی بھی ترشی کو نا چاکھنا | حسد بغض کی مرچ مت کھانا
غذا اسپر کھانا اکل حلال | زبان صاف رکھنا بصدق مقال | جو اس پرہیز سے دوا نہ کھا ویگا | کہ وہ عاقبت بیچ پچھتا ویگا
لے نسخہ دوا کا کہے آفرین | کہ صد آفرین مرحبا آفرین | حکیموں میں دانا تو تحقیق ہی | حقیقت میں بلکہ محقق تو ہو
عزیزو اس نسخہ کو دل پر لکھو | اجازت لے مرشد سے کہانی سنکھو | گنہ کا مرض بہت دشوار ہی | حکیموں کی یہاں عقل لاچار ہی
یحیی محمد ترے ہو نصیب | رہے رابطہ میں دوا یہ عجیب | ہزاروں درود ان پر دران سلام | بروح محمد علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پریم نامہ حاجی ولی صاحب متوطن قصبہ رنور علاقہ گوالیار

اور اکیلا کیا نہ سکون وہ ہو ہو کیسا — روپ نہ دیکھا سر سدا بہن ہیں ایسا — کایا مایا لوبھ درشن ہی کچھ لاگے — ہنسے نہ روئے نارے ناستے جاگے

بھائی بھائی بھگت پریم بیپاری کیسا کیسا کہیو — سدا سہاگن بنا وہ مونکا تیوں — سوچا بوجھا دیکھا وہ سر پہ بانی — مردم مردم تن ہم ہاوری اور مائی

پریم بھگت کپٹ نہ دوسرا ایکی کوئی — دو میں ایک آٹھائی تو ایکی ہوئی — حاجی خوبی حسن کی کریو ادوجا — ایک بھولی بھٹک پھر ایک اور رہنا

آپ کہے آپی سنے جو کرے سو چاہے — آپی دیکھا آپ میں تب آپی ہو جائے — بھلا برا آپی کرے کیا کہے اُن سوں — ہمیں کہی تم یوں کہو جو برا سو ہم سوں

پر دھرمین پرگٹ رہے آپی لکھا جا — بولے چالے سنگ پھر ہار دکھا

احد ہی نہیں احمد بھیا اور کینے بیکھ نہ بیکھ — حاجی نقطہ دور کر سو ہیں غین وی ایک

مست نام انچل کلا و نیرا اچیارا — پرتو نکا سا چند رمان چھایا جگ سارا — ابو جہل سا بیر کچھ کیا نہ مانے

احد ہتا تب کچھ نہ تھا سب مست — دھرتی سرگ نہ وی نہ پانی پتا — اپنا نام چھپا کے احد ہو آیا

جو اس گوا کر چلا لش دیکھ نہ لاگا — جوت بنا جگ دیس نہیں سوتا کاگا — پہلے یہ چھپا چھپن بھر یو کر رہے ایسا

محمد مالی ہو یکے جگ باغ لگایا — پہلیں باغ لگا یکے آپن دیکھن آیا — آدم ابراہیم سب بیٹی اور عیسیٰ

جیسا تو کون کہہ سکے جن کیا سو ہوا — کہ مکھ کر دن سر اہنا کیا رہا سنا ری — بید پران کتاب سب استت ہو تیری

ساوھو اوندھی کھوپری بھوا نسار

سانچ کہتے ما سین ہا رہی اور جوٹھ کہن سین ہان — حاجی احمد میم بن سو من ہین من پہچان

چار یار جوڑ کر جو ہیں محلس کریا — چہو کھونٹا بنا یکے بیچ ہانگ بھریا — اونچی ہندروی بنا وین بن اندھیا

مانگ سوتی جگ بھرا گھر اور انگنائی — سادھوا ان ایک روپ بنا کیسا نجائی — تن من جوبن جیو دھن بھی اور سجے

عادل عمر خطاب سا کوئی ہر لاہ ہی — پانی دودھ برابر ای نرداری دی — دھرتی سرگ دوی کر ین شت عثمانی

اسد اللہ علی کا مجد بہت بھروسا — حاجی بھوکا جانی اسرار پردسا — جو بیسین اما مین آنکھ ہوئین تارے

تیری دھاک صحابا بی عمن خیر سمی — کہی کون بھا جہی کہی نی نکمی — حاجی پاجی یا پڑا دھین تمہارا — اپنی اور بھائیو کیجو نستارا

گھڑی پہر اور رین دن مجھ بھی ایسا — سن چنچل سمجھا نہیں جیسے کا تیسا

من متوار اناڑی کرے اکاجے کاج — اپنا کر نستار لیے بانہ گہے کی لاج

دھن مہورت دھن گھڑی دھن بھاگ ہمارے — دھن گرو دادا دھن سکھ پورن ہارے — اتم نیچ برابری جہان کی بانی

جات جماتت بنا یکی سمجھائی دوئے — رنگ ہی تین ہا جا کیو سورگ نرکو نی — جو تن دوئے ہو کیا بھیا اس سمجھے حضورے

چیلا چرن نہ چھاڑے پیر نہ کیا دورے — نرگیہ ۱۲

سمید محمد ابو سعید سو پیر ہمارا — رہن بہت گن بہت پریم پریو جگ اچیارا
نانا بابا ایک سادھ پیر لوتن مین — شیخ احمد بن قطب الدین سو مرشد میرا
بھیج درود صلوٰۃ نت سارات سامین — اردہ اور وہ سمجھی داؤ حیثیت بوجھانی
نفی اور اثبات کا مجھ جاپ بتایا — بھون بھنک جب چھد بھوا بوجھا اور دکھا
مادی مرشد رہنما سکھ ایک میرا — یاہی کورا یکی کہین یاہی سون وجا
ایک دیکھا ایکی سمجھا ایکی پہچانا — یاہی اٹھ سیوا کرے یاہی کی پوجا

جو کچھ بنتا ہو تن سو کت لجاون — روئی تک برابری کن لیا لانا
سر چڑھ در سا ہو نک تن امرین لئے — جیسا کیا سو پائیا مین پیم بسانا
پیم بے جر سو نا مرت ہوئے نہ بھیکا — تن سن جا بھسم کیا تو دوست ہمورا
حاجی محمد بہ مالوا سرکار چندیری — پیم بھکو لے مین سکھے کھائے اور مٹھیے
بہت بہت نہ دوسرا کوئی ہو نہ سائے — برہا اگن بار بل مجھ روز رستایا
حسن شیخ فیروز کون کو دکھیو جائے — کہین نا کہین سیر اکہین نا کہین ماتا
کہین دیکی کہین ہنس کہین کیے نہ ماتا

یہ کہتین سیرین وہ کہتین ہین دوسر — یاسین سہی بچار سے حاجی بے حضور

جو کچھ بنتا ہو تن سو کت لجاون — تنک تنک تھوڑا بہت تھوڑے سناون
سر چڑھ در سا ہو نک تن امرین لئے — سند بھد بھید گیان بھی سے پریا جانے
پیم بے جر سو نا مرت ہوئے نہ بھیکا — کچھ جیون جیو نا ہی تیون رنگ نیکا
حاجی محمد بہ مالوا سرکار چندیری — دن چار رنود مین مٹی پھک میری
بہت بہت نہ دوسرا کوئی ہو نہ سائے — حسن شیخ فیروز کون کو دکھیو جائے

کر جوڑین منتی کرین بنتا ہم دارا

دونا مرو اکیوڑا سیوک بہیا کر کھیت — حسن شیخ فیروز کے گانو پسے کا ہیت

تن دکھ سن دکھ پران دکھ دکھ ہی ماہین — جب دیکھیو نت دکھ بھرا سکھ سپنے ناہین — اپنے اپنے دکھ مین دکھیا سب کوئی
ناکچھ کیا نہ کر سکا کچھو کیا نہ جائے — حاجی بھنورا پھا پانت لگائے — راجا پرجا سکا جگ جہان تک کوئی
تن ماٹی مان ماترا کچھ بیچ نہ لیتا — بین بین کر تا مر گیا مین بات نہ کہنا — لاگی ماتھ سو جانی کچھ گانٹھ نہ میرے
مرگھٹ کاہی جب مری ہی جو دکھیا — مین مین کو سمجھا نہین مین مین رہیا — ایک سو دا کریا ہی ایک رہ گئی ہیرے
دیہی کا سا بوکرا آسدن کو دن بیرا — کالہ پردن پن بیچے مین کل پھریا

جیرت جیرت جیو جر گیا تب مین کری پکار — اگیا جھاڑ پریم کا حاجی بیگ نوار

جو کچھ کہا سو مین کہا یہ طلب میرا — سیی بلتے سہاگ کا نیک کرو نیورا — جوگ جگت جیو جر کری کھیلا جیو ہمارا
نون مصالحہ میل کی مین محل مٹھائی — سکھیان سبھی جلا یکے کینی مہمانی — سنت گرا دھین آن کینین رہو یا
من مانی تو کھائی نہین اٹھ گھر جائے — جگنا تھ کے بھاگ کون کچھو چھوت نہ لائے — اپنی اپنی بات پر سبھی پر دھانی
چلتے چلتے پنتھ پر ایکیات سو ہائے — جن سنیا سو رہ گیا گونگا کر کھائے — ایک کہا سو سب کہا سکا نہ دکھ رہے
مل کل سکھی سہیلڑی سب سا بہ سو ایا — اپنا اپنا دو کھڑا تہ دے سنایا

سوال جوگن

پہلی بول جو گنی جن جوگ کمایا — جل جل مرم جو گیا جن یہ ہی پایا — برہ اگن تن لا لکی مین پیم پڑھائی
ورد رہ بھجائی پھر ی جگ کھائی — بیراگ ۱۲ بدن ۱۲ بھیو ۱۲ بیک ۱۲

تن کفتنہا مین میکلا مجھو سے جیو کیا | سینکی پوری پریم کی کال دور دیا | سرون سمندر اہر بھٹا تن چاڑھایا | لنکری کہی گیان کی گورکھ گرن گیا
کرسی کرکٹ سبت کے مین دھونی لائی | کرکے سب جینک سون مین پھونک جلائی | سکت گرو کی روم روم مین یون سنچارا | ارہ وہ کنول جاپ وہ سیا انہد جھنکارا
بھلا ہر اسب مکسیا مین ایک ہی جانا | اس پریوسی ہو سون میرا من مانا | رون ہو نڈ بت چھوڑ مدن بھی نشہ لائی | دیکھت ہی پہچائی جی راتین جاگی
ماتا پتا کٹم سب تجے ہم سون رو سے | ساجن سون ون جن بھیے اور کو کر سو سے | سادھ سنگی اور سیوا دیکھی مین جیو نی | والدہ والد بہ ملے ایسہ ملانہ کوئی

جواب جوگن

جوگن جوگت پایے جو جیو نہ روتے | آپا اسکون سو نپیے وہ اپنا کیجے | سن گنگا تن ستی جیو پوجا دھارے | جاکون جوبت حک بچے پھر سو بند ہمارے
جوگ جگت جیو لا یکی تن باجی لائی | بیرت بیرت ہر ملے تب آپ پہچانی | برہ اگن تن لا یکی مین کام چکایا | جرتین جر مین جو بچا سو سیو کہایا
چیلا سکت نکر سکے جوگر کی بانی | گورکھ دھندہ جانکے سب دئی بھلائی | نیرتیہ تیرتھ کیا سے پھر کیا جنم گنوا وے | ہر دا امرت کنڈ جل بنا پیے دکھ جاوے
ٹھاری بیٹھی منڈت ہے جیت تن بندے | نوکا چار بچار کے سن سمرن کیجے | پنڈت پڑھ پڑھ بیر چھوٹے جیو جیہادہ گنوایا | جاجی جیو کا بھاونا کہو جین پایا

ہنستین گورکھ نا ملا جن پایا تن روئی | جو ہنستین پیو پائی کون دوا گن ہوئی

سوال جنگم

جنگم جنگ ایک کے تن جنگی ہوئی | گورکے کیسی سین ہی کیا بوجھی کوئی | جو جو برتا دکھ دیا سو سو کرن گیا پایا | حاجی دکھیا دیکھ کے دکھ رد سنایا
کہہ سہر یا گیا نکا اور ساتھ نہ بایا | سنچا سنگیا ناکرے پایا سو کمایا | آپ سوارتھ سب بلا تو مین کیا کیا | واہنہان باہنہان چیر سو تیر نہ لیا
رین دیوانی سرتی مین جگائی | نانک چینتے جگ گئی سب بیوہنائی | ناڑی بیدا دیکھ کے مین درد ستایا | ستر تا ترتا دیکھ کے بانون پھسلایا
گورکھ گورکھ نت جپا دیر ہی سوائی | سگر اپنتھ پریم کا مگ دیر انجائی | رہون تو رہنا نا نی چلنے جیو کا ہے | برہا باسک بن سہ وہ دھر دھر جاتے

تن من جن بن بال دھن جوگ تیر مہاسی | گورکھ گنگالی ہری مل ہی کنہیہ سمائی

گنگا جمنا مین دو ہیا سمندہ اتھاہ | پھیرت پتلی مار کر حاجی مثل ملاح

جواب جنگم

جنگم جوگ کا چلتین جیو جائی | اگوا نی تو پہچنی نہین لوگ ہنسائی | یہ تو سمندا تھاہ جل جہان نہ پارا | جاجی ناؤ ملاح بن کیو نہی سنجھ دھارا
آتما پنتھ سو جھ بن جہان سکھ جھنکاری | مین مین کرتی جی جلی چلتی بن ناری | یہ نیکا پھیرت جگ گئے مین نیک پھیرا | من تین نیکا نیک سے سہیرا یہ میرا تیرا
کر پھوڑ تیا گندی اور ساتھ سکوئی | پچھیا سنگیا برتا جن بھولو کوئی | آسا تشنا کر سنا یہ جان ہماری | پرتم جن بس سو جان ہماری
چیلا گرو برابری ایک سنگ پھر ائین | اس بن اسکو کیسے وہ اس بن مین | نین مین جون پوتری وہ رما سمائے | ہون ہون بچ سے دور کر تو نو ہو جائے
سنتا گنتا دیکھنا نہ کہا مین جائی | کا نا نقطہ مین کا مین بین بنائی

پوچھے بنا نہ پائی چیلا ڈھونڈ سوارہ | گر سون ملا سو گر ہوا کر کٹ ماٹی کمار

سوال سنیاسن

سنیاسن من آسی سیتا ست ہوئی | برہا بارالا وجی ہین چھاڑ ملوئی | پرتھم نار یجا یکے مین بید بچارا | لیکین ہوپیو کن لکھائے چیت پیارا
پوری کری اور بہار تسی جیا یار ھاری | رتنگ ایک پریم کی یوسے نہین ہاری | پوجا کری ہین مجھ ہی ہاتھ آئی | کاشی مدری منگاج ہون مجھ بھرائی
آگیا کمنڈیا جی مری رہتی ہن باسی | آپیو تو نند و ہوئے ہو تو ہنک آواسی | سوپنا یا لوبھ سو لین سو دسوائی | کری سو کھائی نا نہن کوئی اور کھائی
بہتیرن جائے گرہست سون مین مجھ گیرا | سن مجھا بھوجی جہا سوا تر لیا | گیا تسنت دوہ ماتھ مین سیتی بندی | مین مین ہور کون لکھ پرچھی نا بھی
کہو سوئی ہو کے کرین جیہ چھپائی | اونا ماسی پرھ کر گیہ تیری گائی | پوچھت پوچھت سوئی ہاتھ آوی | ہستیرن ہستیرن گوئی کاسی بھائی

لاج تجی نر شہو بہی سیس جٹا بیہ کیس | سن پھلکا پڑ گئے چیتوت پیو کا دیس

جواب سیاسن

سنیاس جو تو جری یو بہت دھیرا مین | جرے جرے جر گھی ہو گھر مین | سوئی کا سا بیٹھنا نہین تانسی کہلا | جاتن چکی پریم کی جاتی تن سوئی | رین رین پریم کی جاتن ایک لاہوئی
گرین پنتھ چلائی ری بوری چیلا | سوئی کا سا بیٹھنا نہین تانسی کہلا | تن من ارسان کر اور کرہنہ اوڑانی | سب بات مانی سو ہو گرکی بانی
سوتنی موندی کیا بیا کیا منڈیا | مایا موہ نہ بس کیا وہ اور ھگ سے ایا | آپ ہی پوچھ چھ پچھی کسکون بتاوے | بالک کا نہ ہی پوتھی کا یون بھراوے
سن ہوئی استھول سو کر آپ لکھایا | ہون ہو کر تین ہن سب جگ کھایا | اپنا آپ بہائی ہیو تین من ہوئی | کاسی کروٹ جو سی سنیاسن ہوئی

جیو مرتک ہو رہی چرن چرن پر جاؤ | حاجی پہلین پہونچ رہ جہان ہو تین چلو جاؤ

سوال سیوان

ہے دیو تھا جو تو کہہ کیا سب کتھا سنائی | سنیاسن کھ دیکھ کے سیوان سدھائی | سیوان ہو سیوا کری ہین نیک پوری | حاجی چکی پریم کی نت لاؤ لو کی
کڑوا کھاٹا کھایکے مین کام سکھایا | سب بین نی رہی مور ہی جا نہین بھایا | ہاتھ کمنڈل بیٹ مین بار ورہوتی | ہیو تا لو بچہ ہو ہن بھراہوتی جو ہوتی
بینا بالون جو لاتن بھگت جو آئی | بھلا برا کچھ نا سنا جگ کی تیہ بجائی | کھاتین پیوتین جین بچا سو نیگ لگایا | ہاتھ سر ہانے دی پڑی ہاسن اوندھایا
نانا بگندھک دیپر ت بہت کیا یا | پارا ماری کلنک ہی کوئی برلایا | یہ ہتیال جوال بیٹ بھی ہین کیا | نلنی سنا دو جو بھر کر ہو ہین کا بیا

جو جو چھین ہین کری کر بچتانی | کرنی ہتی سو نا کری ہین نی کھانی

ساس رسوئی نت پوئی نند پر وسن ہار | جیٹھ لکن چڑھ کو بتا دو لسن یون اوہار

جواب سیوان

سیوان سیوا ایسی کن کرتین سکھائی | پانچ تت جب بس کیے تب ایسی کھائی | چادر دھوتی کیا بھئی کیا پاٹ پیتمبر | جھول باکھلی کیا بھئی کیا بیکا انتر
گھاٹا کھاٹا کیا بیا کیا کام سکھایا | کام ہو نا آدمی کچھ کام نہ آیا | بھلا برا اسب آپ کو جو جیسا ہوئی | کرنی اپنی آپنی اُتر ہی سب کوئی
نہائی دھوئی کیا بیا کیا جو پنڈ نہ چنگا | مایا متا دور کر تو من ہی گنگا | اوون گوون بچا رکے نکھ دیکھ دین دیکھا | آوا گون نکا رہ ہو نکا رتب آپ ہی دیکھا
جیسا بیج سوا ر سو دو ا بکل پانچے | من پچھا جن تا من ہی بو دیوانے | ہو نکا اکھ ہو ر دیکھ کر تو ہو ہی سکھائے

باہر بھیتر ایک سا جس من جوتی | مرجیا ہو کر دھو ندھ لے بہو لا ہوتی

اوندے سین سیدھا کیا اور باجی منگل چار | مرتین مرتین مرجیا سو پنڈت لیو بچار

سوال برہمنی

پانچوان سن برہمنی پانچو مل ما | جوگی شبکم سیوڑا سبگر کھانے | ہیم شتاب ما شخن کھلہ آوری | برہا پھاگ مچایکے نتالا دھوری
سپرت گھوڑ نت ہی مکھ ہرا نہ ہلا | پوجا پاتی لوگ مجھ سہی سولا | کیا رس دولوں سن شعر اور تیرس ماہی | پھوٹی بھید بھرم کی جوند جھاکی
دوہے توواری نی یکھ کر چھند لایا | چاروں بید بچار کے ایک اچھرایا | رکھ ہگہ سیام اتھ بید ستاک پوچھا | ایک جی نقطہ پریم کا کوئی برا پوچھا
مالا درھوتی پرونی اور گنڈ ڈوا جھاری | سنکتا بھاگ پھری من اچھکی جاری | کام کرودھ آپار بل نت سوکی کایا | ساتا روہن مجھ بہی ستاسن پایا
رہون تو بچھرن نا نی اوصفا لجاوین | ہوں نرگن نر لبہنا پیو کیو نکر پاؤں | دن دن چھند چھوند ہیں سی سی گنوانی | جاجی مارگ پریم کا کوئی دیو بتائی

تن لنکا من راونا سیتا دھری چھپائے | جاجی ہنومنت بیر بل سو دیت لوکا لگائے

جواب برہمنی

سن مانسی جیو دھیان دھر لیکھن ہمارا | بید نہان ہیں پایہ جگ آدیا سارا | بھولا چوکا جو ملی سو لیو سنبھارے
بید پڑھے پڑھ ہوئے کٹھن کڑوا اور مٹھا | ہر دے پڑھا سوچ پڑھا جاسر کا ماٹھا | پڑھا گنتا بوجھنا بھی جات جوہارا
ہر دے پڑھا سوچ پڑھا تال کو تن ترنگ لیکھانا | تین چھ پھر تو ایکا بھیا کیا موہ بچایا | ہر دے پڑھا پنڈت بھیا کیا بھیا گیانی
جو کہیے تو کچھ نہیں ہیچوں ہیچو ہگونا | گھٹ گھٹ سو ر سنت کے سب آپ نمونا | پڑھنا گنتا بوجھنا سب کرا لکھا

حاجی دفتر دھوی دھرا اپنا آپ بچار | یہ تو مارگ پریم کا تنکے اوٹ پہاڑ

سوال صوفی

پانچوان بات بتیا پاین بھی تصوف بچارا | صوفی درسن نہان وہ جگ آدیارا | صوفی مسئلہ پوچھ کے تب لیا | چار تیر ایک ٹھور کر مرن دور نہ کیا
پانچ بچا پین مل چلی سب مجلس لوری | جیو ن پانچون بھوا تارہ جیو ن مورا | بھاو دین لیو نکر جانی یہ پانچ بچا پین | باہر بھیتر ایک سا دیکھ چٹا نر اپن
احد احمد ایک ہو یکے دو دو بازی لائے | غیر سخن منصور کا مین کھال کھچائے | ایسا کوئی نا ملا جا سو کھے روبن | حاجی ٹیکا نیل کا کہ کیسین دھوبن
ست موحد ہر دے شن جمع سو ہو جلاوے | صوفی عدل محمدی مینی پھونک جلاوے | جیا تجا جنید جو مین فتوی دیا | ان کہنے ان کی مین بند کیا
وضو سازنماز کر بھون سیس لگایا | دائیں بائیں یکیسا کچھ نظر نہ آیا | فی انفسکم اتھ کہا مین خبر نہ پائی | تر تین ترین یا ترین سب مگر گنوائی

آسا کا نسا پار سا صوم صلوۃ انیک | پیو پرسن کے پنتھ مین یہ سب جلبن او دیک

جواب صوفی

صوفی صافی ظاہری کچھ کام نہ آئی | اوپر سو نا پھر ایکے بیچ لالکھ بھرائی | مسئلہ فتوی جھگڑنا یہ گلی بیکار | حسنات الابرار کی سیات تمہارے
کاگد قلم دوات نبھے اشیطانی | لکھنے پڑھنے کیا بھیے اوکھ کمانی | عالم دانش نبیا جو سبکون بھاوے | بھولا چوکا جو ملی تو سر راہ بتاوے

علم پڑھے عالم بھیا معلوم نہ اندھا | جیسین لال کمہار کی گاڑی ہی گھمانا | بھوکون مرتحصیل کرے بار بار سدھا | پڑھ پتھر لکھ لودھا بھیا ایمان نشانا
مُنھ کعبہ سیدھا کیا وان چلا چلی | ظاہر مین سب یون کہین مرے علی | روزی درم کی کمی سنت پوری | آسا بندھی بہشت کو جن آری مزدوری
| برق برق کرنا چھوڑ دے سوا لیا کیجے | حاجی ذکر اور جگا مین بتیجے

مکہ مدینہ مین دوا ور ترکنی جبل عرفات | مین مینا تن مزدلفا حاجی حج کمات

سوال پیر اگن

کھٹ درسن پڑا رم سب کہی سنائی | پیر تھلن پہچانکے تب ٹال بلائی | بیر اگن بن باورسی نت پیچھے آوے | پیم بچن بتیان کری پیو درسن پیاسی
پانچھ او جانا کروانا کہنا کھا نا جگاون | گل کنٹھا سن سیرنی کیتا اگن گاون | نرمل پنتھ کہیہ کا پانچ مہا نجانی | تیسا اندر این مین پھر بہتی تہائی
پڑ ہیسا ساکھی بنسن پڑھ مکھ امرت گھولا | جگ پھراتی ہو رہی تب جب بولا | گوپی چندن پڑھایے سر رند کہ سندا | میری تیری نار ہی سب کر پر کندا
آتمان پرآتمان مین ایکی جانے | جیسی لیلا کشن کی تیسی انگرانے | ہندو ترک ایک آتمان کو کون بتگانا
| نین جھروکے بیٹھ کے دیکھیں لیلا | دیکھن کے للتا کردن مجھ سارنہ ہارا

سندر روپ سروپ گن آسن سدھ تمنت | حاجی لوبھی لالچی کچھ لیتے لپٹت

جواب پیر اگن

بیر اگن بر آگری رس امرت پاکے | تیری چال سہیلی مجھے نیکی لاگے | آپ بیاری جب ہے پھر وہ کراوے چیلا | سیس دھرون تس پانو پر جو ایسا کھیلا
ترگ ترک ایک ٹھور کر دوئی دریا بہائے | مایا متا مار کے ہر سہو پنچا جائے | بیر بیر ہو رہا جن آپ ہرایا | کہو سمانا گھیر مین مجھ بھید بتایا
تن مہل بنا بنت کا من ہنس پی پیسا | دئس ہو جلوہ دیا مگ اتار دیسا | صاحب سب تن بھین بسی جو کرا دیا ٹھا | جیسہ سوا دو جانین کے چاکھ ندھ ہٹا
کایا کر کر جان تو من جن جان بتائی | پھو پنچت بو ند مندر کے شہر ہو بھائی | بیشک لنٹ پات سوا دھر اچھپائے | باہر بھیتر یا سنا سب یا ایسا
| الکھ ارو پی نرنکار تس ان بتاوے | کہین سنین کیا بوجھی دیکھن آوے

ایک کہون تو ایک ہی اور دوئی کہو تو دوے | حاجی دو جا دور کر رہے اکیلا ہوے

سوال بیانین

بنیائی دہن پن مرس جن پہ سنوارا | چوا چندن لیپٹ کر تن تا پیسا | کایا مایا تراس پانون پوری
لکھا ٹھ پرو جی گیہو رمجھ پوجی بھاری | گری چھوٹا رجا فل اور لونگ سپاری | پانچون تت پچار کے مین بیری ساجی
بھوتن تراز و پلک پکھ جھوٹ نیولا | پلڑا مین یکے یکے مین سب جگ تولا | سیاہ و نیچ کرتا پھرا نا کہا سندر ایسا
جوگی جتی اور سیور اسب لوبھ نبائی | دسین مسین ہا نیے مین تیرتھ نہوائی | پیم اگن کا باجرنی مکھ نکسے سب سوسی
| کیا کون کچھ نا نی کہتین نہو جائے | کنچی تا لارہ گیا پی لیت ہرائے

مرت نرت کرما ہٹھ دیم دھرم دے ساکھ | حاجی پوجی ساوکی راکھی جاے تو راکھ

جواب بنیا ین

دو دیکھیا جرائی سہیائی دودھ پیٹ پیٹا
پیم بیج سور اکٹھ جوں کرے سو جائے
ہاٹ ہاٹ بھٹکت پھرت سب سودا لایا
کھوٹے باٹ اٹھائے دھر کر سو اساہ

جینا دکھ سنسار مین ادھ وچن بنیا
گو بکی آگی کیا کہے کیا اتھ بلمائے
آٹا چانول نون تیل اور گھیو تیایا
سخت دھر کو توال کا ہر جاہے بانچا

جاتن پیر پریم کی جانی تن سوئی
ہیرو اہاٹ بنا یکے بیٹھا بنجارا
چاہ بنا بنائی کا ہل ہو یاری
پیروں نروں ایسی ہوی ہو دھان

جو ری مری مر مر جی جو ایسا ہوئی
ساہ مہاجن بانیا جگ موہن کارا
جو کچھ سودا چاہیے سو ہاٹ ہمارا
قاضی مٹھ بیٹھے تو کچھ سنگاوے

گیہون چنے جوار جو اپنا اپنا مول
تمکھری پکڑ برابری سو حاجی جھکنا نول

سوال کرسان

کیسین کانسی کا کی کسنا چڈھاے
اتی برتا تین کری دکھ دھن سو باوے
اردہ اور دہ دو دو پیل کر نسا جو ا
گھر پی کھیت پچا یکین مین غیر ایا

حاجی ہیا سوم کیا گت جیو جاے
سو ہن سو رت سنت کی سانچی ہر کاوے
گرا بھرا یم کا دکھ دانا بودا
دکھ بھرا یم کا دکھ دانا بودا

بھوا انی ان کمان کر جو بے ہیر لیا
برہا کام اساد ھ جیون نرات جراوے
دکھ بھوا دکھ بھاگ دکھ بار نپائی
ہون دیکھیا دیکھت ہی گھر سو بھاگی

مین مین تبا یکے تن ٹکڑے کیا
سا ئین سا دن ہو پھر تن نیت چھاوے
جو دکھ دی سکھ تین مرا کر وہ لگائی
اپنی اپنی میڈ مین جھر واڑی لاگی

حاجی فوطہ چاہیے شخنہ سوئی سوانت
دکھ سکھ کاٹ ایک ٹھور کر آدھا آدھا بانٹ

جواب کرسان

گنبی آتم آدکا کھیتی کت جانی
ہر دا کھیت کیا یکے گرا دکھ جائی
منرل منرل دیکھتے جو گی آسوتی
گرسون شکر اوپجی دکھ دیکھ بنائی
گرسون نا سوئی شکر لا ملکوتی
کھانڈ حقیقت مصری سوئی

آدم ہو کھیتی کری ہوا سکھ دانی
پوری پوری پیم رس بھا شت بھائی
کایا گری جان تجیو جان مٹھائی
تن کو لھو کا لھو ہر جیو من لاٹھ چڈھاے
کھانڈ ہو تین مصری سبھی مصری ہو تین اوتما

شخنہ کے بنا کھے ایک انا کھایا
کایا گری جان تجیو جان مٹھائی
سپھو نچت بوند سمندکی شربت ہیت جائی
پاتی ساتی ہیت کی تیج پھیل جاے
حلوائی کے ہاٹ مین لا سبھو لا

گٹھری کمری چھین کے دھر کھنیچ نکایا
سپھو نچت بوند سمند کی شربت ہیت جائی
پاتی ساتی ہیت کی تیج پھیل جاے
حلوائی کے ہاٹ مین لا سبھو لا
گرسون شکر میٹھ رس سو جان طریقت

مجھ بویا سوئی لونا کاٹ کیا کھلیان
شخنہ چھپا دیکھیا حاجی آپ کسان

سوال مالنی

اور جو بولی مالنی جس مالت دانی
دا کھ چرو نجی نارین ل اور پنڈ کھجوری
نسدن رو ریہ پنچھی سیو نت جگایا
جاہی جوہی کیتکی موہن سیچن ہاری

مالی بد کر نا پھرا مین ساد ھ سمائی
کیلی نمیو نارنگی اور ترنج جمیری
واپر دیسی کارنی مین باغ لگایا
بیلی چنبیلی سو گرا بھو لی مچھلواری

کلی کل ڈیا بھری ہیں یار گنوہ جائی | پھولن کے گجرا گیے پیو کنٹھ نہ لائی | نین ہٹ پھیرا کیے نت سینچی کیاری | پیو پیالا اور رہو نیا ہوں نین ہاری
سیتل سرگ نستارے تن سو اچوکا | ایسا بھاگ ابھاگ کا بہت ہیں سو کا | پوشپ بھان جیرا کیے میں آپ سوکیا | اگلی کیفی جو ملا تس تک دیا

آلا پالا کھیلے میں وقت گذارا | ساوہا جن بانیاں کو دی ہے آدھارا

سرتا نرتا روتا مورکھ مرت اچیت | حاجی پل پل گھوڑتی موت کا ساکھیت

جواب مالنی

مالن رو نجھائی مالی ڈھنگ تیرا | پاپن ڈیرا دھین ہو کر بہت نہورا | پریم پانچھ جس کا سنین مین مالی | کاچی پاکی جو بھی چن باندھی ڈالی
اور رہو کنول ستیل نکٹ مل سیوں ہمارا | بروالا گیہ کا جس بات نہ ڈارا | پھول پھل دونا کری تس ہاتھ سمپایا | رائی سوئی پربت بھیا جاسرگ سمایا
بھنور گپھا مین اگن گنڈ بیٹھی تپسوی | بھنور اچاہے پنتگی پی کنتک بھاری | مالی ہن بالن نہیں پالن ہن مالی | من مہندی سا پیسے تن کسی لالی
تن تپتین ہی کھو ہوا جو بیتی رونی | مالی گھر لگا کیے مالن کھو سوئی | اچھے دن پاچھے گئے آئے یہ دن آیا | مالن مالی مل بھی یہی نند پڑھایا

حاجی پاجی پیم کی تاس آدھ نہ انت | دوتا مروا کیو ترا نسدن سد ابسنت

سوال برہن

تیرین پیم ہلوس مین برہ تپتی دیہی | پانن سیج تنہا ترسون مکھی | آنکھن دیکھین بن نہ دیکھی ہیا | بڑی بارہی بیس مین مجھ ایسا کیا
پنچھی کر بامنسری مین ٹی مچھائی | برہا ناگ پریل جون نکھ کھ لپٹائی | نین رکت جو ایکے تنبول بنایا | سو کیا جاتی پیڑا جن جنم نہ کھایا
پات پات پھیرت رہی جو لا کاتا کا | باہنگا مار گ پیم کا سوئی کانا کا | حاجی ناڑ جرا کیے تن چونا کیا | کتھہ سپاری میل کی نکھ راتا کیا
مکھی نہ نکلا چوپڑا پانن سون تیری | جوگ بجگت کر تری سکوتی کری | بھا بھنت بھانت بھا کیے مین بچھونی باندھی | گیا ہی مصالہ میل کے مین بڑی ساندھی
پلنگ بچھونی مین کیے اور رسات ستونی | دونا بھر لگین بھری کر تس سونی

مکھ منجن اور پیم رس تا سک باس نہین | حاجی تن من پیچکے جو پان بسا ہن کین

جواب برہن

بادی پیسی دوگ جو چاکھے کوئی | دوئی ن بڑا پانن ہر مردہ نہوئی | تن چوٹی اور پان جیون میل رسالا | پیم گلوری چار یکہ مکھ لال گلالا
پان سپاری کتھہ رس رچہ تھا چونا | جو چاہ دنہین ایک نہین تو رنگ نہونا | کپایا پان بچارکے اور بیڑی ہیا | چاکھی نین نگ اوپچی ہر تا مین دیا
برئی سرگ گیا ان سب سلیج من بیٹھا | تن بیرا ایک ٹھور کر تس بات پتیٹا | پان پھار سنگر تر بی چتر سجانا | تی نیکین سہجانی ہر پانن کا کھانا
ہر دا گیان بچار کے مکھ پوتھی کھولی | بنگالی کیا جانی بنگش کی بولی | سندر برنی نا یکا جانی اندھا کیا سوجھے | گونگی جیسی سینہ ری ہر لا کوئی بوجھے
برئی چھیلا چکنیا نت پان سنوارے | برہن ہر من ہو ہنی مکھ بیڑی سارے

روم روم مین رم رہا برہن پریم سنگ | پرکھٹ ہوئی تین جاتی پانوں کا سارنگ

سوال کلالی

اور جو مول کلانی جوبن بڑھاتی | بچھر بان بن کلال کا مجھ لاگا چھاتی | لوہو لاہن تن بھٹی ہر اگن جرائی | نینن ٹپکے پیم رس سو تین بورائی
ہیا صراحی پیم کا اور نینن پیالا | کاٹ کلیجا سیج پر من میل رصالا | ترنج سدا پھل نارنگی انگیا میں رکھے | گری چوماری اور ہر ہر پیو گرنجا رکھے
نندن مرون خان رسولن مجھ پونچی اوچھی | باہر بھتیہ لیپ کے مین چوکا دیا | چیو ستوارا ناما پھر ادھر آئی نہ پیا
پیو پیکا بیٹھار کے مین بھر بھر دینی | ہون ہماری اور پیو کو دکھ ہر پاین گہیرا | حاجی کیسی کہیے کیا ہوے نبیڑا

دکھ واہین دکھ بائین دکھ دھرتی آکاس | حاجی کھال کلال کی دونون ایکہی آئی راس

جواب کلانی

پیم شتاب کلانی ایسا نہین کرئی | اپنی جانگھ اگھاری تولا جن مرئی | رچتار چتا پچھے کوئی جان نپاوے | جو گیتا پھٹ بھیا تو شرمون مارے
ہیا بانٹ شراب کلال اور نینن کٹورا | جا مین ادھک سمات سری کا ڈورا | پیو ستوارا رین بدھ پیو پیاوے | آپ بگوئی ہور پاس کون بتاوے
ترکٹنی بھور کلانی نت شراب چکاوے | زہر پیالا جو پیو نہ اس کماوے | دم سو پھونک جلائی چودا ہونگی
حاجی یہ جگ آئے کے رس رم نہ پیا | جون آیا تین ہی کیا رہرکت کا جیا | پیم نگر پیچا نکے ہون سیس نہ لایا | لاہی کار بانیان بے مول گنوایا
بندھا بندھایا کھولدھر جو پیو چاہے | ناتر بات کلال کی ائین کیا لاہے | پیم پیالہ جن پیا جو ہوا نہ کہون | ماشہ گھٹی تل ڑھی جنوا نہ تب ہون

پیم پیالہ پیو کے پلکون پیل سہار | حاجی بوند کلال کی سونرک جرت جہہ جہار

سوال کلاونتی

سدھ بدھ مت کلانی باتون بھجائی | سرت گینجن یکا کلاونتی آئی | محمد رجگت کی چھتیہ پت حاجی ملہاری | ہاتھ اٹھائے دکھ روے دکھ پکاری
کام پنٹ جرتی رہون بر باتن جھورا | ہیا ہوک لاپتی کہہ سم منجورا | تن جس کا ٹھہ گڑھا پکے قتل بنائی | بندہ باندھ رجگت کی مین کھوٹی لائی
بھانتی بھانت پکارتی مین بالی کھوری | جو تارین ہیلی بھئی تب کان مروڑی | اگن کون گا پیم بین گنے جو اگن کون سیکھے | ریجھ رجھائے کا گیان سیکھے
کٹھن ہیا یہ کھا نہین جون جو چھے | پیم ایکیٹی یار کے ہوین نند بچھے | ڈھولا کتا ل مہا سر مرنگ بجایا | انحد باجا نا سنا ارتھ بنایا
سبک سنک سا نسین بھی اچی ہرا دنچا بر ہی | جن دیکھا سوئی ہنسا ایسی گتی ہماری | برد بیوگ آساوری بھجے سار نگ ساوے | جون جن ہرا دو بھجے جیو تب گیوے گاوے

کاین سون ریجھی نہین اور پوچھے اوترندیہ | نینن سین بتائیے حاجی ہر سون نیہ

جواب کلاونتی

سن گنونتی نرگنی ایسا کیا بولے | پیو تجھ سنگ گات پھر لو بھولی ڈولے | انگلا پنگلا سکھ سنالی تارین باجے | تجھ بگڑ ہو باتین کری تجھ تانت بگاوے
ہیا تنبورا ہیت کا گن کندھ سنائے | کالے بچھا یکے جن جگ سوتا | تجھ تن اگن بتا یکے یہ سک نہ سمجھے | جو جو تو سانے بجے وہ وہ گاوی سناوے
روم روم مین رم رہا کہ کون بجھوتا | بھاری بھاری سو سلون ڈھولا بجاوے | اپنا نکھ کر آرسی جو چاہے رنجھے | تجھ نکھ دیکھ دیکھ ہی تو گاون رنجھے
پیو گنونتا سر گنی جن گاوی بجھاوے | سرت رت ایک ٹھہر کر ایجد چت لایا | زہر بیا پیم کا شربت جون نہ پیے | جیو لبھاری کیجیے جو ایسا گایا

سجن اپنا ای سکھی جن ایسا پایا | وہ گنونتی کنچی جن گاے ریجھایا | بانکا دھریت پیم کا سور کھتر نیمانے | حاجی ایسا گاہی جس کوئی نجائے
ساجن اپنا ای سکھی جن آپی پایا | چیتر ابلبل بیچے جن یہ بدھایا

حاجی بانیان دہنان دو تو نیک بجوی | نانک سدھ دل ہوی جل ہوی ہوی سو ہوئی

سوال نٹ بیڑنی

او سکھی نٹ بیڑنی بدیا پت بھاری | پیم اگن گا یا بیری ہو جوبن واری | ڈھول ہمکا جب سہیلان سو نیند کا تھی | جو جو تال بجایا ہون سو سو ناچی
گیان اکھاڑہ جوڑ کے مین مانگ گھٹ چھایا | سرت نرت کی ریت پرنچھا دیتا یا | بانسری سی سانسین بھی کچھ کہا نجائے | ہر ہا شور مچایا ہون چاک چھڑائے
سو ہن جوبن شوشٹ بند بدیا سرس گنجایا | نٹ نٹ بدیا سرس گنجایا جی دیا | لوگ نٹ دیکھت ہیں یا ہون پھر لیون بھوکی
تل سہر اوپر پائے کر مین آلتا کو دی | پوچھن ہار ابو جھیا اور گیانہ بوری | تکی کو مین کئی اور انت لگائی | آنکھ دیکھی جاتی پی چاکھ نکھائی
جو کچھ تھا سو سب کیا دیکھ بہتی پائے | نٹ ناگر کی پنتھ مین سب یہ جرا ئے

حاجی باجی پیم کی نانش رنگ نہ بھاؤ | گھونگھٹ کھول بنا یکے اپنا آپ دیکھاؤ

جواب نٹ بیڑنی

گھونگھٹ پٹ نٹ بیڑنی رہتا ل لگائی | ناچی کودی بھاؤ بھاؤ بھاؤ بتائی | تن جوبن انس بنا یکے دم ہرت لگائی | ڈھول بجایا نگن چڑھا جگت پائی
بھانتی جو بند کی سن سیل ہٹارا | پھر یون بھونگا نا ری جس پیارا | دشٹ بند ھایا جگت کا تو مجھ کیا لاہا | اپنی آنکھین سو ندر کھ جو دیکھا چاہا
آنند لگائی کیا بھیا جو گمان ندیشی | چاکھے سون پہچانی کوڑی در میٹھی | ایسی باجی نا بدون جیسی تیسی جانے | سیس اتار بھو یہ پر دھر تب سکوئی مانے
جگت کھاڑا جگت کا جانے سب کوئی | ڈھنڈک ڈھنڈک سب بے نا چی سوئی | سیدھا چلے سو سیدھا اٹھی تک لاوے | جو گڑ کھایا چاہے تو کان چھدا وے
بھائی بند کٹب سب راو کہی کہیے | جن سون تجھ سے جانکی پی در جن تیرے | رین بہتی کھیر ایہا اٹھ جاگ سویرے | پھر نارد ہی جاد یکھی لے کے پھیرے

کرنا ہوئی سو آج کر کا لھ پر دن وے چھاڑ | حاجی دو لھن ساسری سو ساس نہ مانی لاڈ

سوال لوہاری

دیکھیا رو دے سکھیا جگ ہی سیکھیا | ان دونون سے باہر کوئی نر لا دیکھا | سدا نہ بنتی ای سکھی جو بنتی روئی | اول انت متی رہی نند جو روئی
کام کرودھ تھے مان گرہی در یہ ن شاہی | تشنہ جری انگار جون سینت لوہاری | کہو جا جی کیا کیجے جو ن ہر ہا لوٹی | کا نکا نس کی تنی نی پوئی کون کوٹی
پیم اگن سہنا سکون جیو جا نہ دیا | تن من جا ریجھا یکے تن کو یلہ کیا | کاریگری لوہار کی کچھ کہی نجائے | پیو دکھ سہن نا یکے دھر ہی بجھائے
چھاتی ہر ان مین کری در ہا تھ ہتھوڑا | کوٹت کوٹت نت ہی کر پیم سنوڑا | تن اسماری تا یکے مین کیا انگارا | کہہ کیا کچھ کنتی جیتا ملی پیارا
آو جا جیو یا ہر پھری در بھیتر آوے | ماتی چنگ لوہار کی جو جوڑی سو ہاوے | ٹھاڑ جن بیٹھین نت کری ہر ہا ہر ہائی | گٹھن پیا پولاد کا لیون دھر ائی

جو چاہی سوئی کرے حاجی پیم لوہار | کام پڑین پہچانیے کو لوہا کو سار

جواب لوہاری

برواگن لیو ہار سے جس سار ہا ہیا | ملا جلا نر نیل بیسا کون تس کا بیا | سُرت سندر یسے بیجھ کیسا ہار سرسا کھا | جیو بچھو ن گھن سو کن کو ٹے وہ یو تیون ناگ
سورہون کے سیدھ مین مرد نکا سیا کا | سینہ ہوئی سر اہی سی سیل ہا کا | چھری کٹاری کیا گڑھے کیا پرچھی بھالا | مکھ درپن کے کیے تب ہوے اوجالا
وہ مارگ سنسار کا یہ راہ نیارا | لوہا سار برابری کہون ہوے نیارا | کایا کوٹ لوہا رکا اور برہم گواری | نینہ انچھر لکی گڑھی ہر دار لہاری
جو جو گڑھ یا دائی سو سوگن سیاجی | گڑھی سنواری جو چھی تو نہ ہر بھانجی | چیلا ورس نہ کہ سکی گڑھ یہ نہ دیا | جو بھاؤ سوئی کرے جا سو کیا

جو کچھ گڑھے سو آج گڈھ حاجی لاگا داؤ | جنم سرانا جات ہے لوہے کا ساتاؤ

سوال بڑہن

بڑہن سو کی کاٹھ جیون دس اپ نیا کا | برہا بیری دم روم مجھ گھن سالا گا | کاندھے کوہاڑا دیکھ کر چھے زہ ہیرا | بڑہن ہم بسوکرما ن بھنت اُٹھ چیرا
چندن دکھ کٹا یکے مین پلنگ بنایا | تا پر لال بچھاونا سو کاج بچھایا | چھتیان سنگھاسن کری انگنیا شیمانی | نحل نیسی گیند وا سو دھری جانی
سندر سیس سہو نچے جو بڑہن دیا | کروٹ کھینچ برابری دو اد نا کیا | کھاٹ کھٹولی مین گڑہی لی دیچھا ڈوئی | حاجی یہ جگ سبگت ہا کچھ مکت نہ ہوئی
بیسا لیٹو مین گڑہا نہ کھ چرنچ لگائی | کس کس باندھی ڈور سو دھر کھینچ پرائی | آپ سوا تا مین کیا جو مجھ سون پوچھی | کہو ن پھو پلت کی بھر وکی مارک دوجی

گڈھ گڈھ سو کی کاٹھ جون مرم پران پرات | جر جر کو یلہ ہو گئی پیا نہ پوچھی بات

جواب بڑہن

بڑہن بڑہے کھجور جیون اوچا پھل لاگا | ناتھ اوچا ون تس تلے جو رانون جاگا | بوند سوا تی پیم رت پیا کیجے | مانو چندر چکو ر جیون تاکت ہی تیجے
سرت بسوا گیان سون نو جھون بنایا | دم آرا پہچانکے سب ساج چکایا | تن بن چیر کھا ریون گڈھ پاتی پائی | بند بند سال بنا یکر ایک ٹھا نبا ئی
کایا کو ٹھی سمجھ کر صندوق بنایا | دیا رتن جڑاؤ کا تن ما نہہ چھپایا | بیسا چو کی انبو ہن جیو جوت جیارا | تا ہ پر بڑہی سی ڈھ کر سب گڈھا سنوارا
چاند چھپایا نا چھپے اہی بوری لوئی | بیون جیون کو ٹا کیجے تیو پر گھٹ ہوئی | بڑہئی سندر پرس نیا جیارا | اوندھے سر چمگا ڈری ون بن اندھیرا
ہون تو کچھ سمجھی نہین جو ہی سکو ئی | لام الف دوئی دور کر تو ہم ہو ئی

بھولا بھولا کیا پھری حاجی اٹھ نیتہ لاگ | بھنور بیسا سنگ چل بسا سوئی سینا بھاگ

سوال تاہین

تاہین نکھ سکھ روپ رس نکھ چندر اجا | گھونگھٹ پٹ ڈاہین کے حاجی من لاجا | کون دوگ کس سنگ تجے کون دیکھا نا | دیکھیا ریکا دو لڑا دیکھیا رہی جانا
تن سن کاچ بنا یکے مین دیپ سین کینی | راج دوا رے اد ھین ہو تب بتی کینی | ٹھہر کر ٹھہر ان نا کی تا پی کو پائی | بھلا تب اپنا یکے مین گیہ نکھ کا ٹی
چھرا چھند ی باندھ کے کر گہی کرنی | حدرت مین چی کی نہین جو نا ؤ کرتی | اوٹھ مرون منت کرون تا ہی چل نہاؤ | کنگھی کر جوٹی گہون تب سیو ہا وون
بنیہ نہرنی سرت گن چل بند کٹوری | جگت جما ست ہو ن کر بیم سنہوری | وار دوم ہم وقت کرون جو ہر جیا | لا گا گھا دیپ رم کا بجھ جا ئے نہ سیا

دیکھی پی اور بولی نہین نہین نہین سا دھی جون | پیم دیکھا ئی دیکیا سو کا ئی اور پر نون

جواب نائین

نائین بیسا آرسی اور نین کٹورہ ری
جوگ کرنی سرسبد ہو ہاتھ چلایا ری
چتر چتر ہو چنا کرے نہرن سر کو پونچا
دکھیا سکھیا جو ملی نس دار و ویچی

سامین ستیل نکمل چیل نیون چورہ ری
کنگھی گیان بچار کے الجھا سلجھایا
دھوو الکا لاسمجھ کر ایک ایک کر پونچا
گھاؤ سیا ملہم دیا اوپٹی کیچی

پیم چھیرا بنا یکے تھری پر پھیرا
گر ستھیا نشتر سبد رہم کو لائی
تیل ملا روں کیا تن بیل چھڑائی
اچھا کھیل محام کا تن نو اچھائی

حاجی کورا سوندر کے کر بانبیڑا
روگ کٹا نرمل بیسا تب ملہم لائی
تے بن بھائی کیون بے چر گیانی
پاکی نمانی نت کرے گنو تمانائی

جگ تھورانا دگہنی او گن بات نمانی
سو ہٹ سو ہٹ جاگ پھر لے کوندر بچائی

گرو جنہون کے اندھرے چیلا لگے نہ گھاٹ — آگین پاچھلین ہو چلے سو دو بارہ باٹ

سوال کمھاری

گیان کتھا پرمتی رہین گن بیچ بچاری
مانٹی کھود بنا یکے مین کیا گلاوہ
کوندے بھر لے بھر تھری اور شکا تولی
بھسم لیپے نت رہے نہ سیل نہ پاون
خاص ۱۲

سانسین بھرا بن گڑھی رس پیل کھاری
کوڑا کرکٹ سینٹ نت پھونکا آوہ
کوجی چتی جنم بھر اور چلم اسولی
کنگھی چوٹی ناکرون کھد پان کھاون

جگدیہی لاد پلا نکی انتر بیٹھ لیا
کرو مرد سے گئے ہے اور گاگر بھاری
پیو در جاپت کھن جن مجھ سون کیا
مانٹی چینی نت گڑھون اور تو انگاری
پیو در دنا ساکر کیا پھر چاک انوٹھا
پنیڈا پکڑ کے انکار ہن دیت جانی
درتی بات نہ کہ سکون وہ ہستھ روٹھا
کس کس دیا کا چھپنا اور گھی کو دائی
ساس نندکا رو سنا مجھ سمجھانجائی

جرت جرت مرر جیون ہر پا لپٹای

نت اٹھ لاتون کو مٹی جب لگ نار گنوار — بیاہ بھئی ور پت رہون سو ست گھر ہوی اجاڑ

جواب کمھاری

پھیل کمھار سا گنی ہر جاپت سانچا
پھر پھر دیکھا جگت سب کو دو نہو نمانی
مانٹی پانی سانکے تن کیا گلایا
دکھ اور دھند اگن تن باس پاکا

ساجی بھاجی جو چی پاکا اور کاچا
چکنی مانٹی روم کے تھان ارمی کمہدائی
تل مانٹی اوپر پھر ہی سمانی چاکا
اپنے اپنے رنگ مین ۱۲ باس سب کوے

دھرو دھر دھو سو پے کا یکے تر اگن لگا یا
دکھ اور دھند اگن تن باس پاکا
کرو اپنی اون ہو ٹرا کا گر پڑا ہنڈا
سوئی مانٹی پانی سوی کمہو کون نکانا

کاگر بولی ہون بڑی یہ سوتہ رہنڈا
جو جیسا باس بہیا تس تیر سمانا
شکا بولی مین بڑا کوئی سکھی او پچا
گاگر چھوٹی جل گیا جگ یہی سیکھا

اپنی اپنی اصل کو سب جانا دیکھا

مانٹی کہی کمہار سون تین کیا کیا پروان — واہو نکا سا پھوندنا سو مجھ سر دیا آن

سوال دھوبن

دکھ بانین کہہ دہنی دکھ اور نیا ہو
ساجی رسی پیل کی جن سو ندر مون بھائی
تھپر اور نیا یکے اور نگا دھا کھوٹا

تھپڑ اٹھو ٹا دکھ چا کھا سب کا ہو
میل کچیلی ناری رانی رو تانی
جو جیسا ویسا بیسا سو تیسا کوٹا

جات ہرو تن مینہ اتا نین شکاوے
پانی لون ہو تین کری اور سیٹھی مارے
پیو کچھ سمجھ سو رے گن کہہ رو وے

پاکی جوری پھر کرنت کری رو ہاوے

۱۳۶

باٹ ٹوہی پنتھ سرجس نرنکوی | ٹھاڑی گھاٹ مین جھانپ کے کلپ پلوی | روت دھوت نت رہوں ہون پھرا ہیا | دھوبی در در فراق سو مجھ کندی کیا
لادی لاد کر پڑون کوئی دینہ کاندھا | نہ کر کوتا موگری اور بک جا باندھا

پہاٹن سون ڈرتی نہین کوئی باٹ چٹاک | دھوبی پیٹا چاند سا سیٹھی اور چٹاک

جواب دھوبن

دھوبی دھوت جگ پھرے کیا گر کیا چیلا | ٹوٹی پھاٹی گودڑی اور پانی میلا | ہلکین ہلکین دھوبری سب بن لائی | اوچا کھینچ پچھاڑ مین ٹوٹ بجائی
جو پچھائین کھی کوئی گری نہ ٹھہرائی | گنتھا ملک پھاڑتے جگ چپا رہ ہرائی | سمجھ سمجھ سن دھوئی جوری اور یا کے | جب سر لاگی موگری تب ٹوٹی تا گے
کہا دی ململ بافتہ تہ تیری کہانی | زرتار یکا دھودنا کوئی برلا جانی | رنگ بچایا چاہیے کیجے سگھرائی | نیبو دیدے دھوئی چھوٹی چلنائی
جاڑا دیچھو نما نیے نند دھویات کیجے | دھکے دھولا بنا یکے لے گا ہک نے بکے | جھر بدلی مین ہر گیا سو سو دن کھویا | سیلا رہے تو بو جھیے کیون ایسا دھویا
کھری مزدوری بھور اٹھ بن مانگے دینا | تا گا ہک کا دھونا کیون کرے نہ اپنا

صابن ساجی سان کی دھر دھر پریم ڈبوئی | حاجی ایسا دھوئی جنم نہ میلا ہوئی

سوال چماری

نیچی جات چمارنی سب جیتیا چارا | جن چیتا کچھن کیا وہ سوئے بچارا | ہر چھا ایک ڈالی کئی نیچی اونچ نیچی | پیڑ مہان پہانی جہان ڈال نہ پہونچی
ڈالی ڈوالی جو پھری تن بھید نہ پایا | حاجی ست گرو جب ملا تب پیڑ بتایا | ڈر تین بات نہ کہ سکون ہون ذات کمینی | مین تو بیٹھ ٹکا رہون بھی رہے نہ رہے نی
شمنہ سانٹ دیکھ کے مجھ نت ڈر پاوے | کیا کہون کہا نہ سکون دیکھین بن آوے | برہا بیری نت پھری لین ارستا ری | ایک دھن لاگ کنتھ کی در پر تو رکھ بھاری
تن من کا تارا پیون اور سکو کیا | راتا ساوہ منجلی مین موتا سیا | پی دار سہاونا اور صفدر خانی | چھوٹی بڑی بنا یکے مین سین بچھانی

پوجا پاتی رہ گئی رسنا رہت مدام | برہا بیری ہو رہا نت اٹھ چیری چام

جواب چماری

سائین ہمرتھ سکل جگ جن ایسا کیا | ہون تو چیرہ نباہی کین پر وا دیا | گر سبد سوہاونا چیلا من مانا | حاجی ٹاٹی بھرم کی ٹوٹی جب جانا
کچھو نہ تھا جب آپ تھا جانے سکو کوئی | انکی سین پر وجیا بیا پن آنکھی موئی | جو پیو درشن کیجے تو ایسا کیجے | تن من دان جیو تا کٹ لو ہو نیچے
بھگت براہمن شیو سب لوگ کہایا | جنم پوتر نا بھیا مر دار نہ کہایا | تیرتھ تیرتھ ہو پھری بھاری شو ربے | اور پیاسی تو جری سو بات نہ کریے
سادھو کر لی جاتی کہتے کچھ نا ہین | اندھی بر کی نا یکا کال دی ہو بائین | گنگا سو ہن دہر دوار جگ تھ دیسلی | گھورت سیرت تری بیلی کی بیلی

مکھ درپن ہیا سرت حاجی درس انیکھ | جو تو چاہے آپکون آپ آپ مین دیکھ

جیسا جیسا سن بسا تیسا سا سن بولا | گیان ارتھ پہچانکے مکھ امرت کھولا | جو جانی سوئی کوئی دوسرن لاوے | پہلے راجا مسکھ بسی بنا راجا آوے
اور جو بولی نر گنی مجھ پیوار کا نا | بارہی بین سوگ دیکر کیا جانا | کاگ آڈ اوت نت رہون نت بولن مجھ جوشی | سیس چڑھاون چھنا کب سن سوہی

پریم سمندر ایسا ناہ کہا ناہ سرت بتائی
دھن وُئی رونی ہنسی پریت بڑھائی
اوروھ بڑھ بھرے ہوئن کر ٹونا ٹانا
حاجی کر کے موندری دھر اتت تھانا

نین سکت پتیان لکھوان اگیت میری
چوک پڑی مجھ بخشی ہوئن چیری تیری
سوورت جاگت ہین ون مجھ وہی ایسا
جوگن ہوئی موند پھروں پیو کون سے ایسا

کون گھڑی پیو پھر وگھر آوی بھاگا
برہا بھارت نت کری سون سا کا

رین اندھیری نیند دُکھ کو کل کرت کلول
برہن جرتی دیکھ کے سرگ ہنسو تکھ کھول

برہ پون اندھی تن کمپہ دوائی
سوکھ سوکھ پنڈت کری ہین اوس ورلائی
ڈالی پاتی جر گیا گر آپ کھائی

جاتن بری بجا یکے تن رندھ مچاوے
کایا مایا مال سب پھونک جلاوے
برہا مر بیل جون دکھون پسائی
آپ اکیلا ہوے رہے دوجا نہین بھاوے

کہن وی کہن ہنس اٹھی کہن اتا مانتا
ایسا کھیل پریم کا کہن سہرا تاتا
بند بند کاٹ پچکری ہوئن اور پون لگاوے
جو ہا رین تو رات بھلا جیسا جگ پایا

دھیرا دھیرا پنکھ دھری نت بھئی اوداسی
ہر دین ہر رین گھر آوے پیو پریم پاسی
جتن جتن ایک ٹھور کر کے دکھ ہین سکھ پایا
جیسا پھول گلابکا اور کنٹک لایا

آپ بسارین پیو بلی جو جاوی بسارا
دیکھی چاکھی سنگرس وہ پریم سمالا

ڈھیلی کڑی لگام کی اور ترکش کمو کمان
یا بن مورا رہ گئے سو آئے چتر سجان

ترکی سو دا گر کہین ہندی بنجارا
اودھان ہین سو دا گری جگ سے ہین ہارا
تینان سکی مدن جل دیکھ چندر اجا
چودا چندن ار کجارس ابھرن سجا جا

ہنس ہنس رے دوا اور ہنسی کی کیسا سجاوے
حاجی ہوئی ہو رہا گو نگا گوڑ کہاوے
چھوندر تل کون ای سکھی کو رزین ہندیرا
سو دا سوائی گر گیا سو دا گر میرا

ست گر سو دا مین کیا وُن سو دا گرین لایا
ہاٹ جگت خلق دے مین بلک بسایا
پیو پردیس ہی رہا گھر خبر نہ آئی
کی کچھ سو دا ناہ بنا ناہ بست بکائی

پچھم سو پورب گیا اتر سون دکھن
کی پیو ٹھہرای کری کی نار کو لبھن
مایا بند ہی ہو پھر اسب برس ایا
لالچ لاگا جیو کالے لابھ بنایا

پنتھی کوئی نا ملا جس پوچھون سہیلی
گیا سو اجھون ناہ بھرا اب بات دوہیلی

سو دسوائی سب کرین اور سب ہٹھین ہاٹ
ایک لادی ایک ار چلی حاجی انکی بات

سو دسوائی سب کرین اور چاہین دونا
بن بسنے لیے چاہین اونے کا پونا
دو دنا تگنا چوگنا تن لاہا پایا

لیوا دیئی نت کری حاجی بنجارا
دھنپت گنپت پریم پت سو بیر ہمارا
حاجی یہ جگ ہاٹ ہین جو آپ بکانا

لادہ چلانا سو کون ملکوت بکاوے
اونے سو دونا کری تب آگین دھاوے
پریم سمندر جھارین جیو لینجی بھاری

گاہک مول نکر سکی ناہ نرخ بتاوے
پنچھی تن نت بیچیا سر دھن بچھتاوے
لاگی ہاٹ سو اونی جہاں جیو لاگین

ایک گیا لاہا تو کون اون ہی گھر چھایا
کوئی کرے بسا ہنا کوئی آپ بکانا
ایک پھرا جیو پار کرنا سوت بسایا

اپنی اپنی سمجھ مین سب لوگ سیانا

یہان ہین نیچی ادھر گیا آپا آپ بکائے
لالچ لاگا بانیان پیرین پیر رہ جائے

اور سکھی بیٹھ بولتی اور سادھ ہماری
سانچ کہین سند ہی چلی تجر اہ کو باری
ہون سسکین اودھان کن کو ہوی میرا
تارا تار نرد ار کین ہین کام چکایا
جگ جگت دو دنا تھ کر تب کون نہ پھرایا
جب سین گیا پچھو ہے دھرمان نہ لیا

تانا بانا نت کری پیو سو سن میرا
تا تا تن تی جگ پھری پان نہین پائی
ممتا سن ار کین مین ماند لگائی
جہنا گاڈھا ساب تا تب محنت پانی

ساہین او چلی جلال مین مجھ سہایا کیا
جہنا گاڈھا ساب تا تب محنت پانی

قول عہد ہم سوں کیا جو اور نہ بجے | سو سن ہوا ایسی کری تو کہو کیا کیجے | پریم ورد کار روز اٹھ مجھ جھگڑا اٹھانی | سکھ دنیا سمجھی نہیں ان ورہانی طعنی
حسن شیخ فیروز کوں ہین روز سناؤں | حاجی سو سن تب ملے جب تُو ہمیں لگاؤں

خاصا ملہل بافتا محمودی چوتار — حاجی تو پنا نیا یکین تار تار نروار

کایا کر کہ بیٹھ کین سو سن گنوتا | چلک بیسن نلیان بھری کہ کھو کو نہ تا | کہن ہائیں کہن انہی وو دیانہ آچائی | ختن کھوٹی ہلین جب تنہا پالاوی
دم دھوتا پہچانکے جن تار چلائے | سو دو جالت نت بنی در ین سوائے | پچری پھیرت بیچ سوئی پی پھیر نیا یا | جب پھر دیکھا آپ ین الجھا سلجایا
گہر نی جانے نہین مسکین بچارا | سو سن سو کے جانئے جن تنہا مارا | آگا دیکھ کے پگ دھری ناچل کو بائی | چھانکر سوال الجھی نہین کیوں کپڑ پھاٹی
حاجی لالچ جانکی جن نلی چورائی | او جل سو سیلا بھیا کھو کیا سدھ پائی | سو سن سو سن بھیا تل تار چور راجا | تانا نانا نانا ایک سا کھو کون بے گانا

دائین ہاتھ قرآن دھر بائین ہاتھ پران — بیچون بیچ بنا یکی حاجی بنا نا دان

تمت

مثنوی عطار

بسم الله الرحمن الرحیم

چشم بکشا که جلوهٔ دلدار — متجلی ست از در و دیوار — سخن اقرب الیه آمده است — دور افتادهٔ تو از پندار
کل شئی محیط می بینم — انچه می بینمش بنقش و نگار — رو به پیش تو ایستاده چو سرو — سر فرود برده تو نرگس وار
شربه گر ز نور سر بصری — بگشی در و چشم بر سبکار — اندرون و برون نشیب و فراز — از پس و پیش و از یمین و یسار
شاهد لا الٰه الا الا هو — پیش تو پرده گیرد از رخسار — کاروان نفخت من روحی — مبسرائی تو بر کشاید آر
ثم وجه الله آیدت بنظر — وهو محکم نمایدت دیدار — این تماشا چو بنگری گوئی — لیس فی الدار غیره دیار
احدیت را اگر تو بشماری — واحدیت رساندت بهزار — همه یک قطره ایست از دریا — همه یک اندامیست خروار
اسپ پیل و پیادهٔ فرزین — پرتن واحد آن سپه سالار — مے نماید بچشم احول تو — استر و پیل و اسپ و گاو و حمار
گر تو علم الیقین بدست آری — سوء عین الیقین بپای آر — روے عین الیقین عیان بینی — شوی از کائنات برخوردار
پس بخود گوئی و خود شنوی — لمن الملک واحد القهار — عشق او در دولت کند منزل — روز روشن نماید شب تار
محو گردی چنانکه از مستی — نه شناسی ایمن سر و دستار — بهمین دیده بنگرے ظاهر — صورت خویش را بصورت یار
گر بایمن بال و پر کنی پرواز — شاهبازی تو در جزیل شکار — روی بیگانه که مے نگری — آشنائی بر آید هر بار
بعد ازین ماو ساقیا لب جوئی — بعد ازین ماو یار و بوس و کنار — هر که اینجا ندید محرم است — در قیامت زلذت دیدار
من عرف ربه نبی فرمود — اگر نمیدید حیدر کرار — من رانی فقد رای الحق — ازچه او گفت احمد مختار
رمز من کان هذه الاعلے — بشنو ای گران کودن کار — این سخن در تو کے کند تاثیر — دارد و آئینهٔ دولت زنگار
من طلبنی وجدنی آمده است — عاشقان را بدست دست اقرار — کار کن کار پیش از انکه اجل — بدرآرد ز هستی تو دمار
چند خواهی نشست صم بکم — یا بدا من چو صورت دیوار — منزل تو نه دور نزدیک است — پا بمیردے بکن قدم بردار
نم آبیم ما و او آب است — بهم آمیخته شکر کردار — فتمنوا الموت انکنتم — صادقین آمده است در اخبار
اگر مبیری تو بیشتر ز اجل — نکند بر تو تیر و خنجر کار — جمله ملکوت را شود تبیین — همچو سیماب گشتنت دشوار
صید عنقا کجا توانند کرد — بوالفضولی کرد و به بشکار — در شریعت بود هر انچه حلال — در طریقت بود همه مردار
چون حقیقت نقاب بر گیرد — هر دو یک گردد ای نکو کردار — دع نفسک نعال را بشنو — ای برادر ز گوش پنبه برآر
دین احمد کزین مسلمان شنود — بگذر از خویش بگسل این تن تار — خویشتن را تو در میان مگیر — سد اسکندر از میان بردار
صفت سرزند ازین مستی — بطر ازم بصفحهٔ اظهار — تا بطل اللسان گردد او — یا بطل اللسان شود خاموش

او خروشان چو بلبلان سحار — گاه وگاه اللسان شور و جوش
خود انا الحق زد از لب منصور — گفت انا احمد بلا میم
رب ارنی بگوش خود خود گفت — باز خود رفت لن ترانی گفت
ناظر خود خود ست و خود منظور — تاب در زلف و دو سمه ابرو
خود گنه ساز و هم گناه و که هست — عاشق خود خود ست و معشوق
من نیم او خود ست قافیه سنج — حمد خویش از زبان خود گوید
قم بازنی و حتم باذن الله — قل هو الله وقف احمد دان
بچه معنی عبارت کفر ست — خویشتن را گوی من یعنی
رو زراز رو زما کلیم الله — حکم آمد برای دین بروی
راه سر کرد رو بحکم نماد — گفت ایزد برای ارشادم
گفت من از دم ازل زادم — تو ندیدم الهٰ ندارم ننگ
پر نیان نیاز بازش گفت — در تکلم در آمد و بکشود
من نگو گفت تا چو من نشوی — شو با طن ربوبیت بردار
خاطر خویش پاک کن بوضو — پیش خود چیست فکر کردن دل
لیک غیری تو چیست هستی تو — فور چشم من از خودی بگذر
در تو با خود ز خود خدا گوئی — سالک مرجنید را پرسید
متکلم در آ که مشرک کیست — هر که نادید نام او گوید
هر که از دوی نزد انا الحق نیز — هر که منکر شود بود مشرک
چون دوئی از میان بر خیزد — روز آویخته بر سر منبر
کرد توحید ایزدی آغاز — مگر آنجا جنید حاضر بود
انچه من با تو گفته ام منبفت — گفت هیهات ای یگانه عصر
من همین گویم و همین شنوم — تا نگاری یگانگی را تخم
ای پسر لا اله الا الله — چیست شرک جلی رسول الله
آن یکی وقت نزع شبلی را — که بگو لا اله الا الله
در تبسم در آمد و بشگفت — گفت معشوق من باستغنا

او خموش همچو طبلهٔ عطار — گاه وگاه اللسان شور و جوش
خود برآمد ز فوق بر سر دار — گفت انا احمد بلا میم
خود بخود کرد حسرت دیدار — باز خود رفت لن ترانی گفت
خود تماشا و خود تماشا کار — تاب در زلف و دو سمه ابرو
خود زند باز توبه استغفار — عاشق خود خود ست و معشوق
من نیم او خود ست در گفتار — حمد خویش از زبان خود گوید
هر دو یک نغمه ایست با لب یار — قل هو الله وقف احمد دان
هیچ فهمیدهٔ نکو کردار — خویشتن را گوی من یعنی
خواست مرشد ز ایزد داور — حکم آمد برای دین بروی
رفت در پیش آن لعین ناچار — گفت ایزد برای ارشادم
طوق لعنت بگردن او بار — من نگو گفت تا چو من نشوی
کای تو در راه عقل پاک عیار — شو با طن ربوبیت بردار
این سخن از من بخاطر دار — پیش خود چیست فکر کردن دل
با طن خویش را نماز گزار — فور چشم من از خودی بگذر
خویشتن را کناره گیری کنار — سالک مرجنید را پرسید
مشرکی با شی و خدا آزار — هر که نادید نام او گوید
گفت ای هرزه گوی کودن کار — هر که منکر شود بود مشرک
بود او از جماعت کفار — روز آویخته بر سر منبر
تو نمائی و او کند اقرار — مگر آنجا جنید حاضر بود
که یک ست او چه در چه صد چه هزار — گفت هیهات ای یگانه عصر
تو عیانش همین کنی اظهار — تا نگاری یگانگی را تخم
نیست کس غیر من بهر دو دیار — چیست شرک جلی رسول الله
خود ز شرکت خفی ست آئینهٔ او — که بگو لا اله الا الله
گفت ای قدوهٔ صفا و وفا — گفت معشوق من باستغنا
پیشوای ۱۲
همچو روی نهاد چهرهٔ یار — بگشاید ز روی رشوت بار

روز نی خود دل است از خطرات | پس بود با شاهد آه فطرات | مسجد تو مقام تسلیم است | قبلگاه تو طاق ابرویست
دل تو لقمه خوار پنج و چهار | بر باید که تنگرد زنهار | گر بود خاطر تو مائل علم | آن خطر ها ز آسمان پندار
در پسوی عبادت بکشند | خطرات ملایکش بشمار | جان من این چه کار شیطانی است | بخطر اثر درست مردم خوار
در بود خاطر تو مائل حق | مستی تو بدل بود بسیار | این کشاکش ز نفس تفسیطانی است | شر زنی آید ست دست بمار
که مباشد دل فرشته سرشت | مائل هیچ کس ازین هر چار | ماه منزل تو او دانی است | نیست جای شکیب جای فرار
ملیک اینجا ستاد نت مشکل | بلکه زینجا گذشتنت دشوار | مج چه باشد ز خود سفر کردن | بکجا جانب هدایت کار
ای پسر در ره شریعت فرض | عشبه ده یک بود بدین دینار | در شریعت گذشتن آزاد است | در حقیقت گذشتن از انکار
تو اگر مرد این خجسته رهی | دامن از کائنات خود بفشار | هستی خویش را ز کوه بده | بر سر دوستی بکن آثار
فیض یزدان گران چو از کوه است | کوه بر گردن فرشته مدار | چیست غسل تو در طریقت توحید | غوطه خوردن نیامدن یکبار
چیست تجرید کشتنت آزاد | از هزاران هزار دنیا دار | پس ازان از برادر و خواهر | پس ازان از تمام خویش و تبار
غم اینها بهیچ نوع مخور | بگذر از جمله و بحق بسپار | زانکه داریم ما همه خوردن | زانکه داریم ما همه غم خوار
ماه و خورشید زهره و مریخ | ابر باران زما همه آزار | بسکه تجرید باید ت تقرید | یعنی از آخرت شدن بیزار
همه سهر تو در مشقت و رنج | تو برائی همین کشی آزار | فارغ از دین و تارک از دنیا | نکشد فرق و افسیر افشار
برین دو دنیا دو رنج و فرد وس | تو رها کن باین چیز آن بگذار | خورده بودم مگر شبی سیری | شکمم را گرفته بود آزار
گفتم امشب خلاف عادت خویش | سیر خوردم ازان شدم بیمار | از کر الله اولین فرسود | و قنا ربنا عذاب النار
چند خواهی چو شاخ گل بالید | کین بر دل برد و این دلدار | زود باشد که فنا فی الشیخ | بینی از خویشتن شدی بیزار
روز تو گند و خوار و همچو خدنگ | تو و من باز ماند چون سوفار | هر چه بے یاد او تو پنداری | زهر تست از خود هست مرو مار
چشم من وقف راه قسمت دان | تا والوقت خواند ت اقرار | ای برادر عطای تو در هم است | که همین او فتی از سر دیوار
دید کس با یزید را در خواب | بود شخصی که بود از اسرار | گفت ای شاه بسا ز عالم قدس | گفت آمد ند از عالم قدس
بگو از سر گذشت اول شب | چه شنیدی تو از همین بسیار | گفت آوردم گناه که هست | که چه آوردی بیا و بیار
گفت آوردم ام گناه که هست | نام تو هم غفور و هم غفار | لیک از من نرفت شرک و توحید | شرک از کردگار لیل نهار
ور نه هنگام رفتن تو امین | زیر پا آمدت همین مقدار | نام خود بر صحیفه لاریب | خود رفتم کردی و انا الغفار
کیسه من پر از گناهان ست | من خریدار و این همین بازار | این تصیده دست می بافتیب | تیغ و الا پسند آئینه دار
این ز شعر است چیست معجزه | گرچه ماند بصورت اشعار | قلم راستی بدست آور | بر در رقعه ای جان دل نگار
لیک باید که کار فرمائی | ور نه خون خورده دل عطار | همه شوق است اندر این صفحه | همه عشق است اندرین طومار

بسم الله الرحمن الرحیم

من بغیر تو نه بینم در جهان — قادر ا پروردگارا جاودان — من ترا و انم ترا دانم ترا — خود ترا کی غیر باشد ای خدا

چون بجز تو نیست در هر دو جهان — لاجرم غیرے نباشد در میان — او لینی آخرینی ای احد — ظاهرین و باطنی و بیعدد

این جهان و آنجهان بر من عیان — آشکارا و نهان و در عیان — هم نهان و هم عیان پیدا توئی — هم درون گنبد خضرا توئی

از ازل بودی و باشی همچنان — ما ابد هستی و باشی جاودان — ای ز تو پیدا شده کون و مکان — ای ز تو پیدا شده جان و جهان

ای ز تو عالم پر از غوغا شده — جان پاکان در رهت قربان شده — ای ز تو چرخ فلک گردان شده — صد هزاران دل ز تو حیران شده

ای ز وصلت عاشقان لایموت — جامهٔ وصل تو هر دم دوخته — ای ز وصلت کار ما زار آمده — همچو ابراهیم در نار آمده

ای ز وصلت جانها بریان شده — همچو اسماعیل صد قربان شده — ای ز وصلت جانها اندر فغان — همچو موسی در جواب لن ترانی

ای ز وصلت بایدان در تنعیمت — همچو داؤد نبی در تعزیت — ای ز وصلت عالمان گیرودار — چون سلیمان پادشاه ملک و ار

ای ز وصلت عاشقان آشفته کار — همچو عیسی آمده در پای دار — ای ز وصلت جان ما تاراج یافت — چون محمد یک شبی معراج یافت

ای ز وصلت آسمان گردان شده — اندرین ره پای بیپایان شده — ای ز وصلت کوکبان اندر طلب — می نیاسایند هرگز از تعب

از وصلت آفتاب اندر سما — غلط غلطان میرود بی سر و پا — ای ز وصلت خاک خون در جگر — هر زمان سر در گر کرده بدر

ای ز وصلت آب در کار آمده — هر زمان هر سو پدیدار آمده — ای ز وصلت شد فرید الدین عطار غرق خون — هر زمان در خاک افتد سرنگون

ای ز وصلت آتش از غم سوخته — اندران دم سنگ سرا کوفته — ای ز وصلت هر زمان ویران شدم — در تحیر سر بسر گردان شدم

ای ز وصلت غرق توحید آمدم — لاجرم در عین تجرید آمدم — من قوام تو من نه من جمله توئی — محو گردم در تو مائی در توئی

خود یکی بود و نبود او را دوئی — از منی بر خیز هم اینجا توئی — من بوصلت عارف مطلق شدم — عارفی رفتم تمامی حق شدم

من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینه و ز هوا

سر بے سر نامه را پیدا کنم — عاشقان را در جهان شیدا کنم — صد هزاران خلق حیران آمدند — اندرین ره از گریبان آمدند

صد هزاران عارفان در گفتگو — اندرین ره لوح دل را شست و شو — عاشقان آتش زبان هر دو کون — تا رهی زین نقشهای گون گون
نقشها را جمله در آتش بسوز — بعد ازان شمع وصالش برفروز — چون نماند نقشها اندر میان — آنزمان نقاش بینی عین عیان
با تو گویم سِر اسرار همان — ای برادر نقش را نقاش دان — چون ترا باشد کمال ازین حق — خویش را هرگز نه بینی جز بحق
جملگی اعضای تو اے بیخبر — ذات کل این جهان سر بسر — عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم — از تو شان شد اسم در عالم علم
جوهر جان در هوس تو کرده — با سگے و جانهے خود کرده — داده بر با و عمر جاودان — یکزمان آگه نه از سر جان
چون شوی آگه بجان خویشتن — ترک گیری زین حدیث و من و من — جمله را یک بینی ای مرد خدا — تا نه بینی ای پسر شش و دو تا
گر تو راه عشق را مائل شوی — یک سر یک پیشه یکدل شوی — ننگری در هیچ سوای هو و کار — وا یماند در عشق باشی بیقرار
عشق جانان جوهر جان آمدست — لاجرم از خلق پنهان آمدست — هست پیدا لیک پنهان از شما — کی بود خفاش را تاب ضیا
این جهان و آنجهان را هم چنین — بگذر از راه گمان و وز یقین — عشق با عشاق دان آمیخته — روح اندر خاک دان او ریخته
گفتم ای آرام جان عاشقان — هم تو ئی درمان درد مفلسان — ای وصالت عارفان را نشانه — مرکب معنی درین ره تا خته
ای وصالت سالکان را رهروان — جمله صدها اند انده بی نشان — ای وصالت صادقان را صادق شده — در طریق عشق خود لائق شده
ای وصالت عالمان را رهنمے — در ره تقلید بشگافند موے — ای وصالت اولیا را راه و حال — ذات ایشان را درای قیل و قال
هست در تسبیح رب العالمین — ای وصالت شمس را در یافته — ذره او بر جمله عالم تافته
گاه بدر و گه هلالے آمده — ای وصالت با دو آتش راسم — داد و صلت از ره لطف و کرم
دام اقدس روح وقدس روح پاک را — ای وصالت بحر را بگداخته — هر زمان دُرّے دگر پرداخته
صد هزاران سوز شش در دل نهده — ای وصالت سیر دریای قدم — صد هزاران مُرّ آرام از عدم
ای وصالت بی نهان بے عیان — ای وصالت انبیا و اولیا — ای وصالت اصفیا
ای وصالت اهل ایمان و مخلصان — ای وصالت نیستی نیستان — ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت عالم بیچون شده — ای وصالت هر دو عالم سوخته — ای وصالت خان و مانم سوخته
ای وصالت هم عیان و هم نهان — ای وصالت نمکسار مفلسان — ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت رهنمای سالکان — ای وصالت شور و شتاقان شده — ای وصالت وصل عشاقان شده
ای وصالت صدق صدیقان آمده — ای وصالت ترک تجرید آمده — ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت اولین و آخرین — ای وصالت وصل من در من یافته — لاجرم در عشق جان در باخته
ای وصالت گشت بر من آشکار — سالکی گشتم ز وصلت نامدار — سالکے رفته تمامی حق شدم

من خدا ایم من خدا ایم من خدا — فارغم از کبر و کینه و زهوا

بند دوم

سر بیسرنامه را پیدا کنم — عاشقان را در جهان شیدا کنم — گفت احمد خواندها را آن امام — انبیا و اولیا را در اسلام

آن نمونه سر اسرار قدم — آوریده در معنی از عدم — راه را بنمود آن بحر صفا — خواجهٔ دنیا و دین خیر الورا

سر حق را او نمود از لطف حق — در ره حق داد مردان را سبق — طالبان در حبست و جویای وی و بند — عالمان در گفت و گویای وی شدند

عارفان این معرفت دریافتند — سالکان مرکب درین ره تاختند — زاهدان یک شمه از وی یافتند — سالها با سوختن در ساختند

عاشقان دیدند روی او عیان — دستها شستند هر ساعت ز جان — رهبر عالم محمد آمده — اسم او محمود و احمد آمده

ره از و جو گر تو مرد ره روی — تا نمانی در بلای کثر روی — راه راه کامل دنیا و دین — سر حق و رحمة للعالمین

هر که در راه محمد راه یافت — سر حق را از دل آگاه یافت — احمد ست اینجا احمدای مرد کار — سر حق را با تو گفتم آشکار

میم را بردار احمد شد احد — فهم کن معنی الله الصمد — هست این اسرار از جائی دگر — ستر این را کی شناسد کور و کر

کور را از حور رخ زیبا چه سود — گرچه داند تا چها رنگ آمد عود — خود پرستی راه شیطان آمده — بت شکستن راه یزدان آمده

راه مردان راه توحید آمده است — کار ما تجرید و تفرید آمد ست — من ز طریق عشق احمد داشتم — تخم این در راه احمد کاشتم

اسپ را در راه احمد تاختم — جان خود در راه احمد باختم — من ز شراب جام احمد خورده ام — گوی را از خلق عالم برده ام

عقل شیطان گفت من زادم بهم — گوست ظلمانی و من نورانیم — حق تعالی گفت او ملعون شده — از طریق راه حق بیرون شده

معنی آدم ندیدی بالیقین — روح پاکش رحمة للعالمین — او منست و من دیم تو هیچ — لاجرم در راه مائی کور کر

گر ترا دیده بدی در راه ما — آدم ما را بدیدی همچو ما — ای برادر در کمال خود نباش — در ره توحید حق بی کیش باش

بگذر از کبر و نفاق و کیش و دین — تا رسی در قرب رب العالمین — حق پرستان اندرین ره گم شوند — از طریق عشق حق آگه نیند

نفس انسان سد راه عشق شد — عاشقان را راه بیش از عشق شد — عشق را گر زین نفست بسوزد — تا شب تاریک گردد همچو روز

نفس را بینی حجاب راه دین — این سخن را از دل آگاه بین — مصطفی شیخ من اندر راه دین — او مرا بنموده این راه یقین

من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینه فارغم از هوا — در ره حق راز اسرارم ببین

بند سوم

سر بیسرنامه را پیدا کنم — عاشقان را در جهان شیدا کنم — بعد از خون سر ندیدم از خفا — من نوشتم سر بیسرنامه را

سر بیسرنامه را کردم عیان — این بیان خونم بخواهد شد روان — گر سرت باید تبرک سر بکن — در سرت باید تبرک در بکن

محو شد اجزای من کلی بهم — فارغم از خوف و رنج و غم — گنج پنهانم درین جسم آمده — سر اعیانم درین اسم آمده

من وجود خویش را فانی کنم — در بقای حق بحق باقی کنم — من باسرار آورم این جسم را — پس بگفتار آورم این اسم را

تا بداند عاشق دل خسته
من برای راه عشاق آمدم

اسم اعظم گشت هر ترجیع خسته
لاجرم در عشق مشتاق آمدم
اولین و آخرین من بوده ام

من برای جمله عالم آمدم
جسم خود در راه حق در باختم
ظاهر من باطنین من بوده ام

لاجرم در راه آدم آمدم
سر معنی را بجان بشناختم

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه وز هوا

بند چهارم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
حال او حال عجب بود ای پسر
او یقین خویش حاصل کرده بود
عالمان از علم او درمانده اند
زاهدان از زهد او رسوا شدند

عاشقان را در جهان شیدا کنم
نی چو حال این خسیسان هیچ هیچ
در یقین خویش او اصل گشته بود
عارفان از عرف او درمانده اند
در خیال زهد او شیدا شدند

بود عطاری عجب شوریده حال
در رموز سر حق ره برده بود
در علوی خود وثوقی داشت او
عاشقان از عشق او حیران شدند
بعد پنجه سال او اسرار یافت

در ره تحقیق او را صد کمال
نی که هیچ و تو در پرده بود
هیچ علمی را فرو نگذاشت او
هر دم از نوعی دگر جان شدند
از فرید الدین لقب عطار یافت

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه وز هوا

بند پنجم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
جمله مردان در فنا ازره شدند
زهد را و علم را و قال و قیل
ای برادر غیر حق خود نیست کس
چونکه اندر راه حق بینی شوی
هر که اندر بند نفس خویش ماند
در جلال حق جمال حق ببین

عاشقان را در جهان شیدا کنم
در بقای حق بحق آگه شدند
جمله را انداخته در آب نیل
اهل معنی را همین یک حرف بس
از وجود خویشتن فانی شوی
از ره حق هیچ کافر کیش ماند
با صفات ذات رب العالمین

در نگر ای عارف صاحب نظر
جسم و جان دین و دنیا باختند
دیده ها از غیر او برد وختند
گر تو غیر حق نه بینی در جهان
گر ز جسم و جان شوی کلی بدر
در ره توحید جان ایثار کن
من نمودارم برای جمله تان

تا که مردان را چها آید بسر
تا کمال راه او را یافتند
غیر حق را اندرین ره سوختند
بر تو روشن گردد اسرار نهان
آن زمان از سر حق یابی خبر
دیده بر دیدار او هر بار کن
وانمایم سر حق را آن زمان

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه وز هوا

بند ششم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
پیشوای ما و تو چون مصطفی است
تو به بند صورتی وا مانده
راز من گفت است احمد از صفا

عاشقان او را در جهان شیدا کنم
لاجرم تو آنچه گویی کی رواست
کی تو حرف حق احمد خوانده
تو کجا دانی که هستی بیوفا

بود شیخی گفت ما را این چنین
بعد ازان عطار گفت ای کور کر
لی مع الله گفت احمد در میان
تو بصورت هیچ کافر مانده

نی تو کافر نی تو داری کیش و دین
از رموز سر عشقی هیچ هیچ
تو کجا دانی که هستی بی نشان
تو اصل حق را تو کافر خوانده

خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ / آن گهی سالوس اکو شیدهٔ / هست پرستی می کنی در زیر دلق / می نمائی خویش را صوفی بخلق
تو سلوک راه از خود کردهٔ / لاجرم در صد هزاران پردهٔ / رام گاهی کردهٔ این خرقه را / می فریبی هر زمان این خرقه را
در خودی خود گرفتار آمدی / لاجرم در عین پندار آمدی / راه بجوید و فنا راه تو نیست / تو سخن کم گوی گوراهی تو نیست
رو که در تقلید ماندی مبتلا / تر توحید از کجا و تو کجا / رو که راه بی نشان راه تو نیست / این سلوک عشق آگاهی تو نیست
تو نمیدانی که من هستم چنین / بی سر و پایم بر روی زمین

من خلیم ایم من خلیم ایم من خدا / فارغم از کبر و کینه و زهوا

بند هفتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم / عاشقان را در جهان شیدا کنم / این سخن را از سر مردی شنو / تا نمانی در قیامت در گرو
جوهر عشق از تو چون پیدا شود / هر دو عالم در دلت یکتا شود / پیش تو نی شک بماند نی یقین / بگذری از کفر و از اسلام و دین
آن زمان تو عشق را لائق شوی / عشق حق را عاشق صادق شوی / گر ترا از عشق خود باشد خبر / مرتدے باشی براه پر خطر
آنچنان خواهم که کلی گم شوی / عشق خود را عاشق پر غم شوی / ورنه همچون زاهدانے کور دل / چون ز هستی خودت باشد خبر
کی توانم کرد پنهان بحر را / من بزیر کاسه ای مرد خدا / لاشکی بیحد و غایت آمده است
یافتم یک قطره زان بحر صفا / زان برآرم هر زمان این موجها / بحر معنی بی نهایت آمده است
در ره حق عشق صادق آمدم / راه توحید عیانے داشتم / گنج اسرار نهانے داشتم
حق حق هست و حق مطلق آمدم

من خلیم ایم من خلیم ایم من خدا / فارغم از کبر و کینه و زهوا

بند هشتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم / عاشقان را در جهان شیدا کنم / این جهان و آن جهان از تو علم
گفتم ای دانای پنهان آمده / خلق عالم از تو حیران آمده / گفتم ای دارندهٔ لوح و قلم / مسیکنم من ختم بی سر نامه را
لیک در دریای خون غوطه زدم / بعد ازان کردم وضو از خود شدم / مسیکنم آلوده در خون خامه را
گفت ایندم می گذارم من نماز / پس وضو سازم بخون ای پاکباز / مردمان گفتند این چه دیدهٔ / روی خود در خون چرا آلودهٔ
بعد ازان گفتند مردان مرد کار / از تصوف این زمان مرزی بیار / این نماز عشق را اینجا وضو / راست نامد جز بخون پاک رو
بار دیگر گفت کای صاحب نظر / از طریق عشق ره مارا خبر / گفت کمتر زینکه می بینی به بین / تا ترا در راه حق باشد یقین
این چنین گفتم چنین شد حال من / منتشر شد از جهان احوال من / گفت بس اینجا بود گردن زدن / بعد ازان پر سوخته آتش زدن
ای دریغا ختم بیسر نامه شد / لاجرم در صد بلا درمانده ام / ای دریغا ختم بیسر نامه شد / لیک در سیلاب خون تر خامه شد
ای دریغا پیشوایان یقین / شان برفتند و بماندم ورقها / ای دریغا سالکان راه دین / راه رفتند و بماندم این چنین
ای دریغا عارفان با وفا / با خوشی رفتند و من با غم حزین / با خوشی رفتند و من با غم حزین

ای در ریغا صوفیان باصفا	شان بر فتند و بماندم مبتلا	ای در ریغا نفس بادر معیت	خود خوری کرده بری از معرفت
ای در ریغا عاشقان با ادب	جمله در بحر اند و ماندم خشک لب	هر که او خود را فنا کلی شناخت	اندران جا جان او کلی بیافت

قطعه

مرحبا ای بلبلِ باغِ کهن
از گلِ رعنا بگو با ما سخن

مرحبا ای هدهدِ فرخنده فال
مرحبا ای طوطیِ شکرمقال

دم بدم روشن کنی در دل چراغ
هر نفس از عشق سازی سینه داغ

مرحبا ای رهنمای راه دین
از تو روشن شد مرا چشمِ یقین

مرحبا ای فیضِ بخشِ کائنات
یافت ترکیب از وجودِ تو حیات

ای که بودی در حریمِ لامکان
چون جدا گشتی بگو راز نهان

خوش خرامیدی تو از کتمِ عدم
خوش نهادی بر سرِ هستی قدم

گه کنی جلوه در اقلیمِ فنا
گه روی در عالمِ ملکِ بقا

آفریده حق ترا از جنسِ جان
از تو افتاده است شور اندر جهان

خاک افشان بر سرِ نفسِ لعین
چشمِ دل روشن کن از نورِ یقین

صاف کن آئینهٔ دل از غبار
آتشی زن در دلِ این بیقرار

گر نگردی طالبان را دستگیر
طالبان هرگز نگیرند دستِ پیر

در سخن شد عندلیب با نوا
گفت بشنو تا بگویم راز ما

بوده ام در باغِ وحدت بی نشان
چون بکثرت آمدم گشتم عیان

دیدِ حسن خویش با چشمِ شهود
خود تجلی کرد در ملک وجود

عشق بازی می کنم با او مدام
یافت آدم از طفیلِ عشق کام

آنکه او از قهرِ حق گشته پلید
همچو شیطان رانده بسوی ما ندید

آنچه در روزِ ازل رفته قلم
حک نگردد بعد ازان حرفی رقم

مرحبا ای قاصدِ طیّارِ ما
سیدهی هر دم خبر از یارِ ما

در زمانِ هفت آسمان را طی کنی
مرکبِ عرض و هوا را پی کنی

از تو روشن گشت فانوسِ حرم
از تو حاصل شد مراد و صلِ صنم

یافت قالب طینتِ پاکی ز تو
شد پریشان آدمِ خاکی ز تو

غرق بودی در محیطِ ذاتِ پاک
از تو روشن شد چرا این تیره خاک

پاک بودی در حریمِ کبریا
از چه پیدا شد ترا عرض و هوا

گاه در دوزخ روی سازی مقام
گاه در جنت روی ای خوشخرام

جان من با من بگو اسرارِ خویش
چشمِ دل روشن کن از دیدارِ خویش

باز گو با ما سخن اے اهلِ راز
از حقیقت غلغل افگن در مجاز

همچو آئینه نما عکسِ نگار
می نماید جلوهٔ رعنا ریار

رهنمای هادیِ راهِ هدا
زانکه هستی در حقیقت رهنما

از تو روشن کوکبِ ایمانِ من
پرده ها بردار از رخِ جانِ من

آفریده حق ترا از نورِ ذات
تا شناسد ذات او را از صفات

هیچ سیمائی بسانِ این نبوده کیست
نغمهٔ چنگ و رباب و عود چیست

امر بهم روح کرده نامِ ما
کرد پُر ساقی وحدت جامِ ما

تافت بر هر ذره خورشیدِ کمال
گشت پیدا از جمالِ الجلال

هر که او شد آفریده از جمال
باز یابد راه در بزمِ وصال

زهد و تقوی چیست ای مردِ فقیر
اطمع بودن ز سلطانِ امیر

بهر آب و نان نگردی در دیار
آبروی خود نریزی بهر زر

بر در سلطان مرو دون همین
گنج قارون گر دهد بوشش همین

تلخ به جلاب شیرین آمیش
پیش دونان بهر نان خواری مکش

باش در کنج قناعت سرنگون
پا منه از گوشهٔ عزلت برون

گر بدست آید ترا گنج نفور
ور نه داری همت عالی چه سود

مسکان هرگز نمی بینند بهی
زانکه جیب همتش دارد تهی

مرد کم همت حقیر است در نظر
خوار باشد گر بود با صد هنر

هر که عالی همت ست و با خدا
عفو گرداند گناهانش خدا

زاهد و تقوی چیست ای بی خبر
صوفی باشی و پوشی کهنه دلق

پیش و پس گردد مریدانا خلف
چون خر ابله پی آب و علف

دام اندازی براه مردزن
خویش را گوئی منم شیخ زمن

مکر تلبیس و ریا کارت بود
هر نفس شیطان ترا یارت بود

آن نماز تو شود آخر تباه
فکر باطل تا کند رویت سیاه

بر مصلا چون نشینی قبله رو
چشم پوشی دل بود جای گرو

شیخ را الاهوت باشد منزلش
شد فنا ذات بقا شد حاصلش

از ستایش خویشتن را گم مکن
عیب خود بین عیب بر مردم مکن

تا کنی پرواز سوی اصل خویش
جا کنی در آشیان وصل خویش

خود بده انصاف ای اهل دغل
دل پرست از کفر و مصحف در بغل

حب دنیا رشتهٔ زنار تست
سبحه ریش و قرص و مسواک تست

گه نکردی سجده از بهر خدا
از کرا استهای خود غیر ملاف

می کنی طاعت تو از بهر ریا
مزد خواهی از عباداتت ریا

صوفی نیم گوئی نداری سینه صاف
صد بتی داری نهان اندر شگاف

می کشائی دست از بهر دعا
از نفاق و از حسد پیراسته

شیخ میگوئی و تسبیح بدست
ترک سازی صحبت اهل دول

ای رخت از بغض کبر آراسته
گوشه گیری تا نیفتی در خلل

تا نیفتی در خلل
گوشه گیری

چون نگس ست تن مزن بر هر کس
گر نباشد دست در فرمان من

سر بده از کف مده ناموس را
بهر نان وزر مخور خون جگر

مسکان را مثل گاو خر شمر
سر فراز و بر سپهر چنبری

لا طمع بودن ز سلطان و امیر
جبه و دستار و قلب بی صفا

خویش را گوئی منم مردانه مرد
چشم پوشی همچو شیطان در عمل

دل بود درگاه و خدا حیله ساز
بان چرا خوانی نماز بی حضور

چشم پوشیدست از خلق جهان
در همان و در همان و در همان

نفس کافر را بکش بشکن قفس
چند گردی در بدر ای بیحیا

کی شوی در راه حق ثابت قدم
گه نکردی از حضور دل نماز

کوری و بینا نشد چشم یقین
متقی پرهیزگار و پارساست

بهر شهرت می نشینی اربعین
سید هی تسکین منم فردا شفیع

چاک دل از دست کو صد جا رفوست
خویش را گوئی منم چون بایزید

از تکبر می کنی هر سو نظر
خویش را گوئی که هستم با خبر
بت شکن بر هم بزن تنجانه را
چون خلیل الله بنا کن خانه را
پیر گشتی صد هوس داری هنوز
جاهلی چون خر فرو مانی بگل
دل چو آلوده ست از حرص و هوا
کی شود مکشوف اسرار خدا
زین دو در دنیا هر دو کی آید بدست
این فضولیها مکن ای خود پرست
حرص تو دانی قناعت پاره کرد
نفس آماره ترا آواره کرد
عارفان را دادند از بند طلاق
هر که عاشق شد بر او گشت عاق
هم خدا خواهی و هم دنیای دون
این خیال ست و محالست و جنون
آن علی زوج بتول پارسا
آن وصی مصطفی شیر خدا
بهر دنیا آن یزید ناخلف
دین خود کرده برای او تلف
داد بازی همچو کسری پیر زال
کرد او را در دو عالم پائمال
گر برافتد پرده از روی مجاز
نفرتی گیری ز زال حیله ساز
آتشی از دود و چون گلشن بود
در حقیقت سر بسر گلخن بود
نیست رحمی در دل اهل دول
شیوهٔ اهل دول باشد دغل
آن شنیدی از برای هر دو جاه
بیگانه کردند یوسف را بچاه
بر سرت باشد تر اگر تاج زر
کس نیاید از تکبر در نظر
حرص افزون میشود از مال و زر
قطع گردد حب فرزند و پدر
هیچ جا دیدی گدائی بینوا
رو نگرداند چو فرعون از خدا
دوستان حق که بیزار ند از زر
چیست حکمت هیچ میدانی دمی
کور گردد روشن چشم یقین
بسته گردد بعد ازان درهای دین
نقمه شبه چو افتد در شکم
قوت او می کند سر رشته کم
بر تو باید دست گر این حیله ساز
دست بهر ظلم گرداند دراز
چون تکبر مر ترا رسوا کند
شهوت حرص و هوا پیدا کند
نفس کافر تا بود همراه تو
آتش دوزخ بود جانگاه تو
گر نداری همت مردان دین
چون زنان رو در پس پرده نشین

بت پرستی میکنی هم بت گری
شد دولت رشک بتان آزری
چند مغروری تو بر اصل و نسب
از تکبر دور باش ای بی ادب
آرزوهای تو هرگز کم نشد
قامت حرص و هوا بت خم نشد
صد تمنا در دل ست ای بوالفضول
کی کند نور خدا در دل نزول
بر تو قسمت میرسد ای بیخبر
پس چرا قانع نمی بر خشک و تر
هست دنیا پیر زال پر فریب
میکند پیر و جوان را بی شکیب
این سخن در گوش داری ای جوان
سولوی گفته زردی استخوان
بهر دین دل کند از دنیا علی
آن علی والی ملک نجف
زال دنیا را چنان زد پشت پا
تا نیاید در نکاح او لیا
زال دنیا چون زر آمد در نکاح
کرد بر خود خون آن سید مباح
چون خوری پس خورده خوان یزید
تلخ گردان کام از نان یزید
زشت روئی او چو آید در نظر
از خدا خواهی امان ای بیخبر
نخوت آرد مر ترا مال و منال
گر نداری از تهی دستی منال
اهل دنیا بهر سیم و مال و زر
گر بدست آید خورد خون جگر
از حسد بیرحمی اخوان بدین
حال زار یوسف کنعان ببین
بلکه رو تا بی چو نمرود از خدا
گم کنی خود را نترسی از خدا
پادشاهان را ازین کز بهر مال
خون اخوان و پدر راند حلال
دولت آرد گر براهیدین کند
نفس کافر کفر را تلقین کند
حب دنیا چون کند بر دل نگاه
دل چو خارا گردد و شش سخت و سیاه
بهر طاعت لقمه باید حلال
تا نیفزاید ترا ریخ و ملال
چون بخواهی لقمه ای ناران ز آز
نفس گردانند و مان حرص باز
چشم شهوت چون کشاید آن لعین
کور گردد دیدهٔ اهل یقین
پس نیاید کار تو علم و عمل
از دغل افتد در ایمانت خلل
گر تو مردی نفس کافر را بکش
در نداری دستر بنشین خموش
گر ز دست تو نیاید کار مرد
همچو پیران در پس مردان بگرد

ای مخنث نی تو مردی نی تو زن
مثل شیطان راه مردان آمدن

دست همت را برافراز د بلند
نفس را چون صید آر د در کمند

گر خوری یک لقمه از وجه حلال
نور تابد بر دل از مهر کمال

دل شود روشن ز نور آئینه دار
پر تو اندازد در آئینه نگار

یار را ای بین تو در هر آئینه
سوز ساز اوست در هر خانه

اوست در هر ذره پیدا و نهان
اوست در ارض و سما و لامکان

اوست پیدا و نهان و آشکار
جلوه ما کرد ست در هر شی نگار

نفی گردان از دل خود ماسوا
تا نگنجد در ولت غیر از خدا

اسم ذات او چو بر دل نقش شست
سکهٔ ضرب محبت خوش نشست

چون شوی فانی تو از ذکر خدا
راه یابی در حریم کبریا

هر که شد در بحر عرفان آشنا
ذره ذره قطره داند از خدا

نقش آب چون حباب ست جسم تو
آب چون گردی نماند چشم تو

گشت واصل چون بدریا آب جو
آب جو را باز ناز د در یا مجو

مولوی فرمود در نظم این بیان
بر تو گردد روشن اسرار نهان

بشنو از من گر تو هستی هوشیار
با تو گویم این سخن را گوش دار

هر که او از خویشتن بیزار گشت
بیشک آنکس محرم اسرار گشت

یک نگاهی گر کند سوی من نگار
جان چه باشد گر بود صد جان نثار

هر گه بوی بشنوم از موی او
مست افتم بیخبر در کوی او

صد زبان در وصف او سوسن گشاد
غنچه با صد شوق پیراهن درید

نخل سرو از قامت زیبای او
سبز و خرم گشت سر تا پای او

هر طرف بزم است از دی های هو
هر زمان دارند از دی گفتگو

مطرب از شوق طرب چون ساز کرد
این ترانه راز سوز آغاز کرد

هر چه بینی در حقیقت جمله اوست
شمع و گل پروانه بلبل هم از دوست

عاشقان را نقش حق زیبا چه زشت
صورت هر نیک و بد را خود نوشت

سنگ غار العل کان یاقوت و دُر
ظلمت شب تیره نور ماه و خور

مرد باید تا نهد بر نقش پا
بگذرد از شهوت و حرص و هوا

دست را کوتاه ساز د از هوس
بشکند پا چنگ بهت این نفس

گر شوی از لقمهٔ شبه نفیر
نفس را سازی بفضل حق اسیر

چون گشائی چشم آن اهل یقین
هر طرف تابان جمال یار بین

هر چه آید در نظر از خیر و شر
جمله ذات حق بود ای بیخبر

پاس دار انفاس ای اهل خرد
تا ترا این قافله منزل برد

هوش در دم دار ای مرد خدا
یک نفس نگذیم بیاش از حق جدا

ز نگ دل از صیقل لا پاک کن
سینه با تیغ محبت چاک کن

گشت چون بر نقش دل نقش الٰه
غیر نقش الله را ای دل نخواه

چون نمانی با خدا یابی کمال
خویش را گر سازی صاحب کمال

آب دریا چون زند موج دگر
در حقیقت آب باشد جلوه گر

چون الف در لام میگردد نهان
خویش را گم سازه تا گردد عیان

تا تو ئی کے یار گردد یار تو
چون نباشی یار با شد یار تو

قو ببا ش اصلا کمال اینست و بس
تو در و گم شو وصال اینست و بس

هر که پند این ز من عاشق شنید
بیشک اندر محفل جانان رسید

هر که او سر باخت اندر کوی او
بنگرد صد بار جانان سوی او

عاشق دیوانه و سرگشته ایم
یار جویان گرد هر در گشته ایم

سنبل از گیسوی او شد تابدار
لاله از رخسار او شد داغدار

نرگس بیمار چشم از سرکشاد
جام زرین بر کف سیمین نهاد

بلبل و قمری به بستان نوحه گر
هر یکی با نطق و اقرار دگر

این شنیدم نغمهٔ چنگ و رباب
سینه بریان شد ز سوز دل کباب

یا ره رای بین تو در هر آئینه
سوز ساز اوست در هر خانه

هر چه آید در نظر از جزو و کل
یوم و صحرا لیل و بستان و گل

نرع و ماهی مار و مور و شیر و سیم
چشمه و باران و حیوان و نبات

هر چه باشد آب و آتش باد و خاک
جمله را مخلوق کرد از صنع پاک

قادر سے کو آفریدا از قطرهٔ آب
نقش بسته در صدف با از خوش آب

سعدن جان مخزن اسرار است
گوهر جان مطلع انوار است

یار در پس تو چرائی بیخبر
یار در خود تو چه گردی دربدر

ای گرفتاری به بند نام و ننگ
شیشهٔ ناموس بشکن بر سنگ

او دست پیدا در تو تو از خویش گم
مرگ آید ناگهان گوید که قم

ناگهان بر خیزی افتی در رسخاک
روز محشر منفعل خیزی ز خاک

ناگه از گورت برآید این صدا
حسرتا واحسرتا واحسرتا

حیف باشد همچو ما بینا روی
گور و گر بر خیزی و در سواشوی

ای خلیفه زاده بس نابکار
تا بکی بیگانه گردی شرم دار

رحم کن بر حال خود ای بوالهوس
باز گرد و توبه کن در هر نفس

با خدا هر دم همی گوئی دروغ
از دروغ تو چه افزاید فروغ

هر زمان گوئی که من توبه کنم
بیخ اغیار از دل خود بر کنم

چون شود فردا ز سر گیریم کار
دل ز خار عشق او سازم نگار

با وضوی خون دل سازم نماز
گوش نفس خویش اما مش کنم

دل پی جویای این مطلب شود
از هوا و هستی خود وا رهم

بگذرم از هر چه باشد کم و بیش
دل بشوا ز مکر باطل های خویش

شاهد خورشید روئی تند خو
دلبر غارتگری این عشوه جو

گر شود موجود اسباب طرب
صرف بیباکی کنی اوقات شب

گر نیابی دست خون دل خوری
عصمت بی بی بود بی چادری

عمر با خامی طمع سیری بری
بلکه از ابلیس ملعون کمتری

شهوت و خواب و خورش داری مدام
از عبادت کاهلی و نا تمام

یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو
از تو آموزد بازی طفل و دیو

نفس کافر تا بود همراه تو
آتش دوزخ بود جانکاه تو

بهر لقمه ای سگ مردار خو
صید وی صحرا لصحرا گو نکو

همچو لنگان واپس مانده
همچو لنگ مرگ داری در قفا

خواب چون آید ترا ای بیحیا
چون پلنگ مرگ داری در قفا

تا ترا فرصت بود کاری بساز
اسپ تازی زین کن و بازی بساز

عاشقان را تاج شاهی بر سر است
ساقی همدم لبالب ساغر است

ای خرف نشنیدهٔ سالک چه گفت
گر نکردی این بیت را باشور گفت

زهد و تقوی نیست ای اهل جنون
هر شهرت می کنی خود را نگون

همچو مجنون عشق داری در مجاز
همچو لیلی رخ نمائی در نیاز

ای حقیقت دان گذر کن از مجاز
چند باشی در مقام حرص و آز

چند بینی لاله و نسرین و ورد
چند بینی رنگ سرخ و سبز و زرد

چند در کثرت نمائی خویش را
تا توئی کے یار گردد یار تو
آشنا شو آشنایان با یار خویش
یار با تو سودای خود دل خویش دار

یک زمان در خانهٔ وحدت بیا
چون نباشی یا نباشد یار تو
سوی خویشم برکه ره گم کرده ام
زنده ام کز عشق جانانی مرده ام

تا نگردم یک زمان از تو جدا
زنده کن با عشق جانان مرده را
هر دلی کز عشق جانانی یافته
تا ابد روح روانی یافته

خویش را با جان جانان زنده یافت
ای خوش آن دل عشق بر وی تافت
خاتم دل کند در وی نقش نشست

جان که بر جانان دهد آواز عشق
دل ز ساز دلبری عشقت دهد
عشق کو تا جامهٔ هستی درد

عشق کو در لامکان جولان کند
عشق کو تا تاج سلطانی نهد
عشق کو تا ملک سلیمانی دهد

عشق کو تا سینه پر سودا کند
عشق کو تا عقل را زائل کند
عشق کو تا عقل را حاصل کند

عشق با ید تا فراموشی دهد
عشق کو تا بی خبر سازد مرا
یا ده گویی پا و سر سازد مرا

عشق سازد ساغری از آفتاب
عشق با ده عشق از غم جانانه هست
هر که خورد از غم بیشین بگانه است

عشق کو جام از کف جانان دهد
ای خوش آن می کو رباند از خودی
صاف گرداند ز نیکی و بدے

عشق از حسن جانان زنده گیست
حسن جانان چون نظر در خویش کرد
گشت شیدا عشق را در پیش کرد

بر سر عاشق نهد صد تاج حسن
عاشق و معشوق گردد هر دو یک
هم توئی معشوق عاشق نیست شک

نه قدم مردانه اندر کار عشق
سر بر آور ز زیر پائی عشق نه
بعد ازان سر در هوای عشق نه

خام طبعان خاصه اند بیچون مگس
گر کنی جان را تو بر جانان نثار
در عوض یک جان دهد صد جان نگار

هر زمان از غیب احسان دگر
تا توانی ای دلا در عشق کوش
این حکایت از عاشق گر گوش

سوخته خود را و باحق ساخته
خرم آنکس کو قمار عشق باخت
خویش را بسپرد با جانان بساخت

سوز چون پروانه تا یابی خبر
سوخت چون پروانه همرنگ دوست
گشت محرم چنگ در چنگ دوست

کی شوی همرنگ آتش سر بسر
سوز چون پروانه در جسم قفس
تا شوی با جان جانان هم نفس

بر مراد خود نگشتن کامیاب
یک زمان خوش دل نباشی در جهان
دار هی فارغ شوی از این و آن

شادی عالم نیرزد نیم جو
دل بود از هر درد عالم بی نیاز
بگذر از روی حقیقت در مجاز

اندکی ماندست او را زندگانی
عمر تو باشد مثال آب جو
آب رفته باز کے آید بجو

این جهان ابر مثال خواب جان
خلق را این بعثتان نقش خواب
چشم چون بر هم زنی بینی خراب

چون حباب از چشمهٔ تو گردد نهان
غافلی از کرده های خویشتن
نقش را با تیغ لا کردن بزن

از خدا غیر از خدا دیگر مخواه
چون زبان گویاست در تن هم بگو
مو بمو فکر خدا را نیز گو

دل مده با دلبران بی وفا
زانکه دارند شیوهٔ جور و جفا

آشنایی سر افتاد از جهان
شرم شسته شد ز چشم مردمان

قحط افتاد است در ملک سخا
خشک گشته مزرع مهر و وفا

همتی رفت ست از شاه و گدا
سنمعان گشته گدائے بینوا

این نشانها قیامت شد پدید
تا قیامت در جهان گردد پدید

رحم از دلهای مردم شد نهان
سختی پیدا شده در مردمان

مهر کم شد از دل فرزند و زن
فتنه برپا گشت از دیر کهن

نیست مهری در دل هر خاص و عام
پس سنگین خویش را در بند دام

بند بگسل دام را بر هم بزن
آشیان حرص را آتش فگن

شکر نعمت کن که آن رب العباد
داد بر تو انچه می بایست او

غافلی از یار خود ای بی خبر
چند باشی بی خبر چون گاو و خر

مهربان هم شد چو معشوق مجاز
گر به بیند جانب عاشق نیاز

طالبی کو در پی جانان رود
چشم گردد روی جانان نگرود

گر ترا چشم محبت وا شود
بر تو آن معشوق خود پیدا شود

چون تو داری چشم احول بی بصر
کی در آید روی جانان در نظر

پیش مردن میروای نیکو سیر
جان بجانان ده ز جان خود مگذر

در تو گردد جان جانان جلوه گر
خویش را با چشم معشوقی نگر

گر نداری شادی از وصل یار
خیز بر خود ماتم هجران بدار

چند پائی ره دور و دراز
چند رفتی از نشیبی بر فراز

منزل جانان بود یک گام تو
بادهٔ عرفان بود در جام تو

مولوی فرمود نشنیدی مگر
سنگ گردی بود سیگردی اگر

از چه مهجوری و دوری ای فلان
آه از دست تو وارم صد فغان

چشم دل بگشا جمال یار بین
هر طرف هر سو رخ دلدار بین

نیست پوشیده رخ دلدار تو
لیک این نقص ست در ابصار تو

درومندی کو که درمانش نیافت
گر پریشانی که سامانش نیافت

از جهان مهر و وفا معدوم شد
حال مردم یک بیک معلوم شد

ای دریغا وضع نیکان شد بدل
در دیار حسن افتاده خلل

تیغ ممسک شجرهٔ احسان برید
همچو عنقا هست از عالم پرید

همتی برخاست از صاحبدلان
دارم از دست زمانه صد فغان

برکت از کشت و زراعت گشت گم
قامت جود و سخاوت گشت خم

خلق نیکو شد ز عالم ناپدید
طبع مردم سنگ صفت گشته پلید

چون چنان برخاست عالم گشت کلک
دختران با مادران دارند جنگ

چون عدم شد دانهٔ مهر و وفا
پس مرو در دام چون ارزن هوا

جز خدا کس نیست با تو مهربان
دل بده غیر از خداوند جهان

چشم وا دارد گوش و بینی هم زبان
بر تو روشن کرد اسرار نهان

نیستی آگاه از لطف خدا
همچو عاشق هر زمان بیند ترا

عاشق صادق کند جان را فدا
مرحبا بر عاشقان صدق مرحبا

گر ترا از عشق او باشد خبر
از تو مشتاق ست او مشتاق تر

با تو نزدیک ست ای جان جهان
همچو جان تست آن جانان نهان

این حجاب تست ای خوب من
بی حجاب ست اند رنه آن محبوب من

گر معشوق تو جوئی جان رهی
قالب خود را کنی از جان تهی

عارفی گفت ست از روی عتاب
گوش کن چون این سخا یابی بیاب

ای شرف تا چند گردی در دو در
قطع منزلها مکن ای بی حضور

یک قدم باشد حریم دوست پیش
چند گردی همچو ای بوالهوس

هر نفس بر یاد او گامے بزن
هر زمان از عشق او جامی بزن

ای کمان از تیر ما پرداخته
صید نزدیک ست و دور انداخته

ای کمان تیر ترا از دور تر
از چنین صیدی بود مهجور تر

چشم ما بیدا بینند روی یار
جلوه گر دوست در هر شی نگار

گر ز تو ای افسرده دل
رفت همچو خر مرو در آب گل

کیست مشتاقی که باشد عاشق
از فراق او بود در تاب و تب

تا بود این دیو نفست همنشین | کی بود بینا ترا حیثم یقین | چون تو مقدور نداری فتحیاب | گریه کن تا حشر بر حال خراب
بود مردی عارفی صاحب کمال | کوچه دل بسته از وهم و خیال | بود شاهی کرد در اقلیم دل | بود از ایام غفلت منفعل
سالها کرده عبادت بی ریا | در دلش نگذشت جز ذکر خدا | چون چنین بگذشت او را چند سال | خویش را از کاملان کرده خیال
گفت مسلم نیست در کامل جدا | چون عسس نیسم بر دل پاسبان | شهوت و حرص هوس کرد یم دور | از تعلقها دلم وارد نفور
این تصور کرد چون مرد خدا | ناگهان در گوش او آمد ندا | از تکبر چون نظر کردی بخویش | دور افتادی ز جناب حق بپیش
تا نگردد رفع از تو آن حجاب | کی نهی پا در حریم آنجناب | منفعل شد شیخ از اسرار خویش | شد پریشان توبه کرد از کار خویش
باز بسته عهد تازه از خدا | تا کند در راه حق جان را فدا | پاک کن آئینهٔ دل از غبار | تا نماید عکس روی آن نگار
آنچه می خواهد دولت ای حبیب | نفس تو صد محبت آرد بهر تو | گر حرامت می کنی بر خود حلال | میشود تسکین دلت با صد خیال
چون مسلط بر تو گردد این مرض | عدل و انصافت بود بهر غرض | جهد کن با نفس تا عادل شوی | باش منصف تا که همجدل شوی
یا الهی چشم بینائی بده | در سرم از عشق سودائی بده | آتش افگن در دلم مانند طور | شعله بر خیزد ز گرد زنگ دور
سالها شد از تو می خواهم ترا | حاجتم را چون نمیسازی روا | از لسان الغیب این گردید | از در تو کس نگشته ناامید
هر که بر در گاه تو رو آورد | ناامید از درگهٔ تو چون رود | هر که آید بر درت امیدوار | شاهد مقصود یابد در کنار
ای خدای من بحق مصطفی | وا ز طفیل عترت آل عبا | روز محشر وا رهان از آل رسول | از طفیل مقبلان گردد قبول

تمام شد مثنوی شاه بوعلی قلندر

مرغوب القلوب شمس تبریز

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه وسلم اجمعین

بدانکه این کتاب مرغوب القلوب از گفتار شیخ المشایخ قطب الاقطاب المحققین امام السالکین بریان طریقت پیشوای سیدان حقیقت شمس الدنیا والدین شمس تبریز قدس الله سره العزیز برای هدایت کردن مریدان بخدای تعالی برسند اول توحید تبارک وتعالی جل جلاله وعم نواله بیان کند بیت بگویم حمد رب العالمین را + عطا کو کریما عقل ودین را + حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم کل امر ذی بال لم یبدء فیه بالحمد لله فهو اقطع بیت درود مصطفی بعد از ثنایش + فرستم با دل از جان صفایش + قال علیه السلام من صلی علی مرة صلی الله علیه بها عشرا بیت مقام جمله سالک بگویم + دران گفتن زحق توفیق جویم + قال علیه السلام وما توفیقی الا بالله خیر الکلام ما قل ودل بیت سلوک مختصر موزون جامع + بنظم آنرا بگویم باش سامع + قال النبی علیه السلام کن عالما او متعلما او مستمعا او لا تکن رابعا بیت شریعت را متقدم دار اکنون + طریقت از شریعت نیست بیرون + قال علیه السلام الشریعة کالسفینة والطریقة کالبحر والحقیقة کالصدف والمعرفة فیها کالدر فمن اراد الدر رکب فی السفینة ثم شرع فی البحر ثم یصل الی الدر یعنی الی الله ومن ترک هذه الطریقة لم یصل الی الدر یعنی الی الله بیت کسی کو در شریعت راسخ آید + حقیقت را بردی خود کشاید + زراه تربیت پیران بشارت + بکرده چار منزل با عبادت + قوله تعالی وما یعلم تاویله الا الله و الراسخون فی العلم حدیث قدسی الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی والمعرفة عرفانی قال علیه السلام الناس علی ثلثة اقسام قسم یشبهون البهائم قسم یشبهون الملئکة قسم یشبهون الانبیاء اما قسم یشبهون البهائم فهمتهم الاکل والشرب والنوم والمباشرة واما قسم یشبهون الملئکة فهمتهم التسبیح والتهلیل والصوم والطواف والخیرات واما قسم یشبهون الانبیاء فهمتهم المحبة والشوق والعشق والمعرفة لله تعالی

جل جلالہ نظم یکی منزل کہ آن ناسوت نام ہست + دران اوصاف حیوانے تمام ہست + ازان منزل اگر خود بگذرد کس + رسد در منزل دوم ملک بس + دران عالم چو او معروف گردد + ملائک آسمان مکشوف گردد + چو برگیرد قدم را او ز ملکوت + رسد در منزل سوم بجبروت + یعنے صفات الافعال بیت مقام روح بر من حیرت آمد + نشان از دے بگفتن غیرت آمد + قال علیہ السلام اَنَا اَعْبُدُ اللّٰہَ اَعْبُدُ مِنِّیْ قولہ تعالے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ بیت دران منزل بود کشف و کرامات + ولے باید گذشتن زان مقامات + قال علیہ السلام مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ قال علیہ السلام اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لَکُمْ بیت اگر دنیا و عقبی پیش آید + نظر کردن بران ہرگز نشاید + قال علیہ السلام مَنْ اَرَادَ اللّٰہَ اَرَادَ اللّٰہَ فَلَہُ اللّٰہُ اَبَدًا وَمَنْ اَرَادَ الْعُقْبٰی فَلَہُ الْعُقْبٰی وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْمَوْلٰی طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ بیت نبود ذکر یاد در گذشتن + باب توبہ باید دل بشستن + قال علیہ السلام قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَاضِرَۃٌ مِنْ ذِکْرِ الْخَفِیِّ فَھُوَ حَیٌّ بیت چو گردد جان و دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاہوت بیباک + قولہ تعالیٰ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ بیت دران منزل چہارم ہست و جوئے + نباشد با خدا ہیچ گفتگوئے + قولہ تعالے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ بیت مقام قرب منزل بے نشان ہست + بجز کون و مکان دیگر جہان ہست + قال علیہ السلام مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ بیت بعون حق رسد آنجا چو سالک + شود او بر ہمہ اشیا ہمالک + فصل اول در بیان توبہ گوید بیت بریزم اشکما چون در بکنون + کنم توبہ ز سر آغاز اکنون + قال علیہ السلام یَا رَبِّ اَنّٰی اَبْکِیْ بِکَاءِ اَفْضَلُ عِنْدَکَ فَقَالَ بُکَاءُ الضَّاحِکِیْنَ لِکَثْرَۃِ الْاِصْطِلَاحِ وَمَیِّتُ الْقَلْبِ بیت بہر دم توبہ باید کرد عادت + نخستین توبہ باید پس عبادت + قال اللہ تعالے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا بیت کہ بی توبہ عبادت چون سراب ست + رود تا تشنہ چو بیند کوزہ آب ہست + قال علیہ السلام مَنْ تَنَزَّھَ بِغَیْرِ عِلْمٍ حِیْنَ اَوْمَاتَ کَافِرًا بیت بہر کس فرض آمد توبہ کردن + بہر دم توبہ کن تا وقت مردن + قولہ تعالے وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ قال علیہ السلام اَلثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ بیت بہ کافر فرض آمد تا نہ کفران + برون آید بتوبہ سوے ایمان + بعاصی فرض آمد تا نہ عصیان + کند توبہ ہمیشہ چون سطیعان + قولہ تعالے یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي قولہ تعالے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَی اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا بیت بجاں توبہ کردن از مقامات + بہر دم فرض باشد از کرامات + حدیث قدسی مَنْ أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُولِ فَقَدْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بَعْدَ الصَّلَوٰةِ الْفَرِیضَةِ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ صَاحِبُ الْوِرْدِ مَلْعُونٌ وَتَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُونٌ بیت زدون حق بباید توبہ کردن + بحق باید دریں رہ جاں سپردن + قولہ تعالے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ تَأْتِيَكَ الْيَقِينُ قال علیہ السلام كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللَّهِ فَهُوَ صَنَمُكَ وَطَاغُوتُكَ

فصل دوم در صفات وجود گوید ابیات چنان گفتم بالا، وتیقت + شریعت ہم طریقت ہم حقیقت + وجود آدمی از ہر سہ مجموع + بکردہ حق تعالے جملہ مصنوع + یکے نفس ویکے روں ویکے دل + ولے در حرف ہر یک ہست مشکل + حدیث قدسی جَعَلْتُ فِي النَّفْسِ طَرِيقَ الرَّاغِبِينَ وَجَعَلْتُ فِي الْقَلْبِ طَرِيقَ الزَّاهِدِينَ وَجَعَلْتُ فِي الرُّوحِ طَرِيقَ الْعَارِفِينَ بیت شریعت راہ تن آمد بطاعت + طریقت راہ دل شد با قناعت + قولہ تعالے وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ بیت حقیقت راہ جان سر نہانست + درویش را زو دل بیرون جہانست + حدیث نبوی أَلْقَنَا عَنْكَ لَا يُفْنِي أَبَدًا بیت اگر طالب بود صادق دریں راہ + زجان ودل بخیزد از سر جاہ + قال علیہ السلام الصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكَذِبُ يُهْلِكُ بیت اگر لوئی زتن خواہے کہ یابی + زہستی پا بروں نہ در خرابی + قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التَّوْحِيدُ إِسْقَاطُ الْإِضَافَاتِ السَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْإِثْنَانِيَّاتُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ قال علیہ السلام كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَعَابِرِ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ بیت قلم را بر وجود خویش بر زن + حصار نفس را از بیخ بر کن + بتقوی شہر دل آباد گردان + بہمت جان ودل را شاد گردان + قولہ تعالے فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ قال علیہ السلام فِيمَةُ الْمَرْءِ عَلَى هِمَّتِهِ الطَّيْرُ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ وَالْمَرْءُ يَطِيرُ بِهِمَّتِهِ بیت دو دل را نیست رہ اینجا یکے شو + دوئی بگذار وآنجا وانگہے رو + قولہ تعالے مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ حدیث الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ بیت بدہ مر نفس خود را گر شمالے + کہ دشمن رہ نیابد ہیچ حالے + قولہ تعالے إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ أَعْدَى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ بیت صفات نفس شہوت ہمہ بر اساں + صفات دل ہمہ طاعت بگردان + حدیث تَرْكُ الدُّنْيَا

رأس کل عبادۃ وحب الدنیا رأس کل خطیئۃ بیت صفات نفس را بگذار اکنون + صفات دل بچوگان ہست سیمون + حدیث قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالی ابیات
صفات روح جملہ حسن و رونق ہست + گہی در نماز گہ در عین شوق ہست + چو دل ہر یک صفات روح گیرد +
شود مقبول در دلہا پذیرد + قولہ تعالے وفی انفسکم افلا تبصرون وفی الارض
ایات للموقنین بیت طلب کن در صفات ذات رحمن + بباید ہر یکے را قدر ارکان + قولہ تعالے
ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی فصل سوم در بیان
وضو گوید بیت چو این گوہر محمد مصطفے سفت + وضو را کو سلاح مومنین گفت + باید بود
دائم باطہارت + بظاہر ہم بباطن با بصارت + حدیث الوضوء مفتاح الصلوۃ
والصلوۃ مفتاح الجنۃ بیت بود ظاہر طہارت از نجاست + طہارت باطن آمد از خباثت +
حدیث لا صلوۃ الا بالطہارۃ ولا صلوۃ الا بحضور القلب
بیت چو وقت آید نماز وقت بگزار + فرائض با جماعت ہوش دار + قال علیہ السلام
من صلی خمس صلوات بالجماعۃ اعطاہ اللہ تعالی اجر الف شہید الذین قتلوا فی
سبیل اللہ عابدین مقبلین غیر مدبرین بیت زر وقتے قابو وقتے منتظر باش + بذکرے یا بفکرے مختصر
باش + قال علیہ السلام المنتظر للصلوۃ کانہ فی الصلوۃ افضل الذکر
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بیت سخن ہا کس بگو الا ضرورت + خلل تا در نیفتد در حضورت +
قولہ تعالے صم بکم عمی فہم لا یرجعون ابیات بہر جائیکہ باشی ذکر میگو +
بہر جائے خدا را شکر میگو + بہر جائیکہ باشی با خدا باش + ز خود بیگانہ با حق آشنا باش + قولہ
تعالے وہو معکم اینما کنتم بیت مدہ مردود حق را جای در دل + در دنست تا نیاید
رہ عزازیل + حدیث قال علیہ السلام کل ما شغلک عن اللہ فہو
صنمک وطاغوتک بیت حواس خمس را چون ولی دور بند + چو بستی دزد را ایمن باش مپسند +
قولہ تعالے صم بکم عمی فہم لا یرجعون بیت پس آنکہ دار طاعت راسلامت +
ببر در حضرت حق باکرامت + اگر خواہی کہ با تو حق تعالے + سخن گوید بقدرت بے مثالا +
بخوان قرآن کلام اللہ بشنو + قدیم ہست این ز حق منزل نہ از تو + قال علیہ السلام لکل شیء صیقل قلب
وقلب القرآن یس بیت ندا ست را امام خویش گردان + ہمیشہ اقتدا کن با دل و
جان + قولہ تعالے فاقرؤا ما تیسر من القرآن بیت اگر خواہی سخن با حق بگوئے +

نمازی باحضور دل بجوئی + قال علیه السلام اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَعْدَ الصَّلٰوةِ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ قال علیه السلام اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَحِصْنُ الْاِیْمَانِ

نظم چو روز آید بباید بود صائم + چو شب آید بباید بود قائم + شب و روزت چو گردد با تو یکسان + نماید کار مشکل با تو آسان + قوله تعالے اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی

بیت بغفلت میگزاری روزگارے + مگر در گور خواہی کرد کارے + فصل چہارم در بیان ترک دنیا گوید بیت ز دنیا ترک گیرے بہر دین تو + توکل بر خدا کن بالیقین تو + قال اللہ تعالے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ قوله تعالے وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ حدیث قال علیه السلام اَلدُّنْیَا سَاعَةٌ لَیْسَ فِیْهَا رَاحَةٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً بیت تراگر رفتن ہست از دار دنیا + چرا بندی تو دل در کار دنیا + قال علیه السلام اُخْرُجْ عَنِ الدُّنْیَا تَصِلُ بِالْاٰخِرَةِ بیت نہ باید بست دل بازن و فرزند + بباید بود تنہا با خداوند + قوله تعالے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ

بیت زہی غفلت کہ مارا کور کردہ + کہ یاد مرگ از دل دور کردہ + حدیث قال علیه السلام اَلْمَوْتُ بَابٌ لَابُدَّ مِنْ دُخُوْلِهٖ وَالْقَبْرُ مَنْزِلٌ لَابُدَّ مِنْ نُزُوْلِهٖ بیت بغفلت ہائے دنیا طلق مغرور + زہی فکرے کہ گرش دل چہ مسرور + قال علیه السلام اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ اَلْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ قال علیه السلام اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ وَاٰخِرُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الدُّنْیَا بیت ز دنیا و اہل آن چون تیر بگریز + چو بگریزی بدرویشان بیامیز + قال علیه السلام اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ بیت علائقہائے دنیا قطع گردان + حزین دل باش و روے چون غریبان + قال علیه السلام كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بیت اگر در دل محبت حاصل آید + عبادت گر کنی آنگاہ شاید + قال علیه السلام قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَاضِرَةٌ مِّنْ ذِكْرِ الْخَفِیِّ فَهُوَ حَیٌّ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ بیت نباشد بندے راہیچ بہ زین + کہ پیرے را بجوید راہ بر دین + قال علیه السلام مَنْ لَا شَیْخَ لَهٗ لَا دِیْنَ لَهٗ وَمَنْ لَا دِیْنَ لَهٗ لَا عِرْفَانَ لَهٗ وَمَنْ لَا عِرْفَانَ لَهٗ لَا حَرْبَ لَهٗ وَمَنْ لَا حَرْبَ لَهٗ لَا اُنْسَ لَهٗ وَمَنْ لَا اُنْسَ لَهٗ لَا مَوْلٰی لَهٗ قال علیه السلام اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَابِیْ فَاِنِّیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ

بیت اگر خواهی که خلوت را گزینی + پس آن بهتر که پیش شیخ بینی + نزیک و بدتر اهم باز گوید + ز اسرار نهانش راز گوید + مثالش را بگویم گوش دارید + دران تمثیل هر یک هوش دارید + اگر بے پیر کارے پیش گیرد + هلاکت را ز بهر خویش گیرد + **قال النبی صلی الله علیه وسلم** مَنْ لَا شَیْخَ لَهُ فَشَیْخُهُ الشَّیْطٰنُ **حدیث** مَنْ لَا شَیْخَ لَهُ لَا دِیْنَ لَهُ وَمَنْ لَا دِیْنَ لَهُ لَا عِرْفَانَ لَهُ وَمَنْ لَا عِرْفَانَ لَهُ لَا حِزْبَ لَهُ وَمَنْ لَا حِزْبَ لَهُ لَا اُنْسَ لَهُ وَمَنْ لَا اُنْسَ لَهُ لَا مَوْلٰی لَهُ

مثنوے چناں اندر جہان را دید بانی + بباید تا خدا را ز و نشانے + اگر آن دید بان در وے نبودے + بجز غرقش نبودے ہیچ سودے + **قال النبی علیه السلام** مَنْ عَرَفَ الْحَقِیْقَةَ وَالشَّرِیْعَةَ بِلَا اِمَامٍ فَقَدْ کَفَرَ **نظم** خطر در راہ دین بسیار باشد + گل خوشبوے بد از خار باشد + چراغ نور باطن را برافروز + بخلوتگاہ بنشین شام تا روز + **قال علیه السلام** اَفْضَلُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ **قال علیه السلام** اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ **قال علیه السلام** تَجُوْعُ تَرَانِیْ

بیت بگم خوردن بکم خفتن و گفتن + بکن عادت تو کم با خلق بودن + **قوله تعالٰی** وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ **نظم** اگر یک ذکر گوید صبح تا شام + رسد کارش بفضل حق باتمام + چناں حاصل شود در دل صفایش + بیک لحظہ کشاید کارہایش + چو گردد جان و دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاہوت بیباک + دو چشم خویش را بر بند چون بار + در و نعمت تا بدہم گم گشتہ آواز + عروس معرفت چون رخ نماید + ز حسن خویش عقل تو رباید + بیک ساعت ترا ہفتاد و ہنجار + نماید روے زیبا رہاے انوار + **قوله علیه السلام** اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ **ابیات** دران حالت تمامی نور باشد + ز باد و آب و گل او دور باشد + دران خلوت معاشق عشق بازی ست + ز دون حق مراورا بے نیازیست + **حدیث قدسی** لَوْ عَرَفَ الْاِنْسَانُ مَنْزِلَتَهُ عِنْدِیْ لَقَالَ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ مِنْ اَنْفَاسِهٖ اَنَا الْمَلِکُ **وریاں تجرید و تفرید گوید بیت** درین رہ مرد را تجرید و تفرید + بباید تا کشاید کار توحید + **قوله تعالٰی** یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ **ابیات** نخستین مرد را تجرید باید + ز دون حق بدل تفرید باید + + بہ پیوند قناعت بایدش کرد + بفقر و فاقہ باید بودنش مرد + لباس تقوا ے پوشش بر تن + و ز رخت حرص را از بیخ بر کن + اگر چیزے بود در ملک درویش + بمقدار درم یا کم ازان بیش + **حدیث** مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ **بیت** ز ملک خویش تا بیرون نہ آید + حجاب از پیش وے تا کے کشاید + **قال علیه السلام** وَمَا شَغَلَکَ عَنِ اللّٰهِ

فوق صنمک بیت مقام قرب بس اعلے مقام است + منی مائی وران منزل حرام است + حدیث
اذا تم الفقر فهو الله بیت بجز صادق نباید ره بدان سو + بجز عاشق نگنجد کس وران کو + حدیث
الفقر مخری والفقر منی قال علیه السلام الصدق ینجی والکذب یهلک
بیت طریق فقر راهے هست مشکل + یقین باید درین ره توشهٔ دل + حدیث القناعة کنز
لا یفنی ابدا قوله تعالے وتزودوا فان خیر الزاد التقوی بیت درین وادی بسے
گمراه گشتند + یقین را توشه با خود نبردند + بجان باید برفت آن ره نه انے یاسے + زجانبازیست جان هم ره
درین جاسے + حدیث قال علیه السلام موتوا قبل ان تموتوا بیت شکم پر زرچه داند
این سخن را + مگر آنکس که بازد جان وتن را + قوله تعالے الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم
ولا هم یحزنون بیت میان کفر وایمان راه فقر است + دران راهے بسے از خوف کفر است +
قال علیه السلام الایمان بین الخوف والرجاء بیت نشاید خوف غالب زرجا را +
میان هر دو باید بود مارا + فصل ششم در بیان معرفت گوید بیت سخن در
معرفت چون رفت اکنون + بردن آرم زدریا در مکنون + لباس زهد وتقوے تا نپوشی + شراب
معرفت را کے نیوشی + کسے کو معرفت را کرد حاصل + مقام قرب حق را گشت واصل + حدیث
تفکر ساعة خیر من عبادة سنة بیت یکے باید تفکر کرد برخود + که از خاک تخم صورتم
کرد + حدیث قدسے صورة الانسان بنیان ربه حدیث نبوی الانسان
بنیان ربه حدیث قدسے خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا
حدیث قدسے ان الله خلق آدم علی صورته العظم عجب چون نقش بر دیوار
آمد + چودی حیران بود در کار آمد + زهی پاکی که از خاکی بقدرت + وجود آدمی را کرد صورت + بگو هر مارا مزین کرد
مارا + بنفخ روح در تن کرد جان را + قوله تعالے اذا سویته ونفخت فیه من
روحی فقعوا له ساجدین حدیث تفکروا فی ذاته ولا
تفکروا فی ذاته حدیث تفکروا فی الاء الله ولا تفکروا فی ذات الله قوله تعالے
وفی انفسکم افلا تبصرون ابیات بصر را داد وبینائی که بیند + کمر را داد قوت تا نشیند + زبان را داد گویائی
که گوید + خرد را داد جویائی که جوید + زبان را داد نطق صدق کارے + که تا گوید ثنائی شکر یارے + وگر
دو دست گیرائی دو پا را + روائی داد هریک جلمه مارا + حدیث قدسی یا محمد ان الاعظم خلقا
الانسان ولسانه وروحه وقلبه وسمعه وبصره ولسانه ویده ورجله کل ذلک الظهر له

منطق لا هو الا انا غیره نظم چو از خاکیم آخر خاک گردیم + بجان داون چرا غمناک گردیم + چو ازما نقش بر دیوار آمد + هر انچه بود از ما کار آمد + بدینگونه چو شنا سے خندا را + شوے عارف کنی حاصل بقا را

فصل هفتم در بیان عشق و محبت گوید بیت بدان کین عشق اندر دل قدیم است + جگر پر خون ز درد دل عظیم است + تنم با جان درین عالم بر آمد + نه تنها ماند با مونس در آمد قوله تعالے الرحمن علی العرش استوی حدیث ومن احب لقاء الله فقد احب الله لقاءه

نظم محبت در دلست و عشق در جان + تنم یا ذات او چون زلف جیان + محبت گر شود ظاهر به پیرت + درآن صورت فنا بودن ضرورت + نخواهد چشم جز معشوق دیدن + کلامش گوش خود خواهد شنیدن + که از سر تا قدم این جمله مشتاق + ببسوئے دوست سے گردد بعشاق +

فصل هشتم در بیان عاشق و معشوق گوید بیت اگر عاشق شود دریا و معشوق + نماید یار او را هیچ مخلوق + حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا عرفت ظاهر العشق فعلیك بالفناء عن العشق کان العشق حجابا بین العاشق و المعشوق

ابیات نهان اندر نهان بیند جمالش + بگوش دل کند فهم کمالش + توئے عاشق بظاهر در طریقت + توئے معشوق باطن در حقیقت + نهان در خویش بیند آشکارا + شود عاشق بهر روے خود نگارا + چو عاشق گشت والله روے معشوق + نداند او نشان جز کوے معشوق + حدیث قال علیه السلام روایت ربانی بهر سے

فصل نهم در بیان فنا و بقا گوید نظم فنا در جلوے بینی فنا است + بقا اندر بقا بینی بقا است + اگر گردے تو در توحید فانے + بحق یابے بقاے زندگانے + فنا ترک هوا را نام کردن + بقا جمله صفاتش را شمردن + نباشد موت هرگز اولیا را + نه هریک اصفیا و اتقیا را + زدارے تا بدارے نقل باشد + ز شغل کار دنیا غزل باشد + قال علیه السلام الا ان اولیاء الله لا یموتون بل ینقلبون من دار الی دار نظم بذوق و شوق عمر خویش بردن + زدارے تا بدارے نقل کردن + چو او با تست تو هم باش با او + دل خود را ز دنیا پاک تر شو + قوله تعالے وهو معکم اینما کنتم

فصل دهم در بیان سفر و اقامت گوید حدیث قال علیه السلام حب الوطن من الایمان نظم مسافر باش دائم راه میرد + قدم راهوش دار از چاه و از گرد + چو ره دور است منزل بے نهایت + یقین را توشه کن بهر خدایت + هر آن منزل که آن در پیش آید + اقامت کردن اندر وے نشاید + ز صورت پاے بیرون نه

روان شو + ره حق پیش گیر و بس و دان شو + بهر ملکے عجائب ها ببینی + بهر عالم غرائب ها ببینے +
سفر اندر دل خود باید کرد + نه در دنیا زمین سے باید کرد + سفر از خود بدل از دل بجان رو +
نه از اجسام بر ملک جهان رو + ره نزدیک از دور دو تا سے + اگر یکتا شوے مرد خدائے +

قوله تعالے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ نظم مریدان را
همین قدر است کافے + مریض راه دین را هست شافے + درین ره کار هر چه بود بر اصل + مرتب
کرد شمس الدین بده فصل + به سی سیپاره قرآن تا بهم است + تمامے صد و پنجاه و نیم است +
ز هجرات هفصد و پنجاه هفت است + حساب حاسبان تاریخ وقت است + تمامے مختصر منظوم موزون +
که مرغوب القلوب است نام اکنون + که نام این کتاب گفت مرغوب + مرتب شد بوقت طالع خوب +
اگر درویش این دائم بخواند + همیشه کار وی اعلی بماند + شود اسرار را مکشوف بیشک + نماید کار هر یک را بهر یک +

تمام شد مرغوب القلوب

آیت	حدیث قدسی	حدیث	بیت
۳۴	۱۲	۶۱	۱۵۰

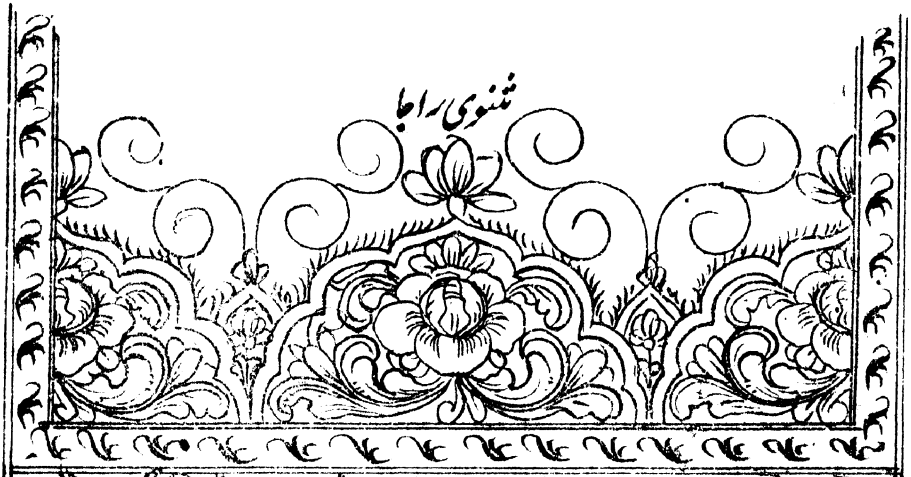

روی که من بدیدم اندر جهان نگنجد
لطف جمال آن رو اندر بیان نگنجد
از وهم و فهم بیرون صورت زبان نگنجد

گر کس ترا بپرسد چیزی بده نشانی
آن روی بی نشان است اندر نشان نگنجد
اندر کنار جانان اسرار با نگفتم

پرواز مرغ قدسی جز لامکان نباشد
این مرغ لامکانی اندر مکان نگنجد
همت بلند باشد عشاق مست ما را

با دوست حق پیاپی چه زرق دارد
در ذوق آن پیاله باغ جنان نگنجد
پیش قضا و کرسی علمی ز حق گرفتم

بسیار زور باید در کار پهلوانی
مردی ضعیف لاغر در پهلوان نگنجد
آندم که روی زیبای با یار حق نباشد

الوان هر طعامی اندر خوان درآید
الا طعام سیری الدر خوان نگنجد
باری بر و قضا را آتش غیب خیزد

تیری ز دست دلبر جانان جگر بدوزد
آن تیر تا گمانی اندر کمان نگنجد
عصیان تفصلی را دام از میان گریزد

این خاک بی ادب را تا تب بلا و چه باشد
اما چو او نوازد کس از زبان نگنجد
بلبل چو گل به بیند گویا بگل نشیند

یک قطره چون چراز د اندر قضا رباری
کس را بهیچ حالی اندر دو جهان نگنجد
در آستان شیران بیگانه را چه حاصل

دائم وصال دارم جز این حرام بادا
با ولی وصال دائم اندر نشان نگنجد
ور فرع آن سراب اندر جهان نگنجد

اندر جمال جانان راجا دوام عزت است
تا نیاید پیک جذبه ترک دنیا کی بود
آن کس نیست محرم در راستان نگنجد

با وجود ما سوی الله بوی مولی کی بود
ترک دنیا سه عبادت جذب دنیا سر خطاست
هیچ پیل با ملائک اندر مکان نگنجد

از جمال نازنینی ترک دنیا کی بود
نزد مردان جذب بی نیازیه قاتل آمده است
آنکس که کس نباشد اندر کسان نگنجد

زهر خوردن از جوان خرکار حمقا کی بود
دیگر انزار یت باشد ایجوان از حیلها
مردی نیست باشد در عاشقان نگنجد

جان مار اور جهان جز عشق بی بقا کی بود
صد هزاران جان بیازی لا الله گوی
این قیل و قال کسی را گرد زبان نگنجد

بی پناه عشق او را جاه و مالها کی بود
ایجوان تا بر نیائی از بیان لا الله
آن دم که وی بحق مطلق بیچون و بیگون است
آن روی محض مطلق بیچون و بیگون است
آن دم که وی زمانی با یار حق نباشد

پیش مجنون هیچگه جز نفس لیلا کی بود
مرد ان راه جاه و زندان در جهان افتاده اند
صد من باشد ورنه عدل اکال اعلا کی بود
عاشقان را در دو عالم جز خدا محبوب نیست
صاحبقران آنجا باشد کانجا نباشد ما هی نیست

تا به تیغ دلبر مقتول نشوی در جهان
یک ولایت چون دهی سلطان دلی شاهی مکن
وای بر هر ذره‌ای جز خدا نگذارد یک نفس
آفتابی هر دمی

بے‌کام بمیرم نامم مست الست هستم
سلطان بی‌وزیرم دانای بی‌نظیرم
هم بنده هم خدایم هم شاه هم گدایم
من مست می‌الستم از خیر و شر رستم
هر ذره هزار عالم یکسانست در دو عالم
من شاه و پاکبازم در عشق اهل رازم

بادو دست چونکه هستم در ره شاه رفتم
زان روز عهد بستم سرمست می‌الستم
دریا شراب آرم در دل برو سپارم
ساقی شراب وحدت خالص بده بی‌رنگ کثرت
رندان فراغ دستان در دست مستان
انظر الی بعینی گوید روایت ربی
چون نام او نیامد در عشق او مدام
گشتم ز خویش فانی رفتم بدو عیانی
با خمر او ندانم آتش زدل فروزم
در نور دل بدیدم عین العیان بدیدم
صحرا غریب گشتم بر شهنشاه گشتم

گر دم زنی سرم کم کس را نباشد چون چرا
گه شیر یار و به کنم گه گه نوازم شه کنم

در بهشت عاصیان بهر چه شهدا کاید
در ولایت دایما جز شور و غوغا کی بود
چاکر مخلوق بودن کار دانا کی بود
این چنین نقش در نگی چند روز بیش نیست

بی‌نام بی‌نشانم مست الست هستم
گرچه به تن اسیرم مست الست هستم
هم وصل هم جدایم مست الست هستم
سر شفته گفتم مست الست هستم
این مست کمال عالم مست الست هستم
جز نور حق نه نازم مست الست هستم
را جاکه نور حق‌ست در ذات محض عشق‌ست

بنگر سخن چه گفتم مست الست هستم
زین بادهای نرفتم مست الست هستم
بی می بقا ندارم مست الست هستم
بر کن ز جام خلقت مست الست هستم
آیندهٔ پرستان مست الست هستم
جز ذوق شوق عالی مست الست هستم
جز این شرف گدا را مست الست هستم
دیدم بسی زمانی مست الست هستم
کو نین بسوزم مست الست هستم
سر نشان شنیدم مست الست هستم
راز شفته گفتم مست الست هستم

دلبر بگفت را جا دائم بیا تو اینجا
گر مسکنی بادیم کم کس را نباشد چون چرا
شه را گذارم گر کنم کس را نباشد چون چرا

قلب سیه من حرم خانه وصل غیر شد حرام
ایجوان با غیر ماندن ظلم کردن بر خود ست
بر در مخلوق نفس جز بخواری ننشست
چون بجوئی نقش و رنگی آن مهیا کی بود

در دو در پاک ناده بار دی یار ساده
بیمثل بی‌هدایت بی‌شبهی نهایت
با سر بدزم نوری زدل فروزم
از شرع دین گشتم در نار کفر رفتم
مفتاح غیب غیبم بر تر ز نقص و عیبم
من مرغ لامکانم جز لامکان ندانم
اندر میان چه فرق ست الست هستم

هر دم همی بخندم در پیچ زلف بندم
جام ز عشق نوشم دنیا و دین فروشم
در کوی می فروشان عشاق جام نوشان
نه اهدنی گریزد دعا بدزمی ستیزد
دیدم جمال بیچون ز این چشم سیر بیگون
بیدوست در غدابم بی‌او خرابم
از خویشتن بریدم با دوست خود رسیدم
از غیر خود شکستم کون و مکان گذشتم
در دیر دو خور بر دیان و حشم ست غلطان
شهباز شهسوارم بر پای قدس دارم
رفتم بعرش اکبر خوردم شراب اطهر
با ما تو باش یکجا ست الست هستم

در ملک خود مالک نسم هیچ چیز را مالک نسم
این خاکرا همان کنم آن را بر اسلطان کنم

هر زنی را با دو شوهر عقد یکجائی بود
ظالم گردون برتر من خود کار بینائی بود
آنکه خواری خویش عمداً کار عقلا کی بود

ساقی بیار بادهٔ مست الست هستم
اینجا کجاست نایت مست الست هستم
زا سلام و کعبه دورم مست الست هستم
بطال مست خفتم مست الست هستم
در نور بدغم من مست الست هستم
بر تخت قدس نامم مست الست هستم

بیجا گهی ندیدم مست الست هستم
جز ذکر این نکوشم مست الست هستم
او فتاده سینه جوشان مست الست هستم
سرمست می بریزد مست الست هستم
سنگر ز چشم هیران مست الست هستم
بی وصل او کبابم مست الست هستم
جز عین خود ندیدم مست الست هستم
در لامکان نشستم مست الست هستم
دیدم جمال سلطان مست الست هستم
سخنان بسکه آرم مست الست هستم
خفتم کنار دلبر مست الست هستم

این را کشم آنرا زنم کس را نباشد چون چرا
هم این کنم هم آن کنم کس را نباشد چون چرا

از نگاهی فراهد نگر از نوح شد کافر پسر
حیران کنم طیران کنم معمور را ویران کنم
بلعم بر صیصا بدین وانع بعلت بر چنین
اندر زمین نایاب از آن مندر صد هزاران نیست شد
زهی عاشق که با معشوق دارد روز و شب شوق
گدایا گر گدائی میکنند از طوف عشق
آن علامت عشق بازی ترک دنیا آمده است
همه مردان بعوی اندرین ره آمدند
درین راه طالبان را سرفرازی فیض او

بر قضیم بر قصیم که خوبان جهان ایم
از خویش بیازیم که آن شوخ چنان است
زد و زرخ نترسم نخواهم بهشت
قلم چون گذشتم تبرسم چرا
کشد وانع لعنت قلم بر جبین
ندیدی که فرعون چه دعوی کشید
بجز خود پرستی ندیدم بدی
ندیدی که او را بگردی زمان
نباید که گردی مخالف خدا
اگر یک سر موی ماند خلاف
نوری که لطف است هم از فهم نهانست
آدم علی صورته گشته نمودار
معلوم چنان گشته چو درین هر تحقیق
شنو است بهر گوش و گویا ست بهر کام
در و هر گهی پیر و گهی طفل و جوانست

از لات بت آمد مگر کس را نباشد چون چرا
آتش و هم سوزان کنم کس را نباشد چون چرا
راجا بیا و را مرا این همین شو از نهرین
خوشا دقتی که ایشان شهسواران رفته اند
زهی مستان که ایشان عشق بازان رفته اند
صد هزاران قهرمان چون بهر دو در گرفت
به همت بی علائق پیش جانان رفته اند
تبرک ما سوی الله حق پرستان رفته اند
عزیزانکه آتش عشق در دل داشتند

مرغان سحر خیز همه بانگ کشیدند
واللهٔ پس از توبه بمقصود رسیدیم
یکے را نواز و کجا در رسد
چه قدرت کسی را که گوید چنین
خود بیش مرا و را از انجا کشید
تو از خود مگذر کن کفر است بدی
بمحشر کنند از طویله سگان
بدو زرخ فرستی بیابے سزا
رضای خدا و ند را جا بجوے
آن نور سر بسر وصف درین خلق عیانست
والله به تحقیق همه چیز و راست
آبی که خضر خورد درین هر جا نهانست
با این که بهر حال همه وقت نهانست
پیداست درین هر بهر شکل نهانست

موسی کنم بیگانه را مسجد کنم تبخانه را
ایوب را دادم بلا با کرم کردم مبتلا
تحقیق دان در شهر من کس را نباشد چون چرا
شراب لایزال را همیشه نوش میکردند
آن کسان که ترک دنیا کرد آمد بهر دوست
در ولایت فقر فخری چون بهر دو در گرفت
بر در گنج نشین ایدل مرو با غیر
بهوا را گر پرستی حق پرستی کے بود
بجز محبوب خود را دل سپردن نارواست
از بهر او آتش عشق سوزان فتاده اند

این شربت خون است بجز خون جگر نیست
نبشست خدا بهر که بیت بدید
یکے را گذارد کجا در رسد
زا بلیس غیرت باید گرفت
خودی گر نمرده که مان لعین
نظر کن به بلعم چه محنت کشید
ز قطمیر کسوت سگے بر کشید
اگر راست خواهی بر راه راست
بجز امر باری دل خود مشوے
تهری که پس پرده نهان بود بلا هوت
آنها که درین شهر رسیدند بگفتند
یک نور محیط است که هر جا گرفت است
نزدیک کسانیکه بتحقیق رسیدند
نقاش جهان نقش جهان از تو درست است

عاقل کنم دیوانه را کس را نباشد چون چرا
این مرج دین اند رتضا کس را نباشد چون چرا
در شهر ما نیم است این کس را نباشد چون چرا
زهی مستان که ایشان مے خواران رفته اند
او بهر وی در میان شهسواران رفته اند
بد بر لایزالی شاه داران رفته اند
که با عزت بدان عشق بازان رفته اند
بلا شرکت درین راه حق پرستان رفته اند
که دل در بری سپرده این محبان رفته اند

از بهر دلارام تن خویش بریدیم
ما نیم که با خون جگر خویش چشیدیم
یکے را بر بریده و دگر را گزیده
بجز تقدیر رفته نگردد مرا
خودی ور خدائی نباید گرفت
بدو زرخ نرفتی که ابن لعین
ز رحمت گذشته بلعنت رسید
بیارند بلعم و را اندر کشید
بجز راست رفتن درین ره خطاست
حذر کن ز مردی که لاف ضلالت
آن تر بهر وصف درین نسخه نیانست
اسرار جهان هاست درین بے خبر دانست
آن نور بهر کس و در کون و مکان است
با این که همه وقت بهر حال نهانست
این نقش چه نقش است که از دست خدا نیست

این گفت چنانست درین هیچ جا نیست / لیکن تماشاست که حق جلوه درانست / بردار دل خویش که اینجای بقا نیست
این آل کبی دره که نمرود است و فرعون / آن مرد بود مرده که در عشق خدا نیست / فانیست همه چیز که اینجای بقا نیست
صد مرد خدا داند چه داند که درین چشم / چون عشق خدا اندر دران رتبه عطا نیست / آن صوت حیاتست که در حوصله است
از خویش جدائیم که با خویش نه ایم / افسون بیان ماند که از خویش جدا نیست / با راست نکردیم اگر راست نبودیم
پرورد نشستیم چه احوال بگویم / از درد چه پرسی که درین درد دوا نیست / ما آه نیاریم اگر تیغ برانند
مشتاق نشستیم که دیدار بیاییم / بنمای رخ خویش که این خیر همان نیست / ما ایم خرابیم درین دار گرفتار
سجاده نفشیم و به تسبیح چه گوئیم / در ساغر چه بندیم که در قلب صفا نیست / سجاده پیران چو حرامست بتحقیق
هر جا که برین تخته و بخرد و بست ندیدیم / راجا که برین چشمه عیان دیده بیان نیست / ما عین همانیم که از عشق رسیدیم
هر چیز همه ذات خداوند تعالاست / جز ذات خداوند همه وهم و گمان نیست / آن چیز خبر داد و درین ره همه کس
ما ایم که ما نور خدائیم درین دهر / آنا چه توان کرد که دل کور ازان نیست / آنرا که درین ره ز ازین نشتر خبر نیست
مردی که شناسای جهان است چنین گفت / راجا که درین شهر همان بود همین گفت / چه یکیه همین است آن عین همان است
فردوس رخ نماید بیتوچه کار آید / در خور رخ نماید بیتوچه کار آید / مرهم بزخم دادی لطفش ثابت کردی
دولت هزار دولت نعمت هزار نعمت / عزت کمال عزت بیتوچه کار آید / بالای عرش رفتم بتخت نور خفتم
کونین را بیاراید بر سر دری بدارد / راجا بگفت هردم شرده هزار عالم / یکبار گی بیابم بیتو چه کار آید
ترا شناختم آنگه خدا شناس شدم / ترا شناختم آنگه خدا شناس شدم / عارفان اندر جمال خود بر و یا مانده اند
مرا ز حسن تو صنع خدای حاصل شد / در قضا لایزالی اینچنین راندند اند / نیست شکی از رود عالم و رگذشتن عاشقان
هر زمانی عاشقان بهر شکارم ایزل / در رود عالم جز خدا از روح خود انداخته اند / در میان عاشقان این سر پنهان یافتم
چون صدای اصطلاح عاشقان این یافتن / قطره دعوی نیکند بس عین خود را یافتم / آشکارا یافتم آن سر پنهان جهان
گر بیا و نزاد و هرگز نه بیند آفتاب / گاه احمد گاه آدم گاه حوا یافتم / گاه از معشوق تگفته گاه عاشق آمدا ست
بهر جانان گشت کردم گرد عالم هر طرف / زین طائی گاه مجنون گاه لیلا یافتم / چون فیض حق تعالی نفی کردم غیر او
راست گفتم نیست شیدا در رود عالم جز یکی / ایجوان آن ابر هر جا خویش شیدا یافتم / چون وجود گیند دارد در حقیقت جز خدا
سالها باشد که بس جستم حبیب خویش را / گفت راجا نا گهان سلطان جان و نور / از خزانه گنج مخفی آشکارا یافتم
صد هزاران بادشاهی میرود در بارگاه / هم خود ملک هم خود فلک هم سر بسر همین / هم مگس زو هم قمر هم تخم گردد هم شجر
تا نبود را خصلت چنین خود هم سما و هم زمین / هم خشک هم چون تر شود در سر بسر همین / هم چشم هم جو هر شود هم لعل هم گوهر شده
هم کوه هم بحر اشود هم آب هم دریا شود / هم خود پیمبر جن تر در سر بسر همین / هم طیر هم حیوان شود هم جن هم انسان شود
هم خود پدر هم خود پسر هم خود جوان هم خود عجوز / هم خود هم دیوان شود در سر بسر همین

هم خود ستاره ماه خود هم گدا هم شاه خود
هم خود در روان همراه خود در هر سر هر بن
گه روح گردد گاه تن گه تن گردد گاه زن
گه بچه گردد گه فتن در هر سر هر بن
گه نور گاهی نار شد گه یار گه اغیار شد
گو تا کرن اجا زبان یکنور بنگر در میان
جان ما از سر گرفت عشق او در بر گرفت
گشت طاغی از دو عالم آنچه در دل بگذرفت
مرد بر درد کی گذرد اندرین ره مرد عشق
رو عاشق آن بود کو در جهان دل بر گرفت
گر کسی املک ان الفقر آمد ضبط او
شاه گردد هر دو عالم ملک اعظم گر گرفت
پیش عاشق هفت دوزخ زود آمد در گریز
زانکه عاشق در جهان آن نور مجسم گر گرفت
پاک کردم جان دل از هر دو عالم هر دو دست
در دل جانان دست آمد خانه خوشتر گرفت
منظری باید که نظاره بیشود در روی حبیب
رو عاشق سر بسجده شد پی دلبر گرفت
چون بصورت روی خوبان شد تجلی بر دلم
نیست مشکل مصور دی بدان صانع بیچون
جز رو دوست گر رو دست ندیدم گر رو دست
قسم بدان دوست همان دوست بدیدم
علم باید علم کامل تا بیابد راه را
پیر باید پیر کامل ره نماید شاه را
یکدم که بلا رو دوست برآرم بوجد حیف
هر دقا که در ین هر چنین هیچ ندیدم حیف
هر دقه باید نخو باید دقه باید اصول
علم کل خوب باید تا شود او را وصول
علم حق نیست روشن مثل او آتش درشت
بی چراغ علم هرگز پیش باری بار نیست
جان و حدت جان کثرت جان علو جان محیط
دلیکن اختلاف در میان حکم آن دیدم
ندیدم سن نگفت او را که غیر او عدم محض است
فنا دیدم همه کس اچه او را در میان دیدم
یقین او را عیان دیدم اگر فانی شود از خود
فنا گشتن خود کلی یکی در عاشقان دیدم
اگر موئی خودی ماند هزاران پرده ها باشد
فنا و ابقا و اسم یقین و سر مانی دیدم
تجلی را نهایت چون نباشد در هیچ عالم
تجلی او بیان کردن میان کی سان دیدم
زلالم شجو آن معنی خدا خود من انا الله گفت
بدین بیت ظهور آن حقیقت بر جهان دیدم
هو الاول هو الاخر هو الظاهر هو الباطن
همین ما هر هو الباطن بهر منظر عیان دیدم
بهر گوشی هو الشنود بهر سخنی هو گوید
زهی طرفه که او را با که گوشی در میان دیدم
رهی بیدن آن دیده بجز او را نمی بیند
بحمد الله که این دیده بصد دیدگان دیدم
بغیر کشف خود هرگز درون سر حضرت
بهر جائی پس و پیش عناصر دن اجا چنین گوید

یکی نور پدید آمد درخشان هم خود سکان هم خود زمان
گاهی خیمه گاهی خیمه گاهی خیمه گاهی خیمه
گه شمع گه پروانه شد در هر سر هر بن
گه صید گاهی دانه شد گه دانه گاهی شاه شد
گه گفته گه پندار شد در هر سر هر بن
هم خود شده جمله همان در هر سر هر بن
ناگاه آن یار از خود جان یار بر گرفت
جان بر کوی جانان سال افتاده بود آمد فغفا
در کمال لطف باری کار او در گرفت
ترک دنیا گشت آسان هر که ایکبار گی
نیست مشکل عالم او را یار در بر گرفت
در نفو کال صمد دان باشد گر کسی با خدا
عاشق سر مست شاه و دیوانگی از سر گرفت
طور عقل عاشقان را او نگنجی ذره
زین سبب آن نور احمد مرتبه بر گرفت
خود بصورت نور آمد نیست رو کی با یقین
صد هزاران شکر و اجب کعبه اگر گرفت
گه به عشاق ما شد روی خوبان سر جهان
زین سبب آن روی خوبان تعزل بتر گرفت
صید را جا گشت مخصوص حلت دیگر گرفت
کی بود بی شیر بیشه شیر بیشه شیر
علم باطن همچو شمسه که علم ظاهر همچو شیر
شوق عمری در نگنجد عشق او پوشید طاق
ابتدای علم باید انتهای فوق عشق
بر بام فلک قفل چنین شور نشنیدم
با دوست کسا نیکه باشند زهی عمر
جا بلان را پیش خود جا نیست جای آشنا
علم را آموزد اول آخرین اینجا بیا
بهر سوئی بهر کوئی بهر سوئی عیان دیدم
وجود محض مطلق را همه جا هم چنان دیدم
بصورت جمله عالم آن جمال ابی نشان دیدم
نبوت چون کمل کرد و نظر ظاهر صفت باطن
من این بینا و دین عالم مگر و کاملان دیدم
یکی بینا یکی بیند دو دیدن نارو اگوید
مسلم عشقبازی در میان خیر دان دیدم
خودی کفرست اگر چه با سائی عهد هزاران است
بدیدم در سکان لاکن منزه از مکان دیدم
حقیقت لا ینالی را الهی کم عیب است
جهان معنی بهر حرفی بهر نقطی میان دیدم
زهی معنی که اندر دهم ناید چگونه بر من
ندیدم هیچ چیزی را مگر او را عیان دیدم
اگر رفتم با در رفتم اگر شستم با دشستم
که اندر دست نظر هم آشکا با هم نهان دیدم
هزاران شکر و اجب شد الهی اجهان بر من
همان معنی شد اندر هر معنی امور بندگان دیدم
زهی حکمت که دیدم چنان بی نشان دیدم
زهی ملکی زهی شاهی زهی هستی مستان دیدم
خراب آباد رفتم دوست دیدم است گشتم
کمال کشف تر ش میان خرابا تیان دیدم
نبود چشم باطن عین خود را عین آن دیدم

نور رشید هر دو عالم تابان شده است مارا
از عشق تابر یاغطشان شده است مارا
هر سو رشید هر دو عالم تابان شده است مارا

افلاک با کواکب سکان ملا الاعلی
به یک چاکری او شادان شده است مارا
روح الامین بسوزد پر از تجلی او

احمد سرش حاضر موجی بکوه فاران
از لطف در کنارم چون شده است مارا
چیزیکه انبیارا امکان نبود گاهی

قال مجسته میمون آخر کشا دطالع
غنچه دهن بسته چندان شده است مارا
زانی که هیچگونه صورت نبود هرگز

بینند روی ما را او رنج حرام گردد
هر کس بین عجائب فرمان شده است مارا
دیدار حق تعالی در ما عیان است اویدا

دریای بی نهایت پایان کجا ست او را
بنگر بکشتی ما پایان شده است مارا
او صاف ذات خود را ایزد بما دو مارا

اخصای شکر احسان مردم کجا توانند
باخلق اعتباهی را جانا نمانده آنجا
آن نخت رب جلی در مصحف لامکان است

صد هزاران شکوه اجب بیش جانان باشد
روی خندان با جمال آنزمین دیدار شد
زیرا که در اطاعت یزدان شده است مارا

دلبر م بتخت خود نوخواب مستی خفته بود
تام من نشنید چون آن خواب بیدار شد
در رو عالم کی تواند وصل جانان یافتن

گوی او هر بار رفتم تا بنیم روی او
لطف او بر من نگر دیدار او هر با شد
بهر دیدن روی جانان بوده ایم سالها

در جدائی ماند بودم کرده یکجا کار ساز
بعد یکجا نازنازی با صنم بسیار شد
خاطرم انگار بود از روز هجر ایام ما

چون تجلی کرد جانان بردل من ناگهان
این لم بعد از تجلی محرمان اسرار شد
چون نبیلش جان ما در رحم اعظم در رسید

سطر بان از رو د گو تا طبل شاهی بر زنند
بخت بر ما گاشت میمون یاد ویران بار شد

حبف القلم بامو د کنون چگونه گردد
آنرا که حق تعالی با مو نکرد هرگز

تا بد بخت هر کس بیرون ز دست هر کس
آنرا ز رد ن دوزخ تقدیر شد ز ازل

بو جهل با جهالت در کفر ماند ظاهر
مرحوم حق تعالی ملعون چگونه گردد

انبیا و اولیا را حق بدان
انبیا و اولیا را حق به بین

من ز انی گفت احمد مصطفی
وان بگفت ست چار یار نهر پاک دین

لی مع الله گفت احمد در زمان
از سر سور شعر حق آگه نئی

چون جان دتن گردد جدا
پس تو چه گوئی ای گدا تا گه بگو احوال خود

گو هر تو ئی ارکان ما دیگر چه میخواهی بگو
در حسن تو بیا نیم در عشق تو پیدائم

تو نور هستی انما دیگر چه میخواهی بگو
آنجا که باشی بیهوا از تو جدا هرگز نه ام

با د صف خورد کرده عیان تا گه چه میخواهی بگو
نظری بکن بر ما مست تقسم بخود از دست من

با ده خورد آن ورد کور دیگر چه میخواهی بگو
جز عشق نبود کارما جز یار نبود یار ما

آن شیخ بر جاده بود دیگر چه میخواهی بگو
اسرار سن آگنده تر جز عشق من دیگر مخور

ای تا ب خور ز روی من دیگر چه میخواهی بگو
گر می خوری ز عشق خور نه گیر چه میخواهی بگو

ہر بیع و شام انجا طیر ان شده است مارا
آن چیز خود بآسان امکان شده است مارا
آن ذات بی بصورت آسان شده است مارا

دیده بصد بینا بر مان شده است مارا
با ذوق این معانی عرفان شده است مارا
ہر با د لطف ایزد پیران شده است مارا

چندین ہزار عالم یکسان شده است مارا
وصل جانان یافتم چون بخت من بیدار شد
زنده گشتم تا گمان دیدار او بر ما شد

بعد دیدان خاطرم فی الحال آرام گار شد
بعد خوردن جام صهبا هم مست و هشیار شد
یک بیک از ہر اعظم پیش من اظهار شد

بعد از ہر اگر تشش با مو چگونه گردد
بعد از دعا ہے پیش پیروان چگونه گردد
آن بخت بخش کافر میدان چگونه گردد

این سخن تقلید نبود هست یقین
بشنو این اسرار تو مرد یقین
لاجرم کور ے و مردره نئے
بد بهند از آتش جز آنکه بگوا حوال خود

از بر و شید ام من دیگر چه میخواهی بگو
هر جا که باشی بر تو ام دیگر چه میخواهی بگو
مستی مکن ای مست من گیر چه میخواهی بگو

ساقی بود خیار ما دیگر چه میخواهی بگو

جز عشق در بازار من مفروش تو این متاعی
این سر اسطقس کن بواسطه مفهوم کن
در عشق آن مدرسه ما با انشقاق ما و من
دلدار روی خود را ستار نباشد
عشاق که معشوق تجلی است بر او را
بهشت هیچ است بهشت که او را هوا نیست
تحقیق چنین گفته که مرا را گذشت
ای راهبی ساز تو زنار چرائی
ای مجلسیان پیاله گر سر رود رفتن بده
در عشق چون پیشوا جامه خود نگاه نشد
معشوق خود را در جهان آن گزیدنی دگر
در یا تتم سر و سیمین سر ا دیدم بر من

جز عشق نیاید بکار من بگو چیزی دیگر چه میخواهی بگو
این بحر را سعدم کن بگو چیزی دیگر چه میخواهی بگو
تقاضای اینجا سیدیم او فضا گو تو نباشد
خفاش سوی شمس چو هشیار نباشد
این عشق چه عشق است اگر یار نباشد
آن بهشت کجا است که خمار نباشد
آن عمر که معروف بدآزار نباشد
این پیچ بدین سود است آزار نباشد
با عشق و میدان بیا گر سر رود در رفتن بده
شادی کنان مردانه شو گر سر رود در رفتن بده
گفتم ترا نه بهر آن گر سر رود در رفتن بده
این سر رود عشق نزین گر سر رود در رفتن بده
راجا بیا بشنو سخن تا حال آزادی کن

سنطریسن این عشق تو جز عشق دیگر تو
ای ناله گوش کن کلام ای انوشکن
دیدار بین بدار راه دیگر چه میخواهی بگو
گلزار روی یار که بی یار بود خار
آنکس کز و بین اه خرابات کبر شد
بازار بود آنکه در و خمر فروشند
عشاق کند سجده بر خسار و راسلام
آواز زلا هوت چنین خاست بگیرت
آید ترا باد صبا گفته بیا ای مرحبا
از جوی خود بر خواستم از جان من ال بر ناختم
در گنج با جانان نشین گر عاقلی گر شوازین
این سر را مدح الامین هرگز نمی گنجد درین
این سر را تو ذکر کن گر سر رود در رفتن بده

در عشق دائم صدق نو دیگر چه میخواهی بگو
تو فرح ما سر پوش کن دیگر چه میخواهی بگو
جز عشق حق شاهی من دیگر چه میخواهی بگو
گلزار بلا یار که جز خار نباشد
او در غم تصحیح که دستار نباشد
بازار بلا غم که بازار نباشد
این سجده کجا شد که بر خار نباشد
عشاق بود است که هوشیار نباشد
از تخت تنخ در لا گر سر رود در رفتن بده
با حسن ال بر ناختم گر سر رود در رفتن بده
عشاق را بر دم همین گر سر رود در رفتن بده
تو جمله کن این سهم این گر سر رود در رفتن بده

تمام شد

رسالہ رموزات الحقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واگر طریقت خواہی اختراع و اگر حقیقت خواہی انقطاع باقی ہمہ صناع شریعت میفرماید پاک دامن باش طریقت میفرماید بے مادمن باش حقیقت مے گوید باسن باش شریعت مرحقیقت را آستان ست بی شریعت بحقیقت رسیدن بمثال ست از بالا در آے بسر در آے از در در آے در بر آے شریعت را اُستاد باید حقیقت را پیر درخت را آب باید طفل را شیر حقیقت دریا ست شریعت کشتی در دریا نشینی بے کشتی لجہ پستی کرامات نہ بر آب رفتن ست کرامات سر دیدن ست اگر بر ہوا پری مگسے باشی و اگر بر سر آب روی خسی باشی و تلے بدست آر تا کسے باشی نماز نافلہ کار پیر زنان ست روزہ تطوع داشتن صرفۂ نان ست حج گزاردن تماشاے جہان ست ولے بدست آر کہ کار آنست چنان زی کہ تمنا ارزے چنان میر کہ بدعا ارزے نور تجلے ناگاہ آید ولے ہر دلے آگاہ آید توحید نہ آنست کہ او را یگانہ شناسے توحید آنست کہ او را یگانہ باشی طاعت را رہا مکن چون کردے بہا مکن صحبت با اہل تا بہ جان ست دبا نا اہل تاب جان چون یار اہل ست کار سہل ست آنکہ حلاج گفت من جہان مے گویم او آنکار را گفت و من نہان مے گویم سخن حلاج را شنودم نہ قبول کردم نہ انکار مرا با قبول و انکار چہ کار زندہ نشدم تا نسوختم این خانہ نہ من و نہ ختم اعتقاد و نیک گنج بے زوال ست راستی کہ بدر و ضع ماند مگوے منکری سرمایہ ہمہ جہلہا ست بر نیکو می کردن بہانہ جوے بہانہ مگوی انچہ نتوانی شنید و فا از مردم اصیل جو عمر بکاستی عذر نخواستی از روے راستی نہ روا ہستی دوستی گزین کہ از و ہیچ کس ملول نشود سلطانے بدست آر کہ از ملک معزول نشود تا بر خود بے لرزی دران حضرت بخوے سنے ارزی ہر سر کہ در و سجود نیست سنگچہ الیست بر کف کہ در و جود نیست کفچہ الیست دوست را از در بیرون کنند اما از دل بیرون نکنند این کار بدل آگاہ ست نہ بدستار و کلاہ ست اے جوان مرد دل تنگ نخیز کہ صبح وصال نزدیک ست آفتاب مہر روشن ست اگرچہ شب فراق تاریک ست ہر کہ او را شناخت

کار بردبار یک است و هر که او را نشناخت راه بر تو تاریک است ابلیس در آسمان بود و ابراهیم
در بتخانه کار عنایت دارد باقی بهانه آبو جهل از کعبه سے آید و ابراهیم از بتخانه کار عنایت دارد باقی همه فسانه
یکے را بدست فضل میکشد و یکی را در پای عدل می کشد بیدار باش که کاروان بر سر راه است اگر تو واپس مانی
مرا چه گناه است از دیدۂ شناخت نه آید و دیدار بمقدار شناخت آید اگر بقا بینوایی در فنا است کی فنا یابد
آنکه بخود مبتلا است اشک ندامت در سیکده افگنده به از صوفی دل پر آگنده آنجا عارف در جهان نشان نیست
نه بانی که از عارف نشان دهد در هیچ دمان نیست عارف را از انکار منکران چه باک نه دریا بد بهمان سگ
پلید گردد و نه دمان سگ بدریا پاک گردد بحسن عمل است کار آنست که در قبول اول است از طاعت چه نفع
و از معصیت چه خلل است چون سعادت و شقاوت از ازل است گنجے بودم نمانی کلید آن بدست
خرقانی ناگاه رسیدم بچشمۂ زندگانی چندان بخوردم که نه من ماندم و نه خرقانی ظلم اگرچه پیاپی بود بسر آید
ظالم اگرچه جبار بود بسر در آید پیری کردن علمی است از غیب خبر دادن منجمی است مقام هر کس
باد نمودن مقومیست خلق در حق سپردن نمازی است تکلف کردن شومے است خود بینے
محرومے است اسرار معرفت فاش کردن دیوانگی است امید ثواب و عطا داشتن زکاندازی است
در راه ملامت رفتن ضعیفان را بدخواهی است شیوۂ سلامت رفتن با بزرگان همراهی است دعا
کردن لجوج است گریه کردن شغالے است صبر کردن با حق سهارزے است شکر باده برابر یست
غره زدن دلتنگی است جامه دریدن سبکی است خود را ببان شکستن رعنائے است یاد کردن
بزبان غافلے است طلب کردن بمسافت غائبے است شادی کردن سبک سرے است
از خلق خواستن شرکیست از خدا غیر خواستن کافریست آندو گیتی بودن از گران جانی است
آرزومندی مرده دلی است بهشت جستن سنگدلی است لطف کردن مفید زیست تواضع
کردن بیچارگے است بردباری مثالی است خویشتن شناختن بطالے است خورسندے
نعیمی است نومیدی کافریست خوش خوئی سلیمے است در پیش رفتن جاه طلبی است در پس
رفتن بوالعجبی است در برابر رفتن بے ادبی است بخود مشغول بودن سروری است از خود گذشتن
مردی است که اصل خطا نکند و بیاموزان آن گناه کمتر از غروران سرمایۂ همه گناه ها جهل است
دلیل همه نکوئیها علم است سر همه آفتها زبان است دارو ے همه گناهان توبه است زوال
همه نعمتها ناشکرے است از من پرسیدند که چه گوئی در حق دنیا گفتم چه گویم در حق چیزے که
بر پنج بدست آرند و بهم نگاه دارند و بحسرت بگذارند جوینده گوینده است و یا بنده خاموش گفت

نوشی است همه زهر و خاموشی زهر بیست همه نوش هر چه بزبان آید بریان آید نفس مهلک است
و قبول خلق ننگ جمله را ترک کردم یکبار چنان نمائی که باشی چنان باش که تمنای وے
رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید قصهٔ دوستی دانی که چرا چندین دراز است زیرا که
دوست بے نیاز است طهارت کن که قامت نزدیک است توبه کن که قیامت نزدیک است
چون پاکان را استغفار باید کرد ناپاکان را چه کار باید کرد اگر از دوستان یک کس قبول کرد
زستی و اگر یک کس قبول کرد پیوستی یکے در عرقاب زیادت متقاضی و دیگرے در تشنگی
بقطرهٔ آب راضی هر که بدانست که حق تقصیر نگیرد از غیب برست و هر که بدانست که قسام
در قسمت بد نگیرد از سرت برست طومار قسمت بیک خط است سعی آدمی منقطع است هر کرا از
(هو الذی انزل السکینة) برخوردار باشد او را با برادر سلمان چه کار باشد خلق می پندارند
که چیزے بدارند باش تا پرده از پیش بردارند توحید عوام خود او نیست توحید خواص جزاو
نیست دوستان او را مرگ نیست منکران را ازین سخن برگ نیست اگر حاضری مانگے
و اگر غافلی ده بدانگے این کار نه برنگ و بپوست این کار بعنایت اوست کار عنایت دارد
طاعت زیور است ابراهیم را از آن چه که پدرش آزر است عنایت دوست عزیز است و
نشان او دو چیز است یاد صمت با دل باریا توبه با آخر کار معرفت حق دریاے بی کرانه است
جان آدم آن را خزانه است آنجا که شناخت است نه عرش است و نه کرسے سخن را جمله بگفتم
دیگر چه پرسے عشق مردم خوار است بے عشق مردم خوار ست عشق نه نام دار و نه ننگ عاشق
صلح جوید و نه جنگ معشوق با محبت قرین است عاشق را ایک بلا در پیش و صد در کمین است دیده
برائے آن مے بیند که خود را نمے بیند بهشت نزد عارف خوار ست بندهٔ حق را با بهشت
چه کار است اگر دوست عارف بحور عین رسد طهارت معرفت وے شکسته شود و اگر در دو کون
از غیر حق چیزے طلبد در اجابت بروے بسته شود بهشت بهانه است مقصود خداوند
خانه است اگر بهشت چون چشم و چراغ است بے دیدار در دو داغ است زاهد مزدور
بهشت است جمال آن جمال است باقی زشت است بهشت را به بهانے دهند و لے
به بهانه مے دهند مزدور به بهشت مے نازد و عارف بدوست از صوفی خود چه گویم که صوفی آن اوست
مزدور به بهشت مغرور است و صوفی در شاهدهٔ نور است و آنگه دنیاے خواهد کور است عارفان را
از دنیا عار است و آخرت در پاے ایشان خوار است عاشقان را با این و آن چه کار است نعمت

سے شکر غرور این جہانی است سخنے بے صبر بلائے جاودانی است طاعت بے اخلاص
ضایع کردن زندگانی است صحبت با خلق در دست را روے آن تنہائی است مدارا با خلق
صحبت و نہ از دوست جدائی است شانزدہ چیز باید تا مرد دوستی را شاید اول جودے
باید بے طاعت دوم صحبتی باید بے ملامت سوم گفتنی باید با سلامت چہارم یاری باید
بے عداوت پنجم عشقے باید بے تہمت ششم دیدۂ باید با مانت ہفتم شناختی باید بے جہالت
ہشتم نفسے باید با صیانت نہم خاموشی باید با عبارت دہم حلمے راست باید بے اشارت
یازدہم لقمۂ حلال باید با حلاوت دوازدہم از ریا بحرم آید از تو عزت ست سیزدہم
شب نماز باید چہاردہم روز زیارت پانزدہم ہمت صافی باید شانزدہم
دل بر ہدایت تا کار با خرت گردد و کفایت جسم بخود مدار کہ ہر آنت کہ بمردم رسد از جسم خود رسد
چشم بر داد و است اما چشم خود را و انیست آدم را چشم بد رسید بتوبہ شفا یافت ابلیس را
چشم خود رسید لعنت و شفا یافت بلا از دوست عطاست پس از عطا نالیدن خطاست بلا چہ
نیکو بود چون در میان بلا او بود دل در دنیا مبند کہ خستہ گردی در سولی مبند کہ رستہ گردے
ہر کار کہ ترا پیش آید باید کہ حق ترا ازان پیش آید اگر داری نگوے و اگر نداری در دروغ نگوے
گمان تو این ست کہ ترا از رزق چارہ نیست اما حقیقت آن ست کہ رزق را از تو چارہ نیست رنج
مردم از سہ چیز ست از وقت پیش نیخواہند و از قسمت بیش نیخواہند و انچہ از دیگران است ازان
خویش نیخواہند حق قسمتے کرد بعلم ازلی خویش نہ زر و بیش باشد و نہ لحظہ پیش و سے رفت و باز نیاید
فردا اعتماد را نشاید حال را غنیمت دان کہ دیر نیاید بسے بر نیاید کہ کسی را از ما یاد نیاید بر ترہ کاری
رسیدم کہ از وے پرسیدم در وصیت آدینجم کہ از وے گرینجم این چہ کار بیست شور انگیز ہر جا کہ
بنشینم گویند برخیز شبے برخیز و قیام نماے تا قیام قیامت دست گیر و شکستہ باش نہ خاموش کہ
سبوے در دست بدست بزند و شکستہ را بدو ش اگر بغفلت بگذشت دوش امشب بگوش مست
باش و مخروش گرم باش و مجوش کسے اگرچہ تلخ ست آما از بوستان اوست عبد اللہ اگرچہ کس نیست
آما از دوستان اوست عکس آفتاب در جہان فاش ست اگر علتے ست در چشم خفاش است
اشتیاق زندہ چیز ست کوتاہ دیدن امل و حقیر دیدن عمل و نزدیک دیدن اجل ہر کہ سہ چیز را بشناخت
از سہ چیز برست ہر کہ دانست کہ آفریدگار در آفرینش تقصیر نکرد از عیب برست ہر کہ دانست کہ قسام
در قسمت بخیل نکرد از حسد برست و ہر کہ دانست کہ او را از چہ آفریدہ اند از کبر برست اگر داری بفرہ و اگر نداری مخروش

توفیق عزیز است نشان او دو چیز است اولش سعادت و آخرش شهادت از دوست که عیب نیاید
چشم دوست بر عیب نیاید و آنی که چه مے ارزی بلکه چه مے ورزی اگر درین راه بے مرادی مردی
و اگر با مرادی نامردی خواست که قدرت نماید عالم آفرید خواست که خود را نماید آدم آفرید یکے را چهل
سال علم آموزد و چراغے نیفروزد یکے سخن گوید دل خلق بسوزد آه ازین تفاوت راه و واه ازین در یک کارگاه
یکی نعل ستور سازند و ازیکے آئینۂ شاه لقمۂ خوری هر جائے کار کنی ریائی زن کنی هوائے فرزند خواهی
خدائے زنهی مرد سودائی کار زاهد نماز و روزه بود عارف ازین هر دو بود و روزه بود کار نه روزه و نماز
دارد و کار شکستگی و نیاز دارد زنده باد دل پراگنده چون دینار بود بر سنگ افگنده همه تن گوش باش
چون سخن گویند خاموش باش سرمایۂ عمر توحید شناس اعتقاد پاک گنج بیزوال شمر طاعت حق را
غنیمت دان و دنیا پرست مباش صلاح از علم ساز از آموختن سیاسا از راستی شفیع انگیز
نجات آخرت در عبادت جوے سخن از شهادت گوے همه وقت مرگ را یاد کن گذشتن
از خود رسیدن بحق دان نفس را مراد مده که بسیار خواهد اگر راحت جوید در رنج کش ناادان را زنده
مدان زآنکه جاهل باشد اعتماد مکن بر طاعت حریص باش و تکیه بران مکن آزدشمن دوست
نمائے حذر کن آزنادان سفر را اجتناب نمائے خود را ز همه کمتر دان مردم را با فراط ستائے
راست گوے عیب مجوے راستی که بدروغ نماند دران مبالغه منمائے در جواب تعجیل مکن قول
از راستی باز مگیر تا نپرسند مگوے تا نخوانند مرو مفروش انچه نخرند در گذار تا در گذارند بلا نتیجه هوا
دان انچه نهادۂ بر مدار از خود لاف مزن ناکرده مشمار دل را با زیچ دیو مساز در نهان از
آشکارا بیشتر باش هرچه بخود نخواهی بدیگرے مپسند بندۂ حرص مباش خفته غفلت مشو نان همه کس مخور
نان از هیچ کس دریغ ندارد دهنده خدا را دان سرمایه بسود از دست مده گرد سودے که در آخرت
زیان دارد مگرد خود را اسیر شهوت مساز آزفرمانبرداری هوا حذر کن عافیت را بفرمان نفس از
دست مده از دشمن اگرچه حقیر باشد امین مباش از دشمن خانگی بیشتر ترس از عاجز نوکنه دام مکن
بانا شناخته هم سفر مشو اندک خود را از بسیار دیگران بدان تا بتوانی نیاز خود بر خلق عرضه مکن خاموشی
شعار خود ساز بیهوده گوئی را سر همه آفتها دان عافیت مزاج را خصومت دان منت بردار
و منت منه مردم نااهل را در صحبت خود راه مده سعادت دنیا و آخرت در صحبت دانا شناس
بیازمائے انگه با دوستی کن خویشتن را بندۂ چیره مردم ساز حاجت روائے را بزرگ
کارے دان عقوبت باندازه گناه کن عهد را بوفا رسان آزنادان دامن درکش از دوست

بیک جفا بر نگردد یار را در خشم و غضب نیاز مائے صحبت با خلق زہر است تریاق آن جدائی است
با خلق صحبت مدار کثرت با حق آشنائی است وقت را غنیمت دان سخاوت راستی وعدہ را
دان و دوستی دلہا از کم آزاری شناس تا از محاسبۂ خود باز نپردازے با دیگران شروع مکن
مگو آنچہ نتوانی شنید مکن کہ نکنی تا کاہل نباشی روزے از خدائے سبحان تا جاہل نباشی حق تعالیٰ
دنیا را بیافرید و بر قومے بیاراست و گفت اینجائے بلاست و آخرت را بیافرید و گفت این بہشتیان
عطاست و خود را بر قومے بیاراست و گفت ای جوانمردان دو کبسی از آن ماست دنیا نہ جائی
آسایش است بلکہ جائے آزمایش است یکے را جہت بہشت و یکے را جہت دوست
آئے من خدائے آنکہ ہمتش ہمہ اوست طالب دنیا رنجور است و طالب عقبیٰ مزدور است و
طالب مولیٰ مسرور اگر طالبی راہ پاک کن بعد پشت بر آب و خاک کن چون اغیار گذاشتی سہل است
از میان برداشتی چون از خود بریدے بدوست رسیدی و دیدی آنچہ دیدی صاحب غلبات
از خود آگاہ نیست و آنچہ در مستی کند او را گناہ نیست چون آتش زیادت گردد محبت بے طاقت
گردد و تجلی دو گونہ است تجلی ذات و تجلی صفات تجلی صفات عاشق را پست کند و تجلی ذات عاشق
را مست کند اگر پست شوم گوید مست باش و اگر بخود نیستی نمایم گوید ہما نیست باش و اگر خود
نیست شوم گوید ہما ہست باش یک چند طلبیدم درون فرسودیم آخر چون بسو فتیم فراآسودیم
ذکر زبان عادت است و ذکر دل عبادت است و ذکر جان سعادت است اگر دارے طرب کن
و اگر ندارے طلب کن یار باش بار مباش گل باش خار مباش یار فروشی اسلام است
خود فروشی کفر تمام است ہر کہ ازین خبر دارد از درخت معرفت ثمر دارد و اگر روزے صد بار
خاک شوے بہ کہ در پسند خود ہلاک شوے دل بخلق مبند کہ خستہ کردی بحق مبند کہ رستہ گردی
یکے مست شراب و یکے مست ساقی آن فانی است و این باقی روزگارے او را ہے جستم خود را
ہے یافتم اکنون خود را ہے جویم او را ہے یابم پنج چیز نشان بدبختی است بے شکری در نعمت
بے صبری در محنت بے رضا بودن در قسمت کاہلی در خدمت بے حرمتی در صحبت مہر از دوم بردار
و بر ایمان نہ مہر از کیسہ بردار و بر زبان نہ ترس چنان باید کہ ترا بر طاعت دارد مہر چنان باید کہ در دل
تخم خدمت کارد اگر امروز نترسی فردا بتر سے ہر کہ با علم بود درخت امید او پر بار بود و ہر کہ با تقویٰ
بود دین او در حصار بود ہر کہ با یاد حق بود دل وے بیدار بود مر شک چشم را مایہ ساز تا نبوازد
ترا آن بندہ نواز در کودکی پستی و در جوانی سستی و در پیری سستی خدارا کی پرستی این کار بدان آگاہ است

نہ بدستار و کلاہ است در کار باش کہ کاروان بر سر راہ است اگر تو واپس مانی مرا چہ گناہ است
در جستن دلہا سے کوشش و عیبہا سے پوشش در دین بدنیا سفر و ش و سقا ہم رہم
تمام است شرابا طہورا گدام است دران محلت کہ محبت جاسے گیرد عافیت بزہرہ ندارد کہ پاسی
گیرد درویش آب در چاہ دارد و نان در غیب نہ سر پندارد و نہ زر در جیب توانگران بازر و سیم
نازند درویشان بالحن قسمنا سازند درویش را نہ دنیا وطن است و نہ عقبی جاسے نہ دوزخ
مسکن است و نہ بہشت سرا سے درویشے چیست خاکی بیختہ آبکی بران ریختہ نہ کف پارا
ازان دروسے و نہ پشت پارا ازان گروسے درویشی چیست انچہ در سر داری بنہی و انچہ در
دست داری بدہی و انچہ بتو رسد نجہی از درویش دو چیز ماند و بس آبے در دیدہ و آتشے در نفس
اگر تربتہ عشقی خلاص مجوسے اگر کشتہ اولی قصاص مجوسے عادت معشوق حیلہ فروشی است و کار
عاشق حلقہ بگوشی است ہر کرا خواہند برانند نہ باما ش در اندازند ہمہ از روز پسین می ترسند
و عبد اللہ از روز پیشین ہر کہ بر خود بندد بر خود خندد و خوش عالمے است نیستی ہر کجا بالیستی کس
نگوید کیستی اگر سیدانی کہ سید اند پشیمان باش و اگر نہ دانی کہ سے ماند سلمان شو یکے سید دو
کہ نمیرد و یکے خفتہ و میرد اگر تو خالق را سے شناختی بمخلوق نسے پرداختی خلق پندارند کہ
دارند باش تا پردہ بردارند عیبے کہ در شماست دیگران را ملامت نکنید ہر نعمت کہ دران شکر
نیست نقصان دو جہانی است و ہر ایمان کہ دران اخلاص نیست کفر نہانے است محنت کشیدن
بے صبر ہلاک جاودانی است طاعت کردن بے اخلاص بباد دادن زندگانی است بندگی کردن
غیر حق بر بندہ حرام است آدر ابندہ باش ہمہ عالم ترا غلام است آزر ہی تا بندہ دو کار است
دو نیانہ سرا سے مرد و کام است اگر بخدا نیاز داری پیران را نیاز داری زاد بر گیر دسفر دور و راہ
باریک است آزند است چراغ افروز کہ عقبہ تاریک است امین مشو کہ ہلاک شوی امین
انگبہ شوی کہ با ایمان بخاک شوی در دمند بہ و رد توشا و است بندہ در بند تو عزیز تر از آزاد ست
ہر گناہ دلیری مکن کہ حق صبور ست خویشتن را نا امید مساز کہ ایزد غفور است دل در غیر مبند کہ اللہ
غیور است بیدار شو کہ بیگانہ اے شود کار اول تو نباید کہ با آخر تباہ شود در رنگ و پوست منگر
در نقد دوست بنگر بعاریت نازیدن کار زنان ست آزدیدہ جان حیران شدن ادراکان ست
ہر کہ پنداشت کہ بخویش ترا شناخت نہ ترا شناخت نہ خود را شناخت از دوست عذر
خواستن از بے مروتی ست عذر قبول ناکردن از بے فتوتی ست آنکہ بجان زندہ است از زندگانی

محروم است و آنکہ بجان بخشیدن زندہ است حی قیوم است و آنیم کہ ہست و ندانیم کہ چون است
آنکس کہ بدانست کہ چون است از دائرۂ اسلام بیرون است آدمی جوان مرد و درخت ہستی
خود را از بیخ برکن و در دریاے نیستی افگن آفریدن عرش نہ تلبیس است ہر کہ حق را محتاج عرش
گوید نیز از ابلیس ست رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود دع ما یریبک الی ما لا یریبک شک
را بمان و یقین را بگیر عیب نفس تو یقین است و عیب دیگران اگر مردی عیب پوش باش عیب
ہر فاش در شاہدہ دوستی نماید اما دوستی در غیب پدید آید بندیان را گفتار است زبان نتوانرا
نہ گفتار است نہ بیان اگر خاموش باشم گویند دیوانہ است و اگر سخن گویم گویند از عقل بیگانہ است
ہیچ چیز ہمہ چیز را چگونہ شناسد و آمدہ بودہ را چگونہ داند نہ زندہ است آنکہ زندہ بجان است آنکہ
زندہ بدوستی ست زندۂ جاویدان ست حق از ہمہ مستغنی است پس چندین ہیونہ جن و انس
باکیست ہیچ ندانم تا این روز با بیدلان پرست و خون عاشقان در کدام مذہب روا است
بزبان ہر چہ گوی تو روا ست بندگی رضا دادن بقضا ست اصل در محبت دل است باقی آب
و گل است قالب پوشش است و حقیقت دیدار چون تو منی حجاب از میان بردار قرآن ہم یاد است
و ہم یادگار بتازش میدار تا بوقت دید ہر اشتیاقی کہ از تعظیم مالے است حرمان ست ہر حقیقتے
کہ از شریعت خالی است خذلان است تا بود تو در میان ست چہ جاے امان ست حکم گردان
ست و قضا روان است مرد آنست کہ در رنج و راحت یکسان است قضاے حق تیغ برّان ست
نیام را از تیغ چہ زیان ست ہمہ زخمہا بر تن آید از آن درویش بر جان ست دوستی نام بی نامان
ست نشان بے نشانان ست اگر روا ست کہ بدم جبرئیل عیسیٰ مریم حاصل شود چہ عجب کہ بہ فضل
مولیٰ آب و خاک از صوفی باطل شود زندہ ے خواہم تا از محبت قطرہ از جان او چکانم شتاقی
بے جویم تا ورقے از شوق معرفت بر دو خوانم منصفے ے جویم تا انصاف یک نفس عمر از و بستانم
یکے جوہر فشان ست و یکے جوہر فروش یکے جان ے فشاند تو ے نوش فشاندہ را سبارک باد
و جنبندہ را نوش مردی کہ انہ تربیت ازل خیز و خاک لحد او را نریز و لطف ے سازد و کرم
ے نوازد و بس لطف با کرم عشق ے بازد و خاک در میان بگذارد و بنظر حق ناگاہ آید آید بر دل آگاہ
آید صوفی نہ در بہشت نہ در دوزخ نہ در دنیا نہ در عقبیٰ است قرب کجا ست صوفی را ماوا اے
نجاست ہر کہ در بند او فتاد چہار تکبیر بر جہان کند و جان و دل تسلیم فرمان کند و قالب را در
خاک حسرت نہان کند نہ زہرۂ آن دارد کہ از دو نالہ و افغان کند نہ طمع آن دارد کہ دروش او درمان کند

مہر را با صبر خویشی نیست در مذہب عشق تو انگری و درویشی نیست مطرب با چنگ بہ از زاہد با جنگ ترا کلید نجات بچنگ نیست دل تنگ مکن کہ دوست با کسے بچنگ نیست در جہان ہیچ عجب تر از مرگ نیست و این عجب تر کہ ترا ہرگز برگ نیست بہشت بلطف آفرید و دوزخ بغضب نہ مومن بطرب رسید و صوفی بطرب نہ فراغتے کہ دل رسیدہ را باز جویم نہ ساعدے کہ روزگار رشورسیدہ را باز گویم نہ عالمے مصدق کہ علم شریعت باز گوید نہ پیرے محقق کہ آداب طریقت باز گوید آن مایہ داران کہ مایۂ خود کار کردند رفتند و از ایشان بیادگار جز رسمے نماند و بدست پسینیان جز لقمہ و خرقہ و بانگے نماند خرقہ با دل پراگندہ تخمے بود بر سنگ افگندہ این کار نہ بعلم است نہ بدانش نہ بکوشش است نہ بخواہش از اللہ عنایت است و بخشایش ہر کہ بندگی کند آزادی یابد و ہر کہ آزر را ادائے بندگی کند با دشاہی یابد وقتے پیرے روسے بجمعے کرد کہ ایشان از رنجہائے نالیدند گفت بدانید و آگاہ باشید کہ ہزار نیکوئی کنید کہ حق تعالےٰ از شما پسندد چنان نبود کہ او کارے و حکمے کند کہ شما از وے پسندید و تسلیم کنید خدائے پرست درویش تو انگر آنست و ہوا پرست تو انگر درویش اگر کوشم کہ خویشتن پوشم بر منہ مانم و اگر مہد کنم کہ بسعی خویش از تو چیزے یابم بے بہرہ مانم با دوستی جان غواصی نتوان یافت جائے کہ گیر پا دور از میدان حرمت کعبہ از آن ست کہ بہ تعظیم کعبہ فرمان است میان کعبہ و حاجی بادیہ در میان ست و میان بندہ و حق نفس در میان است با دشمن ظاہر جنگ کردن آسان است کار دشمن باطنی است کہ قصد او با یمان است تاویل مکن کہ سر آن پنہان است تشبیہ مکن کہ راہ بے راہان است چون باد سباش کہ بر ہر نا خوشی وزی و چون آتش مباش کہ ہر ناجنس بیامیزی دین در سر دنیا مکن و دل در سر شکم مکن آبے پارسائے دین فروش دین خود را بلقمہ مفروش آنکہ سلام او بواسطہ است مزدور است و آنکہ سلام او بے واسطہ است در نور است یکے سلام شنود و دیگے سلام کنندہ ہیند قافلۂ عشق در ہر دل کہ مقام کند ویران کند و در کار خود سرگشتہ و حیران کند با دیدہ و دل یعقوب شنودی چہ کرد با دل عاشقان ہمان کند یک چندے ترسیدم بیازمائے بلا اکنون بے ترسم کہ بفریبے بعطا درین راہ نفسے باید مردہ دلے باید زندہ دلے باید فرخندہ مردے در درد و جراحت و مردی در کنف راحت کسے را پیرے مصلحت اگر من یکبار در دو دستی قدم نہم بر فرق ہر دو عالم نہم حق چون حاضر است با دب زی و چون ناظر است در طلب زی سر فرود آر تا در ہر دلے گریزے خوی خوش دار تا در ہر دلی آویزی بحکمت بیافرید و بقدرت پرورید تا بندۂ ہر کہ جامہ برید آزردۂ نالہ یا از نابودہ

بودہ محالست و از نابودہ بیہودہ و دنیا نہ سرائے آسایش است اگر آسایش است آن ہم از بہر آسایش است از زندگانی و رعذابم گوئی بر آتش کباب نخورد پیدا و نہ خوابم و رمیان دریا تشنہ آبم از انکہ از خود در حجابم منتظرم تا کے رسد جوابم چون صبر قسمت میکردند من نبودم بدین سبب چندین ناشکیبائی نمودم یکے ازین کار چاشنی کردہ است و یکے چندان خوردہ است کہ مست خراب افتادہ است آنکہ خبر این کار بو سے رسیدہ است از طلب ہیچ نیاسودہ است و آنکہ بوی این کار اورا ربودہ است شب او را صبح ندمیدہ است و آنکہ ازین کار چاشنی کردہ است بسر کار رسیدہ است و آنکہ چندان خوردہ است کہ مست خراب افتادہ منسوب او از آدم و حوا بریدہ است و بدنبال چشم بفردوس اعلیٰ نگریستہ و آزرد و رنج نہ اندیشیدہ است ہمہ آن کنند کہ او را باید داد آن کنند کہ ما را باید پاکی ہر چیزے در شستن است و یافتن ہر چیزے در جستن ست ہر کہ خدائے را جوید در علم شریعت باید محو آمدن علم شریعت دلگیر باشد فردا در روز قیامت دستگیر باشد تا تو مرا بدخواہی و خود را نیک نہ مراد آمدہ نہ ترا نیک جوان مرد دریاست و بخیل چون جوے پس در راہ دریا جوے نہ از جوے چون معشوق عیان بود عاشق بیچارہ دل نگران بود یار باش یار مباش گل باش خار مباش نفس بدار و زہ پاے ترکیدہ را موزہ گناہ تبقدیر اللہ دان تا بیگناہ باشی طاعت بتوفیق اللہ دان تا براہ باشی ہر چہ در عالم است نشان آن در دم است کمال کار در بندگیست عزم مرد در افگندگیست از نادان عذر کن بر طاعت حریص باش و تکیہ بر ان مکن چون پیش بزرگے شوی ہمہ گوش باش چون سخن گوید تو خاموش باش دل رفتہ و دوست یافتہ بادشاہی است بے دل و بے دوست زیستن گمراہی است دست و پاے عبد اللہ بخام بستہ بہ کہ بنجام نشستہ پیرے بعقل است نہ بسال تو انگری بدل است نہ بمال علم بعمل است نہ بقال دنیا سرائے عبرت ست گور منزل حسرت ست میان عبرت و حسرت چہ جاے عشرت است شادی از غم زاید و محنت از کاہلی دل از نفاق خیزد و دولت از عاملی نژاد بہ گیر کہ سفر نزدیک است دل را ادب آموز کہ خدمت سوے لے باریک است دوزخ گرمی است تا تفتہ و آزرا اندر گاہ روے بر تافتہ عشق مردم خوار ست انچہ کنی او را بکار نیست انچہ او کند ترا بآن کار نیست سنی باش تا با ایمان در خاک شوی راہ بدعت مرو کہ زود و ہلاک شوی اگر نسیم رحمت بوزد ہمہ کافران در دنیا باز کنند و اگر سموم قہر بوزد ہمہ مخلصان در طاعت فراز کنند این سخنان را اند اسناد بکار ست نہ استاد و گوینده این سخن آدم است و نہ از آدم زاد ہر کہ ازین باب سخن گوید بحکایت یا باسناد و روایت نہ از یافت ولایت آن گفتار بروی محبت و

خیانت تصوف ظاہر بے رنگ است و باطن بے جنگ است پشت بر یار مکن کہ مقصود در شاہد پیشانی است شفقت باز مگیر کہ مایہ درین طریق مہربانی ست اگر تو توئی حق گو و اگر حق است حق یکے است نہ دو در ورق سخن از دل نیست از جان است از جان ہم نیست لیکن بہانہ باز آنست ابلیس ازان گفتند چرا فرمان نبردی گفت فرو ہزار ہزار سا بدوزخ برند کہ چرا و گفتی بگذار تا یکے نیز بہ برند کہ چرا و نگفتی بہر یکے مگریز کہ اصل صحبت جاودانی است بعیب دوست را مگذار کہ پاکے نعمت سبحانی است شوق آنگہ برخیزد کہ مرد بجمال وصال رسد و رسیدن بجمال وصال ممکن نیست فردا کہ او را بینی بقدر خود بینی نہ بقدر او پس شوق کے برخیزد از انجا بود کہ موسیٰ علیہ السلام فریاد میکرد کہ ارنی جواب مے آمد کہ لن ترانی اے موسیٰ این دیدار کہ تو طالب آنی نہ بینی اگر بجائے بمانی کہ من بیزدانم تو انسانی اگر خواہی بکوہ نگر تا بدانی چہ لذت دارد از زندگانی آنکہ از دوست شنود و لن ترانی ہر کس را و لائیتے و مرا پاسبانی ہر کس را نداے و مرا دیدہ بانی در دہر کس از مرگ و آن عین جاودانی پروانہ چون بہ شمع رسید بسوخت نہ نیست شد بلکہ عین شمع شد و رستی

تمام شد رسالۂ رموزات الحقیقت

به عون صناع مکان و مکین و فضل خلاق زمین و زمان

مثنوی نایاب جز از معرفت | بحر وحدت گنج عرفانش منست | بسکه معنی او مفید هر فحول | زین سبب گردیده عالم را قبول

مثنوی حضرت شیخ بهلول

بحر عرفان بود این مرد خدا | شیر ربانی بود گنج بی بها | در ره معنی سعادت داشت سر | از هنگ بحر بدی لعلیت داشت سر

در مطبع ما مثنوی نو کتاب | بر مقام کاظمیه شد منطبع | این مزین گشت چون بر طبع ما | شد مقبول جهان

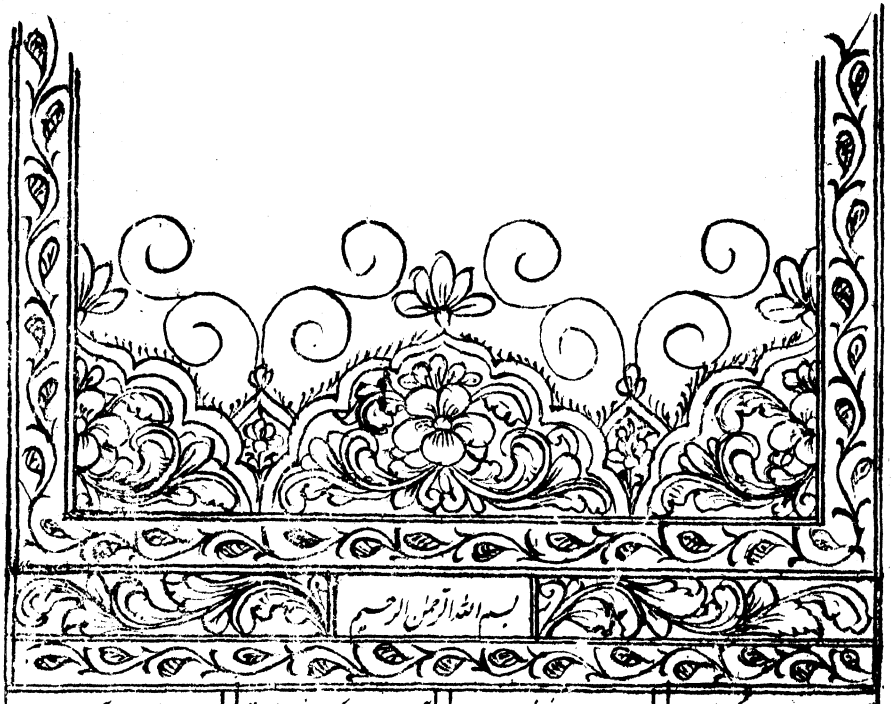

بسم الله الرحمن الرحیم

آن خدا اول بلام کرد کار — خالق هفت و شش و پنج و چهار
آن خدا وندی که آدم را ز خاک — آفرید و داد او را جان پاک
مادر از شمس نور سعد و باز — تا شهور ماهی ز نورش در گداز
خلق را بر آب بنیاد او نهاد — خاکیان را عمر بر باد او نهاد
آن که فرمان داد قهرش بادرا — تا سزائی داد قوم عادرا
بے پدر فرزند پیدا او کند — طفل را در مهد گویا او کند
این نجوم بس بروج آمد پدید — تا عبور تا عروج آمد پدید
انبیارا راه و حکم کن فکن — اولیارا او دهد شرم یکن
انبیارا راه و سنت لامکان — اولیارا راه بهر زمانشان
انبیارا راه و هر دم صد عطا — اولیارا راه صدق با صفا
اولیارا انبیارا حق ببین — این سخن تقلید نبود شد یقین
لو کشفت گفته علی پاک دین — بشنوی این را ز مرتضا صدق یقین
از رموز ستر عشق آگه نه — لاجرم کوری و با دیوانه

آن خدا وندی که هستی ذات اوست — هر دو عالم صحف آیات اوست
آن خدا وندی که انبیارا نبود — هر یکے را در ادا سے نو نمود
شمس را همچون چراغ نور داد — تا شهور و روشنی را نور داد
آن یکے را بخشش مادر نهاد — وآن دگر را دایگی آرام داد
آن خدا وندی که حق را اظهار کرد — بر خلیل آن نار را گلزار کرد
گه بسنگے راه ده گه تا پیشگاه — گه کند او گه بر او مکشوف راه
انبیارا او ده و ره کل سر نمود — اولیارا او ز امن پر ور نمود
انبیارا او ز سر ذوق عشق — اولیارا او ز راز شوق عشق
انبیارا او هر دم رفعتے — اولیارا او هر دم خلعتے
انبیارا او اولیارا حق بدان — ستر سعنی کرد و ام با تو عیان
من ز رانی گفت آخر مصطفا — چند باشی در حجاب ای با وفا
لی مع الله گفت احمد در بیان — لیک این در مرتبیست از راز نهان
مصطفی آمد درین ره پیشوا — پیشوا سے انبیا و اولیا

مصطفی آمد درین ره سرفراز — موج میزد در دلش بحر نیاز
مصطفی آمد درین ره بحر کل — قطره تا از بحر او یابد دل
مصطفی آمد درین ره پیر راه — راس او گیر تا کردی براه
مصطفی آمد درین ره رهنما — طالبان را اندرین ره جا ترا
مصطفی آمد درین ره بحر نور — هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفی آمد درین ره پاکباز — سالکان را رهنما و کارساز
مصطفی آمد درین ره سرحق — از دو عالم برده و در عالم سبق
مصطفی آمد درین ره غیب دان — سر معنی را بدیده او عیان
مصطفی آمد درین ره حال را — از برای عام گفتش قال را
مصطفی آمد درین ره شهریار — حکم او بر هر دو عالم پایدار
مصطفی راحق بدان و حق همین — تا شوی تو مرو راه مرد دین
مصطفی را نور حق سیران یقین — تا رسی در قرب رب العالمین
مصطفی حق بود و حق مصطفی — بشنو این معنی که پاکی با صفا
سر احمد بود و عثمان در جهان — احمدش گفته رفیق در جهان
جمله در توحید حق یکتا بدند — گرچه محو کثرت صد تا بدند
عاشقان مبنی بجان حیران شده — هر یکی لوعی دگر بریان شده
عاشقان مبنی ز خود فانی شده — جمله در احوال یک بانی شده
عاشقان مبنی بخود باقی شده — از خودی بگذشته و فانی شده
عاشقان مبنی بخود باقی شده — وانگهی در عشق حق ساقی شده
عاشقان مبنی بری از اسلامکان — هر نفس در باخته جان جهان
عاشقان مبنی ز درد و عشق خویش — سر برهنه پا برهنه دل ز دریش
عاشقان مبنی تمامی جان شده — همچو اسمعیل جان قربان شده
عاشقان مبنی بمصر جان شده — وانگهی در مصر جان سلطان شده
عاشقان مبنی بسی در رنج و غربت — همچو داؤد نبی در قعر بیت
عاشقان مبنی برفته از جهان — همچو عیسی بر فراز آسمان

مصطفی آمد درین ره بانشان — هر زمان از راه دارد صد نشان
مصطفی آمد درین ره نور پاک — جمله ظلمات جهان را کرد خاک
مصطفی آمد درین ره فخر جان — تا جدا رو با رشاد جاودان
مصطفی آمد درین ره راز دان — دیدهٔ معنی درین ره باز دان
مصطفی آمد درین ره عقل کل — عقلهاے جمله زو یابد دلیل
مصطفی آمد درین ره رهنمون — سر معنی را ازینجا باز دان
مصطفی آمد درین ره با وصال — زاهدان را او بجان آمد کمال
مصطفی آمد درین ره شاه دین — قطب عالم رحمة للعالمین
مصطفی آمد درین ره عز عشق — این کسے داند که اندر وے عشق
مصطفی آمد درین ره ذات حق — این کسی داند که دید آیات حق
مصطفی راحق همین حق بدان — تا شوی در هر دو عالم ایمنشان
مصطفی در مرتضی را یار دان — جمله را حق دان و بر حق زار میران
مصطفی در مرتضی هر دو یکیست — در ابوبکر و عمر فرمود پی شکست
سر جان مصطفی و مرتضی — گشته از زهر و ستمها کربلا
عاشقا یکدم در آ در سر جان — تا بیابی سر عشق لامکان
عاشقان مبنی درین گشته غرق — از قدم در خون نشسته تا بفرق
عاشقان مبنی ز خود فانی شده — وانگهی در عشق حق کامل شده
عاشقان مبنی زبان قال آمده — وانگهی از عشق در حال آمده
عاشقان مبنی بری از خود بشتن — همچو ابراهیم آذر بت شکن
عاشقان مبنی ز فرق خاکدان — در دو عالم گذشته از هفت آسمان
عاشقان مبنی عشق دوست بست — جمله اندر نیستی گشتند هست
عاشقان مبنی ز هجر در وداع — همچو داؤد نبی اندر فراغ
عاشقان مبنی بسے در عز نور — همچو موسی رفته اندر کوه طور
عاشقان مبنی بسی شاه آمده — چون سلیمان شاه درگاه آمده
عاشقان را نیز چندان عز نبود — چون محمد عاشقے هرگز نبود

عاشقان خود جمله در راه وی اند — جمله حاجتمند درگاه وی اند — از سر روئی نگه کن این کتاب — تا که برخیزد ز پیشت صد حجاب
از سر روئی نگه کن اے پسر — تا شوی از سر معنی باخبر — وین کتاب دیگر است ای مرد دین — رهروان را ره نماید در یقین
غیر قرآن این کتب ہاے دگر — پوست وان این جمله را ای باخبر — بار قرآن معنی ہست ای پسر کمال — تو چه دانی تا چه گفته ذوالجلال
من همه تعصیر ہا را خوانده ام — مغز قرآن را ازان برخوانده ام — باز فرمودند از پیشان مرا — تا بگویم اصل را د مغز را
هر چه گفته دیگران افسانه بود — عقلها با این سخن افسانه بود — یک زمانه ترک کن افسانه را — گوش کن از من تو وصلت نامه را
هر که خواند این بکام دل شود — نزد و باشد کاندرین اصل شود — نام این کردم بوصلت نامه من — زانکه وصلت دیده ام از نور دین
هر که بیخواهد که او واصل شود — در د سهلولش همه حاصل شود

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سرانجام صمام او

ای برادر قصهٔ تو گوش دار — تا شنوی در ہر دو عالم مرد کار — دست لطف حق چو آدم آفرید — دز غذای سر عشقش پرورید
چل صباحش از قضا تخمیر کرد — بعد ازانش برگشید و میگزید — بعد ازان فرمود کی افلاکیان — سجده آری پیش آدم در زمان
پس نهاد و ذات هم در پیش او — سر کشیده آن لعین از کیش او — حق تعالی گفت ای ملعون راه — تو چرا سر میکشی از حکم شاه
زا دوی معنی تو آگه نیستی — ای آنکار کرده ابلیس لعین — چونکه تو سر میکشی از راه دین — لعنت ما بر تو شد تا یوم دین
ای لعین گنج ست آدم در صور — سخت مغروری و در ره میستی — آن زمان آدم نشسته در بہشت — بود با رو حانیان در باغ کشت
صد ہزاران حور ہر دم در برش — توجه دانی زانکه ہستی بیخبر — صد ہزاران لطف او در یافته — صد ہزاران حلّه با سر ساخته
صد ہزاران غزو شادی و طرب — صد ہزاران نور ہر دم در سرش — سلسبیل و زنجبیل وی روان — شیر شهد و میوه ہای جاودان
جمله از لطف خدا آدم بدید — نی در ایشان رنج دیدی نه تعب — حق تعالی خواست اسرار ترا — فاش گرداند سزای مر ترا
آدم از جنت چو بیرون آورید — ہر زمان میگفت او ہل من مزید — صورت ابلیس بر ابلیس دان — د وسوسه کرده در آدم ہر زمان
آدمی معنی توائی ای بیخبر — صد ہزاران در مکنون آورید — نفس شوم ست ہست ابلیس لعین — سر کشیده او نبرد روح نازنین
روح را فرمان برست و آن فضول — سر به بین و سر بدان ہر راه بر — باز گوئی سر تو اسرار جان — گر نه آمد آدم اندر خاکدان
بود گنج بے نہایت در عدم — لاجرم ناشش نهاده بوالفضول — گاه آنجا آدم و حوا شده — شیث را اندر جہان پیدا شده
نوع گشته در جہان سالی ہزار — رو نمود این جایگاه او در سدم — باز ابراہیم بوده در جہان — بت شکسته پیش حق ہر دو عیان
باز اسمعیل ہمچون جان شده — دعوت حق کرده ہر دم آشکار — باز اسحاق نبی پیر آمده — در ره حق سر د ر میر آمده
باز یعقوب نبی آمد بدرد — در ره حق ہر زمان قربان شده — باز یوسف بود اندر مصریان — باد شاہی کرد او اندر عیان
باز داؤد نبی بوده یقین — بوده در عشق خدا آزاده فرد — باز آمد چون سلیمان در جہان — تخت را بر باد کرده خوش روان
باز زکریا چو شد اندر درخت — در تضرع پیش رب العالمین — باز یحیی آمده اندر یقین — سر فدا کرده ز بہر راه دین

باز عیسی آمده از سر خلق — صد هزاران خلق را داده سبق — باز احمد آمده در لامکان — صد هزاران نور او اندر جهان

باز احمد آمده از عشق نور — خلق عالم یافته ازوی حضور — باز احمد آمده از عشق کل — عاشقان جمله ازو یابند کل

باز آمد مصطفی با صد بیان — از برات طالبان و عارفان — باز بوبکر آمده در صدق کل — صادقان جمله ازو یابند کل

باز عمر آمد درین ره عدل پاک — عادلان را کرده اندر نور پاک — باز عثمان آمده اندر حیا — صد هزاران رهروان را پیشوا

باز حیدر آمده با صد کمال — آفتاب شرع نور ذوالجلال — از حسین و وز حسن صد راز بین — صد هزاران سر حق را باز بین

باز آمد با یزید اندر مزید — هر زمان گفته زجان هل من مزید — باز لقمان آمده آن قطب حق — از ره حق برده از مردم سبق

صد هزاران سرفرازان نوشهان — آمد مدد از پشت آدم در جهان — کے توانم جمله را تکرار کرد — عشق پاکان در دل من کار کرد

گر صداست وگر هزار آن خود یکیست — مرد حق را اندرین ره کی شکست — آدم از جنت برون آمد چو جان — تا جمال دوست را بیند عیان

آدم یعنی مکرم آمده است — او ز نفخ روح خرم آمده است — آدم یعنی زجمله دوست دان — هر چه غیر آدم است آن پوست دان

حکایت آمدن مردی دانا بخدمت حضرت شاه

بباید پیش حیدر مرد دانا — که سری باز گوز اسرار ما را — که اندر جنت ماوا بود روز — بود این شمس اینجا مجلس افروز

علی کفشش نه روز است و نه شب هم — نه شمس است و نه بدر است و نه مظلم — همین آدم بود سالار افلاک — همین آدم بود معمار این کاخ

همین آدم درینجا سرفراز است — همین آدم در انجا شاهباز است — همین آدم بود کرسی یزدان — ازین آدم شده است این چرخ گردان

همین آدم بود عقل مصفا — ازین آدم شده است اصل پیدا — همین آدم بود روح مطهر — ازین آدم شده است عالم نور

همین آدم بود عرش الٰهی — ازین آدم بدانی هر چه خواهی — همین آدم بود سدره سعانی — ازین آدم خدا را باز دانی

همین آدم بود جنات اکبر — ازین آدم شود جنات اصغر — همین آدم بود جبریل فتوا — نه فتوا گنجد آنجا و نه دعوا

زبهر آدم این حوران و غلمان — زبهر آدم است اشجار جنت — زبهر آدم است انوار رحمت

زبهر آدم است این هر دو عالم — زبهر آدم است هر بیش و هر کم — همین آدم بود مقصود عالم

همین آدم توئی گر باز دانی — همه عالم توئی گر راز دانی — در معنی بروے تو کشاده

اگر تو اندران در خام باشی — بزیر بار کالانعام باشی — اگر تو اندران رم جام باشی — ازان در تا نبردی خام باشی

ازان تا اندران اشباه باشی — بمعنی چون رسی الله باشی — زهی توحید حق توحیدران کو — درین ره عاشقان دانند جان کو

گسی کز غیر حق بیزار باشد — یقین میدان که مرد کار باشد — ز غیر حق درین ره میل در کش — بداغ عشق خود را نیل در کش

بغیر حق بسین در هر دو عالم — اگر هستی ز ذریات آدم — که اندر هر دو عالم جز یکی نیست — درین معنی که میگفتم شکے نیست

یکے دان جمله را در انجام و آغاز — یکے بین جمله را در گوش کن باز — یکے دان صورت عالم سراسر — یکے دان جمله اشیای برادر

اگرچه صد هزاران رنگ پیش است — بهر جا رو صد دینی و کیش است — ولیکن اصل دان بیرنگ آمد — ازان هر دم درانجا رنگ آمد

نه بینی ابر را هر دم بر رنگے — در رختان کرد او هر دم بر رنگے — هزاران رنگ گوناگون شده است — گهی زرد و گهی سرخ و گهی ناب
خاک را خود رنگها افزون تر است — زانکه قرب و بعد او کامل تر است — این همه تقدیر یزدان کریم ما — تا نه بینی جز یکے را اے فتا
این همه در ذرات و طامات از یکیست — این همه در ذرات و طامات از یکیست — این همه زنده ستور ذات دان — ای پسر این جمله آیات دان

حکایت در ظاهر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال باوفا — خواجهٔ مایان غلام مصطفیٰ — او فتاده بود آن در تین — در میان آن جهودان بی یقین
مرد دین بود او طلبگار آمده — عشق احمد را خریدار آمده — روز از بهر جهودان کار کرد — شب همه شب ندمت خمار کرد
روز و شب در دین حق پیدا بود — واقف سر بود مرد کار بود — آن جهودان لعین گرم شدند — از طریق عشق او آگه شدند
چند تن زان گمرهان جمع آمدند — تا بلال پاک را چوبک زدند — تا که برگردد ز عشق مصطفیٰ — ترک گیرد این طریق مصطفیٰ
بعد ازان گفتند از نفس دنی — تو چرا تعظیم احمد میکنے — راه اورا تو چرا کردی قبول — گشته در راه ما تو بوالفضول
گفت راه او هست و بهتر است — راه بے راهان تمامی ابتر است — پس بلال از شوق دل گفت ای احد — قادر و فرد و خداوند صمد
صد هزاران گر زنند از خشم من — من یکے دانم ترا بے ماؤ من — گر هزاران پاره گردد جسم من — من یکی دانم یقین بے ماؤ من
ماؤ من بگزار بگذر از دوئی — تا رهی از ننگ و ننگ و نیک و بد — چون بلال باوفا بگذر ز خود — تا رهی از ننگ و ننگ و نیک و بد
تا دم آخر بسازا ای محترم — تا دم آخر بکتائے رسی — در کمال ذات یکتائی رسی
چونکه یکتا باشی ای مرد خدا — چونکه یکتائی درین ره ذره ایست — هم ز دنیا بگذری و هم ز دین
چونکه یکتا باشی ای مرد فقیر — چونکه یکتائی درین ره ذره ایست — هر دو عالم در ره تو قطره ایست
چونکه یکتا باشی اندر لامکان — چونکه یکتا باشی اندر ذکر نور — وصلتے یابی شوی اندر حضور
چونکه یکتا باشی در دین خدا — چونکه یکتا باشی اندر بحر جان — جان نماید خویشتن را در میان
چونکه یکتا باشی اندر سر دل — چونکه یکتا باشی اندر معرفت — معرفت اندر ترا هر دم صفت
چونکه یکتا باشی اندر راه ورا — چونکه یکتا باشی هم یکتا بدان — سر معنی کرده ام با تو بیان
چون جهان را جمله رنگ پیدا شده است — انبیا را جمله رنگ گفتند باز — از یکے گشتند ایشان سرفراز
شرح و ترتیب از یکی شد آشکار — آسمان را از یکے گردان شده — ماه و خورشید از یکی تابان شده
از یکی شد این جهان بر گفتگوی — از یکے شد این نجوم بیشمار — از یکے شد عالم هفت و چهار
از یکے پیدا شده بین در دران — از یکے پیدا شده اشجار ها — داده هر دم لون لون اثمار ها
از یکے شد کوه پیدا در جهان — از جماد سے ساکنین این جهان
از یکے پیدا شده فیل و حشم — اشتر و گاو و خر و اسب و غنم

از یکی پیدا شده زرّ و گهر
در و لعل و سنگهای معتبر

از یکی پیدا شده وحش و طیور
هر یکی را صد نوا و صد نفور

از یکی پیدا شده صد دل خراب
کرده با عشاق هر دم صد عتاب

از یکی پیدا شده خوبان چین
چشمها با دام لبها شکرین

از یکی پیدا شده جمله جهان
از یکی شد آشکارا و نهان

از یکی پیدا شده صد نامدار
عاشقان را کرده هر دم جان نثار

از یکی پیدا شده علم انبیا
از یکی آمد حضور اولیا

از یکی آمد خلیل ذوفنون
در ره حق تا جدار در همون

از یکی موسی شده صاحبقران
حیرت آورده ز بیم لن ترانی

از یکی دان هر چه بینی سر بسر
چه بود چه نیک و چه جنگ و چه کر

این یکی اندر یکی آمد مدام
تو یکی اندر یکی بین والسلام

تو یکی اندر یکی توحید دان
بر دل نو آیت تحقیق دان

تو یک اندر یک تو عشق و روح دان
این سخن را تو در مفتوح دان

ذات حق را در صفات حق ببین
بگذر از کفر و رها کن کیش و دین

بس نهان اندر عیان سیدان مدام
پس عیان اندر نهان بین والسلام

هم نبی و هم ولی و هم ملک
دو مبین تا تو نباشی احولی

دو مبدم در هر دو کار ره نمود
چون مکانش نیست هر جایی نحود

این سخن از لامکان آورده ام
سر مخفی را عیان آورده ام

این سخن از عرش اعلی آمده ست
از سر سوز حق تعالی آمده ست

این سخن از بهر معنی آمده ست
نه بدعوی و نه فتوا آمده ست

این سخن بر بان سعنی آمده ست
از طریق عشق مولی آمده ست

این سخن از عشق جانان آمده ست
لاجرم از عقل پنهان آمده ست

گر ترا درد ست یا بی کار را
اندرین ره باز دان اسرار را

در گذر از علم زهد و قال و قیل
در رو و اگزین بشو چون سلسبیل

در گذر از خویشتن یکبار گی
تا رسی در عالم بیچارگی

از یکی پیدا شده صد ماه رو
سرو قد و تنگ چشم و مشک بو

از یکی پیدا شده صد نازنین
هر یکی را در لباس خرّ ثمین

از یکی پیدا شده صد گلعذار
ابروان چاچی و چشمان پرخمار

از یکی پیدا شده صد ماه وش
دست شان در گردن ما باد خوش

از یکی پیدا شده صد مه لقا
عاشقان را کشته هر دم از جفا

از یکی پیدا شده این جسم جان
سر این معنی بدانند عاشقان

از یکی آمد نبوت در جهان
از یکی آمد ولایت در جهان

از یکی احمد شده سالار شاه
عقبها را برگرفته او ز راه

از یکی عیسی شده بر آسمان
ترک کرده خطهٔ این خاکدان

این همه تفسیر از بهر یکیست
مر ورا معنی را در اشکافی شکست

خود یکی اندر یکی آمد یکی
اندر این معنی کجا باشد شکی

تو یکی اندر یکی دان هیچ هیچ
تا شوی در معرفت صاحب نظر

تو یک اندر یک خدا باشد خدا
بشنو این معنی پاک با صفا

بس جمالش در جلالش باز بین
شک بسوزان و گذر کن از یکین

هم زمین هم آسمان و هم فلک
هم نجوم و هم بروج و هم ملک

این یکی آمد یکی آمد همه
عقل افتاده ست اندر واهمه

این سخن از ترجمان دیگر ست
مر و این ره را نشانی دیگر ست

این سخن از عقل و از جان برتر ست
این کسی داند که عالی گوهر ست

این سخن از بهر عشاق آمده ست
از برای جان مشتاق آمده ست

این سخن از بهر وصلت آمده ست
نه از ره تقلید و کثرت آمده ست

این سخن از سر پنهان آمده ست
صد هزاران گوهر جان آمده ست

این سخن را در رو باید بیشکی
تا بدانی از رموزش اندکی

گر ترا در دست و در بان هم بود
گر ترا عشق تو جانان هم بود

در گذر تو زین جهان و آن جهان
چند باشی آشکارا و نهان

بگذر از خود پاک کلی از فنا
تا رسی اندر فنا بین بقا

چون وجود خود کنی کلی خراب
آنزمان محبوب بینی بی حجاب

گر یکی بینی تو جان را در بین شوی
ور دو بینی احول کژبین شوی

در همه عالم ورا همتای نیست
همچو او در علم سر غوغای نیست

روز و شب در راه با او در رود
بی ولید و خفت فردی فرد هست

این حکیم است و دو جهان او را دراست
این حکیم است هر دو عالم نور راست

صد هزاران حکمت از حق یافته
هر زمان نوعی دگر پرداخته

ای بسا کس را که او آگاه کرد
ای بسا کس را که شاهنشاه کرد

ای بسا کس را که جام فقر داد
ای بسا کس را که خانه زر بداد

او حکیم صادق سر خداست
همچو او دیگر حکیمی خود کجاست

صد هزاران حکمت بی منتها
از خدا او یافت آن بحر صفا

اندران خانه یکی آئینه دان
هفت عالم او ازان آئینه دان

جزو و کل گفت ای حکیم باخرد
هر زمان در آئینه ئی بنگرد

حکمت او من ازین پیدا کنم
در جهان خود را چو او زیبا کنم

چون دو دیده احولک در آئینه
لاجرم کژبین شده در آئینه

جهد کن تا کژ نه بینی ای سوار
تا نباشی همچو احول شرمسار

جهد کن تا کژ نه بینی ای فتا
تا نه گردی همچو احول مبتلا

دو مبین و یک مرو راه ای پسر
تا شوی در راه سنعنی معتبر

دو مبین ای مرد معنی در میان
تا شود اسرار حق پیشت عیان

دو مبین ای مرد بگذر از دوئی
تا رسی در عالم کو بودئی

دو مبین ای مرد راه ذوالجلال
تا رسی در عالم وصل وصال

دو مبین و وحدت حق در نگر
تا یکے بینی جهان را سر بسر

دو مبین و بگذر از هر ننگ و نام
تا رسی در راه وحدت والسلام

احولک دو دیده از ره اوفتاد
سرنگون اندر درون چاه اوفتاد

لاجرم از غافلی از ره فتاد
لاجرم از احولی در چه فتاد

لاجرم در بند صورت مانده است
پای تا سر در رکدورت مانده است

عاشق و معشوق تو تو خود شوی
جان و تن بگزار بگذر از دوئی

هست او ستاد حکیم پاکباز
دائما با حق تعالی گفتگو راز

راز با حق تعالی گفته است
سر با از را دانسته است

هیچ کس از راز او آگه نشد
هیچ کس با لودی همره نشد

همچو او دیگر حکیمے خود نبود
جمله عالم را از و حکمت کشود

ای بسا کس را که از دی کشود
ای بسا کس را که سیر حق نمود

ای بسا کس را که در دے عشق داد
ای بسا کس را که در صدق داد

ای بسا کس را که شاه و میر کرد
ای بسا کس را که نصب تیر کرد

از خدای خویش حکمت یافته
در سلوک خویش نعمت یافته

هیچ کس از علم او واقف نشد
احولی با او کریم همخانه شد

هست آن آئینه در پیش حکیم
روی خود در او بیاد و در دمی بقیم

حکمت او بیشکی در آئینه است
لاجرم زیبا رخش چون آئینه است

وانگهی در آئینه کرد او نگاه
دید او صورت که زشت است و تباه

جهد کن تا کژ نه بینی ای پسر
تا نباشی همچو اول کژ نظر

جهد کن تا کژ نه بینی ای فقیر
تا نمانی همچو احول در سعیر

هر که دو بیند نشان غفلت است
زانکه او اندر مقام احولت است

دو مبین و دم مگو و دو مجو
تا ازین طاقت کمن تو گفتگو

دو مبین ای پاک باز ره رو
یکدم از گفتار من آگاه شو

دو مبین ای خواجه تا حق راستان
تا شوی شهای اندر لامکان

دو مبین در راه عشق راستان
تا شوی در هر دو عالم بی نشان

دو مبین و بگذر از هر ننگ و بد
یا یکے بینے ازل را از ابد

دو مبین در راه عشقش ای جوان
تا شوی پنهان تو اندر لامکان

احولک در آئینه چون بنگرید
روی خود را دید آن از کار دید

لاجرم بدبخت سرگردان شده
هر دم از نوعے دگر حیران شده

وان حکیمے پر هنر در آئینه
جمله یکتا دید در سه آینه

وان حکیم پرهنر ارواح دان — نفس شیوست احول آمد در بیان — روح اندر عالم وحدت فتاد — نفس اندر عالم کثرت فتاد

دل بدان آئینه از روی کمال — تا در و بینی جمال ذوالجلال — اندران ره گر تو صاحبدل شوی — بی کمال و بی یقین و اصل شوی

روح نفس و عقل دل جمله یکیست — مرد معنی خود در اینجا بیشکست — چونکه ره بینی تو او را روح دان — چونکه کژبینی گشت نفس شوم دان

عقل اندر صورتت کرده جواب — عشق صورتهای گل کرده خراب — عقل اندر هر دو عالم در فراق — عشق داده هر دو عالم را طلاق

عقل اندر کارسازی در جهان — عشق اندر بی نیازی در جهان — عقل دائم طالب فقر شده — عشق آتش در همه دفتر زده

عقل اندر زیستی هست آمده — عشق اندر هستی هست آمده — عقل نقاشی شده اندر جهان — عشق شهبازی شده در لامکان

عقل هر دم خانه آباد ان کند — عشق هر دم خانه ها ویران کند — عقل باشد غافلان را رهنما — عشق باشد عاشقان را پیشوا

عقل آنجا پرده دار ره شده است — عشق آنجا راز دار ره شده است — عقل آنجا هر زبان اندر سجود — عشق غوطه خود خورد اندر وجود

عقل اندر کار خود درمانده است — عشق صد اسرار حق برخوانده است — عقل در تسبیح و تهلیل آمده است — عشق در تکبیر و توحید آمده است

عقل اندر زنا تمامی باز ماند — عشق اندر کارد انی پیش راند — عقل اندر سرفرازی آمده است — عشق اندر بی نیازی آمده است

عقل اندر جست جو در قال و قیل — عشق اندر شست و شو چون آب نیل — عقل اندر پاکبازی جاودان — عشق وصل و فضل خواند در جهان

عقل گشته هر زمان کوئی دگر — عشق را کوئی نبوده ای پسر — عقل هر دم در دو رنگی آمده است — عشق اندر بی درنگی آمده است

عقل از تکلیف چون کامل شده — عشق از تشریف او واصل شده — جوهر عقل است فعل این جهان — جوهر عشقست بحر لامکان

جوهر عشقست پیدا و نهان — حالت عشقست این هر دو جهان — جوهر عقل است رحمان و رحیم — جوهر عشقست دریای عظیم

جوهر عشقست پاک ذات حق — این کسی داند که دید آیات حق — یکزمان جویای وصل یار شو — ایدل آخر یکزمان بگذر ز جان

ایدل آخر یکزمان بگذر ز قال و قیل — تا رسی اندر مقام لامکان — ایدل آخر یکزمان بگذر ز هر دو جهان — تا رسی در عالم عین عیان

ایدل آخر یکزمان بگذر ز کون و مکان — چند باشی در پی حال و محال — ایدل آخر یکزمان بگذر ز هر نیک و بد — چند باشی در عقول و در خرد

ایدل آخر یکزمان بگذر ز کبر و نفاق — تا نه بینی خویشتن را در میان — ایدل آخر یکزمان بگذر ز حرص و هوس — تا نمانی اندرین ره بازپس

ایدل آخر یکزمان بگذر ز جهل و گمان — تا نمانی در عذاب و در فراق — ایدل آخر یکزمان بگذر ز پندار کین — تا رسی در قرب رب العالمین

ایدل آخر یکزمان بگذر ز نجل و فساد — تا نه نور عقل یابی صد بیان — ایدل آخر یکزمان بگذر ز سود و زیان — تا رسد ت در این جهان

ایدل آخر یکزمان بگذر ز خوف و رجا — تا نه بینی خویشتن را در میان — ایدل آخر یکزمان بگذر ز بالا و پست — تا شوی از عشق جانان نیست هست

ایدل آخر یکزمان بگذر ز فضول — چند باشی در پی رد و قبول — ایدل آخر یکزمان بگذر ز ظلمات خلق — چند باشی در پی حالات خلق

ایدل آخر یکزمان بگذر ز علم و اسم — تا روی در روز محشر شاد شاد — ایدل آخر یکزمان بگذر ز نفس صور — چند باشی بت تراش و بت پرست

ایدل آخر یکزمان بگذر ز راه و نشان — تا نباشی بر طریق ما جرا — ایدل آخر یکزمان بگذر ز راه و گمان — چند باشی اندرین ره بدگمان

ایدل آخر یکزمان بگذر ز جان — سر بیاز و غوطه خور اندر عدم — ایدل آخر یکزمان بگذر ز لذاتها — تا بیابی عالم بی منتها

همچو مردان خدا شو بی نشان

ایدل آخر ترک کن گفتار را — تا بیابی عالم اسرار را — ایدل آخر یکزمان بیدار شو — وانگهی جویای راه یار شو
ایدل آخر جان را ایثار کن — پس بافگن بر بدو دیدار کن — ایدل آخر خویشتن را کن فنا — تا بیابی در فنا عین بقا
غیر حق اندر دو عالم خود مبین — مان و مان تا تو نه بینی غیر را — غیر حق اندر جهان نبود بسیر — باز دان اسرار و شو صاحب نظر
گر تو غیر حق به بینی اے پسر — شک بسوزان و گذر کن از یقین — غیر حق اندر دو عالم نیست کن — در رهِ توحید این ارشاد کن
گر تو غیر حق به بینی اے فقیر — در قیامت خسته گردی کور و کر — گر تو غیر حق به بینی در جهان — منکری باشی بسانِ کافران
گر تو غیر حق به بینی ای جوان — هر زمان از جان برآید صد نفیر — گر تو غیر حق به بینی ای فنا — در میانِ غیر گردے مبتلا
چون صفاتِ او احد آمد مدام — خاک بر فرقت نهی تو جاودان — گر تو غیر حق به بینی در جهان — باز مانی از جمالِ جاودان
در همه اشیا و در اظاهر به بین — غیر نبود جمله او دان والسلام — هر چه بینی در وجود او مبین — این چنین دیدن ترا نیکو بود
آسمانها و زمینها و فلک — اولین و آخرین و ظاهرین — ظاهر و باطن در امیدان تمام — آخر و اول در او دان والسلام
هر چه بینی ذاتِ او میدان تمام — جمله او را دان نگردد تو شک — صورت و معنی بهم تو داده دان — جمله اشیا مصحفِ آیات دان
کوهها از درگهش یک مشت خاک — ذره در کوی او بین والسلام — آفتاب از روی تو یک ذره بدان — بحر با از بحر او یک قطره دان
سر خود با انبیا گفته تمام — تا گبرد او فتاده در مغاک — انبیا را داد سر خویشتن — زانکه ایشان اند شاهِ انجمن
سرِ وحدت از محمد شد پدید — بر محمد ختم کرده والسلام — سرِ وحدت نور احمد باز دان — تا شود پیدا بهشت هر زمان
پس علی از روی بگزیدش جان — پس علی اسرار خود با احمد بگفت — چونکه او بنشنید سر خود بگفت
چون علی بشنید دل آگاه کرد — آنزمان برخاست و قصد چاه کرد — پس علی اسرار حق با چاه گفت — سرِ وحدت از دل آگاه گفت
جان و تن دان گر تو ئی مرد یقین — تا شود علم الیقین عین الیقین — تن به پنج و چار شش در مانده است — لاجرم در راهِ حق وا مانده است
چون علی اسرار در حیات بگو — تا تنت فانی شود از گفتگو — چون تنت فانی شود باقی شوی — آنزمان علم خدا دانی شوی
چون تنت فانی شود کل جان شوی — آنزمان تو لائق جانان شوی — چون تنت فانی شود ای مرد کار — فی همان دریا رساند بے دیار
چون تنت فانی شود ای مقتدا — پس بیابی قربِ وصلِ مصطفی — چون تنت فانی شود از سر عشق — چون خلیل الله رود در نار عشق
چون تنت فانی شود ای نیک بخت — همچو موسی نور بینی بر درخت — چون تنت فانی شود آگه شوی — همچو عیسی پاک روح الله شوی
چون تنت فانی شود از قیل و قال — فارغ آئی میشوی تو مرد حال — چون تنت فانی شود از ذکر و فکر — فارغ آئی سیر وی در راه بکر
چون تنت فانی شود از خویشتن — وارهی از گفت و گوی ما و من — چون تنت فانی شود از خشم جان — فارغ آئی و شوی در لامکان
چون تنت فانی شود اندر وجود — بر تو گردد در و زر پرکار وجود — چون تنت فانی شود از بیهراز — فارغ آئی و بمانی در صفت
چون تنت فانی شود از نور نور — راز ها یابی و گردی شاهباز — چون تنت فانی شود در لامکان — باز دانی سر را از عاشقان
چون تنت فانی شود در بحرِ نور — محو گردی و شوی اندر حضور — چون تنت فانی شود از جان من — این زمان بینی جمالِ ذوالمنن

چون تخت فانی شود سلطان شوی | پس علیم و عالم ارزان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام | عادل برحق بُد و سلطان دین
هر دو عالم با وجودش در نظام | سالها در جنگ کفار لعین
عمر خود را در غزا بگذاشته | صد هزاران جسم را اعیان شده
کام خود را از غذا برداشته | غلغله افتاد ازوی در جهان
این جهان آراسته از عدل و داد | بت شکن در ملک هند و ستان و چین
آن فریدون زمانه کیقباد | بود آن کیخسرو روی زمین
تنگه از تیغ او زیر و زبر | ملک هندو از تیغ او ویران شده
چه هندو چه بچین و چه بکر | قیصر از خوفش نبوده در امان
شهرهای منکران کرده خراب | وشمن کیشش بدو زنار بود
کافران را دل شده ازوی کباب | روز و شب بی خدمت دلدار بود
ویرانا کرده خراب اندر جهان | صادق دین بود صاحب دل بود
از برای دین احمد هر زمان | روز و شب بی دین احمد فرد بود
صاحب سر بود مرد کار بود | شب همه شب خدمت جبار کرد
او شراب دین حق نوشنده بود | روز و شب بی دین احمد کار کرد
جان او پُر گوهر توحید بود | صوفی و صادق بُد آن شاه جهان
از ره عیان نه از تقلید بود | دائما در فکر و راه معرفت
شرع احمد را بجان کرده قبول | دائما در عدل و در داد آمده
راه شرع او گرفته از اصول | دائما جویای مردان خدا
خلق عالم از سخای وی غنی | یک شبی در دین احمد کار کرد
شاه رانی کبر بود و نی منی | ناگهان افتاد در ویرانه
شب شدی از خانه بیرون آمدی | حاجت ما را بخواه از کردگار
در طلب بی مست و مجنون آمدی | ملک و مال و تخت خواهی در جهان
سر برهنه پا برهنه شد برون | با سپاه و لشکر و طبل و علم
نی بر سم هر شبی آن ذوفنون | با دواج و تاج و شمشیر و کمر
پس سلامش کرد و گفت ای پیر راه | با سلاح و اسپ و با گنج و گهر
گفت ای محمود از حق شرم دار | با حکیمان و ندیمان جهان
کی شوی از راه معنی باخبر | صد هزاران پرده اند پیش پس
کی رسی در زمرهٔ صاحبدلان | روز نور عشق شمعی برفروز
کی شوی در راه عرفان مرد کار | چون تراپیدا شود آن بحر نور
کی رسی در وصل حق ای بی خبر | این سپاه و کشور و ملک و حشم
لاجرم در صد هزاران پرده | در نیابد پیش چشمت یک رقم
وانگهی برخود دره را ساز کن | آنزمان گردی ز وصل دوست شاد
آنزمان گردی ز وصل دوست شاد | هر دو عالم در دولت گردد فقیر
مختصر گردد به پیشت ای جوان | در نیابد پیش چشمت یک رقم

این غلامان ظریف وماه روی — پیش تو گردند خشک و زشت خوی
این زر و املاک و گنج بیشمار — جمله در پیش تو گردد همچو خار
این کنیزان را تو می بینی نیاز — جمله در چشم تو گردد چون پیاز
ترک گیری لذت دنیا بکل — پس چون آئی تو از پندار اول
سر بسر تو رد گردی ای جوان — پس نماند هیچ در دست و زبان
چون نماند از تو وجود تو خبر — آنزمان از راه حق یابی خبر
وارهی از ننگ و نام خویشتن — چند باشی بت پرست خویشتن
بت چو بشکستی مجاب از پیش رفت — عشق آمد راه دین و کیش رفت
بت چو بشکستی برون شد زین جهان — سر برآئی در جهان جاودان
بت چو بشکستی بمنزل بار سی — در قرین حضرت الله درسی
چونکه ابراهیم یکتا گشت و فرد — لاجرم بتها شکست آن نیکمرد
چون علی بت نیز در کعبه شکن — تا به بینی تو جمال ذوالمنن
این خیالات بدن تو بت بدان — بشکن این بتها و در اندر رو بسکان
آتشی در پا و افتاد و سخت — وارهید از نام و ننگ و تاج و تخت
ای تو سلطان همه عالم بگیر — ای تو بر بان خدای عالمیر
ای تو پیر سالکان در هر طریق — رهنمای مومنان در هر فریق
ای تو سر خیل بزرگان جهان — خلق عالم از وجودت بی نشان
ای تو پیر راه رو در معرفت — ذات تو پر نور و صفت از صفت
ای تو مرد پاک باز و پارسا — صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو توحید خدا کرده بیان — از ره توحید داده صد نشان
ای تو فخر پیشوایان زمان — ای تو گنج بی نهایت در جهان
ای کمر بسته درین ره مرد وار — همچو منصور آمدی در پای دار
در ره حق وحدت کل یافته — عاشقان حق ز تو نیل یافته
در مقام ترک و تجرید آمده — در رموز علم توحید آمده
صوفیان و طالبان با وفا — از تو می یابند صدق و صفا

این سراو باغ تو زندان شود — هست این عالم همه خسران شود
این کلاه و این قبا و این کمر — جمله در چشم تو گردد مختصر
از هوای این جهان بی نوا — در طریق عاشقان مجنون شوی
در ره معشوق خود صادق شوی — آنزمان تو عشق را لایق شوی
محو گردی فانی مطلق شوی — وانگهی در عشق مستغرق شوی
چون تنت فانی شود باقی شوی — آنزمان علم خدا دانی شوی
بت چو بشکستی شود گنجت عیان — بر خوری از گنج وصل جاودان
بت چو بشکستی شوی مرد خدا — وارهی تو زین طریق و ماجرا
بت چو بشکستی برون رفتی ز خاکدان — سر بگلکن در فضای لامکان
بت شکن شو همچو ابراهیم حق — تا زهمرا هان خود پیش سبق
این جهان پر هوس همچو بتان — همچو ابراهیم بت بشکن عیان
کعبه را تو دل بدان ای با بصر — تا بیابی بی از ره سعنی خبر
چونکه محمود این سخنهای بلند — بشنود بیدار پیر روشن هوشمند
گفت محمود ای شریف و پیشوا — ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو قطب اولیاء اصفیا — پیر عالم بنده خاص خدا
ای تو سلطانی همه عالم حشم — ای تو چون پائی همه عالم عنم
ای جنید وقت شبلی جهان — بایزید پر مرید خود تو دان
ای تو مرد عشق و حدت آمده — از ره معنی بغزلت آمده
ای تو حکمت از خدا آموخته — حکمت هر دو جهان را سوخته
ای ترا علم لدنی داده حق — در علوم مصطفی خوانده سبق
ای تو سالار سلوک عاشقان — ای تو محرم اردل صاحبدلان
ای چو ابراهیم او هم کهنه پوش — ای چو ابعه بصری حق کرده توش
از خودی خود بکل فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده
بی سر و پا سلطنت سلطان شده — وانگهی در عالم عرفان شده
گنج معنی و بصورت در فقیر — ای سعنی بس بزرگ و بی نظیر

هر دو عالم ذره وجودت قطره ایست
عرش کرسی پیش جودت ذره ایست

این جهان و آن جهان خوانان تو
امشبی بس آمدم مهمان تو

گفت اهلاً مرحبا شاد آمدی
در ره عشاق آزاد آمدی

گفت لقمان مرخشی نام ماست
گنج معنی در دل ویران ماست

لیک پرسیدم ز وقت پیر راه
زان نگفتم نام تو اینجا بگاه

شیخ اینجا آمده من بیخبر
از قدوم شیخ کارم شد چو زر

شیخ گفتش بود مردی بیقرار
لیک در عشق خدای کامگار

در طریق عشق در راه ادب
دائما بود آن محقق در طلب

عاشقی پیدا بدان مرد خدا
واله و شیدا بدان سر صفا

در ره توحید حق پاک آمده
در ره تجرید چالاک آمده

ستر الا الله را دریافته
لی مع الله را بجان بشناخته

لیس فی الجنه روایت کرده او
هر دم خود بر دو او گشته شو

می برفت از دار دنیا آن فقیر
آن بمعنی بس بزرگ و بی نظیر

آمدم از سر حسین اینجا بگاه
از برای آن ولی مرد راه

من در اینجا آمدم شوریده حال
دیدم او را رسته از قال و مقال

یک ملک ابریق لبریز آب
بود در دستش اما مشک و گلاب

چون بدان آبش تبسم‌ها بخندان از عزیز
خندیدران حله اش هیچید ند نیز

پس مرا در پیش کرد و داد راز و نیاز
تا که بگذاریم ما بر وی نماز

آن بزرگ دین در ان صندوق گشت
در زمان صندوق پر عود و بهشت

هر که او در راه حق در کار بود
لاجرم در عشق برخوردار بود

هر که او در راه معنی مرد بود
روز و شب بی ناله پر درد بود

جملگی مردان ز خود فانی شده
در بقای حق بحق باقی شده

یک زمانه خواب کردندی نه خور
بود از خلق جهان آزاد و دور

بر مراد نفس خود بر داشتند
هر دو عالم را بنگل در یافتند

در ره توحید حق پاک آمدند
در ره تجرید چالاک آمدند

هشت جنت سوخته از بیمبت
هفت دوزخ یخ شده از عزتست

اکرم الاضیاف از قول رسول
امشبی از لطف ما را کن قبول

بعد ازان سلطان بگفتش ای امام
از کجائی تو مرا بر گو تمام

گفت سلطانش مرا سعد ام بود
شیخ لقمان نام تست ای محترم

حمد الله را که دیدم روی شیخ
آمدم تا خوانده من خود سوی شیخ

بعد ازان گفتش که چون ای اوفتاد
شیخ اینجا آمده گفتش شماد

از ره توحید بر خوردار بود
محرم حق بود سر راه بود

صوفی صادق بدان مرد یقین
کامل و ناطق بدان جویای دین

ترک تجریدی بغایت داشت او
در ره معنی سعادت داشت او

بحر عرفان بود آن مرد خدا
سر بزدان بود گنج بی بها

گفت گنز اگفت او هر دم بخود
محو گشته پیش او هر نیک و بد

کوس سبحانی زده در دم عیان
آن محیط بیکران گنج روان

او انا الحق آشکارا گفته بود
در این اسرار را او سفته بود

اندرین دیرانه می بود او مدام
دائما از فضل حق او شاد کام

سر بدان خشتی نهاده این گوا
رو فرشته پیش استاده بپا

وان دگر یک حله اسپید و ساز
از برای آن فقیر پاک باز

بعد ازان روحانیان آسمان
جمع گشته اند را نجا ای جوان

بعد ازان صندوق سبزی از سما
چون پدید آمد در انجا ای فتا

ای پسر تو یک نی مانی هوش دار
قصهٔ مردان حق را گوش دار

هر که عمر خویش را ایثار کرد
هر دو عالم را فدای یار کرد

هر که حال خویش را آگاه کرد
نفس خود را او فدای راه کرد

نفس خود را در ریاضت داشتند
از خدای خود سعادت خواستند

ترک از بی هر دو جهان کرده بکل
این جهان را دیده اند چون پل

در ریاضت نفس خود را سوختند
دیده و نفس و هم در رو دوختند

سالها بودند اندر انتظار
تا یکی را او صلا شد صد هزار

من شیخم و در راه حق بسیار گوی
هر که او در بند نفس خویش ماند

زان ندیدم در جهان اسرار بوی
کی تواند حرف این اسرار خواند

ای در ریغا سر اسرار نهان
هر که او یکدم مراد خود نداد

سر من گفتم هم ندیدم آن چنان
صد در رحمت به روی خود گشاد

رستمان در راه رفتند ای پسر
این خران در پایگاه خیر و شر

حکایت تاج السراج منصور حلاج علیه المغفرة الی المنهاج

بود منصور عجب بی رنده حال
او ز سوز سر حق بی برده بود

در ره تحقیق او را صد کمال
فی که چون ما راه را گم کرده بود

حال او حال عجب بود ای فقیر
او بمعنی و بصورت بی نظیر

حال او حالی عجب بود ای پسر
او ز اسرار وصل حق نوشیده بود

فی چو حال آن خسیسان با خبر
لاجرم از جسم کلی مرده بود

در یقین خویش واصل گشته بود
عارف صادق بدان بحر وفا

راه در گنج معانی برده بود
در علوم دین قوی داشت او

فی که چون ما او تواند پرده بود
هیچ علمی را فرو نگذاشت او

عاشق صادق بدان بحر صفا
عارفان از عرف او درمانده اند

عاشقان از عشق او گریان شدند
هر دم از نوعی دگر بریان شدند

عالمان از علم او در مانده اند
زاهدان از زهد او رسوا شدند

ورچه ال زهد او شیدا شدند
صادقان از صدق او خون جگر

بود پنجسال او اسرار پوش
ناگهان از وی بر آمد صد خروش

حال او حالی عجب بود ای فقیر
اهل تقلید آنزمان برخاستند

از برای خویش فتوی خواستند
او بمعنی و بصورت بی نظیر

این زمان حلاج کافر گشته است
از طریق دین ما برگشته است

ناگهان بغداد پر غوغا کرد
تا که برگردد ازین کفر عیان

ورنه خونش ابر یزم این زمان
جمله بغداد پر غوغا کرد

دانمودند حال آن منصور را
صاحب مرآت شه غیور را

جمله بر کاغذ نبشتند آن زمان
زانکه دائم او محب ابدی است

کام دل از گفته او بستدی
او بکفر خویشتن رسوا شد است

لیک از ترس عوام و عالمان
کام خود را از خلیفه خواستند

من همیدانم که او مرد خدا است
منع نتوانست کرد آن آن زمان

در دل او صد هزاران خار شد
چار صد تن بود در زندان بند

فارغ از کفر و نفاق و از هوا است
ستر مخفی را بجان برخوانده بود

جمله بر گفتند حال یک دگر
چون در انجا رفت شیخ هوشمند

تا که باز آید ازین آن مستمند
بود در زندان ز قومی پاسبی

گر چه او فتادیم ما در این خطر
مردمان گفتند ما در بند سخت

اندرین زندان چرا شد این زمان
کی توانم رفت زینجا تا تفت

جمله را آزاد کردم این زمان
بعد ازان گفتند در بابسته اند

ما در اینجا خوار زار و مستمند
جمله شان را بند از هم بر گشود

پس اشارت کرد آن مرد خدا
رخنها شد اندران دیوار ها

چونکه در بسته است ما بیم هلاکان
چونکه زندان بان بدید این حال کار

پیش آمد و انگهی بگریست زار
گفت من آگه شدم از سر کار

هر یکی از رخنها بیرون دوید
می نیارد رفت جز من پایدار

بار ها او بر کف پا رو نهاد
دست و پای شیخ را بوسه بداد

تا که جمله سالکان آگه شوند — از طریق عاشقان آگه شوند
چونکه زندان بان برفت آمد زمان — در مناجات آمد آن مرد یقین
گفت ای دارنده عرش مجید — عرش و کرسی هم ز نور تست شدید
گفت ای دارنده لوح و قلم — این جهان و آن جهان از تو علم
ای وصالت آتشی افروخته — عاشقان از هر چه غیرت سوخته
ای وصالت صادق و صادق شده — در طریق صدق حق لاحق شده
ای وصالت امدادی زهد خویش — هر زمان تقریر زهد آرند پیش
ای وصالت انبیا را دوستدار — هر یکی را داده صد علم آشکار
ای وصالت آسمان و هم زمین — هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت ماورا حال آمده — گاه بدر و گاه هلال آمده
ای وصالت باد و آتش را بهم — داد وصلت از ره لطف کرم
ای وصالت بحر را گبداخته — هر زمان دُر و گهر بر داخته
ای وصالت در درختان آمده — صد هزاران میوه الوان آمده
ای وصالت انبیا و اولیا — ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت عالمان عاملان — ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت هر دو عالم سوخته — ای وصالت خانمان آکوفته
ای وصالت غم کشای مفلسان — ای وصالت شمع جان هکسان
ای وصالت سوز مشتاقان شده — ای وصالت وصل بیتابان شده
ای وصالت ترک تجرید آمده — ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت کرد در زندان مرا — ای وصالت فکر شد هجران مرا
بار دیگر عالمان جمع آمدند — جمله اندر قصد آن شمع آمدند
شبلی آمد در زمان پیش جنید — گفت شیخا او فتاده ما بقید
تا که بردارش کشند از چار سو — خلق و عالم می دوند از کو بکو
چون رسید آنجا و خلق بیشمار — دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار
این بگفت و زود در زندان دوید — دید آن شه را و از هیبت طپید

بعد از آنش گفت برخیز و برو — از طریق عاشقان آگه شوند
گفت ای دارنده کون و مکان — در مناجات آمد آن مرد یقین
گفت ای پیدا و پنهان آمده — عرش و کرسی هم ز نور تست شدید
گفت ای آرام جان عاشقان — این جهان و آن جهان از تو علم
ای وصالت یافته — عاشقان از هر چه غیرت سوخته
ای وصالت عالمان در راه دوی — در طریق صدق حق لاحق شده
ای وصالت اولیا را داد حال — هر زمان تقریر زهد آرند پیش
ای وصالت شمس او را یافته — هر یکی را داده صد علم آشکار
ای وصالت کو کبان حیران شده — هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت کرده آب و خاک را — گاه بدر و گاه هلال آمده
ای وصالت کوه را در دل نرود — داد وصلت از ره لطف کرم
ای وصالت سر در پای قدم — هر زمان دُر و گهر بر داخته
ای وصالت عاشقان عارفان — صد هزاران میوه الوان آمده
ای وصالت از جهان بیرون شده — ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت رد و شنائی در جهان — ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت رهنمای سالکان — ای وصالت خانمان آکوفته
ای وصالت صدق صدیق آمده — ای وصالت شمع جان هکسان
ای وصالت وصل جانان یافته — ای وصالت وصل بیتابان شده
ای وصالت کرد در بین آشکار — ای وصالت گنج توحید آمده
صد هزاران خلق در غوغا شود — ای وصالت فکر شد هجران مرا
خلق و عالم جمگی جمع آمدند — جمله اندر قصد آن شمع آمدند
شیخ چون بشنید بر جست آن زمان — گفت شیخا او فتاده ما بقید
گفت تا را یک زمان مهلت دهید — خلق و عالم می دوند از کو بکو
گفت ای منصور دیوانه شدی — دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار

تا که یکدم با خود آیم اندکی — دید آن شه را و از هیبت طپید
غیر تو خود نیست در هر دو جهان — گفت ای دارنده کون و مکان
خلق عالم از تو حیران آمده — گفت ای پیدا و پنهان آمده
هم تو ئی درمان درد بیدلان — گفت ای آرام جان عاشقان
جان خود را اندرین ره باخته — ای وصالت عاشقان را یافته
جمله در راه اند و از ره بی نشان — ای وصالت سالکان هر دو ان
در ره تقلید بشتگا فند موی — ای وصالت عالمان در راه دوی
ذات ایشان ما در اقبیل و قال — ای وصالت اولیا را داد حال
نور او بر جمله عالم تافته — ای وصالت شمس او را یافته
اندرین ره جمله سرگردان شده — ای وصالت کو کبان حیران شده
دامگاه این روح قدسی پاک را — ای وصالت کرده آب و خاک را
صد هزاران عقبه اش در دل زده — ای وصالت کوه را در دل نرود
صد هزاران در برآرد از عدم — ای وصالت سر در پای قدم
ای وصالت عالمان صادقان — ای وصالت عاشقان عارفان
ای وصالت عالمی بیچون شده — ای وصالت از جهان بیرون شده
ای وصالت حاصل صاحبدلان — ای وصالت رد و شنائی در جهان
ای وصالت در کشای طالبان — ای وصالت رهنمای سالکان
ای وصالت عین تحقیق آمده — ای وصالت صدق صدیق آمده
ای وصالت عشق جانان یافته — ای وصالت وصل جانان یافته
ے برد و فرد امرا در پایدار — ای وصالت کرد در بین آشکار
بر در زندان دو بندار ضرور — صد هزاران خلق در غوغا شود
بر در زندان آن شه آمدند — خلق و عالم جمگی جمع آمدند
با مریدان رفت تا زندان شبان — شیخ چون بشنید بر جست آن زمان
بعد از ان تا هر چه میاید کنند — گفت تا را یک زمان مهلت دهید
در حدیث شیخ بیگانه شدی — گفت ای منصور دیوانه شدی

تا که بودم من زنی همدم نه
تا که موئی ماندهٔ محرم نه

این حدیث تو همه دیوانگیست
عقل را با این سخن بیگانگیست

پیشوای ما همه چون مصطفی است
لاجرم تو آنچه گفتی هست راست

این چه گفتی کفر محض است ای فقیر
در گذر از کفر و رستی از سعیر

توبه بند صورتی دانماندهٔ
کی تو هرگز حرف احمد خواندهٔ

لی مع الله گفت احمد از صفا
تو کجا دانی که هستی بیوفا

تو ز صورت هیچ کافر ماندهٔ
وا اصل حق را تو کافر خواندهٔ

بت پرستی میکنی در زیر ریش
مینمائی خویش را صوفی بخلق

دام گاهی کردهٔ این خرقه را
سیفری هر زمان این فرقه را

راه تجرید و فنا را تو نیست
در سخن گم گوی آن را تو نیست

رو که راه بی نشان را تو نیست
عقل تو از راه معنی در شکیست

پس سر دن آمد از انجا همچو باد
رفت اندر خلوت خود سر نهاد

شیخ او را گفت ظاهر گشته است
لیک باطن اندانم من کیست

تا که بردار آورند منصور را
آن قتیل عشق و گنج نور را

تو اسرارت چرا کردی عیان
لاجرم سر را نهادی در میان

گر سرت باید تو ترک سر بگو
در سرت باید ترک سر بگو

می بدیدند این نشان بیوفا
تا کنند آن زمان بردار را

من منصورم تو منصورم حسین
از ره توحید حق دورم مبین

گنج پنهانم درین جسم آمده
سر را عیانم درین اسم آمده

سر توحید این زمان پیدا کنم
در بقای حق بحق باقی کنم

تا بدانند عاشقان سوخته
اسم اعظم را ز اسمی کو فته

من نمودارم برای جمله تان
وا نمایم سر حق را من عیان

من برای راه تحقیق آمدم
لاجرم در عشق صدیق آمدم

من شراب از جام وصلت نوش کردم
گوی را از خلق عالم برده ام

من از این ره برنگردم شبلیا
چند داری با من آخر ما جرا

وز خیال خویش دیوانه شدی
وز حدیث عشق بیگانه شدی

باز قرآن جمله را شرح و بیان
کرد سرش را انگفته اندران

این چه تو گفتی همه زان گفت
این در اسرار هرگز او نسفت

بعد ازان منصور گفتش شو بدر
از رموز ستر معنی بی خبر

من ترا دانی که هستی لی نشان
تو کجا دانی که هستی در ضلال

نحن اقرب گفت حق ذوالجلال
وانگهی سالوس را کوشیده

خرقهٔ ناموس را پوشیده
لاجرم در صد هزاران پرده

تو سلوک راه خود را کرده
لاجرم در عین پندار آمدی

در خودی خود گرفتار آمدی
ستر توحید از کجا تو از کجا

رو که در تقلید ماندی مبتلا
در دلش او فتاد از صد گونه شک

چونکه بشنید این سخن از وی شنید
از ضمیر پاک فتوی خواستند

عالمان آمدم فغان برداشتند
عالمان و جاهلان کرده فغان

چون شنید از علم فتوی داد شان
گفت ای مردود دین و بی زوان

شبلی آن دم رفت پیش او نشست
آن زمان خون تو خواهد شد روان

چونکه سر خویش را کردی عیان
تا نباشی در میان خلق خوار

سر بگو دیگر عیان ای مرد کار
من فتادم در زمین بحر عمیق

بعد ازان منصور گفتش کای فلان
فارغم از کبر و کین و دوز هوا

من خدایم من خدایم من خدا
ظاهر بین و باطنی من بوده ام

اولین و آخرین من بوده ام
پس بگفتا تا دهم این اسم را

بر سر دار آورم این جسم را
لاجرم در نفس آدم آمدم

من برای جمله عالم آمدم
لاجرم در ترک و تجرید آمدم

من برای سر توحید آمدم
جان خود در راه احمد تا فتند

انبیا در راه احمد تا فتند
او مرا نبوده است راه المتین

مصطفی شیخ منست در راه دین
تا بمانیدم یک امروزی دگر

مبلغی خواهد این زمان از این حشر

زانکه ما را هست یار با صفا — گنج توحید است آن مرد خدا — جان خود را در ره حق باخت است — سر معنی را بجان بشناخت است
کامد است در راه حق مستصفا — هم ز حق یابد قوت او صد عطا — در حقیقت پیر عالم هم وی است — زانکه آنم قطب عالم هم وی است
هست نام او در ین عالم کبیر — آن بمعنی او بصورت بی نظیر — از حال من خبردار و خبر — میر سد فرداید ین جانب نگر
او برون آمد ز شیراز از ین زمان — صورتش فرد است بینی در عیان — چه بیاید آن بزرگ پاکباز — سر خود با او بگویم من براز
چون شنود واقف شد حال آن کبار — بعد از انم گو بزد در پای دار — شبلی آنم گفت ای مردان دین — مهلتی بنیوا هد آن قطب یقین
میر سد فرد ای که شیخ کبیر — آن بمعنی او بصورت بی نظیر — شیخ عالم اوست آمد در جهان — هست حالات و مقالاتش عیان
تا چه فرماید ز شرع آن کبار — گردد فتوی کشیدش پای دار — جمله گفتند آن زمان بر داشتیم — تا که شیخ آید فغان بر داشتیم
بعد ازان چون روز پیدا شد پذیر — آمد از شیراز آن شیخ کبیر — چون ببغداد آمد آن شیخ جهان — رفت پیش شیخ منصور آن زمان
گفت ای مرد موحد از چه کار — از برای تو زند این خلق دار — سر حق را غیر کی پی سے برد — هیچ کس دیدی که ناحق می خورد
تو چرا اسرار خود با این خسان — گفتی و دیدی جفا از ناکسان — تو چرا مر انا الحق آشکار — گفتی و رفتی چنین بر پای دار
گنج مخفی بود ای مرد خدا — اشکارا کرده اینجا چرا — راه توحیدی عیانی داشتی — گنج اسرار نهانی داشتی
قرب پنجه سال بودی باده نوش — دائما در راه حق اسرار پوش — این چه بودی کین زمان رفتی ز هوش — هر دو عالم کرده پر از خروش
بعد ازین منصور گفت ای پر هنر — من چه گویم آنکه تو دانی خبر — بحر معنی بی نهایت آمدست — لاشکی بی حد غایت آمدست
کی توانم کرد پنهان انا الحق آمدست — این بزیر کاسه ای مرد گدا — تو نمی دانی که آن بحر صفا — هر زمانی مے برآرد موجها
کمترین موجش انا الحق آمدست — حق چو حقست حق مطلق آمدست — سر توحید آنزمان شد آشکار — گو بزندم این خسان بر پای دار
گر ز تو فتوی بخواهند بده — منتی هم این زمان بر من بنه — شیخ گفتش این چه گفتی نی رواست — من همیدانم که ذات تو خداست
چون دهم فتوی من از جهل و کما — این چنین گفتست آن مرد خدا — کشتن من واجب آید زین زمان — در شریعت زود و ترای عالمان
بعد ازان آمد برون شیخ کبیر — آن بزرگ دین و آن بدر منیر — خلق و عالم جمله پیش او شدند — تا که فتوی را ز او هم بستدند
شیخ گفت ای مردمان منصور گفت — قتل بر من گشت این ساعت درست — در طریق اهل ظاهر کشتنی است — لیک باطن اندانم من که چیست
عالمان آمد فغان بر داشتند — پس طنابے ارزا آراستند — بعد ازانش آورید ند پای دار — بروی آنجا خلق عالم بیشمار
جمله شیخان زمان حاضر شدند — سالکان و اصلان ناظر شدند — عامهٔ بسیار بودند مردمان
پس عجب نبود بدان و ورای پیر — روز محشر بود گوئی سر بسر — همچو شیران درمیان پشه ها
هیچ اورا ترس نے و خوف نی — بحر کی گردد ز بانگ شبنمی — خلق عالم را همه ارزید جان
سالکان حق ز خود فانی شدند — واصلان در عین حق بینی شدند — عامه خان را تن ازان شد کاسته
زاهدان از زهد بیزار آمدند — ترک خود کردند در کار آمدند — عامه را بر صوفیان بگداشتند

کی زنید ای شیخ گان با نفاق
جمله در راه محمد گشت عاق
عامه آمدم سنگها برداشتند

چونکه منصور آنچنان دید آنچنان
گفت اینک میروم بردار جان
دست زد اندر رسن آنمرد کار
پایها را برزد و پس شد بدار

بر سر دار آمد آن مرد خدا
هر زمان میزد انا الحق بر ملا
چون کسان او را همی افشاختند
سنگها بر وی همین انداختند

بار دیگر از انا الحق باز داد
جمله عالم باد آواز داد
خلق عالم آنزمان از خود شدند
بنجبر از انجا انا الحق میزدند

سنگ خشت و رسته و کیوان وار
میزدند آنجا انا الحق آشکار
مفسدی آمد مگر تشنیع دید
آنزمان از دست او خون میچکید

بر زمین میشد انا الحق آشکار
این چه سرست این چه عشقست آشکار
او فرو مالید دست خود بر رو
گفت مردان راز خود فاش آبرو

پس بساعد میزد و میمالید دست
خویش را شاطی کرد و غم را در ربست
شبلی این گفت این زمان چه دیده
زست در ساعد چرا مالیده

گفت ایندم میگذارم من نماز
پس وضو سازم بنجوان ای پاکباز
اکنون نماز عشق را اینجا وضو
راست ناید جز بخون ای خوبرو

بعد ازان شبلی بگفت ای مرد کار
از تصوف این زمان رمزی بیار
گفت که آنکه می بینی به بین
تا نترا در راه حق باشد یقین

بار دیگر گفت کای صاحب نظر
از طریق عشق ره ما را خبر
گفت عشق آنجا بود گردن زدن
بعد ازانش آتش آید سوختن

بعد ازانش سر بریدند از جفا
عالمان و جاهلان بیوفا
این بگفت و این چنین شد حال او
منتشر شد در جهان احوال او

چون بریدند سر زان مرد کار
خوش انا الحق میزدی سر آشکار
بعد ازانش سوختند آن مردمان
خاک او بر باد داد آنزمان

خاک او بر آب الله شد پدید
خاک او را باد در آب آورید
در نگر ای عارف صاحب نظر
تا که مردان را چها آید بسر

جمله مردان فنای ره شدند
در بقای حق بحق آگه شدند
گر تو مرد راه عشقی راه رو
همچو مردان از دل آگاه رو

جمله مردان ز خود بیرون شدند
در ره عشاق غرق خون شدند
جسم و جان و دین و دل در باختند
تا کمال راه را دریافتند

هستی خود را ز ره برداشتند
نیستی را اندرین ره خواستند
مال و ملک و آب و جاه این جهان
جمله را انداخته در رود نیل

زهد و راه و علم را و قال و قیل
جمله را انداخته در رود نیل
صورت خود ز آب گل کرده خراب
غیر حق را اندرین ره سوختند

دیده از غیری خدا بر دوختند
غیر حق را اندرین ره سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس
گر تو غیر حق نه بینی در جهان

بر تو روشن گردد اسرار جهان
چون تواند در راه یک بینی شوی
آنزمان زا سرار حق یابی خبر
که شوی از جسم و جان محو تو بدر

عقل این گفت سودایی کند
تا نه سی اندر رکان لامکان
عشق هر دم خانه یغما کند
عقل را بگذار در راه ای پسر

پیر را هست اندرین ره عشق دان
روح پاکش رحمة للعالمین
عقل شیطان را رد و ره نیست
آدم ما را بدید سے همچو ما

ای هزاران سبحه و سجاده پر تا نیست
در ره توحید ی بی کیش باش
ای برادر در کمال خویش باش

بر شمایخ سنگها برداشتند
پایها را برزد و پس شد بدار
سنگها بر وی همین انداختند
بنجبر از انجا انا الحق میزدند

آنزمان از دست او خون میچکید
گفت مردان راز خود فاش آبرو
دست در ساعد چرا مالیده
گفت ایندم میگذارم من نماز

بعد ازان شبلی بگفت ای مرد کار
گفت که آنکه می بینی به بین
بعد ازانش آتش آید سوختن
بعد ازانش سر بریدند از جفا

چون بریدند سر زان مرد کار
خاک او بر باد داد آنزمان
تا که مردان را چها آید بسر
همچو مردان از دل آگاه رو

جمله را انداخته در رود نیل
غیر حق را اندرین ره سوختند
بر تو روشن گردد اسرار جهان
که شوی از جسم و جان محو تو بدر

تا نه سی اندر رکان لامکان
روح پاکش رحمة للعالمین
آدم ما را بدید سے همچو ما
در ره توحید ی بی کیش باش

این راه تست ای طفل نوزند — راه شیر انست مرد هوشمند
خود پرستان اندرین ره گم شدند — از طریق نیستی آگه نیند
عشق را بگزین ز نفست را بسوز — تا شب تاریک گردد همچو روز
نفس را آنجا حجاب راه دان — این سخن را از دل آگاه دان
این ز تقلید ست و نی راه هوا — راه تحقیق ست راه مصطفی
در ره توحید جان ایثار کن — دیده را در بازر و دیدار کن
اندرین ره کاملی باید شگرف — تا کند غواصی این بحر ژرف
صد هزاران خلق حیران مانده اند — اندرین ره زار و گریان مانده اند
عاشقانه آتشی زن در رو کون — تا رهی از نقشهای لون لون
چون نماند نقشها اندر میان — آنزمان نقاش را بینی عیان
چون ترا باشد کمال دین حق — خویش را هرگز نه بینی جز که حق
هر که بینی آن تو باشی بیشکی — چه ده و چه صد هزاران چه یکی
عرش فرش و لوح کرسی و قلم — از تو شان شد اسم در عالم علم
گر شود چشمت بنور خویش باز — قدسیان در پات افتد از نیاز
جهد کن تا جوهرت آید بچنگ — تا رهی از کبر و هم از صلح و جنگ
داده بر باد عمر جاودان — یک نمان آگه نه از سر جان
جمله را یک بینی ای مرد خدا — تا نباشی در مقام احولا
ننگری از هیچ سوی ای مرد کار — دائما از عشق باشی بیقرار
هست پیدا لیک پنهان از شما — کی بود خفاش را تاب ضیا
عشق با عشاق بین آمیخته — روح اندر خاک بین آویخته
گفت پیغمبر که ما اخوان شدیم — همدگر را آئینه و رجان شدیم
وانمود و ستر اسرار قدم — آور ید آن در معنی از عدم
ستر حق را ره نمود از لطف حق — در ره حق دان و مرد این راه شق
عارفان این معرفت در یافتند — سالها با سوختن در ساختند
رهبر عالم محمد آمدست — اسم او محمود و احمد آمدست

ذات این ره نیستی میدان یقین — شک بسوزان و بپرا زکبر و کین
نفس ایشان ضد راه صدق شد — عاشقان را راه پیش از عشق بود
نفس را بت دان بت را شکن — تا رسی در بارگاه ذوالمنن
هر که اندر بند نفس خویش ماند — از ره حق همچو کافر کیش ماند
از ره توحید حق شو باخبر — در ره توحید احمد ای پسر
در جلال او جمال حق ببین — در صفاتش ذات حق میدان یقین
صد هزاران طالب اینجا رهنماد — تا که یک کس ره بدان درگه نهاد
صد هزاران عارفان در گفتگو — اندرین ره لوح دل در شست شو
نقشها را جمله در آتش بسوز — بعد ازان شمع وصالش بر فروز
با تو گویم سر اسرار نهان — ای برادر نقش را نقاش دان
چون ترا معلوم گردد این بیان — غیر خود هرگز نه بینی در میان
جمله اجزای تو اندای بی خبر — ذات کلی این جهان را بر شمر
نور تو از هر دو عالم برتر است — این جهان و آنجهان این مختصر است
جوهری تو جمله گوهر بیان — چون بدیدی سجده کردی آنزمان
جوهر کان در هوس گم کرده — با سگی دو جاهلی خو کرده
گر شوی آگه بجان خویشتن — ترک گیری آن حدیث ما و من
گر تو راه عشق را مائل شوی — یک ره و یک سجده یکدل شوی
عشق جانان جوهر جان آمدست — لاجرم از غیر پنهان آمدست
این جهان و آنجهان با هم ببین — بگذر از راه گمان و از یقین
چند گویم ای پسر در من نگر — تا نه بینی خویش را اندر من نگر
گفت احمد خواند ما را ای امام — انبیا و اولیا اورا غلام
صد هزاران سر ز دریای جان — آور ید آن شاه عالم در بیان
راه را بنمود آن بحر صفا — خواجه دنیا و دین خیر الورا
عاشقان دیدند در وی اوصیا — دستها بشستند در ساعت ز جان
تو هم از خود زنده گردد روی — تا نمانی در بلا و کژ روی

گر ز دنیا و ز عقبی بگذری — بی رہ احمد تو ہم در کژ روی — راہ راہ او ست ہم در دین و دین
ہر کہ در راہ محمد راہ یافت — سر حق را از دل آگاہ یافت — احمد ست اینجا احد ای مرد کار — سر حقست رحمۃ للعالمین
میم را بر دار ا احمد شد احد — ہست این اسرار از جائی دگر — سر این را کی شناسد کور و کر
کور را خود از متع زیبا چہ سود — کور و کر از راہ عقبی مانده اند — روز و شب بے بہبود دنیا مانده اند
راہ مردان راہ توحید آمد ست — بگذر از ہستی خود یکبارگی — تا رسی در عالم بیچارگی
بت پرستی راہ شیطان آمد ست — بت شکستن در راہ حق ای مرد کار — تا نباشی در قیامت شرمسار
گر نخود متوانی این بت را شکست — ہمتی خواہ از دل مردان پرست

حکایت مردے پاکباز کہ در راہ بے نیازی سرافراختہ بود

بود مرد پاک باز سرفراز — در رہ حق بود با سوز و نیاز — از رہ بینش خدا بودہ خبر
در ائما در جنگ کفار لعین — بود آن کیخسر و روئی زمین — یک نبی بودست آنجا نام لات
خلق او را خواستندی صد ہزار — می پرستیدند آن بت آشکار — از خیال فاسد و پندار شان
لشکری کرد آنزمان آن شہریار — بود آن لشکر بقرب صد ہزار — ہمچو سام و ہمچو رستم در نبرد
شیر مردان خدائے رہ یقین — در ائما در جنگ کفار لعین — در مصاف از جان خود برخاستہ
شہ سپاہ خویش را بیرون کشید — داس چرخ فلک دخون کشید — مشورت کرد و سپہ در پیش راند
چون سواران بر نشستند آنزمان — غلغلہ افتاد ز ایشان در جہان — اوج را سر بر سپیدہ تا بماہ
چشم عالم آنچنان لشکر ندید — ہیچ لشکر نیز زیور زر ندید — در خوری زد از برای دشمنان
این چنین میرفت آن لشکر روان — تا رسیده در بلاد مشرکان — شاہ محمود ست آن عالم پناہ
قلعه را کردند در ہا استوار — اندران قلعه برون چندین ہزار — دل پر آتش دیده پر نم آمدند
پس سپر ہا بر کشیدند آنزمان — وز غراره سنگها کرده روان — بود انسٹاده بقرب صد ہزار
مشرکان چون سنگها اندا ختند — لشکر محمود جنگ آراستند — عاجز آمد لشکر محمود ازان
شه بجا آورد آنچه جنگ بود — کس ندانست آن در قلعه کشود — گفت یا حی و قدیم زود الجلال
قادر ا پروردگار بے نظیر — کارم افتاد ست یارب دستگیر — ناگہی از دست رفت آن پادشاه
دید مردی را نشسته غرق نور — گرد بر گردش ستاده خیل خور — زود بر برج قلعه چون آن خشت را
قلعه بر ہم ریخت در ساعت چو ریگ — گفت ای محمود کارت گشت تنگ — کاند آمد اندر ہوا خشتی بچشم
زود بقلعه قلعه را ویران بکرد — کارد شوار آنزمان آسان بکرد — شاه ازان غلغل بجست اندر خوابگاه

پس ایاز خاص گفت ای شهریار
زود برج قلعه و قلعه شکست
رفت خشت آورد پیش شهریار
شاه فرمود آنزمان کای سرکشان
همچنان کردند آن مردانه مرد
نیروی کان جای او شیطان بود
بت شکست آن بر در شرع نبی
جمله مردان هم شفیع تو شوند
دید سلطان چون کرامات قوی
چون بدره فرسنگ از شیخ آمدند
پس حسن آگفت آمدم شهریار
پس حسن در راه شد آمد مردان
گفت ای شیخ جهان نامور
اسپهاشان جمله در ره مانده اند
شیخ گفتش آنزمان کای مرد یار
اهل دنیا را کجا باشد خبر
آنکه دائم بر سر جاهست و برگ
آنکه ماند با خداوند و سرای
با کلاه و با قبا و با کمر
با سپاه و لشکر و طبل و علم
با حکیمان و ندیمان ظریف
با بزرگان جهان و ملمطراق
آنکه او را شد تش صد رنگ بو
شیخ چون دید تش که بی طاقت شده است
بار دیگر چون بکار آمد حسن

شاه بنشین این زمان از کار زار
آنزمان میبایدت بت شکست
بر رخ آن خشت بد خطی نگار
بت بیاید و بسوزید این زمان
آتش اندر بت زدند آن شهر کرد
شهر کفر ست آن شهر جان بود
لاجرم نامش شده شاه ولی
در طریقت هم رفیق تو شوند
رفت زانجا پیش شیخ معنوی
اسپهاشان جمله در راه آمدند
دو پیاده پیش شیخ نامدار
تا رسید آنجا که قطب عارفان
آمد ست محمود پیشت از نفر
یک قدم زان جایگه نه رانده اند
شاه را با عاشقان حق چه کار
از درون سالکان باخبر
کی خبر یابد بگوا از ترک مرگ
کی رسد در راه مردان خدا
کی شود از حال ما او را خبر
کی تواند غوطه خوردن در عدم
کی رسد در راه مردان شریف
کی خبر یابد ز درد و از فراق
اندر بن ره کی بود جویای او
پس ضعف آمد و از خود شده است
گفت ای خاص خدا از دل من

حق تعالی را و نصرت می قباد
شاه گفتش خشت آور برم
بر نوشته نام قطب اولیا
بت بسوزانید و شهر کافران
نفس چون بت را بسوزای مرد کار
شهر شیطان را بکلی کن خراب
بت شکن تو نیز هر دم در حضور
شد شفیع شاه لقمان نامدار
با بزرگان و حریفا و ندیم
جهد میکردند بسیاری نبود
چون رسی آنجا بعزت باش تو
چون بدیدار و در روی شیخ را
تا به بینید روی شیخ نامدار
شاه را یابی بده ای پاکباز
شاه را با عارفان راه حق
عامه را با طالبان دل کباب
آنکه دارد هر دمی صد عز و ناز
با غلامان لطیف و ماه روی
با شاه این جهان و تخت زر
با سواران و دلیران جهان
با سراو باغ و سلطان و غلام
در هوای خوشتین او مانده است
چونکه گفت این نکته ما را شد خوش
رحم کرد آن ساعتش شیخ کبار
لطف کن تا شاه آید نزمان

از هوا خشتی فرود آمد چو باد
تا به بینم خشت را ای محترم
شیخ لقمان معدن صدق و صفا
جمله او ویران کنید اندر زمان
تا به بینی سر حق را آشکار
شهر جان این تن با صد آب و تاب
تا بیابی بهر خانه شهر نور
عاقبت محمود شد آن شهریار
می شده در ره به پیش آن حکیم
بود نی چون بود بود او نبود
در ره عزت بخدمت باش تو
در تضرع آمد او اندر دعا
از مجان تو هست آن شهریار
تا به بینید روی شیخ شاه باز
کی بود وصلت بگوای مرد حق
کی بود وصلت درین بی خواب
کی نشان یابد بسوزد از نیاز
کی بیابد اندرین ره رنگ و بو
کی به بیند ظلمت اندر روی بدر
کی رسد در زمره صاحبدلان
کی رسد در راه مردان همام
لاجرم از راه معنی مانده است
خود حسن آنجا فتاده شد ز هوش
باز شش آمد زود از ضعف و نزار
تا به بینید روی قطب عارفان

شیخ را رحم آمد و یاری کشید — شاه با لشکر ز راه آمد پدید — پس حسن رفت و بگفت ای شهریار — هست لقمان قطب عالم هوشیار

یکزمان چون مرد باشد پیش او — یکدلی پیدا شود در کیش او — هیبتی دارد نباید در دناک — صد هزاران جان کند در دم هلاک

پیش چشمش هشت جنت پرده است — هفت دوزخ چون پیخ افسرده است — این جهان و آن جهان بگذاشته — پیش چشم همتش ای شه گرد کشان

همت دارد در نهایت با کمال — هست در جانها و در جانهای جان — هوش از سر رفت افتادم ز پا

من ندانم آن زمان من کم شدم — همچنان چون قطره در قلزم شدم — با خودم آورد و در ره کوتاه کرد

دل بدست اوست کو دل بست آنچه — تا به بینی خویشتن را صافیه — که فرود آیند اینجا این زمان

خیمه در خرگاه را در هم کشید — قبهٔ چتر و علم را بر کشید — پس بفرمود آن زمان شاه جهان

چون رسیده نزد شیخ راهبر — هر سه افتادند گشته بی خبر — پس ایاز خاص سلطان محسن

پس زبان بگشود محمود آن زمان — گفت ای خاص خدا قطب زمان — شیخ شان با خویشتن آورد باز

در سر خشتی بعقلی در جهان — هر کجا خواهی همانجا می بیان — خشت از معنی روی در سوی منات

روی آنداریم کاینجا بنده ایم — روز و شب در خدمتت افگنده ایم — برامیدی آمدم از راه دور

بر سیان بندیم اینجا با صفا — سفر ما گردان کنم ای پیشوا — بگذرم از باد شاهی جهان

حق تعالی شاهیت داده خبر — خوار بگذر این شهی را نیخبر — آن برادر گفت ای محمود شاه

چون کمال خویشتن آئی قبار — دار هی از خسرو و از کیقباد — در ره دین خدا مردانه باش

بعد از انش گفت پیش کیقباد — رفت شاه در روی بر پایش نهاد — آن زمان تو شاه باشی با فقیر

دید همچون شیخ قوی بیشمار — جمله در خدمت شاه و مرد و زار — گفت بنگر تا چه می بینی کنون

شاه دید او را و از خود رفت زود — باز شیخ او را از ان عالم ربود — در میان جمع مردی همچو نور

این چنین قومی که دیدی در رسند — از سلوک ما بجان در ای روند — گفت ای محمود پنجاه و دو صمد

شیخ ایشان باشد این بی منتها — حق تعالی داد او را اسم عطا — جمله اندر خدمت مردان بمند

نام او با شد محمد ای امیر — او بمعنی در بصورت بی نظیر — روز و شب در طاعت سبحان بمند

حکایت استداد حیات شیخ لقمان تا هنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیه السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید — آن در اسرار معنی را کلید — مرشدی بود او بغایت با کمال

ستر الا الله بجان در یافته — مرکب معنی در این ره تاخته — من رآنی را بجان بخریده بود

لیس فی الجبه و رایت کرده بود — سر او ما در ای برده بود — در نا نا الحق بود دائم آن همام

سر بی جان را عیان بیکرد او — جسمها را همچو جان بیکرد او — سالکان را ره نمود آن پیشوا

عارفان جمله از و کامل شدند — عاشقان در صحبتش واصل شدند — زاهدان ترک نمود از ترک مرگ

دائما در قرب بود و در وصال — ستر احمد را در آنجا دیده بود — عارفان خوشقان او را غلام

عارفان جمله از و کامل شدند — عاشقان در صحبتش واصل شدند — طالبان را ره کشود اندر نما

جسم خود را در ریاضت سوخته | دیدهٔ نفس و دنی را دوخته
غیر حق در پیش او فانی شده | ما سوا در عین حق دانی شده
در طریقت ره روی مرد اندرو | بود آن صاحب ولی بسیار رو
پس کرامات و مقالات قوی | داشت آن مرد خدای معنوی
فاضل حق بود آن مرد خدا | صافی و عاشق بدآن مرد صفا
سالها در راه حق بد پیشوا | آن ولی بر حق و کان سخا
مرشدی بود او بقرب خویشتن | مثل او مرشد نبد در انجمن
چار صد مرد مرید معتبر | بود اندر خدمت آن راهبر
در ریاضت نفسها را سوخته | دیدهٔ اغیار هم بر دوخته
از خودی خود بکل ببریده اند | در طریق عشق صاحب دیده اند
بود پیری در میان شان عجیب | می نیاسود از ریاضت روز و شب
در حقیقت جان خود بگذاشته | سالها در سوختن در ساخته
بود نام او ابو بکر فقیر | او بمعنی دل نخ صورت بی نظیر
من در این ره سالها رفتم بدرد | خود ندیدم اندرین ره هیچ گرد
عقل من در راه او دیوانه شد | از خودی خویشتن بیگانه شد
من ندانم تا درین ره چون روم | هر نفس از عشق غرق خون شوم
یک بار پانج منزل در ره است | چار بگذر پنج بنشین در گه است
پس دوم منزل بود خوف و رجا | شد بسی جانها درین منزل فنا
چارمی باطمینت باشد انیس | اندرین منزل شود روح نفیس
چون فرود آئی تو در کون و فساد | صد هزاران خلق بینی کیقباد
هر یکے راه گرفته اختیار | روز و شب با همدگر شان کارزار
این همی گوید که اندر راه ماست | هر که ناید نیست او مرد خدا ست
اندرین منزل بسی درمانده اند | هر یکی در کار خود درمانده اند
باز بعضی حکمت نو ساخته | در ره حکمت سخن پرداخته
باز بعضی در نجوم و در بروج | باز مانده فارغ از سیر عروج

از خودی خود برون نرفته بکل | هر دو عالم را فروشسته بدل
در حقیقت سر نهان یافته | در شریعت راه جانان یافته
روز و شب بی خدمت نه لدار بود | تا کمال خویش حاصل کرده بود
یکزمان غائب نبود آن پاکباز | دائما در قرب بود و با نیاز
در ره معنی ریاضت برده بود | گوی از میدان بخدمت برده بود
صد هزاران در دل او کرشمود | صد هزاران خلق آورده بود
بیعدد بود دش مریدان جهان | با کرامات و مقالات عیان
هر یکے در راه دین مردانه | در طریق عاشقی فرزانه
جمله یکتا گشت اندر بحر جان | سیر کرده در فضای لامکان
در شریعت موی می بشکافتند | در طریقت سر دین بشناختند
در ره توحید حق کوشیده اند | شربت معنی بجان نوشیده اند
شیخ را پیوسته با او بود کار | زانکه بود آن شیخ لاسرار دار
یک شبی در پیش شیخ آمد براز | گفت ای شیخ جهانی پاکباز
هر زمان کین راه بی پایان تراست | هر زمان این دل بدی درمان تراست
هر دمی حیرت فزون گیرد بتر | کرده ام گم اندرین ره پا و سر
چند باشد منزل این ره بگو | کی رسم در کام خویش ای خوبرو
منزل اول بود کون و فساد | ای بسا کس اندرین ره سر نهاد
سوی آنس است جلت ای فقیر | چون گذشتی رستی از نار سعیر
منزل پنجم جمال بالجلال | اندرین منزل بود عین وصال
هر یکی را پیش آید نیک و بد | هر یکی حکم دگر کرده ز خود
وان همی گوید که ره راه منست | وان همی گوید که چاه منست
این همی گوید که رهبر آمدم | وان همی گوید که مهتر آمدم
باز بعضی قال را کرده بیان | از ره تقلید داده صد نشان
باز بعضی در طبیعت مانده اند | همچو کوران در دو لیعت مانده اند
باز بعضی در نتائج مانده اند | از خیال نفس خود در مانده اند

بازبعضے کور و سر و بیچو خر | از رہ توحید معنی بی خبر | بازبعضے محمد راہ آمدند | از رہ حق کور و گمراہ آمدند
بازبعضے زرق شان آویزہ اند | روز و شب بے بند ناموس آمدند | بازبعضے در پی پندار خویش | روز و شب ماندند از کار خویش
بازبعضے در پی صد ننگ و نام | بازپس ماندند از خاک و سنگ | بازبعضے در حیل بگذاشتند | تر و خشک ہر زمان می باختند
بازبعضے مکر و تلبیس آمدند | اندرین رہ ہیچو ابلیس آمدند | بازبعضے در نفاق و کین شدند | در رہ حق مرتد و بی دین شدند
بازبعضے در پی جاہ آمدند | در رہ عشاق آزاد آمدند | بازبعضے در غرور این جہان | بازپس ماندند ہم در خاکدان
بازبعضے در خیالات ہوس | بر نخاست جمع گشتہ چون مگس | بازبعضے در تکبر ماندہ اند | پاے تا سر در تحیر ماندہ اند
بازبعضے را بخیل راہ زد | صد سنان در سینہ شان ناگاہ زد | بازبعضے کفر و کافر شدند | در رہ مردان حق ہیچ آمدند
بازبعضے در تنعم ماندہ اند | تختۂ الاطرب میخوانندہ اند | بازبعضے در عمارات جہان | عمر خود بر باد دادہ رائگان
بازبعضے را دشاہ و ملک مار | بازماندہ از طریق کردگار | بازبعضے چاکر ند و لشکری | از رہ حق بازماندہ از خری
بازبعضے قاضیان رو شدند | بیخبر از راہ کی آگہ شدند | بازبعضے عامۂ مسکین شدند | بازبعضے جاہل بد کین شدند
بازبعضے عقل شان شد پاے بند | بے خبر از عاشقان در رہ نہند | بازبعضے عاشق زر و گہر | از رہ حق بازماندہ بے خبر
بازبعضے عاشق باغ و سرا | بے خبر از بارگاہ کبریا | بازبعضے بند شت خاکدان | کی کند پرواز اندر لامکان
بازبعضے در علوم و در بیان | عقل خود را کردہ شان ہر دو جہان | بازبعضے در رکوع و در سجود | راہ می جویند در دریای جود
بازبعضے والہ و شیدا شدند | اندرین بی ریای بی پایان شدند | بازبعضے صادق راہ آمدند | در رہ عشق حق آگاہ آمدند
بازبعضے صوفیانند در حضور | راہ میرفتند در مکر و غرور | بازبعضے زاہدان از ترک خود | گفتہ اند فارغ از اندازہ نیک و بد
بازبعضے عاشقانہ سوختند | جبہ وصل حقیقی دوختند | صد ہزاران رہ درین منزل بود | ہر رہ را صد جہان حاصل بود
تو چہ دانی تا کدامی رہ روی | وز کدامی رہ بدان درگہ روی | آن زان تست مردانہ در آ | عقل را ہم تو فرو دیوانہ در آ
بگذر از کون و مکان ای مرد دین | تا رسی در قرب رب العالمین | گر بمانی اندرین کون و فساد | عمر خود ضایع کنی بر باد داد
ہیچو مردان بگذر از کون و فساد | تا کہ بندہ بایدت صد کیقباد | آتشے زن ہیچو مرد آور رو کون | تا بسوزد رنگہای لون لون
چون نماند رنگہا صادق شوی | آنزمان این و آن لائق شوی

حکایت ہر ناظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود بر نای ظریف و ماہ روی | پیش خلق عالم او را آبروی | بود ہم مہر و نگر خویشان او | دائما در عشق وصل ایشان او
روز و شب در خدمتش بودند شاد | جملہ ہیچون چاکر و چون کیقباد | ماہر و بان خطای او سرای | بود اندر خدمت او خوب رای
ناگہان در دی در آمد در دلش | از عجالت کار او شد مشکلش | عزم کعبہ کرد آمد آن غلام | پس وداع کرد خویشان را تمام
زاد رہ بر داشت شد در قافلہ | قافلہ میرفت ہر دم مرحلہ | آنچنان میرفت ہر دم شاد شاد | تا رسید آن قافلہ در بغداد

چون در آمد آن جوان در بانداد
در تفرج آمد و شد حج بباد
صد جهان در خلق را امید داد

هر یکی را آکشته از کرد او خویش
عاشق خود کرد در گفتار خویش
هر زمان در هر دمی سید داد او

پس عجائب بای گوناگون بدید
خویشتن را هر زمان مجنون بدید
هر طرف هنگامه استاده دید

تا که یک ملاح خواندش ای پسر
کرد او کشتی روان را سر بسر
همچنان میرفت تا دجله رسید

اندر آ در کشتی ای مرد حزین
تا به بینی آن طرف صد این چنین
اندر آ در کشتی ای سرو روان

اندر آ در کشتی ای مرد لطیف
تا به بینی حسن را طرف ظریف
اندر آ در کشتی ای خورشید روی

اندر آ در کشتی ای مرد جوان
تا به بینی آن طرف ابرو کمان
اندر آ در کشتی ای مهوش بیا

اندر آ در کشتی ای فیروز دست
تا به بینی آن طرف چشمان مست
اندر آ در کشتی و بنشین خموش

اندر آ در کشتی و بنشین خموش
تا به بینی آن طرف صد باده نوش
اندر آ در کشتی و بنشین براه

شد زگفت آن لعین او در غلط
رفت در کشتی و شد از آن سقط
اندر آ در کشتی ای مرد نزار

بر سر آن قصر یک دختر چو ماه
بر به پشت چشم او خال سیاه
دو سه کرتش بسی لبها ببوسید

دل ز دست خود بداد آن بیوفا
گشت عاشق بر رخ آن کافرا
بر کنار رود شط یک قصری بدید

خاک بر سر کرد و خون او فتاد
عشق او از پرده بیرون او فتاد
در زمان چون دید آن آزاد مرد

زاد او را هیچ توشه در نداد
مفلس و بیچاره و درمانده از نفس
در فغان آمد ز دست آن نگار

گفت جانم از غم عشق تو سرد
بی زر این حاصل کجای آید ت
زاد خود را پیش آن معشوق برد

گفت جانم از غم عشق تو سرد
آن زمان شایسته جان شوی
دختر ش گفت آنزمان که زر بیار

گفت با من زر نمانده ای گلعذار
عشق آنجا زر نه نماید مر ترا
پند من بشنو خودی خود بهانه

تا که عشق آمد درین ره پیش باز
اندرین ره عشق باید ای پسر
پند من بشنو بر و این راه را

تا به بینی حضرت الله را
در رشد درمان جان عاشقان
گر تو اندر راه حق عاشق شوی

راه حق را آن زمان لائق شوی
هر که او را اندرین ره در رشد ست
عشق او روی بیابد ای فقیر

در رو باشد در رو عالم دستگیر
مرد باید اندرین راه عیان
در گذر از زهد و تقلید و بیان

هر که با او راست شد آگاه شاه
در رو آمد اندرین ره پیر راه
جسم خود را باز ور دحال کن

در رو را بگزین و بگذار از همه
در گذر از ذکر و فکر و قال و قیل
در رو مهمان دل ما آمد ست

در رو ما را بود اندر لامکان
در رو ما را ز اد هر دم رفعتی
تا بدیدی سر پنهانی عیان

در رو ما را ابود اندر بقای حق بحق باقی بگرد
در رو ما را از خودی فانی بگرد
در رو ما را اگر دنیا در مهمان

در رو ما را در جهان آزاد کرد
در رو آمد جان ما را شاد کرد

در دمارا داد راه مصطفی / در دمارا داد سر اولیا / در دمارا داد حال صوفیان / در دمارا سوز عاشقان
در دما را برد اندر لامکان / خود همی گشتیم با قدسیان / در دما را از خدا آگاه کرد / در دما ما را بحق کوتاه کرد
در دما را اسعد قربت نشاند / بر سریر سند و عزت نشاند / در دما را در صفحهٔ جان بارداد / دانگهی در جان جانان در گشاد
در دو آمد بر در و در راه عیان / عاشق بیدرد کی باشد روان / یک صحابه بود در عهد رسول / در دو سوزی داشتن آمد قبول
در خبر دیدم که گفت دانما / بود در خوف از خدای با صفا / روز و شب گریه و زاری بدی / دائما در ساز هشیاری بدی
دائما از حق بحق نالان بدی / هر زمان از کار خود حیران بدی / از میان خلق بیرون رفته بود / در یکی کهسار او بنشسته بود
دائما بد در تحیر آن امام / بر سر کوهش بدی دائم مقام / ناگهان عیسی رسید آنجا بگاه / دید یحیی را میان سوز و آه
آه میکرد و بزاری میگریست / هر زمان از خوف حق ری در دو زیست / گفت عیسی رحمت حق بر تو باد / چند گریی ای نبی راستین
گفت یحیی هم تو در قعر نگر / چند باشی ایمن ای صاحب نظر / همیشه گفتا که رحمت سابق است / مرد حق را این سخن خوف فائق است
گفت یحیی گر بیاید جبرئیل / آنزمان گوید مرا باشد دلیل / در زمان جبرئیل آمد با کمال / گفت میگوید شمارا ذوالجلال
بگذری از خویش و گردی بی نشان / بی رجا و اندیشه بی خوف این نشان / بی نشان شو بگذر از نام و نشان / تا به بینی سر پنهان و عیان
تا تو باشی در دو عالم نخجیر / تا تو باشی پیش حق خاص خواص / بی نشان شو در ره مردانه مرد / تا تو باشی در دو عالم شاه باز
بی نشان شو در ره توحید باش / دائما در ترک و در تجرید باش / بی نشان شوای فقیر پاکباز / تا ز اسرار خدا یابی خبر
بگذر از خوف و رجای مرد کار / تا جمال دوست بینی آشکار / بعد ازین آسایش آید ای فقیر / سالکان و طالبان را دستگیر
آنچنان باشد دوست باشد خورشوی / آنچنان باشد دوست باشد طالب طلوب شد / آنچنان باشد عاشق محبوب شد
آنچنان باشد دوست باشد قطره دریا شود / آنچنان باشد دوست باشد ابر با صحرا شود / آنچنان باشد دوست باشد جان تو جانان شود
آنچنان باشد دوست باشد لعنت حق رحمت است / آنچنان باشد دوست باشد دوزخ جنت است / آنچنان باشد دوست باشد آسمان شد لامکان
آنچنان باشد دوست باشد نار را تو نور دان / آنچنان باشد دوست باشد ظلمت گلخن تو گلشن است / آنچنان باشد دوست باشد راه تو منزل شود
هیبت حق جمله را یکسان کند / جسم ما را سر بسر چون جان کند / هیبت حق کار گر اندر تمام / هیبت حق همچنین شد والسلام

حکایت آمدن سائلی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سائلی بنشست پیش بایزید / گفت کز لطف خدای حی مزید / دائما در راه حق مردانه / در میان عارفان فرزانه
تو شراب وصل حق نوشیده / سر اسرار خدا پوشیده / سر سبحانی ز تو شد آشکار / در میان عاشقانی نامدار
جان و تن را در طلب بگداختی / تا کمال معرفت دریافتی / هر دو عالم را درین ره باختی / مرکب معنی درین ره تاختی

از وجود خود ز خود فانی شدی / در بقای حق بحق باقی شدی
عشق و عاشق هر دو را معبود دان / سالک و طالب همه مطلوب دان
بعد ازان بینی انیس یا جلیس / اندرین منزل شوی زود نفیس
روح تو در خلوت جانان بود / در حریم وصل یار رحمان بود
سر اسرار خدا حاصل کنی / جان و دل در معرفت کامل کنی
بود درویشی غلامی ای غلام / سال سه اندر سفر بودی مدام
عمر خود را او ز سفر بگداخته / بهره او از سفر نایافته
پس خجل شد آن پسر چون زر ندید / عشق دختر رفت کارش گشت راست
هر دو چشمش از فراق فرزندان گریان / چون بدید آن را دلش شد در گداز
سر برهنه پا برهنه شد برون / از دلش نه رفت هرگز موج خون
ناگهی گفتش که ای جان پدر / قافله رفته تو ماندی بی خبر
قافله را ره روان دین بدان / راه رفتند و رسیده در جنان
شهر بغداد است و آنجا کعبه دان / در تعجب مانده در لون آن
ای پسر طی کرد او تو دیو دان / گفت او را اسپ نور دیو دان
در طلسم کشتی آن دیو باید / صد هزاران خلق او دید و دریدند
در طلسم کشتی آن دیو پیر / زشت را نمود پیشت چون سعیر
در طلسم کشتی دلا به گری / دیو را نمود پیشت چون پری
دختر زیبا چو رخ او را نمود / بود زشتی در ترازشتی چه سود
عاشق دنیا شدی رفتی ز دست / در بلا و رنج ماندی پا بدست
همرهان رفتند حج در ریا فتند / گام خود در راه حق برداشتند
سیروی هر سو دی پرسی خبر / قافله رفته بماندی کور و کر
هر که او در بند دنیا مانده است / بیشک او از راه عقبی مانده است
هر که روی او در ین عالم بود / او کالانعام است آدم کی بود
هر که از دنیای دون شاد ان بود / بیشک اندر آتش سوزان بود
هر که در دنیا بچیزی باز ماند / تو یقین میدان که از ره باز ماند

دیدهٔ نفس هم بر دو ختنی / این جهان و آن جهان اسوختنی
یافتن آنجا بود نا یافتن / گم شدن اینجا بود پیدا شدن
دائما نشسته باشی با خدا / فارغ از کبر و نفاق و از هوا
یک زمان غافل نباشی از خدا / دائما از نور حق گیری صفا
در جلیسان با خدا او مصطفی / در جلیسان با صفا و با وفا
بار بار در راه مکه رفته بود / بس بیاضت ها که او خو کرده بود
بعد از انش گفت برخیز و برو / تا نگردد جامهٔ جانت گرو
چون پسر را حال خود آمد پدید / پیر زالی در برابر شد پدید
یاد ش آمد آن زمان از قافله / در و لش افتاد آن دم ولوله
هر کرا میدید او از مردمان / می بپرسید آنزمان از کاروان
بشنو این رمز فقیر با بصر / وصف حال تست قصه سر بسر
در بهشت عدن این دم با وصال / محو گشته در جمال ذوالجلال
هست آن دجله ز بس جاه بیمثال / چشم تو کشتی و غرقه در امال
بحر دنیا آب شیطان آمدست / لاجرم در بحر کشتیبان شدست
در طلسم کشتی آن دیو نرند / سالکان راه گشته پای بند
در طلسم کشتی آن دیو لعین / طالبان را باز داشت از راه دین
چو بود راه تو در کشتی جسم / قصر را نمود آندم از طلسم
دل ز دست خود بدادی ای غلام / همرهان رفتند در سری مدام
دختر نمود دنیا پس ظریف / در یقینت بود زالی بس لطیف
تو بماندی اندرین کون و فساد / هر دمی کعبه نمی آید بیاد
هر که او در کون ماند همچنین / کی رسد در قرب رب العالمین
هر که او در بند دنیا باز ماند / از حیات جاودانی باز ماند
هر که در دنیای دون در مانده است / از بقای حی چون مانده است
هر که را محبوب او دنیا بود / در جهنم دائما مخو غا بود
هر که در دنیا کند لابه گری / بیشکی است از قوم ساحری

هر که در دنیا بکام دل نشست — هست در راه خدا او زیردست
هر که او در نیای دون را ترک کرد — گرد نعلش در نیابد هیچ مرد
هر که بندی این جهان بر هم شکست — در ره توحید حق باشد پرست
هر که از دنیای و شغل او برست — بر سر پر جنت الماوی نشست
هر که در دنیا بچیزی ننگرد — از نعیم جاودانی برخورد
هر که او در راه شیطانی بود — بیشک در کیش نفسانی بود
طالب راه خدا باش ای پسر — از ره شیطان ملعون کن حذر
راه رو جان دل ای مرد کار — تا شوی در هر دو عالم نامدار
نفس سگ را اندرین ره خوار کن — جان خود در راه خود ایثار کن
جهد کن تا تو درین منزل رسی — در حریم واصلان مسکن رسی
گر جوانی اندرین ره ای جوان — در بلا در رنج مانی جاودان
دائما در راه حق گریان بود — داز ضعیفی چند گه نالان بود
گاه او را در دو پا در دو سر — گاه در دو سینه و پشت و کمر
در زره دین بود او مرد دائم — در ره او بود بس فرزانه
بود با در دو آن ولی پاکدین — نام او کردند بوذر دالدین
همچو بود در دل کن و در اختیار — تا شوی در راه معنی نجتبار
بگذر از غیر خدا و مرد باش — در ره توحید حق با در دباش
بگذر از کون و فساد در راه رد — در حریم حضرت الله رو
بعد ازین می آیدت خوف و رجا — شادیت با غم بود ای مرتقا
گاه شاه و گه رعیت آمدی — گه بکام و گه بحیرت آمدی
گاه طالب گاه مطلوب آمدی — گه محب و گاه محبوب آمدی
گاه صوفی گاه صادق آمدی — گاه عابد گاه فاسق آمدی
گاه از ترس خدا بگداختی — گاه اسپ شادیت می تاختی
اندرین ره زهر با نوشش آمدست — اندرین ره عقل با هوشش آمدست
اندرین ره خوف باشد یا رجا — اندرین ره امن باشد یا بلا

هر کرا شد قبله دنیا امام — ماند اندر آتش سوزان مدام
هر که از دنیای دون یابد خلاص — در ره توحید حق باشد خواص
هر که از دنیای دون آزاد گشت — از نعیم جاودانی شاد گشت
هر که ملک این جهان بر باد داد — بر نعیم جاودانش شاد شاد
خانه نفس است دنیا سر بسر — بگذر از دنیا و شو صاحب نظر
هر که ربانی شده اندر جهان — خاک او بهتر ز خون دیگران
در ره توحید حق مردانه باش — همچو مجنون بیدل و دیوانه باش
بگذر از نفس سیهپی ای فقیر — عاشقانه دامن مردانه گیر
می اندر راه و در ره دانیست — بگذر از کون و مکان کاحت همیست
با دلی دو بانبی باشی مدام — در بهشت عدن دائم شاد کام
دائما با در دو بود آن مرد کار — در دو دین آن کرد آن شه بختیار
روز و شب خفته بودی در مغار — دائما اندوهگین و مستمند
در دو معنی در دل او کار کرد — جان و دل در راه حق ایثار کرد
آشکارا بود در دو آن ولی — بود آن محبوب الله متقی
در دو را بگزین تو در راه خدا — در دو آمد سیر راه صفا
همچو سلمان باش در ایمان بکوش — می نیوشش سر اسرار پوش
راه مردان مرد آمدای پسر — در دو را بگزین و بگذر ای پسر
چون گنه کردی ز کویش مپویش — بعد ه خوف و رجا آید به پیش
یک زمان با وصل باشی ای فقیر — یک زمان در هجر باشی در زحیر
گاه باقی گاه فانی آمدی — گه نهانی گه عیانی آمدی
گاه در دو گاه درمان آمدی — گاه شاه و گاه دربان آمدی
گاه عامل گاه کامل آمدی — گاه عاقل گاه جاهل آمدی
اندرین ره خار با خرما بود — اندرین ره عشق با غوغا بود
اندرین ره در دو با درمان بود — اندرین ره وصل با هجران بود
گر درین منزل بمانی ای فقیر — گاه باشی شاد گه باشی اسیر

بگذر از خوف و رجا ای مرد کار — تا نمانی مبتلا پایان کار
در کرامات مقالات عیان — بود آن مرد خدا او خورده دان
در حقیقت واصل بر حق بود او — دائما در عشق مستغرق بود او
شیخ گفتش کی جوان خوبرو — آبله افتاده بر تن شد نکو
در جلیسان ای فقیه نورِ بین — صد هزاران عالم پر نور بین
در جلیسان دانسی یا او را دگر — شاد بنشین و مرو تو در بدر
در جلیسان در خدا را یاد کن — جان دل را در رهِ حق شاد کن
بعد ازان بینی جمال ذوالجلال — اندرین منزل بود عین وصال
قطره اندر بحر ناپیدا شود — قطرهٔ ماندهٔ همه دریا شود
او نماید آفتاب با جمال — هر دو عالم محو گردد در جلال
سایه در خورشید گم گردد مدام — خود همه خورشید گردد والسلام
گفتهٔ سهلول از جانان بود — هر چه گوید آیت برهان بود
شیخ لقمان بود در عین وصال — محو گشته در جمالِ ذوالجلال
از خودی بگذشت آن مرد خدا — دائما در اصل بود آن باصفا
ذکر فکر و زهد و تقوی سوخته — جبه وصل حقیقی دوخته
محو بود اندر جمال آن پاک باز — زان نکردی گاه بیگاه او نماز
شیخ ما چون از خودی خود بریست — در حریم حضرت سبحان بیست
آنکه با سلطان نشیند در وصال — کاندر و خدمت بود عین وصال
در بخارا بود امیری پاک باز — گفت لقمان می بنگذارد نماز
در زمان برخاست اندر رو نماز — بود او با چل مریدِ پاک باز
هر یکی بر شیر برگشته سوار — نماز یانه ساخته از نیش مار
شیخ بر دیوار بنشست آن زمان — رفت آن دیوار چون اسپ روان
بر نشسته بر یکی دیوار شاد — میرود دیوار در ره همچو باد
با قدومش تا خیالِ آن جماد — ما درین ره چار کرم و کیقباد
اندران صحرای یک جه تا ختند — بر سر آن چاه منزل ساختند

در خراسان بود قطب نامدار — شیخ عالم بوسعید آن شهریار
در شریعت پیشوای عالمان — در طریقت رهنمای صوفیان
آن مسافر آمد ازره پیش شیخ — آبله افتاد و ز پا همچو میخ
در جلیسان همچو مردان ای پسر — تا ز اسرار نهان یابی خبر
در جلیسان توبه بین جان و جهان — ستر نهانی نشنوی هیچ از عیان
در جلیسان آجال حق ببین — در جلیسان او وصال حق ببین
همچو مردان تکیه زن در کبریا — آبله از تن ببر تو بی ریا
قطره اندر قعر دریا او فتاد — ذرهٔ خورشید بالا او فتاد
محو گردد صورت آفاق گل — عزلها کلی بدل گردد بدل
آنچنان که گفت عطار امین — در کتاب منطق الطیر از یقین
گفتهٔ عطار خود از مغز بود — لیک اندر صد لباس فقر بود
گفتهٔ سهلول را توحیدیان — دائمش در ترک و در تجریدیان
از وجود خویشتن فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده
واز سلوک و از طلب بگذشته بود — با جمال اندر طلب پیوسته بود
قال و قیل و علم و تقلید و بیان — ترک کرده آمده اندر عیان
هست خدمت بر وجود مرد کار — چون وجودت محو شد شد ترک کار
آنکه باشد دائما اندر جمال — کی بود در ذکر فکر قیل و قال
شیخ دائم محو بود اندر جمال — غیر حق در پیش بودی نیز او ال
سیر دم او را بفرمائم نماز — بندگی باشد درین ره بی نیاز
دست ضبا بنید پیر رهنمون — خیل شیران از پیش آمد برون
همچنان میشد برا و آن دو فنون — شیخ را اعلام داد ند از درون
از فقیران شیخ را دیدند دور — از قدم تا فرق گشته غرق نور
پیر گفت آمدم فرود آمد ز شیر — سن ندیدم آنچنان مرد دلیر
چون رسیدند آن همه از یکدگر — در قدوم او نهادند جمله سر
اندر آمد آن زمان وقت نماز — پیر و اصحابش فتادند در نماز

گفت لقمان صلاح آمد فراز
با تو بگذارد و در این موضع نماز

جمله آندم از خودی بیرون شدند
در مقام هیچ‌خودی مجنون شدند

پیر با اصحاب قصد چاه کرد
تا که آب آرد ز چاه آن شیر مرد

می نیاید دلو در آب از عجب
در تعجب ماند پیر و در تعب

شیخ اندر چه فگند آب دهان
آب بیرون آمد و پس شد روان

شیخ دست از خرقه بیرون آورید
از تن هر موی او خون می چکید

آنزمان گفتند لقمان را اصل است
هر دمی عین حیاتش حاصل است

هر که باشد در جمال ای نامدار
در مقام بندگی او را چه کار

هر که جان شد جسم را با او چه کار
هر که آن شد اسم را با او چه کار

هر که واصل شد ندیده خویش و پیوست
هر دو عالم را بیک آزر فروخت

واندرین جاهد و افر موجود حق
جهد کن در راه تا گیری سبق

این گدای بینوای در رسید
دانما اندر همگین و مستمند

رهنمای خسته پا در دردا
رهنما این بندهٔ نامرد را

هست بهلول از قدم تا سر گناه
رحمتت کرد دست پیشین رهنما

یا وشاها رحم کن بر جان من
در گذر از کفر و از ایمان من

یا وشاها نفس شد بر من سوار
نصرتم ده تا شود پیشم حمار

ای خدائی این جهان و آن جهان
رهنمائی بنده را اندر عیان

ای خدائی بر دو بحر و آفتاب
ای خدائی کوکبان و ماهتاب

ای خدائی انبیا و مرسلین
ای خدائی مومنین و مسلمین

ای خدائی عاشقان عارفان
ای خدائی صوفیان زاهدان

ای خدائی عالمان عاملان
ذات تو بر تو ز فکرست و بیان

اولینی آخرینی ای کریم
ظاهرینی باطنینی یا علیم

قادرا بر من مکن قهر و عتاب
گر خطائی رفته باشد در کتاب

پیر و اصحابش بطیبت سو شتند
دیدهٔ عقل آن زمان بر دوخ شتند

سر نهادند آن همه فقند بخواب
خواب چون شد حاجتش آشکار را

دلو او در آب پر شد ای کیا
دلو را در چاه افگند از حیا

روی خود در روی پایاب او نهاد
دلو پر آمد پیش شیخ انصاف داد

تو نکردی آن نماز اینجا تمام
پیر و اصحابش یکفتندای همام

از حدیث عشق گشتند باخبر
چونکه آن حالت بدیدند آن نفر

در رسیان جان و دل تکلیف نیست
هر که واصل شد بر و تکلیف نیست

از همه کاری بود او را ملال
هر که باشد در وصال در کمال

در جمال حق جلال حق بدید
هر که واصل شد جمال حق بدید

یک ره و یک کعبه و یک دل شنوی
جهد کن ای دوست تا واصل شوی

نان فقیری بیکسی افگنده را
بادشاها ره نما این بنده را

دانما افسانه گفته چون مگس
این فقیر با حقیر هیچ کس

رهنمائی رهنمای راه را
رهنمائی بینوای راه را

از خدا خواهم همه پالودگی
هست از سر تا بپا آلودگی

تا شود واز لطف تو بدر منیر
بادشاها دست این مسکین بگیر

رهنمائی مومنان اندر جهان
ای خدائی آشکار و نهان

ای خدائی روح قدسی ملک
ای خدائی عرش و کرسی فلک

رحمت تو مصطفی و مرتضی
ای خدائی انبیا و اولیا

ای خدائی عابدان مخلصان
ای خدائی عاقلان کاملان

چون تو عشقی جد و غایت جز و کشت
ای خدائی بی نهایت جز و کشت

زندگی دادی تو او را از نور
ای خدائی جز و حیوان و طیور

دار مان از خو شین این گل سرا
محو گردان ای خدا بهلول را

از کرم والله اعلم بالصواب
آن خطائی رفته را تصحیح کن

تمام شد

خاتمۃ الطبع

وہ واحد ہر طرف کو اسکی وحدت جلوہ آرا ہی + سو کثرت اگر دیکھو تو وحدت کا تماشا ہی + ہزاران ہزار شکر بدرگاہ کارساز بے نیاز کہ اندنون مین ایک مجموعۂ معرفت کا گنجینہ نادرۂ ادوار اعجوبۂ روزگار جو گلدستۂ زیب انجمن اہل مذاق تصوف ہی اور گلکونۂ چہرۂ شاہد اہل معنی صاحب تصرف ہی عارفان معارف معنی کے لیے آیینۂ حقیقت نما ہی اور واقفان مواقف یزدانی کے واسطے سنجمل صورت آشنا ہی جسمین تیرہ رسالے شامل ہین سب کے سب عمدہ اور اہل باطن کی سیر کے قابل ہین اولیاء اللہ کا کلام پر تاثیر ہی عارفین کاملین کی ہر رنگ کے لطف مذاق کی تقریر ہی اول رسالہ رہبر راہ حق جسمین طریقۂ تعلیم و تلقین اشغال و اذکار ہر قسم کے مراقبہ و مکاشفہ وغیرہ معارف کا بیان ہی تصنیف و تالیف سرحلقۂ مجاہدان اہل عرفان جناب حاجی محمد زرداخان مغفور و مرحوم ولد سیفدار خان ناغر شاخ فریدخانی جاگیردار راج کرولی یہ بڑے صاحب استعداد تھے ہر علم مین دستگاہ کامل رکھتے تھے انکی تصنیفات سے اور عمدہ عمدہ کتابین ہین ازانجملہ ایک اعلی درجہ کی تاریخ کی کتاب لاثانی ہی جسکا نام صولت افغانی ہی یہ ایک جامع التواریخ ہی جسمین ابتداے آدم سے سب انبیاء و اولیا اور جملہ فرمان روایان ہند کا مفصل احوال ہی خصوص انساب اقوام افغان اور انکے شعب اور فروعات کو کمال تحقیقات سے لکھا ہی اور ہر خاندان افغان کا اسمین شجرہ بھی منقوش ہی یہ کتاب اس مطبع مین مطبوع ہوکر عالم پسند ہوئی و علی ہذا کتاب نافع الخلائق بھی اسی مصنف علام کی تصنیف ہی جسمین صدہا نقوش و اعمال مجرب اور طرح طرح کے منتر اور افسون اور نیز نجات شامل ہین بطور خود جناب مصنف محتشم الیہ نے اس رسالہ رہبر راہ حق کے ساتھ اور بارہ رسالے عارفین کاملین کے مجتمع کرکے نہایت کارآمد مجموعہ مرتب کیا انمین جملہ دوسرا رسالہ تحفۃ العاشقین ہی از شاہ محمد عبدالصمد طاب ثراہ تیسرا رسالہ الف پاے وجہن از سیان وجہن چوتھا رسالہ بھجن شاہ محمد عبدالصمد مرحوم پانچوان رسالہ مثنوی اللہ نام جپو رے بھائی چھٹا رسالہ پریم نامہ حاجی ولی شاہ کا ساتوان رسالہ مثنوی چشم کشا کہ جلوہ دیدار آٹھوان رسالہ مبیر نامہ حضرت فریدالدین عطار نوان رسالہ مثنوی شاہ بوعلی قلندر دسوان رسالہ حضرت شمس تبریز گیارھوان رسالہ ترجیع بند راجا عارف باللہ بارھوان رسالہ رموزات الحقیقت تیرھوان رسالہ مثنوی حضرت شیخ بہلول یہ

نہایت عمدہ مجموعہ مغتنم روزگار ہی جو اہل بصیرت ملاحظہ فرماوینگے تو دیکھینگے کہ یہ ایک مجموعہ عجیب و غریب ہی سابق حیات مصنف مین حسب فرمایش جناب مصنف طبع ہوا اور کمال خواہش سے لکھا اب موافق اصرار اہل شوق کے مکرر طبع کی نوبت آئی بارے افضال خدا سے مجموعہ ثیرہ کتاب رہبر راہ حق کا بمقام کانپور مطبع نامی منشی نول کشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہم ماہ مئی سنہ ۱۸۷۹ء مین چوتھی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر اشاعت پذیر ہوا خداوند عالم مرغوب و محبوب اہل عالم فرماوے بمنہ وکرمہ

اطلاع

اس مجموعہ کی جسمین حسب تفصیل ذیل رسالے شامل ہین تحفۃ العاشقین - الف بے جوجہن - بھجن شاہ محمد عبد الصمد - مثنوی اللہ نام جپورے بھائی - پریم نامہ حاجی ولی شاہ کا - مثنوی چشم بکشا کہ جلوہ دیدار - بیسر نامہ - مثنوی شاہ بو علی قلندر - حضرت شمس تبریز - ترجیع بند اجا عارف باللہ - رموزات حقیقت مثنوی حضرت شیخ بہلول

رجسٹری حسب منشا ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء ہو گئی ہی کوئی صاحب بلا اجازت قصد طبع نفرماوین - فقط

المشتہر
منیجر نول کشور پریس کانپور

۲۹۷۶۲ ۔ ن۔ گ

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔